

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل في الدنيا ما يحبونه في الآخرة ما يريدونه

# گزشتہ کتاب

بَابِ ثَمْنِي مَوْلَانَا رَوْحِ و ثَمْنِي شَرِيفِ خواجه باقی باللہ  
ثَمْنِي شَرِيفِ مَعْدِنِ فُضْلِ و ثَمْنِي شَرِيفِ غَرِيبِ نَامِ

## مذکر مصنفین

مولف

پیشوا علی راجہ لالہ مرشدی حضرت مولوی احمد علی خان صاحب قاضی قاضی شری پٹی مدظلہم عالی  
مصنف عوامل احمدیہ و مثنوی عروضی بہ نقادہی محبوبیہ و مثنوی احمدیہ  
کمترین قاری خواجہ نصیر الدین وزیر سہروردی علی خان و صوفی غلام محمد احمدی حیدر آبادی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ





# فہرست مضامین مجموعہ ہذا

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۵	تعبیدہ مولانا نذر احمد خان نقیہ	۱۸	مولانا کا زہد و قناعت	۲۵	مولانا کی شہنوی
۶	صحت نامہ	۱۹	مولانا کی سخاوت	۲۶	شہنوی کا ذکر ہفتم
۷	وجہ تالیف و حالات مولف	۲۰	مولانا کا حلم و تواضع	۲۷	شہنوی کی تعریف
۸	سوانح مولانا سوامی	۲۱	مولانا کا وعظ	۲۸	شہنوی کی شہرہ
۹	مولانا کا نام اور نسب	۲۲	مولانا کا علم مجلس اور ادب	۲۹	شہنوی پر اعتراض اور اس کے جواب
۱۰	مولانا کا خاندان	۲۳	مولانا کا انکسار	۳۰	شہنوی کی تنقیص
۱۱	مولانا کے والد ماجد	۲۴	مولانا کی وجہ معاش	۳۱	تنقیص کا جواب
۱۲	مولانا کی ولادت اور تعلیم	۲۵	مولانا کا امرا سے جہت ناپ	۳۲	مولانا کا فیصلہ
۱۳	مولانا کی بیعت اور علم باطن	۲۶	مولانا کی بیخودی	۳۳	مولانا اور حدیقہ اور الہی نامہ
۱۴	مولانا اور شمس تبریزی کی ملاقات	۲۷	مولانا کا رباب بابہ کو سنا	۳۴	شہنوی اور حدیقہ کے مضامین کا مقابلہ
۱۵	مولانا کی شمس تبریزی کے ساتھ بیعت	۲۸	مولانا کی علالت	۳۵	نادرات شہنوی
۱۶	شمس تبریزی کا جلا جانا اور بلوایا جانا	۲۹	مولانا کا وصال	۳۶	شہنوی شریف کی تصنیف میں شکلات
۱۷	شمس تبریزی کا بچہ جلا جانا یا قتل ہونا	۳۰	مولانا کے طریق کی بہت کا طرز	۳۷	قلندر کے خواجہ مددیش محمد
۱۸	تونیہ پر ملا کو خان کا حملہ اور ناکامی	۳۱	مولانا کی اولاد	۳۸	سید الدفاری خواجہ مددیش محمد
۱۹	مولانا اور شیخ صلاح الدین زندکوب	۳۲	مولانا کے معاصر ملوک	۳۹	قطعہ تاریخ طبعی بابا بایا زشاہ
۲۰	مولانا اور حسام الدین چلبی	۳۳	حکماء	۴۰	لباب شہنوی معنوی
۲۱	مولانا کے اخلاق و عادات	۳۴	علماء	۴۱	باب در حد
۲۲	سماع اور مولانا کا استغراق	۳۵	اولیاء	۴۲	باب در زہد
۲۳	مولانا کا ذکر مرثیہ معنائز	۳۶	مولانا کی تصانیف	۴۳	باب در ریاضت
۲۴	مولانا کی شب خرابی	۳۷	مولانا کا دیوان	۴۴	باب در ریاضت ابو بکر صدیق



۵۴	باد ۵۹ در موج طاعت	۲۱۵	باد ۶۸ در موت ابرار و احسان	۲۳۵	دہلی میں قطب صاحب کا کوٹہ خواجہ صاحب
۱۵۸	باد ۶۰ در مذمت مصیبت	۲۲۰	قصہ توبہ الناصح	۲۳۶	سے بیعت کر نیکے نے ارشاد کرنا
۱۶۰	باد ۶۱ در عدل و ظلم	۲۲۲	قطب عارف و نقیب تخت غوث	۲۳۷	خواجہ صاحب کے خلفاء کی تفصیل
۱۶۲	باد ۶۲ در حسن خلق	۲۲۶	تذکرہ خواجہ باقی باللہ	۲۳۸	خواجہ صاحب کا باقی باللہ عرف مشہور
۱۶۳	باد ۶۳ در سخا	۲۲۷	خواجہ صاحب کی مول اور سن ولادت	۲۳۹	ہونے کی وجہ
۱۶۴	باد ۶۴ در ادب	۲۲۸	خواجہ صاحب کی تعلیم	۲۴۰	خواجہ صاحب کا دعائے
۱۶۶	باد ۶۵ در کبر و عجب	۲۲۹	خواجہ صاحب کا تھرا کی تلاش میں پھرنا	۲۴۱	خواجہ صاحب کا دایہ مبارک
۱۶۹	باد ۶۶ در آفت ریاست	۲۳۰	خواجہ صاحب کی ابتدائی بیعت	۲۴۲	قصیدہ و ملفوظ نسبت خواجہ صاحب
۱۷۱	باد ۶۷ در رحم و شفقت	۲۳۱	عالم شریعت کی خواجہ بزرگ سے بیعت	۲۴۳	مثنوی خواجہ باقی باللہ
۱۷۴	باد ۶۸ در آئینہ و بکا	۲۳۲	خواجہ صاحب کی والدہ ماجدہ کی دعا	۲۴۴	حمہ
۱۷۶	حکایہ گریستن ز اہری و محبت خدا	۲۳۳	خواجہ صاحب کی والدہ ماجدہ کی بیعت	۲۴۵	توحید
۱۷۸	باد ۶۹ در دعا	۲۳۴	خواجہ صاحب کی شیخ بابا کی سرکشیدہ جاکر ملنا	۲۴۶	مناجات
۱۸۰	حکایہ وزیرین مار	۲۳۵	خواجہ صاحب کا ارادہ بزرگان سے ہٹنا	۲۴۷	حکایت پیر سب
۱۸۳	باد ۷۰ در حواس	۲۳۶	خواجہ صاحب کی نماز میں ایک کراست	۲۴۸	نعت
۱۸۶	باد ۷۱ در مذمت بدن	۲۳۷	خواجہ صاحب کا ایک نام رکھ کر دنیا	۲۴۹	مناجات
۱۹۳	باد ۷۲ در مذمت نفس	۲۳۸	خواجہ صاحب کا مدد کو زندہ کر دینا	۲۵۰	حکایت مجنون
۱۹۶	حکایہ اژدہ آوردن مار گیر	۲۳۹	خواجہ صاحب کی تصویر ایک رنگ کا استفادہ	۲۵۱	زمین بوی با حضرت مسلم
۱۹۸	باد ۷۳ در آفت خمیہوت	۲۴۰	خواجہ صاحب کی ناراضی سے ایک پیاسی کی گز	۲۵۲	حکایت
۲۰۲	حکایہ یمن اہل نے زندہ دے	۲۴۱	خواجہ صاحب کی شفقت عام	۲۵۳	داستان
۲۰۴	باد ۷۴ در عشق	۲۴۲	ارشاد نماز میں خواجہ صاحب کی سینہ سے	۲۵۴	حکایت زلیخا و یوسف
۲۰۶	باد ۷۵ در قلب	۲۴۳	ایک نصیب آواز کا ظاہر ہونا	۲۵۵	مناجات
۲۰۹	حکایہ شبان در عہد موسیٰ	۲۴۴	ایک معذوب کی ملاقات	۲۵۶	بیان بیت خواجہ ابو الحسن زلیخا
۲۱۳	باد ۷۶ در روح	۲۴۵	مولانا خیر غالی سے ملاقات	۲۵۷	حکایت زلیخا
	باد ۷۷ در موت فجار	۲۴۶	خواجہ کنگی کے ہاتھ پر کی سیٹ اور خلافت	۲۵۸	ایک شخص نے خواجہ صاحب کو دعا و احوال
		۲۴۷	خواجہ صاحب کا ہندوستان آنا	۲۵۹	در تفسیق مراتب ملوک

مضمون	نمبر	مضمون	نمبر	مضمون	نمبر
۴۰ در جبه	۱۰۰	۴۴ در ذکر	۷۰	۴۲ در صفت عرفان روق ربه	۲۶
۴۱ در فنا و بقا	۱۰۳	حکایه زکریا که خضر را در خواب دید	۷۱	۴۵ در صفت عثمان غنی ربه	۲۸
حکایه نحوی در کشیشان	۱۰۶	۴۵ در استغفار	۷۲	۴۶ در صفت علی رضی ربه	۲۹
۴۲ در صحبت	۱۰۷	۴۶ در خلوت	۷۳	۴۷ در ایمان	۳۰
۴۳ در طب	۱۱۲	۴۷ در تفکر	۷۴	حکایه نبیر در زمان بایزید	۳۱
۴۴ در صفت اولیا	۱۱۵	۴۸ در خوف	۷۵	۴۸ در طهارت	۳۲
۴۵ در پیر و شیخ	۱۱۹	حکایه سترادان عمر در دس	۷۶	۴۹ در نماز	۳۳
حکایه وحی الی یس بابت عبادت	۱۲۲	۴۹ در رجا	۷۷	۵۰ در زکوة	۳۴
۴۶ در صوفی	۱۲۵	حکایه پیر چنگی در عهد عمره	۷۸	۵۱ در صوم	۳۵
۴۷ در تحقیق و نقل	۱۲۶	۵۰ در صبر و حلم	۷۹	۵۲ در حج	۳۶
۴۸ در مکالمه	۱۲۸	حکایه سوال شمس از عیسی	۸۱	۵۳ در علم	۳۷
۴۹ در شوق	۱۳۱	۵۱ در شکر	۸۲	۵۴ در توحید	۳۸
۵۰ در آفت لسان	۱۳۲	۵۲ در وفا	۸۳	۵۵ در صدق	۳۹
۵۱ در نعمت دنیا	۱۳۴	۵۳ در توکل	۸۴	۵۶ در عشق	۴۰
حکایه گریه ستون	۱۳۸	حکایه وحی الی یس بابت دوستی	۸۶	۵۷ در اخلاص	۴۱
۵۲ در خدمت خلق	۱۴۱	حکایه گاو و سحرایی	۸۷	حکایه آتش افشان در عهد عمره	۴۲
حکایه گنگر در عهد شیب	۱۴۲	۵۴ در رضا باحق	۸۸	۵۸ در توبه	۴۳
۵۳ در خدمت نفق	۱۴۵	حکایه پنهان شدن یار و دوست	۹۰	۵۹ در زهد	۴۴
۵۴ در حرص	۱۴۷	۵۵ در تسلیم	۹۱	۶۰ در فقر	۴۵
۵۵ در قناعت	۱۴۹	۵۶ در صبر	۹۲	حکایه خلیفه کردانیدن محمود غزنوی را	۴۶
۵۶ در مع	۱۵۲	۵۷ در قس	۹۳	۶۱ در جهاد	۴۷
۵۷ در حسد	۱۵۴	۵۸ در انس	۹۴	۶۲ در مراقبه	۴۸
۵۸ در عداوت شیطان	۱۵۷	۵۹ در کاشف دشمنان	۹۵	۶۳ در تقوی	۴۹

۳۹۳	در بیان ایفار عهد	۳۹۰	قصیده حضرت منقبت غوث پاک	۳۹۷	در بیان مذمت دنیا
"	حکایت حضرت اسماعیل	۳۹۲	ششوی غریب نامه	"	در بیان صبر
۳۹۵	حکایت خواجه و غلام	"	در حمد	۳۹۸	در بیان نصلح متفرق
۳۹۶	در بیان صدق	"	در نعت	"	در بیان عشق ایزد تعالی
۳۹۸	در مذمت کذب	"	در مناجات	۳۹۹	در بیان استقامت
۴۰۰	در بیان خوف	"	در مذمت تکبر	"	در بیان نقص چهار چیز
۴۰۶	در بیان رجا	۳۹۳	در بیان ذکر حق سبحانہ تعالی	"	مناجات
۳۸۲	در بیان حیا	"	در بیان پیر و شیخ	"	قصائد حضرت قبلہ
۳۸۳	در بیان علم	۳۹۲	در بیان حذر کردن از هفت چیز	۴۰۰	قطعه تاج طبع کتاب از شاہزادہ
۳۸۵	در بیان مذمت جہل	"	در بیان اتبع شرع شریف	"	محمد ایلر ملک پاد و معلوفی خلیفہ
۳۸۶	در بیان ادب	۳۹۵	در بیان روح پرستش	"	حضرت حافظ صاحب قبلہ
۳۸۷	در بیان تذکرہ کتب	"	در بیان تسلیہ کردن مرشد	۳۳۲	اعلان
۳۸۸	قصائد حضرت اشرف علیہ السلام	۳۹۶	در بیان فنا کردن خودی		

قصیده و منقبت جنید وقت و بایزید و ان قطب زمان مولای و مرشدی حضرت والدی حاجی حافظ محمد عباس علیجان صاحب قبلہ قادری نقشبندی مجددی امر وہی قدس سرہ العزیز

مصنف فاضل جل عالم باعلی سلطان میر احمد خاں قضا پرور ۱۳۲۸ھ

تشار بنون تلح اک عمدہ دنیا کا	خداوندی صر کہہ میں بھی سرتاب پا کا	بیان صفت کیو کہ حبیب عباس علی کا	بطا شکل انسانی بیان نور دنیا کا
خیر سرور غالی طیف راز پیمانی	سراپا شان جلالی نہیں کہ ظلال کا	خدا و میں حق ما رقت الہی ترانہ کا	کرے توصیف کہ انکی نہیں مقدور دنیا کا
لطائف لطیف بر توفیق و روح	جلکہ قلب میں او کی ہمیشہ نور فنا کا	مراقب حق وہ ہر دم بیکر ان بچن و حسین	خدا کے ذکر سے معمور تھا دائرہ اکبر کا
وہ داکر تھے ہوئے کائنات کی توفیق	کمل تھا ظلال و صفات اہل ناز دنیا کا	مراقب ہوا ملن لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ	ولایت تھی او میں حال و ہوا نفع دنیا کا
کلمات سبالت الہیہ میں نہ کر تھے	بہ اختیار و توفیق تو انہم زاجان جان کا	حقیقت بات تھی معرفت پچان تھی	سلوک اقصیٰ تر تھی ہوا نیک عرفان کا
نور حق عارف کامل تھے پہل ان کی	یہی بنجام ہوا جاہل عارف کے عرفان کا	حیات موت یکساں تھی ہر کس کی	پتہ دریافت کر ان کو یو گو ریغابان کا
ایہ بڑا تہم تھے جب ان کے دست اندر میں	ہوا ہی عیبہ سادہ و بیکر کا شاہ مردان کا	انسانیت دیکھا کہ کسی شیش مبارک کا	راہ گزرنہ ان کا جگہ کہہ بھی نسبت ان کا
صلی حب با دھر ہو گیا بارگاہ رسد	حداب میں ہو گیا اوسمہ ہر یہ گشت کا	کہیں نہ ایک کلم کی کو نہ ہو کر نہیں گشت	عجب می ہر حکم و حال اہل قلب ہر گشت کا

۲۵۴	در بیان مقام دین و شرط سلوک	۲۵۲	حالات مولانا سید محمد قاسم قادری رحمہ اللہ	۲۸۳	حضرت قبلہ کا کلام منظوم
۲۵۵	در بیان استفادہ روحی از حضرت سلیم	۲۵۳	نظم در حالات حضرت سید شاہ عبداللطیف	۲۸۴	حضرت قبلہ کا وصال
۲۵۶	در بیان تحریک و طلب مطلوب حقیقی	۲۵۴	حالات حضرت سید شاہ فیض الزمان قادری رحمہ اللہ	۲۸۵	حضرت اشرف علیہ الرحمہ کا کلام منظوم
۲۵۷	در تحقیق مشاہدہ و رویت حق	۲۵۵	نظم در حالات حضرت سید شاہ محمد زین القادری	۲۸۶	مثنوی معدن فیض
۲۵۸	در بیان معنوی و فہم و وحدت صرف	۲۵۶	تفصیل اولاد حضرت سید شاہ محمد زین قادری	۲۸۷	در بیان خدمت دنیا
۲۵۹	در بیان فنا و بقا و تجسلی ذاتی	۲۵۷	حالات حضرت اشرف علیہ الرحمہ	۲۸۸	در بیان توبہ
۲۶۰	در تجسلی ذاتی و تجسلی معنوی	۲۵۸	حضرت اشرف در کی تصانیف	۲۸۹	در بیان صبر
۲۶۱	در تبيين علم اربعین و اربعین	۲۵۹	حضرت اشرف کے نثر و ادب	۲۹۰	در بیان شکر
۲۶۲	در تحقیق تجلیات و کشف	۲۶۰	نظم در حالات حضرت اشرف رحمہ اللہ	۲۹۱	در بیان رضا
۲۶۳	در بیان توحید و خواجہ عبداللہ	۲۶۱	حالات حضرت حکیم بادشاہ قادری رحمہ اللہ	۲۹۲	در بیان قناعت
۲۶۴	در بیان ساقی نامہ	۲۶۲	حضرت حکیم بادشاہ رحمہ اللہ کی تعلیم	۲۹۳	در بیان توکل
۲۶۵	در بیان قصیدہ مولف در وصف حضرت امام	۲۶۳	حضرت حکیم بادشاہ کے استاد کی تفصیل	۲۹۴	در بیان نفوٹ
۲۶۶	در بیان قصیدہ مولانا محمد ابراہیم کوٹلی	۲۶۴	بچے استاد دون کے فہم حالات	۲۹۵	در بیان طاعت
۲۶۷	در بیان قصیدہ قاضی عبدالرحیم بک کوٹلی	۲۶۵	حضرت حکیم بادشاہ کی بیت اور علم باطن	۲۹۶	در بیان احسان
۲۶۸	در بیان رباعیات	۲۶۶	نظم در حالات حضرت حکیم بادشاہ	۲۹۷	در بیان تواضع
۲۶۹	در بیان تذکرہ حال حضرت شرف علیہ السلام	۲۶۷	حضرت حکیم بادشاہ کے تلامذہ	۲۹۸	در بیان خدمت مجسم
۲۷۰	در بیان وجہ تالیف	۲۶۸	حضرت حکیم بادشاہ کے صاحبزادے اور	۲۹۹	در بیان سخاوت
۲۷۱	در بیان حضرت اشرف و کانام و نسب	۲۶۹	ادب کی ادب	۳۰۰	در بیان حکایت مابعد بصری و سگشت
۲۷۲	در بیان حضرت اشرف رحمہ اللہ کی فاضلہ حالت	۲۷۰	حضرت حافظ عباس علی خان خلیفہ حضرت علیہ السلام	۳۰۱	در بیان حکایت عرب سخی مرد
۲۷۳	در بیان حالات قطب القادری سید شاہ عبداللطیف	۲۷۱	حضرت خواجہ محمد سلطان خلیفہ حضرت قبلہ حالات	۳۰۲	در بیان خدمت نخل
۲۷۴	در بیان حالات قطب القادری سید شاہ عبداللطیف	۲۷۲	حضرت حکیم بادشاہ محمد رضا خلیفہ حضرت قبلہ حالات	۳۰۳	در بیان عدل
۲۷۵	در بیان حالات قطب القادری سید شاہ عبداللطیف	۲۷۳	حضرت قبلہ کی تصانیف کو تفصیل	۳۰۴	در بیان برکت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**وجہ تالیف** - یہ امر ظاہر ہے کہ سو فیاد عارضین اولیاء کاملین کا فیضان محبت ایک گرانمایہ دولت اور عزیز الوجود نعمت ہے۔

ہر کہ خواہد ہمیشہ بینی با خدا | گوشت خشین اندر حضور اولیاء | ایک زمانے صحبے با اولیاء | بہتر از صد سالہ طاعت بر ابرا

اہمین کی ذات بابرکات عالم کا دار ہے اپنی سے قلوب عاشقین کو اچھا اور دیدہ مشتاقین کا انجلا نصیب ہوتی ہے۔

ہم کہ اسرافیل قوت سند او ایام | مردہ راز ایشان حیات است و فنا | اولیاء اور درون ہم نہنباست | طالبان راز و حیات بے بہا

نشنو دان نغمہ بارگوش جس | اگر غنبا گوش جس باشد نجس | جانناست مردہ اندر گور ترن | بر جسد ز آواز نشان اند کفن

فی زمانہ چونکہ طب و ریاضت جمع اور جو باطل مقبس ہے اسلمی ایسے بزرگوں کا وجود باوجود حق اور انکی شناخت مشکل ہوگئی ہے لہذا انھوں نے

فیض محبت میت برفیض کلام | سید فیاض کرہ این رحم عالم | اولیاء اللہ کے ملفوظات اور انکی تصانیف کو جو حقیقت آیات بنیاد

و کلمات طیبات میں مولف غنی غنہ نے انکی محبت کا قلم مقام جانکویا زایا ب فتویات قدیمہ ہم کہیں اور حالات مصنفین بطور تذکرہ و تم

کر کے اس مجموعہ میں شریک کر کے ہیں و اتہ ولی التوفیق - مولف غنی غنہ -

**حالات حضرت مولف** - ظلہ العالی مرتبہ فدوی میر لیاقت علی خان حمید آبادی منصفہ رکن کا

آپکی تاریخ ولادت ۲۰ شعبان ۱۲۸۵ شہربہ شونہ وقت ہجرت و مولد مقام امیر شیعہ درآباد شمالی ہند ہے۔ وہیں آپنے علوم ظاہری و باطنی

حدیث تفسیر فقہ و ہول - ادب معانی حکمت فلسفہ منطق و ریاضی فلاح و خطاطی کی تحصیل فرمائی۔ اکثر کتب درسیہ اکو از بر تھخیز ہیں۔ یہ دنیا

اور ادب اکو خاص لچسپی جو عربی فارسی نظم و نثر مستحق و مافی نہایت ہی فصیح و بلیغ فی البدیہ آپ تحریر فرماتے ہیں کئی کتابیں مختلف علوم میں

تصنیف فرمائی ہیں آپکے فلاح بجان اللہ اخلاق محمدی صلعم خدا تعالیٰ نے انسانی ہمدردی کو شکوٹ کر آپ میں بھری دلی گمانہ بیک

سب عاجز اند آپ ملتو ہیں۔ فرہنگی است دلیل رسیدگان کمال | کہ چون سوار بسنخل رسد پیادہ شود |

آپنے علم باطنی متعدد شیخ سے حاصل فرمایا اولاً تاریخ ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۸۵ شہربہ شونہ بعد نظر آپ والدہ حضرت حافظ محمد عباس علی خان

قدس سرہ العزیز قادیان نقشبندی امروہی سہیت توبہ فرمائی اور ۴۴ سال کے بعد تاریخ ۱۲ شعبان ۱۳۰۵ شہربہ شونہ بعد مغرب بعد میل سلوک بیون طریقت

خلافت قائمہ پائی اور اب آپ کا فیضان جاری ہے۔ آپکی تعلیم محبت میں سلطان الذکر ایک نوبت پہنچ جاتی تھی آپکی نسبت عالی اور لطف ہے۔

نسبتش ارفع و قوی اثرش | اہل لیکند بیک نظرش | مختلف الاستعداد کو کو لک لک میں قیت علی علیہ السلام کی توبہ آپ پر جانی

سلوک جذبہ صحر و کراک اہل کو پہنچتا ہے۔ اتباع شیخ شریف پیر دی سنت سنیہ اعتنا ثبات نامہ فریادیک نشانیں داخل ہے قطعہ

مردہ و ریش بے غفلت اگر | پر جوہر اگس باشد | یا چوشتی روان شود بر آب | تو یقینش کن کہ خس بند

اب لطف یہ ہو کہ اور دن پر آپ متر عن نہیں۔ جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بند | چون ندید تحقیقت رہ انسانہ زود

اگر نہ کھیا گیا کہ آپکی پاس بیٹھنے سے اسباب کو کو کو گزشتہ ہوا جا میں نامہ دات یہ کہ سب پہلے آپ کو مریدین کا طیفہ نفی جاری ہوتا تھا اس کے بعد دوسرے

اور کا ہر گاہ کی خدمت میں بیگیا گیا کہ کہ ذکر کا نسبت کو کو کی کم ہو جاتی ہے جو خاصا صحر و کراک میں جو کجا باعث خاص اتباع سنت سنیہ ہو اکثر انعام سلطان

اگر فریاد کی جتنی کھجی الایم می بین  
تو تو کو عرض چھینچکا ہر بارہ گریبان کا  
محمد ائمہ کہ صاحبزادہ عالی مرتب  
برایے پر تو انوار کھنکھرا رہا چنان کا  
طریقہ کیڑو گونے و عکریہ نذیر جم  
صحت نامہ سوانح عمری حضرت مولانا روم  
مشاغل میں لگے مقتول ہوئے نقارہ  
نگر بان جب نگین مار دیں جو جمع صل  
تو ہرگز غم نہ ہوگا کچھ بھی شیرستان کا  
کبریٰ سمت آبر سے اگر وہ بزمیان کا  
طفیل کچھ بھرے بل آہی میدا کا

[illegible]



إِنَّا قَالِیْنَا لَا إِلَهَ إِلَّا الْمُنْتَقُونَ

مثنوی مثنوی حضرت مولانا رومی کا عمدہ اور نایاب انتخاب

موسومہ  
لَبَّ لَبَّ

رسالہ انتخاب

مصنفہ

حضرت مولانا خواجہ درویش محمد بناری نقشبندی حراری

مع

تذکرات مولانا روم و خواجہ صاحبِ حوم

مؤلف

علامہ نقیض الدین مولانا و مرشدی حضرت مولوی احمد علی خان صاحب قادری نقشبندی پیر شری شریف  
آپ جمدان پیر درویش خان وغیرہ کے منتخب برائش مولوی محمد مراد صاحب لکھنے و ش  
بلد و محلہ ۱۲۹۶

مِطْبَعَةُ كَلْبُورِي حَيْهَاتُ الْإِسْلَامِ بِبَلَدِ حَبَشَا

محرور حضرت عباس (ع) کی بیعت نامہ میں بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت عباس (ع) نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے لئے وقف کر دیا ہے۔  
اعزاز کی شہرت ہو اور لوگ سپر انگلیان اور ٹھانین۔ بعد ازاں آپ (ع) نے شریف حاضر ہوئے تو حکم حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ ایک نقشبندی بزرگ نے ظاہر  
رضی اللہ عنہ ایک شہنشاہی بزرگ اور جب آپ (ع) نے شریف حاضر ہوئے تو حکم حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ ایک نقشبندی بزرگ نے ظاہر  
دی اور انکو ملاو ملاک ساک مجذوب و روش نے بھی کچھ عطا کی۔ بعد ازاں آپ (ع) نے شریف حاضر ہوئے تو حکم حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ ایک نقشبندی بزرگ نے ظاہر  
ارادت میں داخل ہو کر مستفید ہوئے۔ اسکے بعد بارشاد روحی حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ شریف حاضر ہوئے تو حکم حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ ایک نقشبندی بزرگ نے ظاہر  
صاحب قبلہ قادری البرا اعلیٰ نے کچھ عطا کیا۔ بعد ازاں آپ (ع) نے شریف حاضر ہوئے تو حکم حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ ایک نقشبندی بزرگ نے ظاہر  
اور شب میں وصال فرمایا کہ نہایت امر اکبر اٹھ فاطمہ علیہا السلام پر ایسا کھانڈا کہ وہ سب پہلا حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ شریف حاضر ہوئے تو حکم حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ ایک نقشبندی بزرگ نے ظاہر  
بہر توئی رفیق توئی رہا توئی

نظم مولف در توصیف حضرت مولانا روم رح

عارف کامل جناب مولوی	واقعہ ستر و روز معنوی	از سہ الہام نوشتہ کتاب	گوہر سنی منوہ انتخاب
حرفش نیکو اسرار پست	لفظہ نقطہ میدہ پیغام دوست	مرکز خم دل بریان باست	تخلیہ سار ادبہ گریان باست
قرۃ العینست و تسکین قلوب	نیرت چلست و تمکین قلوب	از کلامش آیدم بوسے کلیم	کان شدہ رہبر مرا سوسے کلیم
نیت غیر حق درون نغصا	زوست افکار و بطون نغصا	کیست گویا غیر ذات کبرا	بشنواز گوش حقیقت رمزنا
منجلی و متقی ستر و نہان	منظہرت و شان و نشان	گرتز اینا شود چشم یقین	خود بینی جلوه اش از آن این
در شہ و در صبر تر سخت سبید	گدازی از جلوه گروی زایل	در گذر از دید و گردان بے نشان	یاز غوا ستم ہفت جلو کمان
اسہا و صغصا و کل شئی	از وجود مطلق گشتہ است	پادشاہ عارفان جیسہ لوری	دینا چہ دید و گفت لا و لا
بہ چنین گفت ست و اما رسول	رہبتہ باشد از درک عقول	منہاے فہم انسان تا ظلال	وان ہم از فضل و عطا دلا
در خطا و سہو آدمی نیست	ربنا انک یحبب نیست	ما جزی آما ساسن سنگی	بندگی آما لباس سنی سنگی
حضرت سجاد زین العابدین	رحماء عارفین و ساجدین	کامل العرفان ست محبوبندگی	قول مولانا گدرد مشنوی
بادشاہان جہان از بندگی	بونہر دماز شراب بندگی	وینہر او ہم وار سرگردان و ننگ	مکت ابرہم زندے بے درنگ
بندگی آخرو عرفان رو کند	از فیوض نور اقدس	یارب از الطاف خود را ہم نما	مینہر اہد صراط الاستوا
بہر ما و ہر مرد و این طریقی	ز انکہ ہستیم در عصیان غریق	تا کہ در غفلت جی ہاشیم ما	از خیال فاسد و باطل رہا
در طریق ہستین و لمعین	در عقاید اسے باطل جمیع	رہنا از جوہر و فضلت رہنا	نہجورا و راست انخوان صفنا
تا شود احمی از ہم سبوتا	در گفت آید گوہر مقصود	ما نماید در بطون و در ظہور	در دل و جان روان بقجائے
ششہ انوار حق گرد و عیان	در دل و در جان در نوح روان	صلوات الی یوم نقیسم	پہنہی قال و اصحاب کرم
تا بعین و غم تیغ التا بعین	جلو صلیقین و شخصہ اسامین	اولیا را قطاب غوث زمان	جل تن ابدال و یکے جہان
بہر ایضا عفو کن رب کریم	جو رہاے ماکہ بسیار عظیم	کن عطا در بارغ جوہر مقام	ہما باصل خوش یا ہم ہضام

الحمد للہ علی ما کتبہ علیہ من فضلہ و علی ما کتبہ علیہ من فضلہ و علی ما کتبہ علیہ من فضلہ

حضرت سجاد علیہ السلام

مولانا کا خاندان

آپ کے سب بزرگ علما و فضلاء اولیاء کاملین سے گذرے ہیں چنانچہ آپ کے پردادا شیخ احمد خطیب العلوی خلفائے  
نامی حضرت شیخ احمد الغزالی رحمہ سے تھے اور آپ کے دادا شیخ حسین بلخی درویش کامل ہونیکے علاوہ عالم تبرہ بھی تھے ایک شب  
محمد خوارزم شاہ والی خراسان نے عالم رویا میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اے محمد تم نے تیری دختر کا شیخ حسین  
بلخی کے ساتھ عقد کر دیا۔ صحیح ہوتے ہی اوس نے آپ کے ساتھ اپنی صاحبزادی کی شادی کر دی جس کے بطن سے مولانا  
والد شیخ بہار الدین تولد ہوئے۔

مولانا کے والد اچھا لکھا نام محمد اولقب بہار الدین اور عرف سلطان العلماء ہے۔ تھوڑی ہی عمر میں آپ فارغ التحصیل عالم کامل  
اور جمیع علوم و فنون میں فاضل ہو کر مستند تعلیم و تدریس اور سجادہ ہدایت و ارشاد و پیرنگن اور فیضہ سان خلایق تھے۔ آپ نے  
علم بلخی کی تحصیل اپنے والد بزرگوار سے فرمائی اوس کے بعد شیخ وقت نجم الدین کبریٰ خوارزمی سے بعیدیت خلافت پائی  
صد ہزار اطا لبان علوم ظاہری و باطنی مقامات و درویشی آپ کی خدمت میں ہتھکڑی کی غرض سے حاضر ہو کر  
کامیاب ہوئے رہتے تھے۔ تاہم بعض حاسد ظاہرین کھلا آپ کے کمالات کی تردید کرتے اور معترض رہتے تھے کہ بالافتاء  
ایک ہی شب میں ۳۰ ہزار معرّضین بیٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم رویا میں دیکھا کہ ان جناب پر کمال شفقت فرمائی اور خطاب  
سلطان العلماء سے سر فرازی بخشی۔ علی الصباح یہ سب حقائق کی خدمت فیضد جنت میں تدبیر کی غرض سے حاضر  
ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ”جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو متنبہ نہ کیا انکار سے باز نہ آئے۔“ بالآخر سب توبہ کی اور آپ  
مرید ہوئے۔ اسکے بعد آپ کے کمالات کا عالمگیر شہرہ ہو گیا ہر طرف سے جو حق طالبان خدا کی اور بھی آمد ہوئی ملاک  
عرب و عجمت علما و فضلاء آپ کی خدمت میں فتنے بھیجئے گئے۔ ہزار ہا آدمی آپ کے دربار میں ہر وقت حاضر رہنے لگے۔ اس قدر آپ کی  
خدمت میں خلق اللہ کو رات و روزی کہ آپ کے حلقہ درج تدریس اور ذکر و مراقبہ اور مجالس و عظ و تذکر کے مقابلہ میں دربار شاہی  
کی رونق گہت کمی۔ چونکہ اکثر اپنے معظون میں اتحاد و فلسفہ اور بدینی کے خلاف میں بیانات فرمایا کرتے تھے لیکن جو کو  
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ چھوڑ کر فلسفہ کی ہرانی تقویوں کے پابند ہو گئے ہیں اپنی نجات کی کیا امید رکھتے ہیں۔ اوس  
زمانہ میں امام فخر الدین رازی فلسفی بادشاہ وقت کا اوستا اور مشیر خاص تھا۔ لہذا وہ آپ سے حسد و بغض رکھنے لگا لیکن بادشاہ  
آپ کا بھی بڑا مستعد تھا گا ہے آپ کے سلام کے واسطے حاضر خدمت بھی ہوا کرتا تھا اسلئے اگرچہ وہ آپ کی خواہی کیلئے قاب  
جو تھا مگر کوئی موقع ہاتھ نہ آتا تھا۔ اتفاقاً ایک روز بادشاہ مع حکیم ذکور حاضر خدمت ہوا اوس وقت آپ کے دربار میں ہزاروں  
بلکہ لاکھوں آدمیوں کا ہجوم تھا بادشاہ یہ دیکھ کر حیران و دنگ رہ گیا حکیم کو موقع مل گیا اور اس نے بادشاہ سے اس کثرت  
رجوعات کے نتائج بیان کئے اور کھاکر اگر اسکا فی الوقت کچھ انسداد کیا گیا تو امور سلطنت میں رخنہ عظیم پڑ جائیگا

اسی سبب کثرت رجوعات خلفاء عباسیہ نے سخت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو مجوس گرد پایا اور مجسّس مین ہی آپ شہید ہوئے۔ اور چونکہ بادشاہ  
نے حضرت امام ربانی محمد الف ثانی رضی اللہ عنہ کو سبب رجوعات خائن عام بخون نزع سلطنت قید کر دیا تھا بعد آپ کے کمالات کا مدّح ہو کر دیا



یہونچے بادشاہ نے پیدا دیا اور آپ کا استقبال کیا اور آپ کی سواری کے پایاد و ہمسار و چکر اکو شہر میں لایا ایک عالیشان مکان میں فرود کش کیا اور تازہ نیت آپ کے فیضانِ صحبت سے مستفید رہا تب تاریخ ۲۸ ربیع الثانی ۶۲۵ھ بروز جمعہ آپ نے وفات فرمائی آپ کا مدثر شریف تونیہ میں ہے۔

مولانا کی ولادت اور تعلیم | آپ ۶۲۵ھ میں بمقام منج پیدا ہوئے اور ۶۳۵ھ سال کی عمر میں بہرہ لہی اپنے والد ماجد اپنے وطن سے سفر فرمایا اور شہر بابور گئے وہاں حضرت فرید الدین عطارؒ کی ملاقات سے شرفِ ہمسائیگی انہوں نے اپنی کتاب اسرارنامہ نہایت تلیف سے آپ کو عنایت فرمائی اور آپ کے والد ماجد سے فرمایا کہ ”ابن فرزند را گرامی مبارک زو و باشد کہ از نفس گرم آتش بر سوختگان عالم زند“ اسکے بعد آپ بغداد شریف تشریف لگئے وہاں آپ کا سال قیام رہا آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں پائی جو خفی تھے اسکے علاوہ آپ نے بہت کچھ علم ظاہر و باطن سید برہان ترمذی محقق غلیظہ شیعہ والد بزرگوار سے حاصل کیا پھر وہاں آپ نے مکہ حجاز کا سفر کیا وہاں سے شام اور ریحان تشریف لگئے اور شہر اراق میں مقیم رہے وہاں سے ۱۲ سال تک وہاں مقیم رہے اس وقت آپ کی عمر ۱۸ سال کی تھی علوم ظاہر و باطن تعلیم قریب تکمیل پہنچ چکی تھی وہیں آپ کی شادی ہوئی اور ۶۳۵ھ میں بڑے فرزند سلطان بہار الدین ولد تولد ہوئے۔ بعد آپ تونیہ تشریف لگئے وہیں آپ کے والد ماجد کا ۶۳۵ھ میں وصال ہوا اسکے بعد سالہا سال آپ نے دمشق اور حلب کے مدارس میں خصوصاً مدرسہ خلاویہ میں کمال الدین ابن عدیم علی عمر بن احمد بیہ الاسد اور دوسرے علماء و فضلاء سے تعلیم پائی آپ کے علمی مدارج حد بیان سے خارج ہیں صاحب جوہر ضمیمہ کہتے ہیں ”كَانَ عَالِمًا بِالْمَدَاهِبِ وَاسْعَ الْفَقْهِ عَالِمًا بِالْخِلَافِ وَأَنْوَاعِ الْعُلُومِ“۔ بعد وفات آپ کے چرنیز بزرگوار آپ ہی اونکے قاتل قاتل علیہ السلام ترمذی سے مولانا کی بیعت اور علم باطن | اول آپ نے والد بزرگوار سے بیعت کی اور انہی سے نیز ان کے غلیظہ سید برہان الدین محقق ترمذی سے جو آپ کے اہل بیت ہی تھے طریق سلوک اور تعلیم مراقبات ظریفہ کبریہ سہروردیہ حاصل کی کی ایک من سید صاحب نے بعد وفات آپ کے والد ماجد آپ سے فرمایا کہ آپ کو دینے کیلئے آپ کے والد بزرگوار جو مجھ کو امانت تفویض کر گئے ہیں اب میں وہ آپ کے حوالہ کرتا ہوں یہ کہہ کر انہوں نے آپ سے بہت روز سے معاف کیا اور جو کچھ دینا تھا دیدیا۔

آپ کے والد بزرگوار کو دو سلسلوں میں اجازت تھی جو حضرت شیخ احمد غزالی تک پہنچتے ہیں ایک یہ کہ محمد بہار الدین عن والد و شیخہ سیمین البلقی عن شیخہ والدہ شیخ احمد خطیب عن شیخہ احمد الغزالی دوسرا یہ کہ محمد بہار الدین عن شیخہ نجم الدین الکبریٰ خوارزمی عن عمار البدری عن ابوالنجیب فیاض الدین السہروردی عن شیخہ احمد الغزالی عن ابی بکر النسلج عن ابی القاسم الکرگانی عن ابی

۱۵ شیخ ابوالنجیب دوسرے سلاسل میں اپنے والد شیخ ابو محمد کے اور شیخ احمد ندوی غلیظہ مشاودینور کے غلیظہ تھے اور سلسلہ قادریہ میں آپ کو حضرت پیران دیر سے خلافت نامہ ملی ہے جس میں شیخ الشیوخ شصا اب الدین سہروردی آپ کے غلیظہ اکبر ہوئے ۱۲

الحاصل بادشاہ پر اس کے بھانے کا اثر ہو گیا

دوستی جاہل شیریں سخن کم شنوکان بہت چون کم سخن  
 بالآخر شاہ نے ہتھاکہ بادشاہ نے بشورہ حکیم مذکور خزانہ شاہی کی کوئی ان کی خدمت میں بھیجا کہ عرض کیا  
 کہ اسکو بھی آپ قبول فرمائیں کہ اسکے سوا اور جگہ نوادرات شاہی آپکے یہاں موجود ہیں اور اگر آپکو بادشاہی کی ضرورت  
 نہیں ہے تو آپ کسی دوسرے مقام کو تشریف لے جائیں آپنے اس پیغام کو سکر بادشاہ کی سمجھ پر بہت افسوس کیا کہ اس  
 کو مطالب دنیا کے ولی خیال کیا حالانکہ میں باسعی

ہو گیا تھا کہ جہانگیر کے فرزند و عیال و خاندان با یکہ کندہ دیوانہ کنی بہ دو جہان نشینشی دیوانہ تو بہر دو جہان ز کچنہ  
 آگاہی تر نشاۃت جہانگیر کے فرزند و عیال و خاندان با یکہ کندہ دیوانہ کنی بہ دو جہان نشینشی دیوانہ تو بہر دو جہان ز کچنہ  
 اور شاہ فرمایا کہ انشا اللہ نقل یہاں سے فقیر چلا جائیگا معتقدین میں سے جس کا جی چاہے فقیر کے ساتھ چلے اور جب  
 محکمہ خوارزم شاہ یہاں کا بادشاہ بیگناہ واپس آئے گا مورخین کا بیان ہے کہ آپکی دل آزاری اور آپکے پیرسہارلی مجاہدانہ  
 بغاوی کا قتل ناحق خوارزم شاہ کی زوال سلطنت کا باعث ہوا۔

نتیجہ قوتی را خدا رسوا کرد تا قلوب اولیا نامہ برد

الغرض دوسرے روز آپ بلخ سے روانہ ہوئے اور آپکے ہمراہی میں تین سو آدمی آپکے مریدین خاص تھے  
 بچہ تبرک وطن کر دیا اور سر اسیمہ آپکے ہمراہ چلے آئے چلے جانے کے بعد جب بادشاہ کو خبر ہوئی تو اسکو بھی بہت سچا و  
 افسوس ہوا اور آپکو واپس بلانا چاہا مگر آپ واپس نہ ہوئے اور اسکے کچھ عرصہ بعد اسکی سلطنت تباہ و تاراج ہوئی  
 بلکہ نہ خون ناحق پر وانیہ شمع را چندان امان مذاکرہ شب راسخ کند

آپ نے بلخ میں تمام مقام کوچ کیے تھے وہیں میثا پور پونچے وہاں چند روز آپکا قیام رہا حضرت فرید الدین عطار  
 آپکا کمال احترام کیا وہاں سے سفر کر کے بغداد تشریف لے گئے وہاں غنیمت شیعہ شہاب الدین سہروردی حرم علیہ  
 سے ملاقات ہوئی وہاں مدتوں قیام رہا روزانہ شہر کے تمام علماء اور مشائخ اور امراء اور رؤسا آپکی ملاقات کیلئے  
 آتے تھے اور آپ معارف اور حقائق کو تعلیم پاتے تھے آپنے بسم اللہ تشریف کا وعظ بیان فرمایا جو ایک مصلحت میں  
 اتفاقاً اس عرصہ میں کچھ آدمی شاہ روم علاء الدین سلجوقی کے درباری بطور غارت بغداد تشریف میں آئے ہوئے تھے  
 وہ بھی آپ کے جلسہ درس وعظ اور حلقہ ذکر و تہجد میں شریک تھے سب حلقہ گویا ہونے لگے اور چون نے واپس کر  
 شاہ روم سے آپکے حالات بیان کئے وہ غائبانہ ایک نام دیو گیا۔ پھر آپ بغداد تشریف لے گئے حجاز اور دہانے بعد حج کر کے  
 ملک شام گئے۔ وہاں سے حجاز کے شہر آق من تشریف فرما ہوئے۔ اس شہر میں آپ خاتون ملک سعید خوالدین  
 کے یہاں مہمان رہے اور پھر دہانے لائے بغداد تشریف لے گئے جہاں آپکا سالک قیام رہا اس عرصہ میں مولانا کی عمر  
 سال کی ہو گئی اور شاہی رومی گئی اس کے بعد سلطان علاء الدین کی درخواست پر آپ تونیس کو روانہ ہوئے جب قریب

جہل ازان علم ہو دسیا۔

علم کر تو ترانہ بس نام

یہ سنتے ہی اویہ وقت مولانا سواری پرست اتر پڑے اور بعد ملاقات وغیرہ اپنے شمس تبریزی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ایک روایت اور ہے جو اس سے بھی زیادہ مشہور ہے کہ مولانا ایک حوض کے کنارے درس دے رہے تھے شمس تبریزی آنکھ اچھلے اور پوچھا یہ کرتا ہیں کیا سے مولانا نے کہا تھا کہ اس سے کیا غرض یہ علم قیل و قال ہے شمس نے کہا میں ایک حوض میں لڑا دین جس سے مولانا کو نہایت رنج ہوا اور غصہ آیا اور کہا کہ یہ نایاب کرتا ہیں بڑا دانا و گھنہ اب کہاں نصیب ہو سکتی ہیں شمس تبریزی نے یہ سنکر اسی وقت اپنا ہاتھ بڑا کر حوض میں سے خشک کرتا دیکھ کر کہہ دین کہ میں نے تم نام نہ تھا اس سے مولانا اور حاضرین کو سخت حیرت ہوئی اور شمس تبریزی نے فرمایا کہ تم اسکو کیا جانو یہ علم حال ہے۔ بعد مولانا آپ کے مدینہ گئے مگر ان تمام واقعات کے مقابلہ میں شیخ ترمذی روایت چوسالہ کی ہے جو انہوں نے مولانا کے تذکرہ میں لکھی ہے کہ شمس تبریزی عام صوفیوں کی طرح سجادہ و دوق کی پابند نہ تھے بلکہ سواگر و کلباس میں شمشیر سباحتا و خرید و فرو کیا کرتے تھے وہاں جاتا جہرہ بند کر کے راقیہ میں مصروف ہو جاتا تھے یہی ازار بندین کرکٹان حاصل کرتے تھے ایک دن آپ نے مناجاتی کہ خداوند انکو اپنا کوئی ایسا خاص بندہ عطا کر جو میری امامت کا تحمل ہو غیب کے ارشاد ہوا کہ ملک و مہم میں لگا تا پ عتقہ میں رہو اے سر زمین مقیم ہوئے سر اگر قریب ایک چوڑا تہا چہ شام کر وقت و اگر باشندہ کو قریب تھے شمس تبریزی ان کا نتیجہ لکھتا ہے کہ اپنی جہت سکرانے کو ان کا ہم ملاقات اور گفتگو ہوتی شمس تبریزی نے پوچھا کہ حضرت بائزید سظامی ان و نوا واقعات کیا ستور تطبیق ہوئی کہ ایک طرف تو یہ کہ تادم انہوں نے اس خیال سے فرزند نہ کہا کہ نہیں معلوم آنحضرت صلعم انکو کس طرح سے کھایا ہو گا و دوسری طرف آنکا منجانی ما اعظم شامی فرمانا حالانکہ آنحضرت صلعم باوجود جلالت شان الہیہ میں ستر مرتبہ متفق کر کے تھے مولانا نے جواب دیا کہ بزرگ سے پایہ کو زلزلہ کی حالت میں لایا گیا کیفیت و حال وجود میں یہ الفاظ کہہ کر تھوڑے چنانچہ جب ہوش آیا تو توبہ و استغفار کی اور مدینہ کے کمال کے بزرگوں سے ایسا کہ کفر و الحاد میری زبان سے نکلے تو میرے کلام کا وہاں جب پہنچا تو وہ حالت ہوئی وہی الفاظ بے اختیار انکی زبان سے نکلے ناواقف مرید نے انکو گلے چھری چلا دی مگر چلنا نہ لگا تو انکو گلوین زخم لگے بائزید کو گلے پر مطلق اثر نہیں ہوا۔ سخت نادم ہو۔ (یہ واقعہ مدعیان وحدت الوجود نے قائلان ہمدوست کے امتحان حقیقی حال اور شخص بناوٹی قال کا بہت ہی عمدہ معیار) اور جب بائزید اس مقام سے ورج کر کے سیر لایب کبریٰ آیا قائلان ہمدوست کے امتحان حقیقی حال اور شخص بناوٹی قال کا بہت ہی عمدہ معیار اور جب بائزید اس مقام سے ورج کر کے سیر لایب کبریٰ آیا میں پہنچا (جو سلوک صدیقیہ کا مقام) بائزید پر اربع سنت سنیہ سقد غالب آگیا کہ بقیہ عمر احتیاط کا باعث خیر نہ نکلا کہ بخلاف ترقی و راج عالیہ آنحضرت صلعم کہ روزانہ ستر مرتبہ مراتب تقرب میں ترقی ہوتی تھی اور سابقہ حال بطرف انراپ استغفار فرماتے تھے۔

مولانا کی شمس تبریزی کے ہاتھ پر بیعت اسکو بعد مولانا نے حضرت شمس تبریزی سے بیعت کی اور قبول سپہ سالار ۱۰ ماہ اور جو بیعت امت مناقب اربعین ۱۰ ماہ شیخ شمس الدین زرکوب کو حجرہ میں جو مولانا بربان الدین محقق مذکور کر دیتے تھے مولانا اور شمس تبریزی ہاتھ مختلف رہا اس امت میں آئے خدا قطعاً متہ شیخ شمس الدین زرکوب کے حجرہ کو اندر جانے کے سبب وہاں نہ تھی اسکے بعد ایک ہی حالت ہو گئی کہ بئیر طاع ایک گھڑی چھین نہ آتا تھا درس و تدریس تھی اور سوا زرکوب کے حجرہ کو اندر جانے کے سبب وہاں نہ تھی اسکے بعد ایک ہی حالت ہو گئی کہ بئیر طاع ایک گھڑی چھین نہ آتا تھا درس و تدریس وعظ و بند کر اشغال بالکل چھٹ گئی۔ آپ تھوڑا شمس تبریزی کی صحبت دوم کھیلے جدا ہو گئے اسکی تمام فہرین شہرت ہو گئی اور

عثمان المغيرة عن ابی علی الکاتب عن ابی علی الروباری عن جنید البغدادی عن سترى سطلی عن معروف الکرخی عن امام موسی الرضا عن امام موسی کاظم عن امام جعفر الصادق عن امام محمد الباقر عن امام زین العابدین عن امام حسین سیّد الشهداء عن ابی الحسن عن محمد المصطفی صلوات اللہ علیہم والرضوان -

مولانا اور شمس تبریزی کی ملاقات | بعدہ مولانا نے شمس الدین تبریزی خلیفہ بابا کمال الدین جندی خلیفہ نجم الدین کبریا سے

بیعت کی جسکے مختلف واقعات مشہور ہیں جو اہم مضامین میں جو علماء حنفیہ کے حالات کی ایک معتبر کتاب مذکور ہے کہ اگر یہ مولانا پر عمل نہ رہی کارنگ غالب تھا طلباء کو کتابوں کا درس دیتے تھے اور وعظ بھی کہتے تھے فتوے بھی لکھتے تھے مجالس سماع وغیرہ میں خلاف شرع جا کر کبھی شریک نہ ہوتے تھے اتفاق سے ایک دن آپ درس دے رہے تھے بہت سی

کتابیں آپکے سامنے رکھی ہوئی تھیں کہیں سے شمس تبریزی بھی آپہنچے اور ایک طرف کو بیٹھ گئے اور پوچھنے لگے کہ

یہ (کتابیں) کیا ہے مولانا نے کہا تم اسکو نہیں جانتے یہ کیا ہی تھا کہ دفعۃً سب کتابیں آگ لگ گئی مولانا گھبرا

اور مولانا نے اونسے کہا یہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ”تم اسکو نہیں جانتے زین العابدین شروانی لکھتے ہیں

کہ شمس تبریز موجب ارشاد اپنے پیر بابا کمال کے پاس آئے تھے بکا واقعہ یہ ہے کہ ایک روز حضرت

بابا کمال نے اپنے مریدین شیخ فخر الدین عراقی اور شمس الدین تبریزی اور شیخ بہار الدین زکریا و میر حسین ہمدانی

کو جگہ کشی اور ریاضت کا حکم دیا تھا جب یہ سب جگہ سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو عراقی نے وہ اسلحہ جو اونکو عطا ہوا

تھے اشعار میں نظم کر کے آپکی خدمت میں پیش کئے شمس تبریزی نے کچھ غزلیں کہیں اور ساکت رہے بابا صاحب نے ارشاد

فرمایا کہ شمس الدین کیا تجھ پر کچھ ہر نہیں ہوا آپ نے عرض کیا کہ اُس سے زیادہ ظاہر ہوا جو عراقی نے لکھا ہے مگر

اوسکے اظہار کرنے کا جھکویا را نہیں ہے بابا صاحب نے فرمایا کہ ”بارے تعالیٰ مرا متماجھے روزی کنند

کہ معارف و حقائق اولین و آخرین را بنا مر تو انہما کند وینا بیج حکمت از دل او بر زبانش جاری شود و ہمہ ان

کسوت مقامات طرز بنام تو باشد - ترا یاد کہ بطرف روم روسی آجنا سوختہ است اور مشتعل کردن می نایا

چنانچہ یہ امر سکر ہے کہ کلیات شمس تبریزی جو عوام میں اُنکے نام سے مشہور ہے وہ دراصل مولانا کی تصنیف ہے لکن

شمس تبریزی روم میں آئے اور قونیہ پر دو چنے شکر فرو شوئی ہر اسے میں ہیرے ایک دان مولانا کی سواری ہر بی

شان و شوکت سے نکلی شمس تبریزی نے آپ کو سر راہ روک کر پوچھا کہ مجاہدہ اور ریاضت سے کیا مقصد مولانا نے

کہا اتباع خدمت شمس تبریزی نے کہا یہ تو سب جانتے ہیں مولانا نے کہا اس سے بڑھ کر اور کیا ہے شمس تبریزی

نے کہا کہ علم کے یہ معنی ہیں کہ تم کو منزل تک پہنچا دے جیسا کہ حکیم سنائی فرماتے ہیں ۵

۵ اس کے بعد بہار الدین متافنی زکوٰۃ شیخ شہاب الدین سہروردی نے بی دس بارہ روز اپنی خدمت میں رہ کر

خلافت تاجپشی اور حیرسن ہرائی کو شیخ بہار الدین زکریا ملتانی نے یہی خلافت عطا کی ہے ۱۲ تاریخ فرشتہ -



ایک میلہ پر جو بیچوخان کے خیمہ کو سامنے تھا مصلیٰ جہاں نماز شروع کر دی سپاہیوں نے آنا ک کر تیر لڑ چکا لیکن کیا میں نہ کچھ سکین آخر گھوڑے بڑا ہے ہر چند کوشش کے لیکن گھوڑے کو بھی اپنی جگہ سے آگاہ نہ کر سکے۔ بیچوخان بدین کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو اوس نے تیر چلا چاہے اگر ایک تیر نہ چلا مجھ کو ہر گھوڑے کو بڑا بنا چاہا تو وہ بھی پہلا بیدل چلنا چاہا تو قدم نہ اٹھ سکے آخر کار وہ عاجز ہو کر ہٹ گیا۔

مولانا اوشیج صلاح الدین زرکوب [ایک تہ تک لانا نہیں تریر کی جدلی سے صد روزہ ہو اسی حالت میں ایک نابہ کلان ازین شیخ صلاح الدین زرکوب اپنی دوکان پر زرکوب رہتے مولانا کبریت سماع ظاہر ہو کر متورہ کی آواز سے وجد طاری ہو گیا شیخ نے اپنا ہاتھ زرکوبی پر رکھا کہ نہ روکا نہ ہانک کہ بہت سی چاندی ضائع ہو گئی آخر شیخ باہر نکل آئے مولانا نے ان کو اپنی اغوش میں دیا لیا اور عجب تک خوشی میں نہ بیٹھ گئے یہ ہے۔ کچھ پیدا آمد ازین دوکان زرکوبی دے نہ ہو تریر جو معنی زریر خوبی زریر خوبی شیخ صلاح الدین نے اسی وقت مکہ کو تھوڑے ساری دوکان لٹادی اور وہیں جہاں زرکوب لایا گیا تھا وہ گھر چو کہ وہ مولانا کو دنا و بہائی تہی ہوئی صحبت سے مولانا کو بہت تسلی ہوئی و سال لال صحبت باہمی گرم رہی انکی نسبت سلطان لایا پنی شہنوی میں لگتے ہیں قطب فست آسمان مفت میں پالقب شان برو صلاح الدین نور خور از خوش محل گشتے ہر کہ ویش از اہل گشتے

نور خور از خوش محل گشتے	ہر کہ ویش از اہل گشتے	چون راوشیج صما حیات	ہرگز دیش ز حملہ ابدال
رو بد و کر و حملہ را گد اشت	غیر اور اخطا و سہو کا گشت	شورش شیخ گشتہ از وساکن	قان بہر بخ و گشتہ ساکن
شیخ باو چنانکہ بان شاہ	شمس تریر خاصہ السہ	خوش در آنجست مجوشہ و شکر	کار ہر دوز ہر گشتہ زر

مولانا اوشیج میں بہت اتحاد و ہر گیا شیخ کی شان میں مولانا نے غریبین کو کھین سے مطر باہر بار بار گویا تھتہ ہے جانفراہ بار بار گویا

مادان برستلیم از ذکرا و	تو حدیث و گشتا بار بار گویا	جو صلاح الدین صلاح جان است	آن صلاح جان ہار بار بار گویا
-------------------------	-----------------------------	----------------------------	------------------------------

مولانا کہ اپنے زمانے زرقانیہ و دیگر ایک ناخواندہ زرکوب مولانا کا ہم دم و ہم از گیا بلکہ جاسے پیر و مرشد ہو گیا سخت شورش کی سلطان ولد اپنی غنیمتیں کا اس طرح ذکر کرتے ہیں باز در مکران غریب افادہ پایا و در ہم شند افی سادہ گشتہ باہم کرین برستیم چون گشتہ کینسیم در شستیم

ایک آمد از اولین ہرست	اولین نور بود و این ہرست	ہم این مردار ہمیں و اسیم	ہم ہم شہر ہمیں و ہم خویم
نہ ورا خطہ علم نہ گفتار	برا خود داشت این مقدار	کای عجب از چہ روے مولانا	می نیاید کسے چو او دانا
روز و شب میکند سجد اورا	بر فردن دین فرد و او را	ایک مردے برستم تازی	شد از ایشان و کر و عا ز می
او جان لطف نزد مولانا	آمد و گفت آن حکایت را	کہ ہم جمع قصد آن دارند	کہ فلان راز نند و آزارند

لیکن جب ان لوگوں کو ثبات ہو گیا کہ مولانا کی طرح جو شیخ زرکوب کی صحبت نہیں چھوڑ سکتے تو وہ اپنی خیالات باز آگاہ کر کے مولانا نے اپنی اوشیج کو باہمی تعلقات کو مضبوط کر کے غرض شیخ کی دختر سے اپنی بیٹی صاحبزادہ سلطان بہا الدین ولد کی شادی کر دی۔ عرصہ دراز تک صحبت باہمی گرم رہی حتیٰ کہ ملتہ میں شیخ نے وصال فرمایا اور مولانا کے والد ماجد کے مزار پر شریف کر متصل فون ہوئے مولانا شیخ کی مفارقت میں بہت ہی غم و افسوس ہوا۔ فراق غریب اور شاعر تصنیف فرماتے ہیں

لے زہجران در فراق آسمان بکریستہ دل میان چرخ شستہ تھل و جان بکریستہ

شمس تبریز کا چھٹا جانا اور پہلا جانا

تھے یا عالمِ تنہائی کسی کو تعلق نہ تھا بہت سی ذراغیرِ لیلین لکھن جن کی کہ شمس تبریز نے دمشق میں اپنے پہونچنے کا مولانا کو خط لکھا اوس سے اور یہی مولانا کی نارِ فراق مشتعل ہو گئی شمس تبریز کے آزر و کرشمہ الوان نے معافی چاہی جبکہ ایک صاحبزادہ سلطان لکھنوا میں مثنوی میں

اس طرح نظر کیا ہے - مشنومی - ہمہ گیران بہ تو بکفہ واپے عفو ماکن ازین گناہ خدا کے

قد را از عی نداشتیم که بپا و پیشان داشتیم طفل ره بوده ایم خروه گمیر یارب اندازد دل آن پیر

کہ کند عذر با سے مارا و عفو کلی ازین شد یزدی و متو پیش شیخ آرمند لاج کنان کہ چہ بحث کنمن و گر ہجران

تو بہا کی مسخرِ حُسن گن      گردِ گراہین کفنِ بیعت گن      شیخِ شان جو نیکہ دیدارِ ایشان      راہِ شان وادِقت از و ان گن

پس سب سے عجیب و غریب تر یہ کہ اس شخص کا علم بالہجرت کیا۔ سلطان و لد قافلہ سالار سوکانا ایک نام نہاد منظوم فی البدیہہ اور

لکبر حوالہ کیا جو بہ ذیل ہے: **۱۵** بے خدا کی دراز دست پستی و دانو قادر قیوم! نور و شمع! عشق و فروخت! تاب شد صد نثار معلوم

از یک عالم و جهان پرست عاشق و شوق و حاکم و محکوم طلسمات و سحر و تیریزی گشت گنج عجا و شش مکتوم

کہ ازان دم کہ تو پھر کر دی      از علوات جدا شدیم چو موم      ہر شب بچو موم می شود      ز آتش جفت در آگین محرم

در فراق جمال تو مارا جسم میران و جان همچون موم

بے ضرورت سماعِ عیسیٰ علیہ السلام      پہچانِ شیطان طرفِ شہیدِ دہم      ایک غزل بے توجہ گفتم      تاسد ان بہ مشرقِ مہم

پس بدوق سماع نامہ تو غول بیخ و شش بستہ غلام نام از نور صبح روشن بجا اے جو فخر نام و ابرق نام

اس خط کے علاوہ (۱۵) شعری اکثمال بھی لکھی جسکا مطلع یہ ہے: برویدے حرفیان کشید یا بار بار بن آوردی حال صغر گمر زما یا

اگر او بوجہ گوید کہ ہم دیگر سید یا پادشاہ مخدوم بکرا و ابفرید او شہرا بہ بہ حال سلطان ولد دمشق جا کر شمس تبریز کو قونیہ لائے

اس مرتبہ مولانا اور محسب تہذیب کی کھجائی شعبان ۱۳۸۵ تک رہی۔

شمس تبرک کا چہ بڑا جاننا یا قتل ہونا اسکے بعد مولانا کو فرزندِ ناخلف علامہ الدین انصاری کی حرکت ایسی خلافِ تبلیغِ شمس تبرک کی کہ وہ بھر جانے لگا۔

اس کے بعد جس تہذیب کے تعلق واقعہ نگار کو فکر و تحریکات میں بہت بڑا اختلاف ہو بعض کہتے ہیں کہ علماء الدین کی لڑائی کو قتل کر ڈالنا اور نقص

میں نے کہا کہ یہ لوگ چلے گئے ہیں مولانا ان کی تلاش میں خود ننگے شہرِ بشہر ملک بھٹک کر تلاش کرتے رہے لیکن کہیں ان کا سراغ نہ ملا

منوی ساربانایختارستان شهر تبریزت وکوهستان فردوسست این المیزرا مشغوعمرست این نیر

ہر حال سلسلہ میں جس بزرگی کی وفات ثابت ہے۔

موسیٰ پر ملا کو خان کا حکم اور اس کا نامی اسی زمانہ میں ملا کو خان نے قونیہ پر حملہ کیا اور شہر کے چاروں طرف دسکی فوجوں کو محاصرہ کر لیا مولانا

شیخ صلاح الدین زر کو بکے پاس پہنچ کر تھے اور ان کے وصال کو یہ حسام الدین چلی کے پاس دھسے ابدی خود اسکو مرنے کو فرمایا گیا ہے  
جسکانین کو کچھ کہ نہ ہوتا تھا تو آپ کے صاحبزادہ سلطان لد کوئی کوئی چیز لے گیا اجازت سے مکان میں سجود بیتہ و حسن بن لانا لانا بیان کچھ کہ نہ ہوتا  
تو آپ فرما کر کہ الحمد للہ ہمارے مرنے کی ہوائی اکثر اوقات آپ اپنے منہ میں طبعیاد کہتے ہیں کہ خلوسہ معدہ اور جگر کی گری ہو صفر اکا غلیان  
مولانا کی سخاوت | آپ کی سخاوت کی کیفیت تھی کہ جو کچھ آپ کو کچھ ملتا تھا سالوں کو دیتے تھے اگر کچھ دینے کیلئے نہ ہوتا تو بن سہم عباد اور کر تر  
ملا کر سالوں کے حوالہ کر دیتے تھے۔

مولانا کا علم و توفیق | آپ کا علم و توفیق کی کیفیت تھی کہ ادا علی کو آپ ہی پہلے سلام کیا کرتے تھے۔ ایک روز آپ باہر میں تشریف لے جایا تھے  
کہ لڑکوں نے آپ کی دست بوسی کی۔ ایک لڑکے کا ہاتھ خالی تھوڑے اوسنے دست بوسی کی کہ آپ کو ٹھیک لیا آپ ٹھہر گئے جب اوسنے اپنے ہاتھ خالی کر کے آپ کی  
دست بوسی کر لی تو آپ اگر نہ ہتے ہتاکے مہربانہ سے ایک شخص کو وجہ ہوا وہ جالیہ بخودی بار بار آپ کو پر گرا کر تھاکو بک بزرور  
اوسکو ہدایت تھی کہ جو بات ناپسند آئی اور ارشاد فرمایا کہ شرب اوس فرنی تو آپ پرستی کرتے ہیں ایک تہہ تمام عمل کر لیں غرض ہر آپ  
تشریف لے گیا لڑکے میں نام و دوسرے لوگوں کو ہاتھ بٹا دینا چاہا آپ نے انکوٹ کیا اور خود باہر نکلے۔ شہر بشتق میں جہاں آپ علم و ہر کی تحصیل  
فرمایا تھے جن توفیق و توفیق فرماتے رہے اور بوسیلہ مذکورہ آپ کے والد ماجد کی شان میں کہا کہ مولانا بہار الدین میں کیا کیا کمال تھا جو کہ سلطان العلماء مظہر  
کر دیا تھا آپ اسی زمین زبان کے کہانی جب آپ ہتے تشریف لے گئے تو قاضی ان کو زبرد کیا کہ منوس ہتے مولانا کو والد کی توبین انکو و بر کی  
و کم نون کو بعد از مرنے کو آپ تک نہ بلایا۔ یہ سب اس لیے کہ اس نے معافی کی غرض سے اسے فرمایا میں اسی ہاتھ سے گران خاطر میں ہوا ہوں  
معاذ اللہ چاہتے ہیں کہ نہ ہوتے ہیں جو ایک مہربانہ فرمایا کہ صاحبہ زلمی غلطی کے باعث ابھی کثیر کو توبین کیا ہے ہی مکان سے میں غم  
بہت متا تھا ہوا اور ارشاد فرمایا کہ سب افسوس برآین۔ گرتے تھے ایک کثیر توبین اور وہ مکرر زلف کرتی تو تھماری کیا حالت ہوتی۔ آپ کی  
زہد صاحبہ اجمعیت و بہت متاثر توبین بعد اوس کثیر کو انہوں نے فرما کر دیا ایک مہربانہ و آدمی سر راہ آپسین لڑے تھے ایک دوسرے کا ساتھ  
کچھ لکچ کر رہا تھا آپ نے یہ واقعہ ناظر فرمایا اور توفیق سے کہا کہ ہاں کیود و نون محکو جو چاہو کہو اگر آپسین مت لڑو وہ آپکا علم و توفیق  
دیکھ کر شرمندہ ہو گئے اور آپ نے آپ کے گھر کو چلے گئے۔

مولانا کا وعظ | مولانا کرنامہ میں وعظ کا یہ ہوتو بہا کی آیت توفیق و توفیق اور وعظ صاحب ان آیات کو کتاب بیان کیا کرتے تھے  
آپ ایک روز مسجد توفیق میں بعد نماز جمعہ وعظ فرمایا تھے اور ارشاد فرمایا کہ سوا افضلا اور فقرا و غنیان نہیں اس میں شریک تھے معانی  
ایک بحر شمار دیا ہے ناپید کنڈا پھر سید فیض احمدی نے سبج زین تہا معانی کو کہہ باہر اور جوام شمار دیا ہے وہی درجہ حقیقت ترجمان کی مہربانہ  
حاضرین مخطوط اور تکلیف ہو رہی تھی صرف صد اجماع اللہ اور ارشاد فرمایا کہ ہاں ہاں صاحب کو آپ کے بیان پر حسد ہوا اور کہنے لگی  
کہ مقررہ آیات کا وعظ بیان کرنا کوئی کمال نہیں ہے۔ مولانا نے یہ سن کر فرمایا کہ آپ ہی کوئی آیت پڑھیں گے اوسکو متعلق وعظ بیان کیا جائے  
اونہوں نے جوش میں کہ سر راہ و غنی کی وعظ کی وجہ سے کہ مولانا فرماتے تھے جن اوی سورہ شرب کی طرف متوجہ کہ باجمہ و الشیخ کی وعظ  
کی توضیح و تفسیر میں شام ہوئی۔ اہل مجلس کو دھماور بخودی ہوئی وہ حاسد ملا بھی آئے تھے دوسرے شمار ہو کر تمام کہنے پھر لڑا سکے مولانا کر

۴۴ ہے خاندان صلوات درجہ آپ کے گھر میں کہ باکشاں و زور و توفیق و توفیق کر آج جا را کو محض و غنیان کیا تہہ سب کر رہے۔

مولانا ورع سالم الدین علی اسکے بعد مولانا حسام الدین چلیپی کو جو ایک مخلص مرید تھی اپنا ہدم و ہزار کر لیا اگرچہ وہ مولانا کو مرید تھے اور مولانا کی بہت عظمت کرتے تھے مگر وہ بھی اپنے خادمانہ ادب اور قاعدہ پرستیا و زکوٰۃ تھے جو چنانچہ جس علیہ مولانا دشو کر تے تھے وہ اس علیہ ہو کر اور دشو نہیں کرتے تھے خواہ دوسری جگہ وضو کر نہیں بارش اور برف کی وجہ سے کتنی ہی تکلیف برداشت کرنی پڑتی یہی حسام الدین علی بنی مذہبی شریف کی تصنیف کا باعث ہو چکی ہے ائمہ تفصیل آئیگی بعد وصال مولانا جو سمیت مولانا کی بی جانشین ہو گئے تھے میں انکا

وصال ہوا۔ مدار شریف کو تین مین سب -  
 مولانا کے اخلاق و عادات - جب مولانا علوم و فنون ہی و باطنی کی تحصیل سو فاع ہو کر مسند نشین پیر پر گوار ہو تو آپ کا وجود با وجود مولانا و شام میں بہت اعزاز کی گنج ہوئے دیکھا جاتا تھا آپ کا حلقہ تلمیذیں تو کثیر بہت و جمع تھا آپ کا وعظ بہت ہی پرافتخار تھا۔ آپ کو فتاویٰ و دور تک مستند سمجھ جاتے تھے جب آپ کی سوانح کلی تھی علماء و فضلاء اور اہل اکبر کو بڑی بڑے گروہ آپ کو براہ کاب رہتے تھے۔ مباحثہ اور مناظرہ بھی آپ کا دل تھی تاہم کہ نہ آپ کو قبولیت عامہ کا شہرہ تھا امر اور سلطانین وقت بھی آپ کو معتقد تھے علم ظاہر کے سوا علم باطنی جو سید برائے محقق ترمذی (خلیفہ مولانا ابوالدین محمد سلطان العلماء) سنی آپ کو پہنچا تھا۔ طالبان راہ خدا کو تعلیم فرماتے تھے صد ہا کشف و کرمین آپ ظاہر ہوتی رہتی تھیں بلحاظ علم ظاہر و ادب شریعت شریف کی پابندی مد نظر ہی اور ہوش و حواس سجا اور درست تھے۔

ساع اور مولانا کا استغراق - لیکن جب شمس العین تبریزی سوا کی ملاقات ہو کر غلط اور لطیف ہوش و حواس میں تفرقہ آگیا اکثر افراد بیخودی اور تجزیہ محویت اور استغراق کا غلبہ رہنے لگا کئی کئی دن سماع کے کیف میں بلانور و دنوش گذر جاتے تھے۔

مولانا کا ذکر و مراقبہ و نماز - مولانا ہوش کی حالت میں ذکر و غفل عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے کہ من کل عرفا نکل عباد کا یعنی جس شخص کا ہوا نماز و عبادت میں ہی کامل ہوتا ہے بندگی ادب اس بندگی + زندگی بے بندگی شر مسندگی عین نماز میں جب کبھی سکر غالب ہو جاتا تھا وہی کثرت میں غشا مینج ہو جاتی تھی آپ کی خیرا کا شعر ہے  
 بخدا خبر دارم جو نمازی گذارم + کہ تا شد کوئے کا مام شد فلاں

مہم ہر مہینہ ات کریت ایک مرتبہ آپ کو نماز پڑھتے میں قوت ہوئی برفت آنسو پڑو مبارک بزم کرم گئے صبح کو لوگوں نے بیکہ شاخت کیا مولانا کی شب خوابی - آپ لا رکھتے جن کہ میں نے کبھی آپ کو شب خوابی کو لباس میں نہیں دیکھا بلکہ آپات بہر ذکر و مراقبہ میں مشغول تھے رہتے تھے جب نیند کا غلبہ ہوتا تھا تو اختیار ہو کر کسی طرف لوگرتا تھے اور آنکھ لگ جاتی تھی چنانچہ شاد و فراتے میں کہے

ہر وقت نہ روئے دل شدہ را خواب و ہر شب بے یابوس بنگاں تہ شہدہ خواب از دید خواب میں نہ فراق تو بنوشید و ہر سحر - دیدہ خون گشت نخون نمی چسپ دل من از جنون نمی چسپ و غواہی زمین شدہ حیران کاین شب و روز جنون نمی چسپ پیش ازین در عجب ہی پر دم کاسمان گون نمی چسپ آسمان خود از جنون زمین خیرہ است کہ جب لایزال این زبون نمی چسپ عشق برین منور عظم خواند دل شنید آن سنون نمی چسپ

مولانا کا زہد و قناعت - آپ کے زہد و قناعت کی یہ حالت تھی کہ ادا کے پاس ہی ہزار روپیہ کے قیمتی نذر و تحائف آپ کی پاس آتی تو آپ سب



مولا کا

قدون پر اگر آپ کے وعظ کی بڑی شہرت ہوگی چوکنے والا غیبت اور نام و بہت بچتے تھے آپ نے وعظ ہی کہنا موقوف کیا اور بہت پر وعظ

خوش را بخور سازی زار زار | مائرا بیرون کنند از شفقار | اشتقاق خلق بند حکمست | در رہ این از بند آہن کو کمست

مولانا کا علم مجلس اور اب ایک مرتبہ پانچ صد سالہ دین قونوی کے پاس تشریف لگے انہوں نے انبیا تو فرمایا کہ انہوں نے ایک تعلیم دیکھ

اپنے مصلیٰ پر بنایا دونوں صاحب آپس میں طوق تھے حاضر اوقت حاجی کا شی لڑ مولانا ستمین مرتبہ دریافت کیا کہ معرفت کیا چیز ہے اور اپنے

بلحاظ اوپن شی ٹیمون مرتبہ کہہ جواب نہ دیا شی صاحب نے حاجی سے کہا کہ مولانا کا سکوت عین معرفت ہو کہ انقیاد اذ اعرفت اللہ

کَلِّ لِسَانُكَ عَنِ الْكَذِبِ فَخَيْرٌ مِنْ حَبْلٍ - کا ذکر اخیر خدشہ باز نہ یاد -

مولانا کا انحصار ایک مرتبہ مدرسہ آباد کی مین علامہ شریع الدین مارونی طلبا کو درس دے رہے تھے قاضی سراج الدین او شیخ صدر الدین او نیکمین و

بیتھے تھے تمام علماء اور امرا معوزین اپنے پیڑ بیٹوں اور قریبیوں کے ساتھ آئے تھے اور ان کے ساتھ ایک کتا بھی لایا تھا

اندراکبر نے فریفتی سے بول سید کاں کمال کہ چون سوار بنزاں سید پادہ شود

یہ دیکھ کر عین الدین داغ تھا شاہی اور محمود والدین انکے اور دیگر امرا اپنی اپنی جگہ پر راؤ ٹھکرا مولانا کو اس کے پاس آ بیٹھے ساد قاضی سراج

بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر آ گئے سب نے ایک دست بوسی کی اور بہت بلجست کر کے سند کو قریب بجا لے کر بچا با عمار نے بھی بہت معذرت کی

اور کہا ہم سب آپ کے غلام اور غلامان غلام ہیں -

ایک مرتبہ اپنے بچے حالت حوش و صحت الوجود ارشاد فرمایا کہ مجھ کو بہتر فریقین کسی سے ہی غیرت نہیں ہے عمو اوقت کی یہ بات سن کر بہت غصہ آیا

اور بعض بعض صاحب تصدیق کی غرض سے وہی ایک پاس آ گئے اور اپنے فرمایا صحیح اور دست ہو (حافظ شیرازی)

جنگ ہند و دولت ہند - جہنم نہ دیکھتے رہا - چون نہ دیکھتے رہا -

یہ سن کر انہوں نے مولانا کو بڑا ہوا کہا مولانا فرمایا وہ فرمایا یہ بھی درست ہے - وہ سب غریبہ دار و نیازم ہو کر واپس چلے گئے -

ایک مرتبہ شیخ شخص مولانا کو صلا دین کا کافی کا ذکر کیا کہ گو وہ شاد پرست تھے مگر ایسا کرتے تھے اپنے فرمایا کہ کاٹنے کرو دی و کرتے

مولانا کی وجہ معاش ایسی معاش کی کیفیت تھی کہ تیرا وقت پندرہ دینار ہوا مشرخی آپ اب اس کے حوالہ زمین خدمت قونوی نے اس کے حوالہ

تے میرے وقت کی خدمت کوئی ضرورت نہ تھی فوراً جبکہ اطلاع کر دیا کہ خواہ میں کسی حالت میں ہوں - میرے یہ وقت و دات قلم لے کر رہتے تھے

جب کوئی شخص آتا تھا تاہم آپ فوراً جواب لکھ کر اس کے حوالہ کر دیتے تھے -

ایک مرتبہ ایک شخص نے مولانا کو بتایا کہ مولانا نے مولانا کو بتایا کہ مولانا نے مولانا کو بتایا کہ مولانا نے مولانا کو بتایا کہ مولانا نے

اسیج ثابت ہوا - علامہ کو نہ دست ہوئی - بہت چکر لگا کر مولانا کو دست جواب لکھ کر دیا کہ مولانا نے مولانا کو بتایا کہ مولانا نے

حالات بیان کرتے تھے کہ ایک شخص نے خبر ہوئی تھی - ایک شخص نے خبر ہوئی تھی - ایک شخص نے خبر ہوئی تھی - ایک شخص نے خبر ہوئی تھی -

پندرہ دینار پاتے ہیں - آپ نے فرمایا کہ یہی اگر ان کو کسی مسئلہ سے روکنا تھا -

مولانا کا امرا سے اجتناب اگرچہ بڑی ہنس اور دشمنان وقت سے کسی کے ہر ہم اور اتفاقات تھے مگر اندرونی طور پر آپ ان کی ملاقات سے ہر کار و قلم کو

سویاں بنایا جاتا ہے اور تمام حرکات تو یکراں اسم حلالی تھیں کیا جاتا ہے اور اسکی بود و باش کیلئے ایک جگہ مخصوص کر دیا جاتا ہے پھر چوہ طریقت حلقہ ذکر و صلی اور مراقبہ کی تعلیم پاتا ہے۔ دف اور نے کیساتھ ہی سنا جاتا ہے۔ اکثر مدیریات وجہ طہرے ہو کر رقص کرتے ہیں۔

مولانا کی اولاد انکے دو فرزند تھے بڑے خلف الرشید مولانا سلطان بہار الدین لکھنؤ کا خلف علاء الدین بہر شمس تبریز کو قتل کا الزام عائد ہے منقول ہے کہ مولانا فرزند کو گھر سے نکال دیا تھا پوری ہی عرصہ بعد وہ کسی مرضی زمین میں گرفتار ہو کر گھر پہنچے۔ آپ کو جنازہ اور دفن میں بھی شریک نہیں ہوئے۔ بڑی صاحبزاد سلطان ولد علوم و معارف میں بچاؤ روزگار تھی۔ مولانا کو وصال کے بعد لوگوں نے نسبت نیست و متعاد عام انہیں کو مولانا کا جانشین کرنا چاہا تھا لیکن بوجہ بصیرت مولانا انہوں نے مولانا حسام الدین علی کو جانشین کیا جب وہ کاشغر میں بقایا رہی تو وصال ہو گیا تو بالاتفاق آپ جہاد نہیں ہوئے ایک مہر اگرچہ بڑے بڑے علماء و فضلاء موجود تھے مگر انہیں کیفیت تھی کہ جب کسی امر کو متعلق آپ تقریر کرتے تو ہر طالب علم بہر تہ گوشہ بناتا تھا آپ کی تصانیف سے ایک غنوی شہو ہے جو گویا مولانا کی حالات کی ایک تاریخ ہے۔ از شمسین بہرہ سال وصال فرمایا اور چار صاحبزادے ہوئے۔ ایک طالب الدین فریدون عرف علی بن علی صاحبزاد (مولانا کرناہی) تھیں تو مولانا کو گھر سے اور عبداللہ کو لکھنؤ میں مقرر ہوئے انہوں نے شمسین وصال فرمایا اور علی بن علی صاحبزاد جو چوہ طریقتی رہے۔ مولانا کو معاصر ملک طبقہ ملک میں ہی ایک مہر ملک ان ایران میں ملا کو خان اور اباقا خان خان فرزند تھے اور ملاک معہ دشنامین بندوق دار ملک و مین علاء الدین کی تقارر سمجھتی اور لکھنؤ کا فرزند غیاث الدین کھنیز اور کرک الدین قلعج ارسلان اور ملاک مستان میں شمس الدین الرش اور لکھنؤ فرزند کرک الدین فرزند رش انش اور معہ الدین بہر شاہ انش اور ناصر الدین جو انش۔

مولانا کے معاصر علماء طبقہ علماء اس کے ایک اخیر زمانہ امام فخر الدین رازی مصنف تفسیر کبیر (کُلُّ شَيْءٍ فِيهِ اِلَا التَّفْسِيرُ) کا نام تھا جو کتب جامعہ دونا مثنوی میں فرماتے ہیں کہ اگر ابستدال الدین بکر فخر رازی رازدار دین بکر پادریستدالیان جو میں بوجہ جو میں بحث و گفتگو بود نیز اخیر زمانہ محقق طلوسی مصنف تجرید کا ملا جس نے یاغیا کو از سر نو ترتیب دیا اور علامہ قطب الدین رازی محقق مصنف شرح مکمل الاثر و دورہ الشافعی نعرۃ الدیلمن (جو علم معقول میں محقق طلوسی کو بڑے شاگرد اور منقول میں صدر الدین قونوی اور ابن جوزی کے تلمیذ الرشید تھے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نصائح مستفادہ کیا کرتے تھے) جب اس کے مناقب العارفین میں انکا مقولہ مندرج ہے کہ میں دس مرتبہ مولانا کی خدمت میں مستعد علم و مناظرہ کی غرض سے اپنے ہمراہ لیکر گیا آپ کے چہرہ ہر ہر نگاہ پر ترقی ہر جم ایک جاہل اور علم سے کوری ہو گیا گویا عین کبھی کبھی پڑا ہی نہ تھا پوری دیر کے بعد آپ نے خود اپنی تقریر شروع کی جو میں وہ سب سائل موجود آگے آئے آخر میں سب پر مری ہو گئے یہی شہمون جو ہم مریضہ و مدینۃ العلوم از غنی میں ہی منقول ہے اور با قوت موصوف قاموس الخیر فیہ اور ضیاء ابن بطریق جسے نہایت سی جہاد و دیہ ریافت کے معاملات میں شریک کیا اور ابن القفطی مصنف تاریخ الحكماء جو بخیر المام المنطق علی توضیحی صاحب شرح تجرید۔

مولانا کے معاصر علماء طبقہ علماء امین سرائین سجاد التوحید بن شاعر المورخ۔ ابن الفلامن عبدالمطیف البندادی۔ نجم الدین الرازی۔ سکاکی مصنف مفتاح العلوم سیف الدین الآمدی۔ شمس الأمانہ الکردی۔ ابن الصلاح المحدث ابن حاجب النحوی۔

مولانا کے معاصر علماء طبقہ اولیائے سائے اخیر زمانہ حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا پایا جبکہ لائق میں پانچواں والد ماجد بہرہ خوارزم سفر کر کے دیشاپور پہنچے جو ان کی ملاقات سے شرف ہو کر انہوں نے اپنی کتابے رازنامہ لکھو دی اور آپ کو والد ماجد سرائیاد فرمایا کہ ان فرزند لکھی

آپ مطلق متوجہ ہو بقول ۵ ازس بالین من بنیر ۱ نادان طبیب در دست عشق را دار و بجز دید از نیست  
 آبی باری کی خبر عالم من شہر گوی شیخ صد الدین قنوی غلیظہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی جوہر دم و شام میں بیخ شیخ شمار کئے جاتے تھے۔ میرا پروردگار  
 آپ کی عبادت کیلئے ان کو آپ کے مرض کی شدت دیکھ کر قیوارہ لگے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفعا عنایت فرمائے آپ فرمایا شفعا کہ جو مبارک  
 یہاں طالب مطلوب میں صرف ایک پیر بن چکے ہیں باقی رہ گیا ہے کیا اسکا شفعو جانا اور نہ کہ انور میں مل جانا آپ پسند نہیں فرماتے شیخ رو  
 ہوئے اور شفعو کیا اور مولانا نے شعر پڑھا ۵ چہ والی تو کہ در باطن چہ شائبہ ششین دارم ۵ رخ زرین من منکر کہ پاسے آئین نام  
 تا شہرہ ارباب علم او شایخ امداد و رسا و در طریقہ کو لوگ آپ کو دیکھ کر آتے تھے اور بے اختیار روتے تھے آپ دریافت کیا کیا کہ بعد آپ کے  
 جانشین کون ہو گا آپ نے فرمایا حسام الدین لوگوں کو دوبارہ سہ بارہ بوجھا تو یہی آپ نے فرمایا کہ نام لیا جو تھی مرتبہ لوگوں نے آپ کے جنازہ  
 سلطان ولد کو نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ پہلے ان جو تو کیلئے مصیبت کی حاجت نہیں ہے۔

مولانا کا وصال ۱ اسکے بعد ورجاوی الشافعی تھے سرور کشیدہ بہت غریبہ قاتلہ ۲۵ سال آپ نے وصال فرمایا صبح جنازہ اٹھایا گیا  
 بادشاہ وقت اور ہر تہمت کے لوگ علماء مشائخ، اوقار، تجار، بلکہ جوہر و نصاریٰ بھی جنازہ کے ساتھ تھیں مارا کر روئے جاتے تھے اور کہتے تھے تم لوگ  
 مولانا ہمارے گھر تھے تو اسے موی اویں بھی کثرت اثر نہ کر سکتے تھے کہ وقت جنازہ قبرستان میں پہنچا ہو جبکہ یہ تہمت مولانا شیخ صد الدین  
 کو نہا کر کہتے تھے کیا کیا کرو، ناز نہ پڑا سکے اور شیخ کہیں پوش ہو گئے قاضی سراج الدین زنا نہ پڑا لی اور آپ مدفن ہو مزار اقدس پر ۳۵ روز  
 تک لوگوں کا جوہر سلطان غلامی شافعی میں اس وقت کو نظر کیا ہے ۵

پہنچا، درجا و حسن	بود نقایان آن شیر فاش	سال بغداد و وہد بعد	شش صد از عبد حضرت احمد
چشم نہ نمی چنان رسید آن دم	گشت نالان فلک انان قمر	امروم شہر از صغیر و کبیر	ہم از مدفن خان و آہ و نصیر
و یہ بیان ہم ز روی و اثر اک	کرد و از دریا و گریبان چاک	یہ جنازہ چہ شد و حامر	از یہ جوہر عشق نر پے بر
کرد و اورا سچیان بہود	دید و اورا بہود و محبوب جوہود	عیسوی گفت اوست عیسیٰ ما	موسوی گفت اوست موسیٰ ما
ہمہ کرد و غم گر بیان چاک	ہمہ از سوز کرد و ہر خیال	ہمچنان بن کشید تا چل و ز	ہمچنان بن کشید تا چل و ز
بعد چل و سوز خانہ شدند	منہ شغل این فضا شدند		

مولانا کے طریق کی بیعت کا طرز ۵ آپ کا سلسلہ باطنی جوہر جلالیہ اور بعض مقامات پر مولویہ کو نام شہرہ درج ہو ملک موشام  
 و مصر و عراقین اور حجاز عرب اور بعض ائمہ جہان میں مرقع جو اس سلسلہ کو پہنچا، ہونا، ہذا و بوجہ قیصر ایک بیعت و اجابہ ہستین  
 و شایخ انواری پر عام بھی ہاں ہستین ۵ مرقع کا طریقہ یہ کہ اول طالب ایک را ایک و نہ کمات ذیل کراؤن اگر در میان میں کو غلطی  
 ہو جاتی ہے تو پہلے ہی مرقع کراؤن اگر کوئی شخص ان مقامات کو نہ انجام دے تو اسکا نال ہمہ کفر ایک سلسلہ نہیں کہ تمامات ہیں  
 ۵ دن تک چار پاؤں کی خدمت ۵ دن جاروب کشتی ۵ دن تک کب کشتی ۵ دن فراشی ۵ دن نہ کشتی ۵ دن باورچیگری  
 ۵ دن بزار سودا لانا ۵ دن جلبہ نقرہ کی خدمت گزارا ۵ دن دروغہ گری وغیرہ بعد تکمیل صمت مذکورہ اسکا نال کیخا نقاہ شریفی تھا



نظم که در پیش گوشت و دل برین تیر ز می که بجا که اسکے اظہار کا یا راہیں پیر و مردن فرخاد و فاما کال انشس تیر ز می که خدا تعالی ایک سبب  
یعنی مرجعیت فرمایا جو معارف صفات الہین و آخرین تیرے نام و نظم کہ کلام کر گیا۔ اسی بنا پر شمس تیر ز و دم میں آدو مولانا کو مدد کیا  
مولانا زو دیوان کا دیوان اوکے نام تصنیف کیا۔ اور ہم غزل کہ مقطع میں شمس کا شریک کیا کیونکہ نام مصنف کی تبدیلی میں کسی  
پیشین گوئی کو دخل ہو ورنہ مطبع کی جانب اتنی بری غلطی کا ہجانہ خالی از تعجب نہیں ہے۔ کیونکہ طرز کلام و صاف ظاہر ہے کہ وہ شمس تیر ز کا مصنف  
نہیں ہے بلکہ ان کو کسی مقلد کا جیسا کہ ۵ پیر میں مریدین در و دم و داسن فاش گویم امین سخن شمس میں و خدا میں

ع علام شمس تیر ز نے قلند واری گرم + علاوہ اسکے متعدد شعرا زہر و ان کو غزل گو و موعود کو مولانا کا طرف منسوب کر کے نظمیں کج خلق ہیں  
این جواب غزل شمس و شمس گفت من بگو تو خوشم ناؤ تا مار گیر + و سر شعر علی حذیر کا یہ ہے + مجوز آغا فرخام امین پر و دہ جزن کہ بار و دم  
مولانا کا غزل صبر کانی اگر ان شرا کا کلام مجاہد بنفش و تراکت اعلیٰ لکھا ہو تو دیکھا جاتا ہے لیکن اس میں صانع و بدائع غلطی کے سوز و گداز اور جو  
و خروش نام کو بھی نہیں ہے چنانچہ انوری۔ خاقانی۔ عبدالواسع جلی عفی ظہیر فارابی مسعود۔ سعد سلمان کہ کلام موجود ہیں جنہیں کہیں  
جو شمس جذبات کا نام ہی نہیں ہے البتہ حکیم سنائی اور شیخ ابو الخیر ابو سعید و خواجہ فرید الدین عطار کہ کلام موئین جو شمس جذبات کا پتہ  
لگا ہے گرد و غزلین نہیں ہیں رباعی یا مثنویات ہیں۔ مولانا ہی سب سے پہلے ایک شخص ہیں جنہوں نے غزل کو پیرایہ میں لکھا کہ ان کا اظہار کیا ہے  
اسکے علاوہ ایک دیوان میں کسی امیر بادشاہ کی شان میں کوئی قصیدہ نہیں ہے حالانکہ دو سبزرنگ سعدی شیرازی اور خواجہ عراقی کا کلام بھی  
اس طرح ہے کہ ان میں ہر ایک پوری غزل ایک ہی رنگ کا ایک ہی حال میں مستوف ہوتی و مختلف مضامین جیسا کہ اھ شعر کا مذاق ہے کہ ایک غزل میں  
مطلق نہیں ہوتا جسے صاف سنی اور بخودی شکستہ ہے جیسا کہ غزل ۵

چرخ و زائش از مہر و شمس نازم	دیکھم ہم بوزد چور و رسد ادا	چون از شام کہیں بند چراغ و خرقہ	منم و خیال سے غم و نو طہ و فغانی
عجب از کویت ستاین عجب پہلہ دست	عجب از پورہ خواہم چو بدست زبا	عجب از شام کہیں بند چراغ و خرقہ	منم و خیال سے غم و نو طہ و فغانی
بغدا خبر دارم چو نازم گذارم	کہ تلم شد کو کمر کا نام شد تلوار	عجب از شام کہیں بند چراغ و خرقہ	منم و خیال سے غم و نو طہ و فغانی
منم آن برگریز منم سر را	پوست را پیش سگان انداختیم	عجب از شام کہیں بند چراغ و خرقہ	منم و خیال سے غم و نو طہ و فغانی
جیب و دستار و علم قیل و قال	جلد و تاب ملان انداختیم	عجب از شام کہیں بند چراغ و خرقہ	منم و خیال سے غم و نو طہ و فغانی
باز از پستی سوسے بالا شدم	طالب آن بلبریز با شدم	عجب از شام کہیں بند چراغ و خرقہ	منم و خیال سے غم و نو طہ و فغانی
چار بودم سر شدم اکنون دوم	از دولی بگذر شدم و کیما شدم	عجب از شام کہیں بند چراغ و خرقہ	منم و خیال سے غم و نو طہ و فغانی
ساکنان را در محرم شدم	ساکنان قدس را ہلہ شدم	عجب از شام کہیں بند چراغ و خرقہ	منم و خیال سے غم و نو طہ و فغانی
آنچه از عیبی و در یہ یاد شد	گر مرا بوز کنی آن ہم شدم	عجب از شام کہیں بند چراغ و خرقہ	منم و خیال سے غم و نو طہ و فغانی
	رو نمود اندر اعظم مر مرا	عجب از شام کہیں بند چراغ و خرقہ	منم و خیال سے غم و نو طہ و فغانی

مولانا کی مثنوی مشنوی شریف کی تصنیف کا آغاز علامہ میں ہوا جیسا کہ خود مولانا ابرہہ شاعر دہائے ہین ۵

بارز و دانشمند از نفس گرامش بر سر خلیفان عالم نذر۔ اور اسی سفر کو دوران میں جب تک بغداد شریف پہنچ کر حضرت شیخ الشیخ ابو عمر شہاب الدین  
سہروردی قادری رحمۃ اللہ کا آخر زمانہ تہا نسبی ملاقات ہوئی۔ اور حضرت شیخ اکبر محمد الدین ابن بی رحمۃ اللہ کا بھی آخر زمانہ تہا کہ شوق میں اور ملاقات  
ہوئی اور سید بران الدین محقق ترمذی تلمذ والد ماجد مولانا جو کمال تلمذ اور ابتدا میں شدہ ہو اور ان کو میر شیخ صلاح الدین زکریا کو جس نے  
بعد وصال حضرت شمس الدین تبریزی کی سلا تک صحبت گرم رہی اور مولانا صد الدین قونوی خلیفہ از شیعہ شیخ اکبر مونس سے سالہا سال تک خدمت میں  
مخصوصا تعلقات رہے مولانا زکریا جہانزادہ کی نماز میں ایک کبھی ماویہ کو صحبت فرمائی تھی انکو علاوہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی اور فی الدین اتی سے  
بھی اتفاق ملاقات کا ہوا جو شیخ الشیخ مونس کو الی الدین جہندی (آچھے دادا پیر) کو خلفا میں سے ہے اور ابو علی شاہ شرف قلندر سی جو مدینہ  
کی ایک خدمت میں مقیم رہے شیخ ابو الحسن غزالی مصنف حزب الحیر اور شیخ محمد الترمذی شیخ یونس مغربی اور شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی  
سویہ کی ملاقات ثابت ہے بدستان میں یہ محل تدویر ہو کر ہو کر شیخ نے ایک لک کی ملاقات کیلئے ملک دم کا سفر کیا لیکن مناقب العارفین میں  
نہایت وضاحت کیے شیخ اس سفر کا محل کہہ کر شمس الدین بادشاہ والی شیراز کو شیخ کو توسط مولانا کی ایک بغل ملی تھی جسکے مضامین نہایت  
پر جوش اور پرتو بادشاہ نے اس کی غل کے لئے ایک سماع کا مجالس عقد کیے اور شیخ سعدی کو تمام الف بیش بہا دیکر مولانا کی خدمت میں ملک دم

شہر قزوین۔ دار النیابۃ اور غزل کے بعض شعاریہ ہیں۔ ۵	ہر نفس از عشق رسید از چہ پای	تا بفلک پر ویم عزم تہا کارست
ما بفلک دوام باز ملک بودہ ایم	ما بفلک تریم وز ملک فزون بیم	زین وچراگزیم منزل را کریم است

علاوہ ان کے کہ با اعتبار وفات شیخ سند کے تحت یہی کہہ کر معری ہو کر ماہ ملاقات ہو گیا کچھ ثبوت نہیں ملے جہاں شیخ صدر الدین عمار  
خلیفہ و فرزند شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی اور شیخ سلسلہ پستندین سے آخر زمانہ حضرت خواجہ ابوالحسن خواجہ غریب نواز اجمیری اور ان کے  
خلیفہ حضرت قطب الدین بختیار کاظمی کا اور واسطہ زمانہ انکو خلیفہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کا اور اوّل زمانہ ان کے خلیفہ  
شیخ جمال الدین بانسوی اور سید علی احمد علاء الدین جہاں رہے شیخ نظام الدین اولیا محبوب الہی کا اور شیخ سلسلہ نقشبندیہ کے واسطہ  
حضرت خواجہ عارف یوکر می خلیفہ حضرت خواجہ عبدالخالق عابد والی اور انکو خلیفہ ختم محمود بختیاری کا اور انکو خلیفہ خواجہ  
علی غفران راجہ رہتی کی کم عمری کا۔

مولانا کی تصانیف ایک کتاب میں ہیں اور میں ایک فیہ مافیہ فیہ نے ان خطوط کا مجموعہ جاپنے وقتاً فوقتاً مسعود الدین پروانہ حاجب  
کے نام کہے تھے دوسرے دیوان تیسری فتویٰ۔

مولانا کا دیوان ۵۰ ہزار سے زیادہ شعاریہ ان غزلیات کا مجموعہ ہے جو اکثر حضرت شمس تبریزی کو فراق میں اور بعض شیخ صلاح الدین زکریا  
کے بہترین کہیں تھے ان میں دیکھو ایک صاحبزادہ سلطان لدر کے کتاب کی حیثیت سے جمع کیا تھا منتخب دیوان میں تقریباً ۳۰ ہزار شعر ہیں ۱۲۰  
میں پنجاب میں طبع ہوا اور اصل ملک کلمات طبع نو گشتوں میں چھاپا ہے جو یہ کہ مولانا کا نام کہ حلی سے شریک کا نا طبع ہو گیا ہے شیخ ان  
التصنیف کا واقعہ ہے کہ حضرت کمال الدین جہندی آپ کے دادا پیر جو شریک زری کہہ تھے اپنے مرید کو ملک شہ کا حکم دیا تھا جسکی تفصیلی کیفیت  
بہر من بہت مولانا سابقان ہوئی کہ مریدین جلد سے فراغ ہو کر باہر آتے تو فی الدین عاتق کو جو پیر بختیار اور خالق بطور وارث منکشف ہوئے

بوستان شیخ سعدی شیرازی موجود ہیں انکو فتویٰ کی قبولیت کے ساتھ کچھ نسبت نہیں ہے۔  
فتویٰ کی شریعت | فتویٰ شریف کی جہد رشتہ میں لکھی گئی ہیں کسی اور فارسی کتاب کی نہیں لکھی گئیں بعض شرح کے نام یہ ہیں۔

نام شیخ و مصنف	نام شیخ و مصنف	نام شیخ و مصنف	نام شیخ و مصنف
۱۔ شرح فتویٰ موسویہ مرکز الفتاویٰ	۱۰۔ شیخ شیخ عبد المجید سیوہی	۱۷۔ شرح مولانا محمد البربادی	۲۴۔ مولانا محمد رضا
۲۔ بعض شہادت فتویٰ علیہ الدین حسین عظمیٰ	۱۱۔ شاہ محمد فضل آبادی	۱۸۔ مولانا محمد رضا	۲۵۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم
۳۔ بعض شہادت فتویٰ مولانا حاجی شہید	۱۲۔ مولانا محمد الیوب پوری سہروردی	۱۹۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم	۲۶۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم
۴۔ بعض شہادت فتویٰ مولانا حاجی شہید	۱۳۔ بعض شہادت فتویٰ مولانا حاجی شہید	۲۰۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم	۲۷۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم
۵۔ شرح سودی	۱۴۔ بعض شہادت فتویٰ مولانا حاجی شہید	۲۱۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم	۲۸۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم
۶۔ جواہر الاسرار حسین بر حسن	۱۵۔ بعض شہادت فتویٰ مولانا حاجی شہید	۲۲۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم	۲۹۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم
۷۔ شرح کمال الدین خوارزمی	۱۶۔ بعض شہادت فتویٰ مولانا حاجی شہید	۲۳۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم	۳۰۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم
۸۔ شرح امین القروی و جلد مین	۱۷۔ بعض شہادت فتویٰ مولانا حاجی شہید	۲۴۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم	۳۱۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم
۹۔ شرح اسعیل قیصری	۱۸۔ بعض شہادت فتویٰ مولانا حاجی شہید	۲۵۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم	۳۲۔ مولانا عبد اللہ طیف رحم

فتویٰ پر اعتراض اور اور کچھ | فتویٰ شریف کی قبولیت اور نہ ہر بات کو باوجود جہاد پر اعتراض نہ کیے بغیر ضرورت ہو کہ عیب یا بدترین نظر

اس کے فتویٰ شریف کی حقیقت میں کچھ نہیں آسکتی دشمن | چنانچہ فتویٰ شریف میں ایک مقام پر والدہ حضرت عیسیٰ و والدہ حضرت عیسیٰ کا بحالت حمل نام ملاقات کرنا اور دونوں بچہ نکاح حالت حمل میں ایک مسئلہ

کو والدہ کو سمجھا کر نکاح واقعہ نہ کرے | فتویٰ | اور کچھ جو حاملہ بد از و بود با مریم شہدہ روبرو

اسکو مولانا کو بعض مصلحتوں کے لیے لکھا تھا کہ خلاف قیاس ہے | فتویٰ | البیان کو مینا بن افشاء را خط کش زیر اور وغیرہ

زائد مریم وقت وضع حمل بخویش | بود از بیگانہ دور و ہم فرخیش | اور کچھ کچھ و پیش کہ تا گویا اور این سخن در ما چرا

آپ کے اسکا بہت عمدگی ہو چاہیے کہ ہمارا مقصد قصہ و عرف اسکا نتیجہ ہر اکھ بان دونوں بظاہر ملاقات جسمانی نہیں ہوتی مگر وہ مصلحت

باطن تو ان کی اور قسم کی ملاقات ہو کر تھی جس سے ہر اظہار وقت نہیں ہو سکتا | وندیدیش نیز بر وزن خندون | ان حکایت کی مینا بن افشاء

لے برادر قصہ مینا بن افشاء | معنی اندر و مینا بن افشاء | وندیدیش نیز بر وزن خندون | ان حکایت کی مینا بن افشاء

گفت نوحی نذیر عمر و اقد غر | گفت چو فرش کر بچہ آد | وندیدیش نیز بر وزن خندون | ان حکایت کی مینا بن افشاء

گفت ابن بیامہ معنی بود | گند مشربان کیامہ است | وندیدیش نیز بر وزن خندون | ان حکایت کی مینا بن افشاء

ایک قاضی صاحب فتویٰ شریف کا کہ جسے فتویٰ شریف نے لکھا تھا مولانا کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتے ہیں

لے سب ناپاک بر سند قومی | فتویٰ را تو کوئی مشنوی | لے چنان افشاء ہا بشنیدہ | ہجو شین بقرش آن چنیدہ

مطلع تاریخ این سودا و سود سال اندشتن شد و در روز ۱۰ اور باعث تصنیف خواجہ حسام الدین علی بن ابی حمزہ کہ منقول ہے  
 ایک شب آنکو خیال آیا کہ مولانا سید ابی حمزہ کی مثل شنوی منطوق الطیر عطار تصنیف کر کے خوشتر کر دے گا و نکاح خیال مولانا پر ظاہر ہو گیا  
 شیخ توقف گشت اناندریشہ اش شیخ چون شیرت و لہا پیشدا اولیا لہفاح حق اندکے پس عارضی و غائبی بس باخبر

اور اسی شب تصنیف شروع فرمادی شروع کرم شعرتا بحسب سن کو تادہ باید و اسلام + اوس وقت لکھ دے  
 صبح کو عبارت جہا جہ حسام الدین بن یکند تین حاضر ہوئے تو آپ نے وہ اشعار کو لکھا و سخت متعجب ہو اور اپنا راکا و اقمہ لیا  
 کیا یہی وجہ ہے کہ سوکھ و ذرا لکھ کر سب فرمود کہ خواجہ حسام الدین ہی کو نام و مولانا فرمایا کہ یہی مولانا اول شب میں تصنیف فرماتے تھے  
 وہ اخیر شب میں صاف کر کے جمع کئے طرین مجلس کو سادہ و سبب ہائیک کہ فرما و لیا ہوا ہو گیا اسکے بعد بقضائے الہی او کی زوجہ فی انتقال کیا  
 وہ خانہ داری کر مخصوص نہیں گئے اور شنوی شریف کی تصنیف بند ہو گئی جب ۱۰ سال کو بعد وہ فاضل البال ہوئے تو انہوں نے پھر مولانا تصنیف

اصر کیا اور مولانا فرمود کہ وہ مع کیا ہے  
 چون ضیاء الحق حسام الدین عطا باز گردانید راجع آسمان مدلولین شنوی تاخیر شد  
 مبلے بایست تا خون تیر شد بے بہار شغ غنیمت شگفتہ بود

شنوی کا دفتر غنم چھ دفتر تمام ہو چکے کو بعد مولانا سخت علیل ہو گئے اور ساتوین دفتر کے بابت اپنے فرمایا کہ  
 در دل ہر کس کہ باشد نور جان باقی این گفتہ آید بے گمان  
 بعض کا بیان ہے کہ اس بیماری میں نہ جانہ ہو سکنے کی وجہ سے ساتوین دفتر تصنیف نہ ہو سکا لیکن صحیح بات یہ ہے کہ مولانا تندرست ہو گئے  
 انہوں نے خود ساتوین دفتر تصنیف فرمایا جبکہ آغاز یہ ہے  
 ای نیا الحق حسام الدین سعید دولتت پائندہ عمرت برمدید  
 چونکہ در چرخ ششم کردی گذر بر فراز چرخ ہفتم کن سفر سعد اعداوت ہفت آخر فخر زاکمہ کفیل عد ہفت ست بس

شنوی کی تعریف تاخیرین حسب لیاقت خود شنوی اور اس کی مصنف کی توصیف کی ہے  
 اسکا کہ مرگفتہ جانی جب انظر اور انظر کے حق میں جبکہ  
 مشنوی مولوی سبزی ہست قرآن در زمان پہلو + اور اس سے بھی بہتر کہی عربی ایک رباعی جو میں آپ فرمایا خواجہ  
 واقعہ بیان کیا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شنوی شریف پیش کیا پھر شاد فرمائی کہ میں کہ اگرچہ محارف و حقائق  
 میں آجتا کہ بہت سی کتابیں تصنیف کی گئیں لیکن ان میں شنوی کو مثال ایک ہی نہیں ہے **مرباعی**

اثنی بکھوت فی لوجی اللہ لکول فی ملک یہ اللہ و هو یقول صفت کتبہ کتبہ معنی لیسر فہاک الکتاب المشنوی  
 اس باب کی تصدیق میں یہ امر کافی ہے کہ اس وقت تک اس کتاب کو مطالعہ کی برکت سے باخبر نہ ہوا آدمی اولیا و کبار سے ہو گئے اگر کوئی شخص  
 کسی مضمون میں بطریق انقباس شنوی شریف کو آشنا نقل کر دیتا ہوا تو اس میں جان پڑ جاتی ہو و غلط و غلط و عظیم شنوی کو اشعار و تاثیر پیدا ہوا  
 ہو سکے تھے سیر وہ دل زندہ ہو جاتی ہیں اس کتاب سے علما و فضلا فرحت و انداز کیا ہر کسی اور فارسی کتاب سے نہیں کیا بہت سنی لانا  
 اور مستند کتابیں مثل شاہنامہ فردوسی و حلیقہ حکیم سنائی و منطق الطیر و الہی نامہ و اسرار نامہ و پنڈنامہ خواجہ فرید الدین عطار و گلستان

دیوان میں ایک مقام پر فرماتے ہیں ۵ ہفت شہر عشق را عطار گشت	ماہان اندر خم کیجے چہ ایم	دوسری جگہ فرماتے ہیں ۵
عطار روح بود و ستانی و چشم ما	ما از این سنال و عطار آیدیم	اگر غریب دیکھتا تو یہ مولانا کی کہ فرمیں ہزارہ خود مولانا ایک ہر ذخیرہ میں
اولی شہنوی دیا تو ناپید لنگار ہوا دل تو شہنوی کہ مضامین ان کتابوں میں نہیں ہیں اگر کہیں میں تو نہایت مختصر اور ناتمام اور شہنوی میں کامل ہیں		
شہنوی اور عطار کے مضامین کا مقابلہ	۵ حلیقہ میں روح کی بات لکھا ہے	روح با عقل و علم و اندر نیست روح را پارس و تازی نیست
۵ اسی مضمون کو مولانا شہنوی شریف کو دفتر دوم میں فرماتے ہیں ۵	روح با علم است و با عقل است یا	روح را با تری و تازی چہ کار
بحث عقل جس اثر دان یا سبب	بحث جان یا عجب یا عجب	بحث عقلی گرد و سر جان بود آن در گریاشد کہ بحث جانی بود
بحث جان اندر مقام دیگر است	باز جان را قوام دیگر است	روح اندر وصل و متن در نفاذ است
روح صالح قابل آفات نیست	زخم بر ناکہ بود بر ذات نیست	تا شہنوی بر روح صالح خواہد باشد
روح خود را متصل کن سے غلام	زود بار و روح قدس ساکنان	۵ حلیقہ میں دل کی حقیقت اس طرح بیان کی گئی ہے ۵
زود توج کہ صاحب کلمہ است	تا مد دل بنر سار رہے است	از چشم تاج کعبہ دل عاشقان را بنار دیک منزل
بر دل حال حسد ز دل باشد	تن بے دل جہاں گل شد	ہر چہ جز باطن تو باطل تست
اصل نزل و مجاز دل نبود	و دنج خشم و از دل نبود	دل مختصم را بعل کردی
دل سے منظر نیست رہا بنی	تجہ دیور اچہ دل خوانی	نہیست غیبے کہ یک رخ جہاں خواند شکل منوہری را دل
ایک دل نام کر وہ یہ مجاز	رو بہ پیش ساکن کوی انداز	آن گئے دان تھان در گردار
۵ مولانا ز دل کی بازیست شہنوی شریف کے دفتر سوم میں اس طرح سے بیان کیا ہے ۵		
تو ہی کوئی مراد دل نیز است	دل فدا پر عشق باشد بہیست	دیکہ اذان آیت نشانی آب و
از لکڑی آیت مطلوب کل است	پس دل خود را کو کایں ہم دل است	آن دل ابدال یا بغیر است
بال گشت زان نکل صافی شدہ	در فزونی آمدہ وافی شدہ	سکر کشیدی تو کہ من صا جہلم حاجت غیریے اندام و مہلم
آہنجان کہ آب در گل در کشد	کہ منہ آب چہ سر جو ہم مدہ	خود روا داری کہ این دل خدایا کہ مر در عشق شیر و انجبین
مختلف شیر و انگبین یکس دل است	سر خوشی ان نہیں از دل نکل	بس بود دل جو ہو و عالم اعرض سایہ دل چون بود دل غرض
باغہا و سبز و در عین جان	بر بردن یک شش جو در آیدان	آئینہ دل چون شود صافی و پاک نقشہ بابتی ہر دوں از آئے عالم
آہ بہ بینی نقش و ہم نقاش را	فرش دولت مادہی فرش را	گر چہ بہن صویت نہ بخند در فلک نہ بعرض و فرس دیا و سک
را نکلہ حد دوست و وعدہ دوست آید	آئینہ دل خود نباشد این چنین	روز و دل گزشت بہت و صفا میرسد بے واسطہ نور خدا
صورتہ بی صورتی تجسہ و غیب	آئینہ دل تافت موسیقی را آید	کان جہاں دل جہاں باقیست و بخشش آب حیوان راقیت
نور نور چشم خود نور دل است	نور چشم از نور دلہا حاصل است	باز نور نور دل خود نہ است کوز نور عقل جس پاک سچ

منشی مادران و دست	و دست اند و دست اند و دست	ایک شخص کو برائے شنی کو شنی کتا تھا اسکی نسبت فرمایا کہ
گرم کے خود تو آنرا شنی	چون مثالش دیدہ چون گری	اے سنگی طالع تو جو عوکی
مهر افسانہ می بند کشید	تخم طعن و کافری یکا کشید	این ذات نیست کرد چنان
بعض صاحبین کہ کہ این کمانی	چون بگو تصوف کے معارف اور	کے نسبت نہیں ہے
کین جن بہت سرست یعنی شنی	قصہ بغیر است و پروی	فیست و کجست و ہر طبع
از مقامات تبشیل تافسا	پایہ پایہ تاملات خدا	جلد ستر ستر فتن
سولانا و کجاویہ را کہ کفار و منافقین	فرمان شریفی	فرمان شریفی
چون کتاب بسیار هم بران	آنچنین طعن و زمان گار	کہ اسامیست و اسانہ نذر
کو دوکان خورد و پیش میبند	نیت جزام و کج و ناپسند	و کج جبریل
و کج طعنی و سلیمان و سب	و کج و کج و کج و کج	و کج و کج و کج و کج
منشی کی متقیص	منشی کی متقیص	منشی کی متقیص
این کلام صوفیان شرم نیست	منشی مولوی روم نیست	منشی مولوی روم نیست
متقیص کا جواب	جواب مولوی روم	جواب مولوی روم
عاشق بنزد وانا کے روم	شد بر و متقیص چون البعلیم	کہ البعلیم کلام
اہل وطن کی شناسد نور دل	کے کہ و کج و کج و کج	کے کہ و کج و کج و کج
سولانا کا فیصد	موقوف اور محب و دنیا	موقوف اور محب و دنیا
دید احمد را ابو جہل و کجاست	نشدت و کجاست و کجاست	نشدت و کجاست و کجاست
دینہ یاقیش گفت است آفتاب	نشدت و کجاست و کجاست	نشدت و کجاست و کجاست
حاضر ایکفتد کای صدر الوفا	رست و کجاست و کجاست	رست و کجاست و کجاست
الحاصل	نور و انبی مستند نور شو	نور و انبی مستند نور شو
سولانا اور علیہ اور الہی نامہ	سولانا و منشی اور دیوان	سولانا و منشی اور دیوان
قصایف کی توصیف و نامہ	ایک قصہ پر و نامہ	ایک قصہ پر و نامہ
در الہی نامہ گوید شریعہ	آن صغیر غیب و فخر	آن صغیر غیب و فخر
بنیاد و ازل جهان گوش کن	موجود اجماع و جان	موجود اجماع و جان
گو کہ کشتی ز باطن دیدہ	ز و دیالی سر سبز دیدہ	ز و دیالی سر سبز دیدہ
	پیر و نامہ پر سب گفت	پیر و نامہ پر سب گفت

# حالات حضرت خواجہ درویش محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

جنہوں نے شہنوی شریف کو یہ انتخاب سونپا دیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حاصل اومصلیٰ

آپ کا نام نامی خواجہ درویش محمد ولدیت مولانا دوست محمد بخاری مقام ولایت شہر کٹوالہ  
بخارا ہے آپ حضرت شیخ عبدالحق مجدد الداعی خلیفہ اکبر حضرت خواجہ خواجگان محمد بہار الدین  
نقشبند قدس سرہما العزیز کے حقیقی شاگرد ہیں اور حضرت مولانا محمد زاہد خلیفہ اعظم حضرت  
ناصر الدین محمد خواجہ عبید اللہ احاری قدس سرہما الامریہ کے بہا منجہ ہیں۔ آپ بعد تحصیل علوم  
ضروریہ ابتداً اس شعور سے عبادت و ریاضت میں مشغول اور تفریح و تہجد میں زندگی بسر  
کرتے تھے۔ اسی طرح سے آپ پندرہ سال تک پابند رہے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ  
روز تک کچھ خور و نوش کیلئے میسر نہ آیا اور جو کہ کی بیانی سے زمام صبر ہاتھ سے جانے لگا  
آپ نے آسمان کی طرف سر وٹھا کہ نظر کی فوراً ہی حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے  
اور آپ سے فرمایا کہ اگر آپ تعلیم صبر و تقیعت چاہتے ہیں تو مولانا زاہد (ممدوح)





اولیاء وقت کے فیضان سے محروم ہیں۔ اسکے بعد عام طور پر کہ کوئی آپ کی کمالات کا علم نہ کرے  
 اور ہر طرف سے جوق جوق عاشقانِ خدا اظہارِ ایمان راہِ صدق و صفا آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر  
 استفادہ کرنے لگے تیسرا واقعہ یہ گذرا کہ شیخ خوارزمی کریم جو اس زمانہ کے ایک مشہور مجاہد  
 تصوف بزرگ تھے اور ان کا دستور تھا کہ جہاں کہیں جاتے تھے وہاں کے اولیاء ان کو بہرست  
 اور نسبت اپنی نسبتِ قویہ سے سلب کر لیتے تھے اتفاقاً آپ کے وطن میں بھی آئے تھے اور سب  
 اور ان کی کمالات سلب کرنے کے وہاں جا کر خود اپنی نسبت کو گم پایا اور بالکل خالی اور  
 معز ہونے پر چند کوشش کیا تھے مگر نسبت پیدا نہ ہوئی۔ جس سے نہایت حیرت و  
 وہ حیران و پریشان ہو گئے اور حالتِ ابرہہ ہونے لگی لوگوں سے دریافت کیا کہ یہاں کوئی  
 زبردست بزرگ ہیں لوگوں نے آپ کا نام بتایا تو وہ آپ کی ملاقات کیلئے نکلے جلن جو ان وہ آپ کے  
 نزدیک پہنچتے تھے نسبت کا اثر نیا محسوس ہوتا تھا حتیٰ کہ وہ آپ کی خدمت میں پہنچنے تو  
 پہر نسبت سے بالکل خالی ہو گئے اس سے ان کو یقین ہو گیا کہ انہی بزرگ کے تصرف سے  
 نسبت سلب ہو گئی جو پہر تو انہوں نے بہت منت سماجت کی اور کہا کہ مجھ کو معلوم نہ تھا  
 یہ اعلیٰ مقام کے زیرِ ولایت ہے اسکے بعد بہت خوشامد کی تو آپ نے اسے مہد لیا کہ  
 آئندہ وہ کسی بزرگ کے ساتھ ایسی حرکت نہ کریں گے۔ ان کی نسبت و کرامت ان کو  
 واپس دیدی اور وہاں سے نکل جانے کا حکم دیا وہ جہاں سے آئے تھے فی الفور وہاں سے واپس  
 ہو گئے۔ ثنوی معنوی حضرت مولانا رومی قدس سرہ السامی کی تعلیم حضرت مصنف سے  
 لیکر کیے بعد دیگرے آپ کے بزرگوں میں متصل چلی آتی تھی کہ آپ کو بھی پہنچی اور آپ سکال  
 فوق و شوق کیسا نہ ثنوی شریف کے مطالعہ میں محو رہتے تھے آپ نے بہ اجازتِ طائی  
 حضرت مصنف اور بتائیدہ و مافی خواجہ خواجگان حضرت غلام محمد بہار الدین نقشبند سے سنت سن

کی خدمت میں جا کر حاصل کرو۔ آپ سید مولانا کے مرید ہو گئے اور انکی خدمت بابرکت  
 حاضر رہ کر سندھک اور معارف کی تکمیل کی اور شرفِ خلافت سے سرفرازی پائی۔ کمال  
 تقویٰ اور زہد و ریاضت میں آپ کے اوقات مہمور تھے۔ آپکی نسبت نہایت قوی  
 اور عالی تھی مگر جسطرح کہ دستور بزرگانِ خاندان علیہ طریقہ نقشبندیہ کا ہے آپ بھی نہایت  
 ہی گمنامی اور مخفی الحالی کے ساتھ بچپن کو قیصرانِ شریف پڑا کر زندگی بسر کیا کرتے تھے  
 ابتداءً آپ کی شہرت کا یہ سبب پیش آئے کہ ایک کی بزرگ کا آپ کے وطن میں گزر ہوا  
 انہوں نے اپنے کشف باطنی سے آپکی کرامات اور نسبت عالیہ کے مقامات کا  
 ادراک کیا اور کہا کہ یہاں کوئی صاحب اولیاء کبار میں سے ہیں تماش کرنا چاہیے۔ یہ  
 کہہ کر جستجو شروع کی جسوقت سے نسبت کا اثر محسوس ہوتا تھا اوسط ف چلے حتیٰ کہ آپ  
 ملاقات ہوئی اور دو ٹوٹ آپس میں راز و نیاز کی گفتگو کی۔ لوگوں کو اس کا علم ہوا اور سید  
 چرچا ہو گیا۔ اس کے تھوڑے دنوں بعد دوسرا واقعہ یہ پیش آیا کہ شیخ نور الدین خوانی  
 آپکے وطن میں آئے آپ انکی ملاقات کیلئے اپنے معمولی بڑے لباہین تشریف لیکئے  
 دو دنوں نے دیر تک باہر معافہ کیا اور آپس میں مراقب ہوئے بعد ازاں فرخص ہوئے  
 تو انہوں نے کمی قدر تک آپکی مشایعت کی اور مودانہ آپکو رخصت کیا۔ جب آپ  
 وہاں سے تشریف لے آئے تو انہوں نے حاضرین سے دریافت کیا کہ آپکی خدمت  
 میں بہت سے طالبانِ خدا کتاب فیضانِ باطنی فرمانے کیلئے آتے ہونگے لوگوں نے  
 عرض کیا کہ یہ صاحب کوئی بزرگ اور شیخ نہیں ہیں ایک معمولی آدمی ہیں اور سچو لکلام <sup>نشر</sup>  
 بڑا کر رہے اوقات کیا کرتے ہیں۔ یہ سکر شیخ نور الدین خوانی کو کمال تعجب ہوا اور حیرت سے  
 فرمایا کہ یہاں کے آدمی نہایت ہی کور باطن اور ناقدر شناس ہیں کہ ایسے کامل و مکمل شیخ

## رساله فارسی کیفیت انتخاب کتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ جمیعین  
 اما بعد میگوید ضعف العباد ورویش محمد بن دست محمد بخاری که یکسازغا و مان کمینہ و مرید  
 کہینہ حضرت معارف و نگاہی حقایق آگاہی عارف اسرار لاہوتیہ کاشف انوار جبروتیہ نقاد  
 زیدہ اختیار خواجہ عبید الشراح راست کہ چون مثنوی مولوی جلال الدین دمی مانند بجز خانانہ پید کن  
 و مثل شجرہ طیبہ کہ صلبا ثابث و فرعہا فی السماء از طبع شرفیش برآمدہ و نشو و نما یافت اکثر مردم  
 آن شدند کہ درین بحر بے پایان غوطہ زدہ لالی آیدار و در ریشا ہوار برآند و سعی نمودند کہ ازین شجرہ  
 مکینہ بچینند اما نتوانستند چرا این کتاب معجزہ و کرامت مولوی ست تا زانیکہ اہام ربانی و القا  
 رحمانی از پردہ غیب رونماید و این غوہض و مشکلات از قوت شیخ کامل فرشتہ اکمل کشاید کند  
 آن رسیدن و بر سر آن مطلع شدن از مقولہ محالات و از قبیل مہمتناست یراکلین شہنوشی  
 اکثر علمائے شریعت و عالمان غفر قرآن احادیث اہل سلوک و حقائق و پیش فقہائے دین  
 و اہل تقوی بسیار معتبرست کلام حضرت مولوی البطریق استدلال در کتب معتدہ خود ہامی آرد و خصوصاً  
 نزد خواجگان نقشبندیہ رحمہم اللہ کہ نزدیک ایشان بسیار مقبول و معتبرست چنانچہ اکثر اعراد این سلسلہ

مثنوی شریف کا بابہ اری انتخاب موسومہ بلب لباب فرمایا اسکی تفصیلی کیفیت رسالہ فانی  
مشمولہ ہذا کے مسائنہ سے واضح ہوگی جب عالم رویا میں یہ لب لباب حضرت مولانا کے  
ملاحظہ میں پیش ہوا تو آپ نے تبسم فرما کے ارشاد کیا کہ ”مبارک ست ہر کہ ازین انتخاب با  
بعد از نماز با دعا و بابے بعد از نماز عصر خواہ خواند بے شک روز قیامت ہمایہ بین درشت  
برین بجائے خواہد یافت و انواع اسرار و حقائق و معارف آہی برو کے مکشوف خواہد  
حسبہ اکابر نقشبندیہ میں زمانہ حضرت خواجہ درویش محمد قدس سرہ العزیز سے اب تک صحیح و نام  
ایک ایک باب پڑھنے کا معمول مقرر ہے سبقتاً اسکی تعلیم جاری ہے بعد تکمیل کے  
سند ہی و سبائی ہے فقیر عفی عنہ کا آپ تک سلسلہ متصلہ حسب ذیل ہے۔

والدی شیخی حافظ محمد عباس علیخان الامروہی شیخہ مولانا سید شاہ فخر الدین احمد عرف حکیم  
پادشاہ قادری نقشبندی الالہ آبادی شیخہ سید شاہ نسخ علی نقشبندی الدہلوی شیخہ  
مولانا سید شاہ ابوالحسن النصیری آبادی شیخہ مولانا مراد اللہ اتہاری سری شیخہ مولانا  
نصیر اللہ الہی پکی شیخہ شمس الدین مرزا مظہر جانجاناں شہید الدہلوی شیخہ سید نور محمد  
بدایونی شیخہ شیخ سیف الدین اسرہندی شیخہ و والدہ خواجہ محمد مصوم القیوم الشافعی  
شیخہ و والدہ امام ربانی مجدد الف ثانی القیوم الاول شیخہ خواجہ باقی بابتر الکاملی  
شم الدہلوی شیخہ خواجہ محمد آدم امگلی شیخہ و والدہ خواجہ درویش محمد بخاری صاحب  
آپ نے ۹ محرم ۱۳۵۶ھ میں وصال فرمایا موضع اسفرا مرصافات سبزوار علاقہ  
کک اور انہرہ میں آپکا مزار مبارک زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

العبد الحقیر  
فقیر احمد حسین خان قادری نقشبندی

زیارت کردی من بر قدم ایشان افتادم ایشان بر من بسیار التفات فرموده تصرف کردند که  
علوم اولین و آخرین جمله بر من روشن گردید و در اندک مدت این انتخاب را مسوده نمود و بنظر مبارک  
ایشان در آوردم ایشان نیز دیده فرمودند که مبارکست پس آنخواجہ حقلم شاریت نمودند که بطلب  
فرماید که مسودہ این را بگیرند و هر روز منوطیت نمایند کہ ہر کہ ہمیشہ صبح و شام از این انتخاب یکباب  
بخواند شہ برکات و حسنات بینایات باشد بعد از ان این ابیات بر خوانند

ایچنین فرمود مولائے ما مثنوی را ہر کہ خواند صبح و شام تیر حکمت پیش او روشن شود در معارف و در حقائق بے نظیر از حسد و زکینہ دل صافی کند از بیات جہان یا بد امان در قیامت حشر او با انبیا	پیشوائے اہل دین مژدہ آتش دوزخ بر و گرد و حرام صاحب سکر فناے تن شود گرد او از خوف حق دایم نذیر و اکما در یاد حق او دم زند عارف کامل شود اندر زمان می شود از اہمیت آن پیشوا
--	---

پس این فقیر انتخاب را بعینہ چنانچہ خواجہ بزرگ قدس سرہ از سینہ من بر آوردہ بود نقل  
کرد تا ہر کہ مطالعہ کند حظ دنیا و آخرت یابد و این ستمند از وفاتہ فاسخ یاد نماید کہ **لَقَدْ  
لَا يُغْنِيكَ أَجْرُ الْمُحْسِنِينَ اللَّهُمَّ حَظِّقْ قَارِئَهَا وَ سَامِعَهَا وَ نَظَرِ فِي آيَاتِ الْقُرْآنِ بِهِ وَ فَضْلِهِ  
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ**

قطع تاریخ طبع کتاب نتیجہ فکر جناب شاہزادہ محمد امیر الکبیر صاحب حقانی قادری نقشبندی

حالی بناب مولوی احمد حسین خان شایع کتاب کرد کہ مدکور کتب بود	فیض جنان نمود کہ اشترک لب لباب مثنوی رحمت ابد
۲۸	۱۳

فقیر باعث می بودند که اگر ازین کتاب ستطاب در غرور و جواهر و اهر بر وجه ایجاز برای  
 بطریق انتخاب و فهرست ابواب پس خالی از فوائد نخواهد بود باین سبب که سندانِ مثنوی  
 اباعنجد از حضرت مولوی باین فقیر رسیده بود تا روزی که حضرت ایشان قدس الشرح و صاحب  
 دُوره ارشاد کردند که اے فلان درین روز باز کتب معتبره چیزے مطالعہ میکنی عرض کردم که در  
 غدار ما گاهه گاهی مثنوی حضرت مولوی در دیده می شود و آن حضرت عزیزان عالی مقامی منقول است  
 که هر که مثنوی شریف را مداومت نماید هر روز صبح و شام باره ازین با وضو و عقیدت خوانده باشد  
 از جمیع آفات و بلیات آخر زمان در امان باشد و ابواب کشف و یقین بروے مفتوح گردد و بعد  
 حضرت ایشان باین فقیر فرمودند که کتاب مثنوی مولوی بسیار طول دارد اگر تو ازین کتاب انتخاب  
 کنی بهر خاص و عام فائده تمام خواهد رسید و راجح بر فتوح حضرت مولوی از تو شود و خواهی کرد و بدین  
 بنده ظاهر و باطناً و منقاداً حضرت ایشان بود ضرورت حسب فرموده جناب شان درین ترداد  
 افتاد و حیران بود که کدام طرز درین بحر فیض غوصی نماید تا گوهر آبدار دُرِ شاهوار ازین دریائے  
 اسرار بیرون آرد و درین انشاد راه ذی الحجه تسع و تسعماته شب جمعه بود که این فقیر خواجہ بزرگ  
 حضرت ببا و الدین نقشبند را قدس سره در خواب دید که تشریف آوردند و فرمودند که اے فلان خیر  
 و انتخاب مثنوی مولوی را که کرده بیا که حضرت مولوی هم همراه من آمده اند و میخواهند که آنرا  
 به جیند گفتم یا حضرت مدت است که من درین فکر بوده ام که انتخاب بکدام ماه هنوز صورت نه بسته حضرت  
 خواجہ دست مبارک خود را دراز کردند و این انتخاب را از سینه من بردارند و فرمودند که نسبت  
 انتخاب و مسوده را پیش مولوی بزد حضرت مولوی تا زار دید خوش بخند و تبسم کرده گفتند که کتاب  
 هر که ازین انتخاب بابی بعد از نماز با مدا و بابی بعد از نماز عصر خواهد خواند بے شک اے روز قیامت  
 همسایه من در بهشت برین جایی خواهد یافت و انواع اسرار حقائق و معارف الهی بروے  
 مکشوف خواهد شد و هر چه درین حال فقیر بیدار شد مؤذن اذان با مدا و در من وضو کرده در حجره  
 حضرت ایشان آمد و چون مراد بدید فرمودند اے فلان حضرت خواجہ بزرگ و حضرت مولوی

۱۲ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق  
 ۱۱ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق  
 ۱۰ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق  
 ۹ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق

رونگردانیم از فرمان تو  
 عمل نمی ما خلا اشر باطل  
 هیچ برگی نبفتد از دخت  
 از دوان لقمه شد سومی گلو  
 در زمین و آسمانها دژ و  
 جز بفرمان قدیم نافذش  
 جمله ذرات زمین و آسمان  
 جز وجودش لشکر او و در وفاق  
 اگر بگوید چشم را کور افشار  
 در بدن ان گوید او بنما و بال  
 باز کن طب را بخوان باب العلل  
 چونکه جان جان هر چیزی هست  
 خاک را و لطفه را و مضغه را  
 گز کجا آور دست ای بدست  
 بهر آن پیغمبر این را شرح سخت  
 امی خنک آنرا که ذات خود شناخت  
 بین رها کن بدگمانی و حسد لال

۱۱ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق  
 ۱۰ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق  
 ۹ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق

کفر باشد غفلت از احسان تو  
 ان فضل الله غنیم ما طل  
 بی قضا و حکم آن سلطان تخت  
 تا نگوید لقمه را حق کا و خلو  
 پنج بن باند نگردد و پیر و  
 شرح نتواند کرد و جلدی نیست خوش  
 لشکر حقند گاه امتحان  
 مر ترا اکنون مطیع در از نفاق  
 در چشم از تو بر آرد صد و نمار  
 پس به بینی تو ز دندان گوشمال  
 تا به بینی شکر تن را عمل  
 دشمنی با جان جان آسان نیست  
 پیش چشم ما همی دارد و خدا  
 که ازان آید همی خضر یقین  
 هر که خود شناخت یزدانرا شناخت  
 اندر امن سر مدی قصری بساخت  
 سر قدم کن چونکه فرمودت تعال

۱۲ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق  
 ۱۱ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق  
 ۱۰ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق  
 ۹ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق

۱۲ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق  
 ۱۱ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق  
 ۱۰ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق  
 ۹ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق

۱۲ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق  
 ۱۱ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق  
 ۱۰ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق  
 ۹ قوله بازن یعنی از انکسب بطریقه یافت باید کرد که قدر ارفق

الحمد لله الذي جعل الدنيا دار فناء

و جعل الآخرة دار بقا

و جعل الدنيا دار اختبار

و جعل الآخرة دار عطاء

و جعل الدنيا دار عمل

و جعل الآخرة دار ثواب

و جعل الدنيا دار تنبيه

و جعل الآخرة دار نعيم

بسم الرحمن الرحيم

بالتوفيق و بغير حساب  
بالتوفيق و بغير حساب  
بالتوفيق و بغير حساب  
بالتوفيق و بغير حساب  
بالتوفيق و بغير حساب  
بالتوفيق و بغير حساب  
بالتوفيق و بغير حساب  
بالتوفيق و بغير حساب  
بالتوفيق و بغير حساب  
بالتوفيق و بغير حساب

الحمد لله الذي جعل الدنيا دار فناء  
و جعل الآخرة دار بقا  
و جعل الدنيا دار اختبار  
و جعل الآخرة دار عطاء  
و جعل الدنيا دار عمل  
و جعل الآخرة دار ثواب  
و جعل الدنيا دار تنبيه  
و جعل الآخرة دار نعيم

الحمد لله الذي جعل الدنيا دار فناء  
و جعل الآخرة دار بقا  
و جعل الدنيا دار اختبار  
و جعل الآخرة دار عطاء  
و جعل الدنيا دار عمل  
و جعل الآخرة دار ثواب  
و جعل الدنيا دار تنبيه  
و جعل الآخرة دار نعيم





[illegible]

آتش ابراهیم را ندان نزد  
 پیش حق آتش همیشه در قیام  
 آتش نرود اگر چشم نمیت  
 سنگ بر آهمن زنی بیرون جهد  
 پرورد در آتش ابراهیم را  
 امی خرد برکش تو پشو با لها  
 در قیامت این زمین بانیک و بد  
 گریه کوه و سنگ بادیدار شد  
 این زمین را گرنمودی چشم جان  
 گرنمودی چشم جان حنانه را  
 سنگریزه گرنمودی دیده و ر  
 بر عدم ها کان ندارد چشم و گوش  
 از فسون او عدم بازود زود  
 صنیع حق با جمله اجزای جهان  
 جذب یزدان با اثرها و سبب  
 گفت در گوش کل و خدانش کرد  
 گفت با جسم آیتی تا جان شداد

از سر زانند مراد از  
 جابج کلمات آن بگانه فحش  
 زنی است بیست بیست  
 علی اند علی و سکر

چون گزیده حق بود چو نش گزد  
 همچو عاشق روز و شب پیمان دم  
 با غلیش چون تر تخم گرد نیست  
 هم با حق قدم بیرون نهد  
 ایمنی روح سازد بیم را  
 سوره بر خوان زلزله زلزله الهی  
 کی زنا دیده گواهی مید بد  
 پس چرا داد و در او یار شد  
 از چه قارون را فرو برد آتینمان  
 چون بدیدی هجر آن فرزانه را  
 چون گواهی دادی اندر پشت و ر  
 چون فسون خواند همی آید بجوش  
 خوش معلق میزند سویی و جوه  
 چون دم فرصت از افسون گران  
 صد سخن گوید نهان حیرت طلب  
 گفت با سنگ و عقیق و کانش کرد  
 گفت با خورشید تا رخشان شداد

از سر زانند مراد از  
 جابج کلمات آن بگانه فحش  
 زنی است بیست بیست  
 علی اند علی و سکر  
 قلم از صدن او مراد از  
 فسون خواندن و عقیق  
 است بر پیش چشم  
 گشت و صد هفت  
 غلبت وجود در بر کرد

کون فاضل از ان  
 دیو جان من  
 میباید از این  
 حکام و مومنان  
 بیو کبریا  
 فزونتر است  
 عین دل از این  
 فی الجمله  
 بود از این  
 میباید  
 اندر این

کوه یحیی را پیامی می کند  
 باشما نا محرمان ما خوشیم  
 محرم جان حماد می چون شوید  
 غفل اجزای عالم بشنوید  
 که خبر خیر آوردم که شوم و شر  
 من چو تو غافل ز شاه خود گیم  
 فریق کی کردی میان قوم عار  
 چون همید نست ل از کرد  
 فریق چون میکرد اندر قوم عار  
 هر دو سر مست آمدند از خمر حق  
 آب را دیدی که با طوفان چه کرد  
 از چه قطبی را از سبطی می گزید  
 اهل موسی را از قطبی و شناخت  
 باز ز تختش بقعر خود کشید  
 خسف قارون کرد و قار و زار  
 فهم کرد از حق که یا عرض البعنی  
 کور اقب گشته خاش مازدست

سنگ بر احمد سلامی می کند  
ما سیمیم و بصیریم و خوشیم  
چون شما سومی حمادی میرودید  
از حمادی عالم جانهاروید  
باد گوید یکم از شاه بشر  
زانکه مامورم ای سر خود نیم  
باد را بی چشم اگر بنیش نداد  
چون به باد است مومن از عدو  
نمودی واقف از حق جان باد  
باد آتش میشود از امر حق  
باد را دیدی که با عا دآن چه کرد  
موج دریا چون باد حق بتخت  
خاک قارون را چه فرمان در رسید  
نور موسی دید موسی را نوخت  
حرف کرده اندر بلاء هر دعی  
تا بپوش خاک حق چه خوانده است

۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

این کیفیت می شود چنانچه  
 است تمدن برین پایه است  
 که از این نوع دولت در دنیا  
 دوم مورد امل در دنیا  
 بسیار است

فردا نشان حق نشان حق  
چون از اینک نیندازد زان  
چون از اینک نیندازد زان  
چون از اینک نیندازد زان

تو که کلان را در خاک  
نهادی و بر خاک که عالم را زنده است  
تو که کوری میانی بیست  
نعلبان در میان کعبه چو کلاه

عافان باغ و بهار را ناپاک  
منبت ای بودید ای آن زلف  
دول ساداتان در آن گرفت  
تو در جلای منبت نشانی

چون شکسته دل شده از عالم غیش  
دست اشکسته بر آور در دعا  
کی شود چون سیتی رنجور وزار  
خواری و دوتی مسها بر ملا  
بایچکس در ملک ابوبی امر او  
گر بیابان پر شود ز زرق و نقود  
تا نشان حق نیارد نوبهار  
در زمستان شان اگر چه دوده و گ  
در زمستان شان اگر محبوس کرد  
منکران گویند خود هست این تیکم  
کور می ایشان درون دوستان  
هر جامدی را کند فضالتش خیر  
صد هزاران نیزه فرعون را  
صد هزاران طب جالینوس بود  
صد هزاران دفتر اشعار بود  
آفتاب و مسجود و گاو سیاه  
می پرستید اختر می کوز کردند

جا بر اشکستان دیدی ز پیش  
سوی اشکسته بود فضل خدا  
آن جمال صنعت طب آشکار  
گر نباشد کی نماید کیمیا  
در نیفر اید سر یکتا رمو  
بی رضای حق جوی نتوان بود  
خاک سر بال سازد آشکار  
زنده شاک می از بهار و دادرگ  
آن غرابان را خدا طاعت کرد  
این چرا بندیم بر رب الکریم  
حق بروی انید باغ و بوستان  
عاقلان را کرده قهرا و ضریر  
دشکست از موسی بایک عصا  
پیش عیسی و دمش افسوس بود  
پیش حرف امتیش آن عار بود  
یوغ در گردن به بند دشان آله  
رو بوی آرید کو اختر کند

غیر می روح را بنیای منبت  
تو در دوزخ العقول از دشتان  
خود را بنیاسازد و در دوزخ  
تو در صند بلان را در دوزخ  
زات یک آنکشت می اند طبع  
دینی حکمت بهر دینار پیش  
تو از آفتاب نه منبت  
باز که در میان بهر دینار  
نق و خوش در پیش بند  
این بود و این حق و منبت  
گایا بهر منبت یک کفالت  
کیند که مقصود و فو برید  
دانش با و دایان ایضا  
تا بر این بود و در دوزخ  
شماره و دوزخ و دوزخ  
کاش می و دوزخ و دوزخ  
آن بود و دوزخ و دوزخ  
دوازده دوزخ و دوزخ  
باز که در میان بهر دینار

دوازده دوزخ و دوزخ  
باز که در میان بهر دینار  
نق و خوش در پیش بند  
این بود و این حق و منبت  
گایا بهر منبت یک کفالت  
کیند که مقصود و فو برید  
دانش با و دایان ایضا  
تا بر این بود و در دوزخ  
شماره و دوزخ و دوزخ  
کاش می و دوزخ و دوزخ  
آن بود و دوزخ و دوزخ  
دوازده دوزخ و دوزخ  
باز که در میان بهر دینار



قودیا ایضا  
 صحت کرد و غلبه  
 چنان بپس عکس  
 در گذرد اگر در آن  
 غده است باین بیان  
 قودیا غیاثی  
 پر کردی شرف و مغرب  
 شرف و مغرب  
 قودانت توانی صاحب

رازهای ما را در جواب  
 کسند و انجا راست

قودیا غنی ذات  
 ای پوشیده و زات  
 ای بپوشیده و زات  
 قودانت تو چه باک

و ایچو غیاثی  
 و غبار آتشکاست  
 و غبار آتشکاست  
 قودیا چه بگوید و غیاثی

و غبار آتشکاست  
 و غبار آتشکاست  
 و غبار آتشکاست  
 قودیا چه بگوید و غیاثی

و غبار آتشکاست  
 و غبار آتشکاست  
 و غبار آتشکاست  
 قودیا چه بگوید و غیاثی

و غبار آتشکاست  
 و غبار آتشکاست  
 و غبار آتشکاست  
 قودیا چه بگوید و غیاثی

و غبار آتشکاست  
 و غبار آتشکاست  
 و غبار آتشکاست  
 قودیا چه بگوید و غیاثی

<p>                             نیست مانند فراقِ رو به تو                              دور دار ای مجرمان استنات                              تلخی نهر تو فوق آتش است                              حرص اندر غیر تو ننگ و تباہ                              فاعف عَنَّا اَلْقَلْتُ اَوْ زَارْنَا                              قَد عَلِمْتُ تَوْقُ نُورِ الْمُشْتَقِينَ                              اَنْتَ فُجْرٌ مُفْجِرٌ اَنْفَسَا رِنَا                              اَنْتَ كَالْمَاءِ وَنَحْنُ كَالرَّحَا                              يَحْتَفِي الرِّيحُ وَغَيْرُهَا جَبَار                              او نهان و آشکار بخشش                              قبض و بسط دست از جان شد                              این زبان از عقل دارد این بیان                              خاک برفرق من تمشیل من                              رحمتی کن ای رحیمیهات زفت                              پرده را بردار و پرده مادر                              ورنه در گلخن گلستان از چه برست                              زاری از مالنی قوزاری می کنی                         </p>	<p>                             صد هزاران گل تلخ ای خوبرو                              تلخی نهر از زکوار امانت                              بر امید وصل تو مردن خوشست                              حرص اندر عشق تو فخرست و باه                              يَا اَللّٰهُ سَكِرَتِ الْاَبْصَارُ نَا                              يَا خَفِيًّا قَدْ مَلَأَتْ اَنْفُسُنَا                              اَنْتَ سِرٌّ كَاشَفُ اسْرَارِ نَا                              يَا خَفِيًّا اَلذَّاتِ مَحْشُوسِ الْعَطَا                              اَنْتَ كَالرِّيحِ وَنَحْنُ كَالْغُبَارِ                              تو بهاری با چوباغ سبز خوش                              تو چو جانی مانند آتش و پا                              تو چو عقلی مانند آتش این زبان                              ای برون ازو هم و قال قیل من                              رَبَّنَا اِنَّا ظَلَمْنَا سَهْوُ فِت                              دستگیر از دست ما ما را بخند                              این دعا هم بخشش تعلیم است                              با چو چنگیم و تو زخمه میزنی                         </p>
--	---

کلمه از آیه چهار عبارت است  
 بکنان دل مشغول می باشد ۱۲  
 کلمه توبه یا چنین معنی در  
 صفی و معنی خداوند بکنان  
 و جمال کی که مثل خیم  
 نباشد چگونه بخود خود  
 کند ۱۲  
 کلمه توبه یا غیث یعنی  
 فریاد رس فریاد کند بکنان  
 بنامه راست بیان را در دست  
 افتخار بعد دم و غنا کس دنیا ۱۱  
 کلمه توبه بکنان یعنی  
 ۱۶  
 ای جناب بیک اگر کسی  
 به مناسب و حق ما جاری  
 فرموده باشد حق را بکنان  
 از طریق باب صفای بکنان  
 چنانکه در عای خود آمد  
 و بکنان بکنان توبه ۱۲

خوا کرد و جان عالی نسخ را  
 ابلهی باشد که گوید او خداست  
 کمترین سگ بر دران شیطان  
 چون مرا خواندی اجابتها کنم  
 آن کنم با تو که باران با چمن  
 زانکه افتاد دست در قعر رضا  
 که بکار ماند و میل جان  
 زانکه نعمت پیش بی برگان نهم  
 چون نمیدرگرن باشد او  
 بی عنایات خدا هیچیم و هیچ  
 گر ملک باشد سیاه هفتش ورق  
 لَا اَتَعْتَارُ بِالْعُكُومِ وَالْغِنَا  
 وَ اَحْرَبِ الشَّوْءَ الَّذِي خَطَّ الْقَلَمُ  
 و امیر مار از اخوان صفا  
 بی پناهست غیر چایا هیچ نیست  
 هر چه خواهی کن ولیکن این کن  
 فرقت تلخ تو چون خواهد شد

می پرستید آفتاب چرخ را  
 آفتاب از امر حق طباخ هست  
 ملک ملک است فرمان آن او  
 گفت حق گر ناسقی و اهل صنم  
 شاد باش و نارغ و امین که من  
 نشسته داریم باین خاک ما  
 کار ما نیست بر کور می آن  
 این فضیلت خاک رازان رو دم  
 با چنین غالب خداوندی کسی  
 این همه گفتیم لیک اندر هیچ  
 بی عنایات حق و خاصان حق  
 یا غیث استغیثین اهدنا  
 لَا تَزِغْ قُلُوبًا هَدَيْتَ بِالْكَذِبِ مُمْ  
 بگذران از جان ما سور القضا  
 تلخ تر از فرقت تو هیچ نیست  
 از فراق و هجر میسگویی سخن  
 رحم کن برو که روی تو بدید

کلمه توبه یا غیث یعنی  
 فریاد رس فریاد کند بکنان  
 بنامه راست بیان را در دست  
 افتخار بعد دم و غنا کس دنیا ۱۱  
 کلمه توبه بکنان یعنی  
 ۱۶  
 ای جناب بیک اگر کسی  
 به مناسب و حق ما جاری  
 فرموده باشد حق را بکنان  
 از طریق باب صفای بکنان  
 چنانکه در عای خود آمد  
 و بکنان بکنان توبه ۱۲

کلمه توبه یا غیث یعنی



غم تو نیست از آن  
 که در دنیا است  
 غم تو نیست از آن  
 که در دنیا است  
 غم تو نیست از آن  
 که در دنیا است  
 غم تو نیست از آن  
 که در دنیا است

گر به پزانیم تیر آن فی زمانست  
 یارب این بخشش نه صد کار است  
 صد هزاران دام و دانه است  
 دم بدم پابسته دام تویم  
 میرانی هر دمی مارا و باز  
 گر هزاران دام باشد در قدم  
 ما درین انبار گندم نمی نسیم  
 می نیندیشیم آخر مگر بهوش  
 گر نه موش دزد در انبار است  
 چون عنایات بود با ما مقیم  
 ای عظیم از ما گستاخان عظیم  
 ما از آن و حرص خود را سوختیم  
 آنکه خواهی که غمش خسته کنی  
 تا فرو داید بلا بکس و انعی  
 و آنکه خواهی که بلایش و آخری  
 آفرینا بر تو با و ای خدا  
 گر سر هر موی من باشد زبان

هر چه بخواهی  
 هر چه بخواهی  
 هر چه بخواهی  
 هر چه بخواهی

ما کمان و تیر اندازش خداست  
 لطف تو لطف خفی را خود و سزا  
 ما چو مرغان حریص بینوا  
 هر یکی گریه و سیم می شویم  
 سومی دمی می رویم ای بی نیاز  
 چون تو با ما می نباشد هیچ غم  
 گندم جمع آمد گم می نسیم  
 کین خلل در گندمست آنکه موش  
 گندم اعمال چل ساله کجاست  
 کی بودیمی از آن دزد نسیم  
 تو توانی عفو کردن در جریم  
 دین و عار ابرم ز تو آموختیم  
 راه زاری بردش بسته کنی  
 چون نباشد از تضرع شافی  
 جان او را در تضرع آورے  
 ناگهان کردی مرا از خود جدا  
 شکر هائی تو نیاید در میان

چنان بابست بهیت  
 خالص شود و کائنات  
 خواران نقصان را شایان  
 دنی را بکیم زرد موش  
 گندم با بقا ده است پس غم  
 بجهت عیال سار کجاست  
 غم تو نه آنکه خواهی  
 بچا میجو ای کسی را در غم  
 ۱۹  
 و نظر و داری بایده ای  
 آن مکن نباشد زیر که تضرع  
 دینا زنی بیات اندر نشان  
 می کند هرگاه تضرع موقوف  
 شد بپس دفع بلا که باشد  
 علی بن اقیلس با عکس باید  
 جمید - ۱۲

و اما از آن جهت که در این  
 کتاب علم و فقه نیست و در صورت  
 که بخواهد علم و فقه را در صورت  
 بی فایده ۱۲  
 و اما از آن جهت که در این  
 کتاب علم و فقه نیست و در صورت  
 که بخواهد علم و فقه را در صورت  
 بی فایده ۱۲  
 و اما از آن جهت که در این  
 کتاب علم و فقه نیست و در صورت  
 که بخواهد علم و فقه را در صورت  
 بی فایده ۱۲

ما چون ایم و نوا در ماز نیست  
 ما چون شکر خیم اندر بر و مات  
 ما که باشیم ای تو ما را جان جان  
 ما عهد ما ایم و هستیهای ما  
 ما همه شیران ولی شیر عظم  
 حمله شان پیدا و ناپیدا است باد  
 باد ما و بود ما از واد نیست  
 لذت هستی نبود می نیست را  
 لذت انعام خود را و انگیر  
 در گیری کمیت جست و جو کند  
 منگر اندر ما کن در مانظر  
 ما نبودیم و تقاضا مان نبود  
 این طلب در ما هم از ایجا نیست  
 این قدر ارشاد تو بخشیده  
 قطره دانش که بخشیدی ز پیش  
 بی طلب تو این طلب بنهاده  
 تو ز قرآن باز جو تفسیر بیت

باطنی  
 ظاهر  
 خفا

ما چون کوهیم و صدا در ماز نیست  
 بر و مات ماز نیست ای خوش صفا  
 ما که باشیم تا تو باشی در میان  
 تو وجود مطلق غانی غنا  
 حمله شان از باد باشد و مبدم  
 آنکه ناپیدا است هرگز کم مباد  
 هستی ما جمله از ایجا نیست  
 عاشق خود کرده بود می نیست را  
 نقل و باده با هم خود را و انگیر  
 نقش با نقاش چون نیر و کند  
 اندر اکر ام و سخن ای خود نگر  
 لطف تو ناگفته ما می شنود  
 رستن از بیدار یارب داد نیست  
 تا بدین بس حیب ما پوشیده  
 متصل گردان بدریا با می خویش  
 گنج احسان بر همه بخت ده  
 گفت ای ز ما نیست از ر نیست

و اما از آن جهت که در این  
 کتاب علم و فقه نیست و در صورت  
 که بخواهد علم و فقه را در صورت  
 بی فایده ۱۲  
 و اما از آن جهت که در این  
 کتاب علم و فقه نیست و در صورت  
 که بخواهد علم و فقه را در صورت  
 بی فایده ۱۲  
 و اما از آن جهت که در این  
 کتاب علم و فقه نیست و در صورت  
 که بخواهد علم و فقه را در صورت  
 بی فایده ۱۲  
 و اما از آن جهت که در این  
 کتاب علم و فقه نیست و در صورت  
 که بخواهد علم و فقه را در صورت  
 بی فایده ۱۲

این نور که از کعبه  
 بیایم و می بینیم  
 در هر روزی که می بینیم  
 بابت غفلت هستی پس  
 اقیانوس نور را درایت کن  
 از راه بسوی معرفت بپوش  
 بیای و از نور مذکور  
 قیامت را بدین نشان  
 بپوشد ۱۲

کس نیاید بیش و کم کردن درو  
 باش کشتیبان درین بحر صفا  
 پس بکش توزین جهان بقرار  
 کار بادی این بود تو با دلی  
 من روان کن ای امام التستین  
 هر که در مکه تو دارد دل گرو  
 بر سر کوریش کوریهانهم  
 منبر و محراب سازم بمسرتو  
 از هر اس و ترس گفتار لعین  
 چاکرانت شهر با گیسرند و جاه  
 آقیامت باقیش داریم ما  
 خیز در دم تو بصور سهیلاک  
 چون تو اسرافیل وقتی راست خیز  
 هر که گوید کو قیامت ای صنم  
 ورنه باشد ز اهل این ذکر و قنوت  
 راست میفرمود آن کج بر کرم  
 من شسته در کنار آتش

این شعر در  
 کتب معتبره  
 است

توبه از من عافلی دیگر مگو  
 که تو لوح ثانی ای مصطفی  
 جوق کوران را قطار اندر قضا  
 ماتم آخر زمان را شاد و لی  
 این خیال اندیشه گمان را با یقین  
 گردنش را نیز نم تو شاد و رو  
 او شکر پندارد و زهرش بهیم  
 و ز محبت تهر من شد قهر تو  
 دینت پنهان کی شود زیر زمین  
 دین تو گیر و ز ماهی تاب ساه  
 تو مترس از نسخ دین امی مصطفی  
 تا نزاران مرده بر وید ز خاک  
 مستخیر می ساز پیش از دستخیز  
 خویش انما که قیامت آن منم  
 پس جواب الاحق ای سلطان  
 بر شما من از شما مشفق ترم  
 با فروغ شعله و بس ناخوشی

این شعر در  
 کتب معتبره  
 است

۱۱  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۱۲  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۱۳  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۱۴  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۱۵  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۱۶  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۱۷  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۱۸  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۱۹  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۲۰  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۲۱  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۲۲  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۲۳  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۲۴  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۲۵  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۲۶  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۲۷  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۲۸  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۲۹  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۳۰  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۳۱  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۳۲  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۳۳  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۳۴  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۳۵  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۳۶  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۳۷  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۳۸  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۳۹  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۴۰  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۴۱  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۴۲  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۴۳  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۴۴  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۴۵  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۴۶  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۴۷  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۴۸  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۴۹  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۵۰  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۵۱  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۵۲  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۵۳  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۵۴  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۵۵  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۵۶  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۵۷  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۵۸  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۵۹  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۶۰  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۶۱  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۶۲  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۶۳  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۶۴  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۶۵  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۶۶  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۶۷  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۶۸  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۶۹  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۷۰  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۷۱  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۷۲  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۷۳  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۷۴  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۷۵  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۷۶  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۷۷  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۷۸  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۷۹  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۸۰  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۸۱  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۸۲  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۸۳  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۸۴  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۸۵  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۸۶  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۸۷  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۸۸  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۸۹  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۹۰  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۹۱  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۹۲  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۹۳  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۹۴  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۹۵  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۹۶  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۹۷  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۹۸  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۹۹  
 توبه از من عافلی دیگر مگو  
 ۱۰۰  
 توبه از من عافلی دیگر مگو

**سید نور الدین علی بن ابی طالب**

[illegible]

است و این کتاب را به صاحب  
کتابخانه ملی ایران تقدیم  
نموده و در آنجا به ثبت  
رسانیده است.

مکان است بهشت -  
اولی منی را بگردید

و قولہ زمین سبب است  
یعنی سبب است زمین

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

کین لیلِ سستی هستی خطاست  
 بلکه گویم در جهان یک گوش نیست  
 صد قیامت بگذروین نامتام  
 راز مار و ز کی گنجشک بود  
 اسی برادر وارده از بوجهل تن

باب دوم در نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

وان سر پیغمبر ان بحسب صفا  
بود و ذکر غزو و صوم و اکل از  
چون رسیدند سی بدان نام و خطا  
و نهاده اندی بدان وصف لطیف  
علها از گوشت پیغمبری  
نخعی نور خمیر مصطفی  
مع اندر شب بود اندر قیام  
پناست شیر اسیر از دست  
هری تو نیز و این ششبق  
و لکن راز قرآن و انعم  
عنان را از حدیثی را فضضم

است بسوی سواد منور  
که بخت نعل و شعله  
دولم درانچه قیاسی  
نیست بهر دلیلی  
میکند دردم که زنده

ایب سبتی جرگہ

جئے دیں اللہ ہم ۱۲

آن سرت و است از سبقتان  
 بر کراماتی که می جویی بجان  
 صد هزاران آفرین بر جان او  
 آن خلیفه دگان مقبالتش  
 گرز بغداد و بری یا از ریند  
 شاخ گل بر چاکه روید گلست  
 پنج نوبت میزندش بر دوام  
 قفلها می ناکشاده مانده بود  
 هست اشارات محمد المراد  
 از پی نظاره او حور و جان  
 خویشتن آراسته از بهر او  
 آنچنان گشته پیر از اجلال حق  
 لا یسع فیض نبی مرسول  
 گفت ما را غیم چون زراغنی  
 زان محمد شافع به دراع بود  
 از الم شرح دشمنش سر میافت  
 چونکه مخزنهای افلاک عقول

تا بدانی حق او بر آستان  
 او نمودت تا طمع کرد می دران  
 بر قدوم و دور فرزندان او  
 زاده اند از عنصر جان و دلش  
 بی مزاج آب و گل نسل ویند  
 خیمه تل بر چاکه جوش بر مست  
 همچنین بر روزانی نویم انقیام  
 از کف اناختن آب شود  
 گل کشت داند کشتا داند کشتا  
 پر شده آفاق و بر هفت آسمان  
 خود و را پر و ای غیر دوست که  
 که در و هم ره نیابد آل حق  
 والملک والشرح ایضاً فاعقلوا  
 مست متبا غیم مست بلغنی  
 که ز سر بر چشم او ما زراغ بود  
 دید آنچه جبرئیل آن بر نیافت  
 چون خمی آمد بر چشم رسول

۹۱

بر کراماتی که می جویی بجان  
 مقبول و مقصود است  
 بود از جود با عدل و اخلاص  
 صلی الله علیه و سلم

گرچه  
 نور الهی  
 ۹۲

اشاء به است  
 می بیند  
 ۹۳

به دیدن مقام نمی رسد  
 پس دریافت کنید این  
 ۱۲

در این کتاب است که در این کتاب است

[illegible]

بمذاق و ذوق و فضل و بهر  
 بخواه که بکریا اشتغال باطل بود  
 این سخن را سبب میگوییم که  
 بداند سبب مردم در نظر او  
 بد نیامد - ۱۲

**۳۳** قوله گفت یعنی  
 آنکه حضرت علی اثر علی و سلم  
 فرمودند که من آینه مصقول  
 دست قدرت خدا هستم  
 هر که در او بیند نیک را  
 نیک نظر آید و بد را بد ۱۲

**۳۴** قوله ختم کائنات  
 یعنی ختم و سرانجام  
 عظیم است و هر که  
 بداند و در حقیقت از وقایع  
 کمال شناسد و در حقیقت  
 نبوت و امامت را

خاتم ۱۲

که شما پروانه وار از جهل خویش  
 من بهیر انم شمارا همچو مست  
 همچو پروانه شما آنسو دلان  
 گفت پیغمبر شمارا ای هسان  
 زان سبب که جمله جزای منید  
 جز و از کل قطع شد بیکار شد  
 تانم پیوند بکل بار و گریز  
 تو دلا منظور حق آنکه شوی  
 و یا احمد را ابو جهل و گفت  
 گفت احمد مرور اگر راسته  
 وید صیقش گفت ای آفتاب  
 گفت احمد است گفتی ای عزیز  
 حاضران گفتند ای صدر الوری  
 گفت من آینه ام مقول است  
 ختمهای کانبیا بگذاشتند  
 چند بیت بشکست احمد در جهان  
 گر نبودی کوششش احمد تو هم

پیش آتش می کشید این جمله کش  
از در فنادن در آتش باد و دست  
هر دو دست من شده پروانه ران  
چون پدرستم شفیق و مهربان  
جز ورا از کل چرا بر می کشید  
عضو از تن قطع شد مردار شد  
مرده باشد نبودش از جان خبر  
که چو جزوی سوی کل خود رسد  
زشت نقشی گزینی آدم شکفت  
راست گفتی گر چه کار از است  
این زشتی بی زغبی خوش بتاب  
اگر زبیده تو ز دنیا می جریسته  
راست گو گفتی دو عنبر را گو چرا  
ترک و بند و وزن آن بنید که  
آن بدین احمدی برداشتن  
تا که یارب گوی شتند امتان  
می بر ستیدی چو احداث و صنم

در بعضی نسخ دنیا ہی نہ چیز و قسمت یعنی دنیا ہی ناما چیز ۳

الحمد لله رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین

بی تو ما را این فلک تالیکیست  
مرغ و ماهی در پناه عدالتست  
دادده ما را که بس زاریم ما  
شهره ما در ضعف و آشکسته پرمی  
داده ما را ازین غم کن جدا  
هر کسی را جفت کرده عدل حق  
مولی احمد بحاجس چار یار  
چشم احمد بر ابو بکر می زده

غزل

با تو ای ماه این فلک تالیکیست  
کیست آن گم گشته کشت فضالت  
بی نصیب از باغ و گلزاریم ما  
شهره و تو در طیف و سکین پروری  
دست گیر ای دست تو دست خدا  
پیل ابابیل و بق را بخش بق  
مولی بوجهل عتبه ذوالجنا  
وز یکی تصدیق صدیق آمده

باب سوم در صفت ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه

چون ابو بکر آیت توفیق شد  
مصطفی زین گفت کامی اسرار جو  
میرود چون زندگان بر خاک لای  
جانش را این دم ببالا نیست  
ز آنکه پیش از مرگ او دست نقل  
نقل باشدنی چون نقل جان عالم  
بر که خواهد کوبه بنید بر زمین  
مر ابو بکر تقی را گو بسین

غزل

با چنان شه صاحب صدیق شد  
مرد را خواهی که مینی زنده نو  
مرد و جانش شده بر آسمان  
گر بمیرد روح او در نقل نیست  
این برون فهم آیدنی بعقل  
همچو نقلی از مقامی تا مقام  
مرد را میسر و دظا هر  
شد ز صدیقی امیر المومنین

این نام از آن سبب  
مقتب کردیم که در کتب  
از ادب بود که این  
و امیر عیسی از دست  
تو در مصطفی انشاست

این حدیث که در کتب  
از ادب بود که این  
و امیر عیسی از دست  
تو در مصطفی انشاست

این حدیث که در کتب  
از ادب بود که این  
و امیر عیسی از دست  
تو در مصطفی انشاست

این حدیث که در کتب  
از ادب بود که این  
و امیر عیسی از دست  
تو در مصطفی انشاست

این حدیث که در کتب  
از ادب بود که این  
و امیر عیسی از دست  
تو در مصطفی انشاست





گریه بینی این جهان معدوم نیست  
 تو چشم گمش را بر دامن  
 آدمی دیدست باقی پست  
 چونکه دید دوست نبود کور  
 چون رسول روم این الفاظ  
 دیده را بر جستن عمر گماشت  
 هر طیف اندر پی آن مرد کار  
 کین چنین مردی بود اندر جهان  
 جست او را تاش جویند بود  
 دید اعرابی زنی او را در خیل  
 زیر زلف این خلقان او جدا  
 آدا و آنجا وز دور ایستاد  
 هیتی زان خفته آمد بر رسول  
 مهر و هیبت هست خدای هر  
 گفت با خود من شهنشاهم  
 از شهنشاهانم هیبت و ترسی نبود  
 رفته ام در پیشه شیر و پلنگ

عیب جز انگشت نفس شوم نیست  
 و انگهانی هم چه بخوانی بسین  
 دیدانست آنکه دید دوست  
 دوست کو باقی نباشد دور  
 در سماع آورد شدشت باقی تر  
 خست را و اسپ اخلاص گذاشت  
 میشد می پرسان او دیوانه و  
 در جهان مانند جان باشد نهان  
 لاجرم جویند و یابنده بود  
 گفت عمر نک زیر آن سایه نخل  
 زیر سایه خفته بین سایه خدا  
 مر عمر را دید و در لرزه افتاد  
 حالتی خوش کرد بر جانش نرول  
 این دو ضد را دید جمع اندر جگر  
 پیش سلطانان بسی بگزیده ام  
 هیبت این مرد هوشم را بود  
 روی من ز ایشان نگر دانید

۲۱  
 قوله آدمی دیدست  
 هر چه عیبست در دست  
 آدمی ندارد و دیده در  
 حقیقت باقیست کور  
 دوست من در دور  
 ۲۲  
 در سماع آورد شدشت باقی تر  
 آن دیده که بود و دید  
 ۲۳  
 باید دانست که هر که از این  
 و نفرت از هیبت و قاصد  
 روم را نه بود انس  
 نبوده عیبست و نغوت  
 نبود و این محل خیس  
 تعجب دارد که در هند  
 در ذات او جمع گردد

اندرین نشأت نگر صدیق را  
دوست شود در خوی ناز خوش برتر  
زان نشد فاروق را زهری گزند

تا بحشر افزون کنی تصدیق را  
تا زخمه زهر بسم شکر خوری  
که بدان تریاق فاروقیش قند

### باب چهارم در وصف عمر رضی الله تعالی عنه

چون عمر شد ای آن معشوق شد  
با عمر مدز قیصر یک رسول  
گفت کو قصر خلیفه امی ششم  
تو مگفتندش که اورا قصر نیست  
گرچه از میری ورا آوازه ایست  
ای بر اور چون بر بینی قصر او  
چشم دول از موی ملت پاک  
هر که راهست از موهبا جان پاک  
چون محمد پاک شد زین مار و دود  
چون رفیعی و سوسه بدخواه را  
هر که باشد بر سینۀ فتح باب  
حق پدیدست از میان نیکران  
دو سمر انگشت بر دو چشم نه

حق و باطل را چو دل فاروق شد  
در مدینه از بیا بیا آن نفس  
آمین اسپ فرخت را سنجاشتم  
مرعوم را قصر جان شنو نیست  
همچو در ویشان مرا ورا گمان نیست  
چون که چشم دلت رستست مو  
و انگبان دیدار قصرش چشم دوا  
زود بیند حضرت ایوان پاک  
هر که یارو که دو جبه الله بود  
کی بدانی شوم و کجاست الله را  
اوز هر دوز به بیند آفتاب  
همچو ماه اندر میان اختران  
همچو بینی از جهان انصاف ده

و در کتب از بعضی نگارنده این شعر مذکور  
ست لکن اوقات در ایشان  
دارد و گاه به بکافت فارسی  
و در کتب عربی و فارسی  
موجود است و در بعضی  
مکانها



فغان را از دوزخ و دوزخ  
 بهشتی گفتند که در دوزخ  
 و دوزخ گفتند که در دوزخ  
 علیه و سلم در غده نخل حضرت  
 عثمان کی بعد وفات دینی  
 در آمد بود ۱۲

فغان را از دوزخ و دوزخ  
 بهشتی گفتند که در دوزخ  
 و دوزخ گفتند که در دوزخ  
 علیه و سلم در غده نخل حضرت  
 عثمان کی بعد وفات دینی  
 در آمد بود ۱۲

بسیار شدیم در مصاف و کارزار بس که خوردیم بس و دم زخم گران بی سلاح این مرد خفته بر زمین بهیبت حقست این از خلق نیست هر که رسید از حق و تقوی گزید چونکه عثمان آن عیان را عین گشت	همچو شیران دم که باشد کارزار دل قوی تر بود و ام از دیگران من بهیبت اذام لرزان چو نیست بهیبت این مرد صاحب حق نیست ترس از وی جن انسان برید نور فائض بود ذی النور گشت
--	---

فغان را از دوزخ و دوزخ  
 بهشتی گفتند که در دوزخ  
 و دوزخ گفتند که در دوزخ  
 علیه و سلم در غده نخل حضرت  
 عثمان کی بعد وفات دینی  
 در آمد بود ۱۲

باب پنجم در وصف عثمان بن عفان رضی الله تعالی عنه قصه عثمان که بر منبر بر رفت منبر بهتر که سه پایه بدست بر سوم پایه عمر در دوزخ خویش دور عثمان آمد و بالامی تخت پس سواش کرد شهنشای بفضول پس تو چون جستی از ایشان برتری گفت اگر پایه سوم را بسپرم گرد و دم پایه شوم من جایی جو هست این بالامقام مصطفی بعد از آن بر جایی خطبه آن و دود	چون خلافت یافت بشتابانیت رفت ابو بکر و دو و سه پایه نشست از برای حرمیت اسلام خویش بر شد و نشست آن محراب است کان نشست ستن بر برای رسول چون بر نشست تو از ایشان کتری و هم آید که مشال عمر تم گویم مثل ابو بکر است او و هم مثل نیست با آن شمر تا بقرب عصر لب خاموش بود
---	--

فغان را از دوزخ و دوزخ  
 بهشتی گفتند که در دوزخ  
 و دوزخ گفتند که در دوزخ  
 علیه و سلم در غده نخل حضرت  
 عثمان کی بعد وفات دینی  
 در آمد بود ۱۲

گفت اور ایک مسلمان سعید  
تابیابی صد نجات شری  
آنکه دارد دشتیج عالم بایزید  
کان فرون آمد ز کوشته های جان  
لیک در ایمان اوبس مؤمن  
بس لطیف با فروغ و با نورست  
گرچه محرم هست محکم بر زبان  
فی بدان مسلیتم و فی اشتهاست



۴۰

	باب نهم در صلوة	
--	-----------------	--

عاشقان خود فی صلوة و رکوع  
که در آن سر است آن پانصد هزار  
سخت مستقیمت جان جانان  
استیعنوا منه ضربه و الصلوات  
رُوبد و آری بطاعت چون کند  
که بر آید جان پاکت از نماز  
در صفند اندر قیام الصائون  
میرود سوخته صفی کان ناخوش  
که ترا در آسمان بودست بزم  
بهیچ شمع می پیش محراب امی غلام  
طاعت او کار صاحب دوست  
کار کن جان پدر بسیار کن  
بر در حق کو فتن حلق و وجود  
بهر او دولت سری برین کند  
قرب جان شد سجده ابدان ما

[illegible]

آئینہ صدیقش سے ایمان بود	چون شمارا دید زان فائز شود
آئینہ نامش باشد معنیش فی	چون بیابان را مغاز گفتنی
عشق اورا در ایمان بگشود	چون بایمان شما او بنگرد
هر و نحو هر عضو را و در جدا	آمده اند خبر بر هر دعا

## باب ششم در طهارت

چونکہ استنطاق بینی می کنی	بوی جنت خواه از رب غنی
تا ترا آن بوکش سوسوی جان	بوی گل باشد دلیل گلستان
تو طفل و زریست در بهر مر ترا	میرد تا خلد و کوثر مر ترا
بشیخ اول خود و از وی بوی غلظت بگشود	بوی افزون جوئی کن دفع ز کام
بر نمی داری سوا این باغ کام	تا که آن بو نور چشمانت شود
تا که آن بو جاذب جانت شود	بوی او را جانب کوئی برد
بینی آن باشد که او بوئی برد	کی تو از گلزار وحدت بوبری
تا زهر و از شکر در ننگد ری	این بود که از دنا تم پاک کن
چونکہ استنجا کنی و در سخن	دستم اند شستن جانت نیست
دست من اینجا رسید این بشت	دست فضل خویش بر جانم رسان
ای ز تو کس گشته جان ناکسان	زانسو صدر انقی کن ای کریم
حدس من این بود که دم من بسیم	از حوادث تو بشو این دست را
از حدت شستم خدا یا پوست را	

فهرست کتاب استنطاق  
درین مقام بیان آمده است  
بسم الله الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام علی سیدنا محمد  
وآله الطیبین الطاهرین  
الطاهرات



روز ۱۲

لب فرو بند از طعام و از شراب  
این دہان بستی دہانی باز شد  
در جهان گر لقمہ و گز تر تبست

سوی خوان آسمانی کنج شستا  
کو خورندہ نقیبہ سایی راز شد  
لذت افسوح محو لذت

بازار محلی در کربلا  
کدام نوعی صنایع دستی را می بینید؟  
چرا این صنایع را می بینید؟  
این صنایع چه مزایایی برای شما دارد؟

۱۲  
 دلا دلاں را خود را کہ خواہد  
 خواہد شد یعنی خدا را  
 دوست ۱۲  
 خدا را برینا بدین  
 از عالم کہ مردم از عالم خود را  
 زانکہ حق کی کند باران  
 از آسمان نمی بارند چو خط  
 می افتد و چنان نعل زان  
 در مردم خواجه سگر درویش  
 می آید ۱۲

مجلس ۱۲  
در بیان فضیلت و جلال  
و کرامت و شرف و بزرگواری  
و بزرگواری و کرامت و شرف و جلال  
و کرامت و شرف و بزرگواری

خبر منہ

## سازکات کی

1

له نرفیف

یعنی بزیان بجان

باله بجائی کر که

خورد خوان باز

طبیعت پیش روی

گزارد ۱۱

له نرفیف

یعنی بزیان بجان

باله بجائی کر که

خورد خوان باز

امی پدر الا انتظار الا انتظار	از برای خوان بالا مرد وار
هرگز سینه عاقبت قوتی بیافت	آفتاب دولتی بروی بتافت
ضیف باهت چو زاشی کم خورد	صاحب خان آتش بهتر آورد
سر بر آور همچو کوبی امی سند	تا نخستین نور حق بر تو زند
کان سر کوه بلند مستقر	هست خورشید سحر را منتظر
نفس تو تاست نقلست بید	وانکه رحت خوشه عنبی ندید
خوی معده زمین که وجو باز کن	خوردن ریحان و گل آغاز کن
معده را خون بدان ریحان و گل	تا بیابی حکمت و قوت رسل
معده تن سوی کبدان می کشد	معده دل سوی بیکان می کشد
هر که کاه وجو خورد و قربان شود	هر که نور حق خورد و قرآن شود
ماده عقلست فی نان و شوا	نور عقلست امی پسر جانرا غذا
گر خوری یکبار از ان ماکول نور	خاک ریزی بر سر زبان تنور
نیم تو مشکست و نیمیشک من	هین میفرایشک افزا مشک من
معده را بگذار و سوی دل خرام	تا که بی پرده زحق آید سلام
کین جهاد و صوم سختست خوش	لیک این بهتر بعد امی مومن
رنج کی ماند می که ذوالمنن	گویدیت چونی تو امی رنجور من
این دمان بر بند تا می عیان	چشم بند آن جهان خلق و دمان

بازن سائیکه سوزناختی  
خوشه اول بس کرده  
لبسته جامه ۱۱  
نور معده من  
یعنی بزیان بجان  
خوردن بسوی کبدان  
و کبدان در سحر کاهان  
بیکه دران کاه و باسی جویان  
جمع سازند حاصل آنکه  
بیکه خوار میشد اهل بسوی آن  
دنیای نانی باشد و دم  
و قناعت بسوی لذت  
افزودی می کرد ۱۲

له نرفیف  
یعنی بزیان بجان  
باله بجائی کر که  
خورد خوان باز  
طبیعت پیش روی  
گزارد ۱۱

له نرفیف  
یعنی بزیان بجان  
باله بجائی کر که  
خورد خوان باز  
طبیعت پیش روی  
گزارد ۱۱

در دمان و آزار ۱۲  
نیمه سینه غیب  
دنیای باز دانی  
از خوردن غذا می  
هر گاه که دمان را

کمره استیقه بول کردن خوش  
 است یعنی میل غذاست  
 جهانی لذات روحانی ۱۲  
 یعنی اسه و عیض  
 و بیمار دل میل کن از بره  
 در مان مای تیر ۱۲  
 یعنی ای زندان  
 زگر و طعام مرا بجاست  
 که نجات یاب ازین زندان  
 اگر داری دقت و طاقت آری  
 افطار را که ترک نشیر باشد  
 یعنی ترک طعام ۱۱  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

<p>             کمین غذای خربودنی زان حُر              لقمهای نور را آکل شوی              بر چنان دریا چشتی شو سوا              کم خور آن نان که نان آب تو برد              شاخ جان در برگ ریشت و خزن              این ببايد کاستن آنرا فرو              تا بر وید در عوض در دل سمن              تا نماید وجه لا عین را است              پر ز مشک و دُر اجملای کنی              انما الدنيا جُ تبديل الفدا              جمله الله بهر تبديل المزاج              سون تجی ان تحملت الفطام              افتقد با و از سج کُن نافر              و افق الاملاک یا حیة البشر              تارهی همچون ملاکت از اذی              تا که حوض کوشری یا بی به پیش              در رفتی در لوت و قوت شریف         </p>	<p>             زین خورشها لذلک باز بر              تا غذای اصل را قابل شوی              آن طعام الله قوت خوشگوار              چشم گریان با دیت چون طفل خرد              تن جو با برگست روز و شب از ان              برگ کن بی برگی جانست زود              اقراض الله قرض ده زین برگ تن              قرض ده کم کن ازین لقمه تن              تن ز سر گین خویش چون خالی کنی              یا خیر فی البطن غریج لکذا              یا مریض القلب ج للعلاج              ایها المحبوس فی زمن الطعام              ان فی الجمع طعاما وافر              اعتمد بالنور کمن مشل البصر              چون ملک تبیح حق را کم غذا              اندکی زین شرک کم کن بهر خویش              وارهی زین روزی ریزه کشیف         </p>
--	---

اشکیم بر پوت دان بازار دیو  
 جوع خود سلطان دار و هاست  
 گز نباشد جوع صد رنج دگر  
 رنج جوع اولی بود خود زان عمل  
 رنج جوع از رنجها پاکیزه تر  
 جمله ناخوش از مجاعت خوش شود  
 آن کی میخورد نان مخفیه  
 گفت جوع از صبر چون دو تاشود  
 پس تو انم که به حلو اخورم  
 لذت از جوعست فی از نقل نو  
 هر که را در مجاعت نقد شد  
 خود نباشد جوع هر کس از بون  
 جوع مرخصان حق را داده اند  
 جوع هر حلف گدار کی دهند  
 که بخور که هم بدین ارزانی  
 از برائے غصه نان سوختی  
 جوع رزق جان خاصان خدا

تا جبران دیور ادرو می غریو  
 جوع در جان نه چنین خواشین  
 از پی هیضه بر آرد انوسر  
 هم ملطف و هم مخفیت هم عمل  
 خاصه در جوعست صدفع و هنر  
 جمله خوشهائی مجاعت رد بود  
 گفت سائل چون بدست میرسد  
 نان جو در پیش او حلوا شود  
 چون کنم صبر صبوران لا جرم  
 با مجاعت از شکر نان جو  
 نوشتن با جز و جز و عقد شد  
 کین علف زایست زندانه برون  
 تا شوند از جوع سیر و درمند  
 چون علف کم نیت پیش انهد  
 تو نمی مرغ مرغ نانی  
 دیده صبر و تو کل و خستی  
 کی زبون همجو تو گنج گداست

۵۰  
 در شکر پوت بینی  
 شکر از غذاست که تابان  
 شکر درین بیکاسه آمالی  
 رازند  
 ۵۱  
 حلیف گز  
 بی بیاسیل باشد هیچ  
 ۵۲  
 ۳۹  
 برب گز  
 باشد خوش زانکه نماید حق  
 نان جو از شکر لذت یافد شود  
 ۵۳  
 گز گز  
 صبح الزاج و تند دست اند  
 ۵۴  
 بیکاسه نان فارسی و یا  
 بچهل بریشان و بیکاسه ۱۴۰

بیاض: ۱۲

که کعبه یعنی خانه  
چنان ذات من خانه  
است انسان من خانه  
در حدیث قدسی آمده  
و این است که

مسجدی کان اندرون اولیاست کعبه هر چند سی که خانه بزاوست تا بگردانخانه را در می زرفت چون مراد می خدا را دیده خدمت من طاعت محمد است تا دل مرد خدا نماند بدرد کعبه نادیده مکن زور و متاب قطره دل را یکی گوهر فنا قطره علم است اندر جان من	سجده گاه جمله است منجا خداست خلقت من نیز خانه ستر اوست و نذرین خانه بجز آن حی زلفت گر و کعبه صدق برگردیده تا نه پنداری که حق از من جداست هیچ قومی را خدا رسوا نکند از قیاس الله اعلم بالصواب کان بدریا ها در گرد و نهان داد وار هانش از هوا در خاک تن
---	---

### باب سیزدهم در علم

خاتم ملک سلیمان است علم آدم خاکی زحق آموخت علم نام و ناموس ملک را در شکست بوالبشر چون علم الاکسار گشت اسم هر چیزی چنان کان چیز است اسم هر چیزی تو از دانا شنو هر لقب کو داد آن مبدل نشد	جمله عالم صورت و جانست علم تا بهنتم آسمان افست و علم کوری آنکس که در حق و شکست صد نه ایران علمش اندر هر گشت تا پایان جان او را داد است ستر رمز علم الاکسار شنو آنکه حقیقتش خواند او کامل نشد
---	--

ارباب عالم را در دل  
مومن مقام حضرت کبر است  
که دیگر یاد در آن گنج نبی است  
قوله چون مرا نیست  
دیدن مردان خدا و حقیقت  
دین خداست و ریاست  
بزرگان دین بنابر ریاست  
خاک کعبه باشد  
قوله قطره دل را  
یعنی ایند تعالی فیض در نه  
که دل مومن را غایت کرده است  
و انقیاد در پادشاه  
عنده آسمانها  
قوله آدم خاکی اشاره  
است بکرمه علم آدم الاکسار  
آیه که موجب شرف حضرت  
آدم علیه السلام گردید ۱۲

لطف دران جهان را / بمان غافل را / ای طالب / مویان خوانند / قدرت نباشد لهذا / بماند نام کی بداران / ذوق نور و نور

نیابت یعنی جوامع فقط  
نیابت کردن خانه کعبه باشد  
در موردان نداردین  
ویدار رب البیت بیست  
جناب کعبه باشد ۱۲

قبله عارف  
یعنی عارفان همیشه  
طالب وصال همیشه

باشند و فلاسفه همیشه  
در خیالات غاصه بوده  
از معرفت الهی محروم

کافه اند ۱۲  
یعنی غافل عقل  
فلاسه و هم در خیال نشد  
که جوهرات را عقل

تجسس کنند ۱۲  
توله ابلهان  
یعنی در غفلتیم چه خبر دارد  
حاصل شود که بر اهل ان خیال  
سرد مانند ۱۲

باش فارغ تراز انباشته توله دران ناز نینان عزیز کاسه بر کاست و مان بر نان هم راه لذت از درون ان فی برون قصر چیزی نیست میران کن بنا توت جبریل از مطبخ نبود تا چنین این توت ابدال حق کعبه جبریل و جانه اسرار	که درین مطبخ توبی نان البستی کی ترا دارند بی جوز و موینز از برای این شکم خواران عالم ابلی در ان جستن قصر و حصون کنج در ویرانه است ای میران بود از دید اخسلاق و دود هم زحق و ان نه از طعام و نه از طبق قبله عقیده ابطون شد سفره
--	---

### باب دوازدهم در حج

حج زیارت کردن خانه بود کعبه مردان نه از آب و گلست قبله عارف بود نور وصال قبله زاهد بود یزدان بر قبله معنی دران صبر و درنگ قبله باطن شینان فوالمنن ابلهان تعظیم مسجد میکنند آن مجازست این حقیقت انحران	حج رب البیت مردانه بود طالب شکر بیت الله دست قبله عقل مفلس شد خیال قبله مطمع بود همیان زر قبله صورت پرستان نقش سنگ قبله ظاهر پرستان روئی زن در جفائی اهل دل جد میکنند نیست مسجد جز درون سروران
--	---



تو همیدانی یَجُوزُ و لَا یَجُوزُ  
 این رو آن ناروادانی تو لیک  
 گر چه دانی وقت علم ای امین  
 چون بارک نیست بتو این علوم  
 چونکه یک لحظه بخوردی بر زلف  
 روز حکمت خود علف کان را خدا  
 فهم ناکروی به حکمت ای رهی  
 دانشی باید که صلش زان سست  
 حکمت دنیا فزاید طن و شک  
 دل و نشها بشنند این فریق  
 چون سجلی کرد اوصاف قدیم  
 چون شدی بر با مهای آسمان  
 و کنی خدمت سجوانی یک کتب  
 جان جمله علمها نیست این  
 چیست توحید خدا آموختن

چون علمها نیست این

چون سجلی کرد اوصاف قدیم

چون شدی بر با مهای آسمان

و کنی خدمت سجوانی یک کتب

خود ندانی تو که حوری یا عجز  
 تور وایا ناروالی مین تو نیک  
 زانت نکشاید و دیده عیب مین  
 خوشترن گوی کن و بگذر ز شوم  
 ترک فن کن مطلب رت المین  
 بی غرض دوست از محض عطا  
 ز آنچه حق گفتت کلمه امن رزقم  
 زانکه هر فرعی با صلش رهبرست  
 حکمت دینی بر د فوق فلک  
 زانکه این دانش نماند این طریق  
 پس بسوز و وصف حادث اکبر  
 مست باشد بتجوی نروبان  
 علمهای نادیده یابی زجب  
 که بدانی من کیم در نیوم دین  
 خوشترن را پیش واحد سوختن

باب چهاردهم در توحید	
شرح را توحید الله خوشترست	غیر حاضر دست پامی دیگرست

له توحید چون سب  
 یعنی هر که ترازو علمهای  
 فائده حاصل شود پس یکی  
 که خود را با یک کنی تا از شومی  
 این علمها نیست این  
 توحید روز حکمت  
 رخص و دانش خود را برود  
 که ایند تعالی بی غرض تران  
 درین صنعت صفا نمود  
 توحید چون چشکی که رنجی  
 چون خجالت آید بی سستی  
 توحید سلام جلوه کرد از دانش  
 عاوض ایشان از اسوخته نیک  
 ببارگوردا نید وصف دیگر  
 پیدا شد  
 توحید در کنی نمی تواند  
 بسیار خدمت الی عرض کرد  
 موجب حصول علوم عظیم است  
 سردی باشد  
 توحید روح را این  
 بکار و در طلب توحید با  
 خوشترست در سبک توحید  
 دست و پای دیگر باشد  
 سودا دست و پای فانی

به آدمی را باید که علم را در روزگار  
 نفسانی ضایع سازد بلکه آنچه  
 حاصل علم است از آن بهره مند  
 گردیده باشد ۱۲  
 که اینک علم را در دست  
 عملی نمایند مثال آن  
 باشد که به دست علم بارگردد  
 بخشد چنانکه این عالم  
 در سوره جمع و آنجا  
 اسفار فرموده است ۱۳  
 توفیق خواب از اینجاست  
 گرفته اند خواب عالم بیدار  
 دل به بیداری جا بل  
 غافل باشد ۱۴

این یکش تو بر هوا این بار علم  
 علم چون بر دل زند یاری شود  
 گفت ای زخمی اسفاره  
 علم کان نبود ز حق بی واسطه  
 یک چون این بار را نیکو کنی  
 خواب بیدار است چون باد است  
 این یکش بهر هوا این بار علم  
 در ولت بینی علوم انبیا  
 طالع غیبیست علم و معرفت  
 علم چون آموخت سگ است از ضلالت  
 سگ عالم گشت شد جالاک ز  
 علم دریاست بید و کسار  
 اگر هزاران سال باشد عمر او  
 امی بسا عالم ز دانش بی نصیب  
 صد هزاران فضل دارد از علوم  
 و اندا و خاصیت هر جوهری  
 قیمت هر کالهی میدان که چیست

سینه

تا شوی را کب تو بر هوا علم  
 علم چون بر تن زند یاری شود  
 بار باشد علم کان نبود ز مهر  
 آن نباید همچو رنگ ماهی شطه  
 بار بر گیرند و بخت شدت حوی  
 وای بیداری که با نادان نشست  
 تا به بینی در ورون انبار علم  
 بی کتاب و بی مغیبه و آوشتا  
 طالع خفیه است ای تو خیر صفت  
 میکند و میشاه صیب حلال  
 سگ عالم گشت شد ز جهات  
 طالب علم است غواص سمار  
 او نگر و دیر خود از جستجو  
 حافظ علم است آنکس بی نصیب  
 جان خود را می نداند این ظلم  
 در بیان جوهر خود چون خری  
 قیمت خود را ندانی حقیقت

عارفان را غایب گشته می بینند گفت شاه ما نه صدق و صفا		از غم و احوال آخر فارغند آنچه با ما می گشت آنهم زماست
باب پانزدهم در صدق		
صدق جان دادن بود همین سابقا این غرض از چهار است اول دو یعنی ریش راست آرام دست و نیا را مد ز گفتار دروغ آن دروغت این تن فانی بود جو هر صدقت خفی شد در دروغ سالحا این دروغ تن پیدا و فاش کو و کی گیر پی جوز و مویر پیش دل جوز و مویر آمد جسد هر که محجوبست او خود کو دست گر بریش و جامه مروستی کسی همین ریش بزمین و ترک نشکن تا شوی چون بوی گل با عاشقا پس قیامت روز عرض اکبر است هر که چون هندوی بدسود است		از نبی بر خوان رجال صد قوا راستیها دانه و ام دست ز اب و روغن هیچ نفوذ و فروغ راست آن جان ربانی بود همچنانکه روغن اندر متن و روغن روغن جان اندر وفانی و لاش پیش عاقل باشد آن بس سهل چیز طفل کی در دانش مردان مردان باشد که بیرون از شکست هر بزمی را ریش و مو باشد بسی ترک این با و منی تشویش کن پیشوا و رهنمای گلستان عرض او خواهد که باز یبوست روزی عرضش نوبت رسواست

له قوله از نبی  
بافهم مراد از قرآن مجید  
تا این لفظ فارسیست و افشار  
است بگوید که در سوره آخر

واقف ۱۲  
له قوله در حدیث است  
اشاره است بحديث شریف  
که آنحضرت فرمودند که  
هیچکس نبی را سزا نیست که  
در رخ پاک می کند ۱۲

له قوله که در حدیث است  
که کسی که نوزدهمین  
بارش بر تو انداخته باشد  
پس آنکس غل گوید باشد که  
از جمیع لذات صوری و مسموی  
بنازه است ۱۲

له قوله هر که چون نبی  
کسی که دخل و بداهل است  
بروز قیامت دلیل درخوا  
خواهد شد ۱۲

له قوله ساکنان داد  
از عارفان و متقیان ۱۱

له یعنی چون از خود  
دوازده هستی که هر کدام یکی از  
فدیه نیست حق الهی در اینجا  
جواب مقدم است بر شریعت ۱۲

له قوله چون ز ساعت  
یعنی هرگاه که انسان خودی

درستی خویش را غافلانه در  
مستغرق است ۱۳

له قوله چون گریه  
در مجلس غم و فراق است ۱۴

له قوله منت از تنزل  
ترتیب منت خود باشد بجنات

در جانب دنیا ۱۵

گر تو پیوندمی بدان شته شته شوی  
برتر اند از عرش و کرسی و خلا  
معدن گریست اندر لامکان  
نور خواهی مستعد نور شو  
و امن او گیسویار لب  
باتو باشد در مکان و لامکان  
لامکانی کاندرو نور خداست  
چون ساعت ساعتی برین شوی  
ای خود دوازده بشوی ۱۱  
گر همی خواهی که بغرور می چور روز  
و و مگو و و بدان و و مخوان  
آفتاب معرفت را نقل نیست  
در درون یکدزه نور عارفی  
سیر عارف بر زمی تا تحت شنا  
عارفان که جام حق نوشیده اند  
بر لبش قفلست و در دل رازها  
هر که را اسرار کار آموختند  
عارفان تو از معرفت فارغی  
شنا ساکنند ۱۲

در بیان  
در بیان  
در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

وزره گر بودی ولیکن مته شوی  
ساکنان مقصد صدق خدا  
هفت دوزخ از شرارش بکشد خان  
دور خواهی خویش بین و دور شو  
کو منزه باشد از بالا و زیر  
چون بانی از سر آزادگان  
ماضی و مستقبل و حال از کجاست  
چون نمادی محرم بچون شوی  
هستی همچون شب خود را بسوز  
بنده را در خواجه خود و مجودان  
مشرق او غیر جان و عقل نیست  
به بود از صد معرفت امی صفتی  
سیر زاهد بر هر یک روزه راه  
رازها دانسته و پوشیده اند  
لب خموش و دل پُر از آوازاها  
مهر کردند و دها نشد و غمتند  
خود همی بینی که نور باز غنی  
بینی روشن ۱۳

فوائد طب مغنون  
بغنی و تحقیق ذات  
مغنون

عزت و آبرو

مرحوم

مستحقان

دوران جنگ

مفتوحہ تہذیبی

پیشکش

و

جند و در حکم

پیشانی

عشق جان طور آمد عاشقا  
جمله معشوقست و عاشق پرده  
چون نباشد عشق را پرده ای او  
عاشق عشقست کاند رنی فنا و  
آتش است این با نیک نای نیست  
عاشقی پید است از زاری دل  
علت عاشق ز علتها جداست  
عاشقی گزینش سر و گزینش سرست  
بر جمیع گویم عشق را شرح و بیان  
اگر چه تفسیر زبان روشنگرست  
چون قلم اندر نوشتن می خستافت  
عقل در شر حرش چون در گل خفت  
آفتاب آمد و یسل آفتاب  
عشقهای گزینی رنگی بود  
زانکه آن سر ز راند و آمدست  
چون شود نور و شود پیدا دغان  
عشق بر مرده نباشد پاکدار

صورتِ ظاہری ۱۲

طو رست و خرمویی صدقاً  
زندۀ معشوقست عاشق مرده  
او چو مرغی مانند بی پروای می او  
جوشش عشقت کاند می فتا  
هر که این آتش ندارد نیست باد  
نیست بیماری چو بیماری دل  
عشق انظرلاب اسرار خداست  
عاقبت ما را بدان سر رهبرست  
چون عشق آیم خجل باشم ازان  
لیک عشق بیزبان روشن ترست  
چون عشق آمد تلم برنج و شگاف  
شرح عشق و عاشقی هم عشق گفت  
گر دلیلت باید از وی رخ متاب  
عشق نبود عاقبت ننگه بود  
ظاهرش نور اندرون دو دست  
بفسر عشق مجازی آن زمان  
عشق را بر حقی و بر قیوم دار

و اما فایده است که عارضی برقی در تمام  
 از یاد آید این فایده را در  
 به انسان که در دوزخ  
 بهر دو یعنی عرق انسان  
 عرق عرق

گوداد ۱۲

عشق است نزار  
او چنانکه ملاجا می فرمود + ولی  
عشق در دل است ۱۲  
فاش زور در عشق یعنی آید  
۵۵ قلمه هر چه بگوید بگوید  
پیش از دیدن زلفش خورده  
باشم بعد از دیدنش و  
بودن بوی خون خلاف آن یکم  
شسته شوم که این را کسی  
دور گردانید یعنی اگر چه  
۵۶ در آغوش من شمع عشق  
خود بایش محال باشد ظاهر کرد  
لاست عاشقانه که محبت جو دوست  
زبان آن را به حرور دهن گنده  
شده ۱۲

عبدالرزاق آفتاب اولیٰ خانی  
عبدالغفور مطلق ذات دارجی  
غلام ہارست کہ وجود خانی از وجود  
خانات شاخ شد

شیخ کہ جو در صورت ظاہری  
تواضع و عجز و تواضع

۱۰ وقت مرگ که در آن حالت بود  
 ایمان چیرنی کار آمدنی نیست  
 بلکه آن زمان هنگام است  
 ایمان انسانست پس بی باید  
 که در آن وقت ایمان خود را در  
 دست بر دیشان محفوظ دارد  
 ۱۱ و پس در آن یعنی هرگاه  
 باشد پس در حالت بیماری  
 روز مرگ چه عجب که ایمان را  
 ۱۲ بیجان می ماند و غفلت  
 ۱۳ یعنی آنکه عاشق  
 از سر و دل بسکیند پس  
 عاشق صادق را لازم نیست  
 از خون جان مشق را بگذرد  
 و از زلفت کند ۱۴

<p>تا بتابد نوز او بی گفتگو                  تن فاشد و آن سجاتا یوم دین                  تا بد باقی بود بر جان عاقبت                  تا بد باقی بود در غایت بدین                  و بود دلال در ایمان شود                  اندران تنگی بیک برقی است                  قصد آن دلال جز تخریق نیست                  صدق را بهر خیرت لی میدی                  همچو طفلی می ستانی گردگان                  نیست نادر که بود اینست عمل                  کوز بهیم جان ز جانان میرسد</p>	<p>در غایت بدین                  در غایت بدین                  در غایت بدین                  در غایت بدین                  در غایت بدین                  در غایت بدین                  در غایت بدین                  در غایت بدین                  در غایت بدین                  در غایت بدین</p>	<p>صدق میخواهد گواه حال او                  برق و فر روی خوب صادقین                  رنگ شک رنگ کفران نقاق                  رنگ صدق رنگ تقوی یقین                  چونکه هنگام منراق جان شود                  پس فروشد ابله ایمان را شتاب                  آن خیالی باشد و ابرق ن                  این زمان که تو صحیح و فیهی                  می فروشی زمانی در دکان                  پس در آن رنجوری روز اجل                  اتمی فسرده عاشق مسکین نمد</p>
<p>وای طیب جمله علتها کس ما                  امی تو افلاطون و جالینوس ما                  تا بگویم شیخ در و اشتیاق                  کی بود چون عاشقان و لهنن                  کوه در رقص آمد و جالاک شد</p>	<p>وای طیب جمله علتها کس ما                  امی تو افلاطون و جالینوس ما                  تا بگویم شیخ در و اشتیاق                  کی بود چون عاشقان و لهنن                  کوه در رقص آمد و جالاک شد</p>	<p>شاد باش ای عشق خوش سودا                  امی دو امی نخوت و ناموس ما                  سینه خواهم شمره شمره از فراق                  عاشق تصور و تم خویشستن                  جسم خاک از عشق بر افلاک شد</p>

این قوت در غایت  
 بیجا و بیخیزد و نام  
 جان و دشت و خشن و  
 بد و بدی که در عالم  
 بدیل بدست علم نمی شود  
 بد است که کمال آن  
 می دانند و دانش آن  
 از درین بحث ترا  
 از خورازی و افکار  
 است و تعلیمات آن  
 است و تعلیمات آن

نایب بایز او بجهت  
 ماهم اوستان این می بودیم  
 عاشقان را نه فرس سوز نیست  
 سخت تر شد بنام از پند تو  
 آن طرف که عشق می افزود و دور  
 اندرین بحث از خیره بیند  
 لیک چون من لم یبق لم یدر بود  
 آنکه از زحمیدر عشقت و لب  
 تو گمراهی و میرا و شوی  
 عشق میگوید گوشت و پوست  
 گول میکن خوشش را نچه شو  
 بر درم ساکن شود بینانه باش  
 تا به بینی چاکشی زندگی  
 صدق عاشق بر جامی می تند  
 غیر ازین معقولها معقولها  
 چون بازی عقل در عشق محمد  
 آن زمان چون عقلها در باختند

این عادت از بعضی شیخ این الفاظ آمده است که در کتاب کمال الدین

عشق او در جان ما کاریده اند  
 عاشقان در گهر وی بوده ایم  
 برده ویران خراج و عیش نیست  
 عشق را شناخت دانستند تو  
 بوخنیفه شافعی در سے نکرد  
 فخر رازی راز و ابر دین بک  
 عقل تخمیلالت او حیرت فزود  
 لیک او کی گنج اندر و ام کس  
 رام بگذاری بد ایم او روی  
 سمید بودن بهتر از صیاد است  
 آفتابی را را باکن ذره شو  
 دعوی شمع کن پروانه باش  
 سلطنت یا بی نهان در بندگی  
 چه عجب که بر دل و انا زند  
 یا بی اندر عشق با فر و بها  
 غشرا مشالت دهد تا به مقصد  
 بر رواق عشق یوسف تا خستند

که در حالت نزاع و بیجهت  
 ایشان سلطنت و بیجهت  
 شیخ نجم الدین کبری و خود و عیال  
 دست نشان را کی یافت دان  
 علم حکمت در اخلاص بیخ فایده  
 ایشان بخوبی پس معلوم شد  
 معرفت از دوی خلق این علم  
 عقل خاص و معارف و فزود  
 از دست نشان نمی شد  
 از دست نشان که در این علم  
 که در بعضی بی دانش و بی ادب  
 چون امام موسی و از فزود  
 با بی دانشی نهفت و بی ادب  
 با بی دانشی نهفت و بی ادب  
 عشق حقیقی هر کی بی بد و نیست  
 غنی انصیب هر کی نگردد  
 گفتن از راه آهسته می گویند  
 زبانه که در راه آهسته می گویند  
 هر کلمه از صفات عاشق معلوم  
 غیر از این معارف و فزود  
 بر کلمه از صفات عاشق معلوم  
 غیر از این معارف و فزود

باشد  
 از فزود و از فزود  
 از فزود و از فزود  
 از فزود و از فزود





عقود و انعامات

تکلیف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

五

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتابخانه ملی افغانستان

کے لئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مفتاح

۱۰۰

زانکه نرد عقل هر دانه است  
 بنگر این شتی خلقان غرق عشق  
 عاشقان در سِلِ تنده افتاده اند  
 از قح گر در عطش آبی خورید  
 آنکه عاشق نیست او در آب  
 صورت عاشق چو نانی شد درو  
 کی رسد این خائفان در گر عشق  
 و یو اگر عاشق شود هم گوی بُرد  
 مایه در بازار دنیا این ز رست  
 خواب را بگذر اسی چشم پدر  
 عشق را پانصد پرست و هر چه  
 زاهدان با ترس میتا ز دنیا  
 شرح عشق ازین بگویم بر دوم  
 زانکه تاریخ قیامت را حدست  
 عشق را و صافِ خدای بی نیاز  
 توبه کرم و عشق همچون از دها  
 عاشقی و توبه با امکان صبر

آنکه باشد ریده شورانده هست  
از واهی گشت سویی خلق عشق  
بر قضای عشق دل بنهاد اند  
در درون آب تن را ناظر اند  
صورت خود میند ای صاحب نظر  
پس در آب اکنون کز ایند بگو  
کاسمان را فروش ساز دور عشق  
جبر سبکی گشت وان دیوی مبرد  
مایه اسباب عشق <sup>بانی</sup> او و چشم ترست  
یکشبی بر کوی بیخوابان گذر  
از فراز عرش تا تخت الترنی  
عاشقان پیران تراز برق دهوا  
صد قیامت بگذرد و از ناتمام  
حد کجا آنجا که وصف ایزدست  
عاشقی بغیر او باشد مجاز  
توبه وصف خلق و آن وصف خدا  
این محالی باشد ای جان بر سر

ماشاء اللہ وہ نبودم کلکامہ  
از قلم حکیم

آن از دلم از تاب  
به پیش آمد از اونی که  
جگن

نجات یافتگان ان مارکیٹ

بنیادیت قبیح منہج رواج  
یکریختیاب نشان از

و قیاسی  
عالمی شاعری کا جوہر  
نور محمد

اصلی از بیان مانی  
خانجی خود منفردانند که من  
نیستی کیست که من

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
وَعِشْ إِلَى اللَّهِ

مسانی جان بخش و مفرح شدند

که در روز شنبه می گذرانید

فوق العادى / ايدى بانصاف

بایست که همین

توڑی تازہ ذرا سوکے کہ پائندہ

۱۳۰۰ قمری

اشق همدان  
ایمان است و عشق

فہم است ۱۲  
ایم دارشماست  
ایمانداران و فقیہان  
میرزا غوثی از قزوین بسیار  
مبعوث حق تعالی  
وہم کہند و

عقل جان از سر زدن نمی آید  
 بعد از این زودند ۱۲

عقل تو که وقت آن می آید  
 تا حال روز قید در دوزخ  
 را بپایان عبادت نمی آید  
 آن رسید که بر حق عالم خلافت  
 از روی شایسته بیان تو خبر  
 کنم و منور کنی را تا نیم ۱۲

عقل تو که عشق و ناموس  
 ۵۰  
 یعنی که عاشق صادق  
 هستی نامی و نشانی مجبور  
 این تو که است را بگذران تا در شمع  
 عاشقان و رانی عشق را  
 با بیک ناموس موافقی  
 نباشد ۱۲

عقل شان یکدم تنبیه باقی عمر  
 اصل صد یوسف جمال و الجلال  
 ای عدو شرم و اندیشه بیا  
 عاشق من برفن دیوانگه  
 به اشق مستی و بکشاده زبان  
 و وقت آن آمد که من بخیران شوم  
 بوی جانان سوی جانم می رسد  
 باز آمد آب جان در جوی ما  
 ملک دنیا تن پرستان احلال  
 عقل هر عطار کاگه شد از و  
 اثر دایمی ناپدید و در با  
 عشق قهار است و من مقهور عشق  
 برگ کاهم پیش تو ای تند باد  
 در گنج عشق در گشت و شنید  
 عشق و ناموس ای برادر است  
 نعره ستانه خوش می آیدم  
 هر چه غیر شورش و دیوانیست

عقل جان از سر زدن نمی آید  
 بعد از این زودند ۱۲

سیر شدند از خرد باقی عمر  
 ای کم از زن شوفا می آید  
 که دریدیم پرده شرم جیا  
 سیرم از فتنگی و فرزانگی  
 الله الله اشتر می برانوان  
 جسم بگذارم سر لاشه جان شوم  
 بوی یار مهر با من می رسد  
 باز آمد شاه ما در کوچه ما  
 ما غلام ملک عشق بی زوال  
 طبلهار را ریخت اندر آب جو  
 عقل همچون کوه اورا که با  
 چون شکر شیرین شدم از شور عشق  
 من چه دایم که کجا خواهم فدا  
 عشق در ایست تفرش ناپدید  
 بر در ناموس ای عاشق است  
 تا ابد ای جان چنین می بایدم  
 اندرین ره دوری و بیگانگی است

۴۱ قوت بدین غایت یعنی از هر چه بدست آید  
 انسان از آن استفاده کند  
 گر دید در دشت خالی یافت نورینت در  
 جلد ناخته ۱۲  
 از در طبع عشق بی آن صد کالبد دارد که  
 در جوت جاودانی و حسن ز در باشد نهان  
 ۴۲

<p>                     خانه را من روفتم از نیک و بد                      چونکه با حق متصل گردید جان                      دین من از عشق زنده بود و نیست                      چون غبار تن بشد با هم تافت                      عشق از زرد صد چرخه کالبد                      خاصه خرقه ملک دنیا بر سرست                      غرق عشق شدم که غرقست اندرین                      رستم از آب و زنان همچون ملک                      بیغرض نبودم و بگره دشن در جهان                      هر چه گوید مرد عاشق بوی عشق                      ساها پیرم بپژ و بالهست                      می دوم یعنی نمی ارزد بدین                      عشق جانان کو غذا می شفت                      عاشقان را کار نبود با وجود                      عشق را با حق و با شش کار نیست                      عاشقان اندر عدم خمیه زدند                      بال نی و گر در عالم می پرند                 </p>	<p>                     خانه ام پرست از عشق احد                      ذکر آن اینست و ذکر اینست                      زندگی زین جان و سرنگ نیست                      ماه جان من هوای صاف نیست                      که حیاتی دارد و حسن و خود                      پنج و انگه مستیش در دست                      عشق تها می اولین و آخرین                      بیغرض گردم برین در چو فلک                      غیر جسم و غیر جان عاشقان                      از دلفاش میجد در کوی عشق                      ساها چه بود هر هزاران ساها                      عشق جانان کم بدان از عشق جان                      بند هستی نیست هر که صافست                      عاشقان راهست بی سرایه سود                      مقصد او جز که جذب یا نیست                      چون عدم کی نگ و نفس احدند                      دست نی و گوز میدان می بند                 </p>
--	---

۴۳ جنم فانی هیچ نمی ارزد  
 توده فانی خور  
 ملک دنیا هیچست و چه جز  
 با وجود این زبانی موجب کشت  
 ۴۴ قوت بل نفس نبوی  
 کس در زبانی غرض شفتی  
 غرضی است یا نمی کند خواهد  
 آخرت دارد یا مع دنیا شفتی  
 که از هر دو عالم در شکی دارد  
 ۴۵ یعنی عاشق هر چه بد  
 از هر چه خوش بودی عشق می آید  
 توان سخن از حکایات عشق  
 بناست ۱۲  
 ۴۶ یعنی این تماش  
 بجای می برد زیرا که انسان در  
 تماشایان جود و شفتی  
 که بهست می آید پس مثل شدن  
 عشق از طلب نماند چگونه  
 باید داشت ۱۲  
 ۴۷ توده عشق را در  
 از هر چه خوش نشان در جهان  
 و کاف در معرله آدم  
 زان یعنی عاشق را  
 بدان دان کاری  
 مانند و معرله  
 و من سوزن یعنی  
 بلند و بس ۱۱

بنده آزادی طمع دار و زهد  
 بنده دایم خلعت اورا رجوت  
 و ورگرد و نه از موج عشق دان  
 همچو سنگ آسیا اندر مدار  
 عشق بشکافد فلک را صد شکاف  
 عشق جوشد بحر را مانند دیا  
 با محمد بود عشق پاک جفت  
 منتی عشق چون او بود و فرد  
 گزنبودی بهر عشق پاک را  
 من بدان افراستم حیرت سنی  
 خاک را من خوار کردم یکسری  
 خاک را دادیم سبزی نمی  
 با تو گویند این جبال را سیات  
 لحم عشق را نیار و خور و دو  
 تا تو باشی در حجاب بوالعشر  
 زمین گذر کن پند من پذیر برین  
 فهم کن موقوف آن گفتن مباحش

عاشق آزادی نخواهد تا ابد  
 خلعت عاشق همه دیدار است  
 گزنبودی عشق بفسردی جهان  
 روز و شب گردان و نالان بهر  
 عشق لرزاند زمین را از گدازان  
 عشق ساید کوه را مانند ریک  
 بهر عشق اورا خدا لولا گفت  
 پس مرا و را ز دنیا تخصیص کرد  
 کی وجود می داد و می افلاک را  
 تا بلند می عشق را فهمی کنی  
 تا زوای عاشقان بوی بی  
 تا ز تبدیل فقیر آگه شوی  
 وصف حال عاشقان اندر شب  
 عشق معرست پیش نیک و بد  
 سر می در عاشقان کمتر نگر  
 عاشقان را تو بچشم عشق بین  
 سینه های عاشقان را کم خراش

۱۱  
 کیفیت خاک که گاهی خشک گاهی  
 تر باشد دلیل است بر تغییر حالات  
 مومن ۱۲

۱۳  
 در ظاهر ذلیل خواریست مگر در حقیقت  
 بهر قدر صفات در ذات نهد  
 در این چنین حال عاشق را بوی

۵۲  
 باب ۱۲  
 تا تو باشی یعنی اوست

۱۴  
 انسان در حجاب نیست باشد  
 و از سر زخمی عاشقان که گویند  
 بگوید زخما را چشم خفاست و دیده  
 و به درمات آنها نگاه میکند

عجب عجب

عجب عجب

عجب عجب

یا مَنیرُ الحَسَدِ یا رُوحَ البَقَا  
 لی حَبِیبُ حُبِّهِ اَیْشَوِی الحِشَا  
 پاری گوگرچه تازی خوشترست  
 بوی آن دلبر جو پران می شود  
 بس کنم چون دبستر خطاب  
 چونکه عاشق تو به کرد اکنون برترست  
 عاشقان را شد بدس حسن دوست  
 خامشند و نه تکرارشان  
 درس شان آشوب جرج وز لوله  
 سلسله این قوم جد مشکبار  
 هر که اندر عشق یا بد زندگی  
 عاشقان را شادمانی و غم است  
 عشق آن شعله است که چون بر فرو  
 تیغ لا در قتل غیب حق براند  
 ماند لا اله الا الله باقی جمله رفت  
 عاشقی که عشق بزدان خور و قوت  
 عاشق آنم که هر آن آن است

بدین چون  
 عاشق ز  
 مدح  
 عشق  
 شد

اَجْتَنِبْ رُوحَی وَجُدْ لَی بِاللِقَا  
 کویشا کیشی علی عینِ مَشَا  
 عشق را خود صد زبان دیگرست  
 آن زبانها جمله حیران می شود  
 گوش کن و الله اعلم بالصواب  
 کو چو عیار آن کند بردار درس  
 دفتر و درس و سبق شان روی است  
 میر و تا عرش تخت با نشان  
 فی زیادت است و باب و سلسله  
 مسئله و درست لیکن دور یار  
 کفر باشد پیش او بُزِندگی  
 دست مزد و اجرت خدمت هم او  
 هر چه جز معشوق باقی جمله سخت  
 در نگرزان پس که بعد لاجم ماند  
 شاد باش ای عشق شکرست سوز  
 صد بد پیشش نیز دتره توست  
 عقل و جان در امر یک فرمان است

۱۰  
 زبانی جان بایند و کوش جان  
 زبانی خوش و خوش کن را

۱۱  
 بدیدار خود  
 ۱۲  
 لی حبیب خا بنفع

۱۳  
 دان گویند بی و محبوبیت کردی  
 اول و در بیان میکند و اگر خوار

۱۴  
 که راه و در چشم من برود  
 که راه و در چشم من برود

۱۵  
 بدی دیگرست توجه ندارد  
 بدی دیگرست توجه ندارد

۱۶  
 کمال سلسله هر ساله که  
 کمال سلسله هر ساله که

۱۷  
 قائل که درس عشاق از خود  
 حال است خازن عشاق از خود

۱۸  
 قوله سلسله این بی سلسله  
 عشاق مثل زلف معشوقان پیچید

۱۹  
 سلسله او در هم دارند لیکن در  
 دور و تسلسل مصلحت حکما بگوید

۲۰  
 تسلسل اینها بوی زیارت  
 تسلسل اینها بوی زیارت

۲۱  
 قوله تیغ لام را از کلاه  
 طیب لام لام لام است که لام

۲۲  
 لام همان لام است که لام  
 لام همان لام است که لام

۲۳  
 قلم

۱۰ در میان دل شوق و دل غم  
 نیست که یکی بر عقل و دیگری بر غم  
 ۱۱ فزون فزون چنین چون  
 غلامت که غدا می آید  
 ۱۲ جفا باشد فزون و درون  
 با اعتبار که هر چیز را در فزون  
 ۱۳ بهاش فزون و درون  
 ۱۴ جفاست که از دست  
 ۱۵ نمی آید که عاشقان صدق بگویند  
 ۱۶ جان فزون و درون  
 ۱۷ در دست عشق  
 ۱۸ عشق از آید این سبب  
 ۱۹ عشق از آید این سبب  
 ۲۰ عشق از آید این سبب  
 ۲۱ عشق از آید این سبب  
 ۲۲ عشق از آید این سبب  
 ۲۳ عشق از آید این سبب  
 ۲۴ عشق از آید این سبب  
 ۲۵ عشق از آید این سبب  
 ۲۶ عشق از آید این سبب  
 ۲۷ عشق از آید این سبب  
 ۲۸ عشق از آید این سبب  
 ۲۹ عشق از آید این سبب  
 ۳۰ عشق از آید این سبب

عشق چون در سینه منتر انگشت  
 هر کجا شمع بلا فسر و خند  
 مرد را این درد در خون افکند  
 تو ممکن آمد بد از گشتن که من  
 گر بریزد خون من آن دوست  
 گر بریزد خونم آن روح الامین  
 چون چنین و چون زمین خوشخوارم  
 گوهران بر جانم خشم خویش  
 عشق چون دعوی جفا دیدن گواه  
 چون گوشت خواهد این قاضی منج  
 عشق از اول چهره اخونی بود  
 تو یک خواهری گریزانی ز عشق  
 چون تو عاشق هستی ای نرگدا  
 تا خیال دوست در اسرار است  
 ز مودم من در زندگیت  
 اقمونی اقمونی یا ثقات

جان آنکس از هستی دل گشت  
 صد هزاران جان عاشق سوختند  
 سرنگون از پرده بیرون افکند  
 نقشه زارم بخون خویشتم  
 پایی کوبان جان بر افشا نم  
 جرم جرم خون خورم چون چنین  
 تا که عاشق گشته ام این کار  
 عید قربان دوست عاشق گدا  
 صد هزاران جان نگر دستک زبانه  
 چون گوشت نیست شد دعوی تبا  
 بوسه ده بر رات یا ملی تو گنج  
 تا که بریزد هر که بیرونی بود  
 تو بجز نامی چه میدانی عشق  
 همچو کوه خیمه داری صدا  
 جانگزی و جان سپاری کار است  
 چون در هم زین زندگی پانگست  
 ان فی قتل حیاتا فی حیات

۱۰ بر شد بخانی  
 فغان بعد از آنکه  
 رنجی بر خانی تصادف  
 دشت چنانکه در کتاب  
 از نذر نصیب آن نکرده  
 ۱۱ فغان چنانکه  
 بین خاک کعبه و  
 ماستان بخت شاد  
 ۱۲ فغان نفس را گوارا  
 می کند و این آیه در باب اول  
 فغان که در ظاهر و باطن

<p>                             پس شدند شکسته اش آن صادقان                              عاقلان شکسته اند از اضطرار                              عاقلانش بندگان بند می اند                              ارتقا کر با مهار عاقلان                              باد و عالم عشق را بیگانگی                              سخت پنهانست و پیدایش                              غیر رفته و دولت کیش او                              مطرب عشق این زند و وقت سماع                              فعل مبنی و اثر گونه در جهان                              پس چه باشد عشق دریای عدم                              عقل کی ماند چو باشد مرده او                              بندگی و سلطنت معلوم شد                              عشق را صد ناز و اشکبار هست                              عشق چون نیست انی می خورد                              آن جماعت را که وانی بوده اند                              عاشقانی که درون خانه اند                              ملت عشق از همه دینا جد است                         </p>	<p>                             یک کو آن چو شکست عاشقان                              عاشقان شکسته با صد اختیار                              عاشقانش شکر می و قندی اند                              ارتقا طوعاً مهار عاشقان                              اندر و هفتاد و دو دیوانگی                              جان سلطانان جان در حشر                              تخت شاهان تخت بند می پیش او                              بندگی بند و خداوندی صداع                              تخت بندان راقب گشته شهبان                              و شکسته عقل را آنجا قدم                              کل شئی با کمال الا وجهه                              زین دو پرده عاشقی مکتوم شد                              عشق با صد نازی آید بدست                              در حریف بیوفای سنگر و                              بر همه صنایع شان افزوده اند                              شمع رومی یار را پر وانه اند                              عاشقان اند سب و ملت خدا                         </p>
---	---

۱۳ زود نما  
 ۱۴ فغان در طریقت  
 ۱۵ فغان عشق نیست کینه  
 ۱۶ فغانی بر دو موجب حریف  
 ۱۷ فغان با یکد از هر دو جهان  
 ۱۸ آزاد باشد  
 ۱۹ فغان در کونین  
 ۲۰ اصلاح هر یکس کردن با  
 ۲۱ فغان  
 ۲۲ فغان بند و صلاح  
 ۲۳ ابل غلام آنکه او را میان دو  
 ۲۴ فغان داره بر سرش گشته مانده  
 ۲۵ جنبید و دو باره اش کند  
 ۲۶ فغان عقل کی یعنی  
 ۲۷ فغان انسان در دریای عشق  
 ۲۸ فغان عقل که مانده زیر بار  
 ۲۹ فغان عقل و حوس ساقط  
 ۳۰ فغان کاست پس کالی  
 ۳۱ فغان در شمع بیوس بیوس  
 ۳۲ فغان در دوزخ

از محبت تلخها شیرین شود  
 از محبت دُر دها صافی شود  
 از محبت مرده زنده می شود  
 دوست گیری چیزها را از اثر  
 از خیال دوست گیری خلق را  
 هیچ عاشق خود نباشد وصل جو  
 شیکل معشوقان نهانست <sup>از چشم</sup> تیر  
 لیک میل عاشقان تن زده کند  
 چون درین دل برق مهر و جیست  
 در دل تو هر حق چون شد و تو  
 هیچ بانگ کف زدن ناید بدر  
 تشنه می نالد که کو آب گوار  
 عشق معشوقان دورخ افروخته  
 جذب آگست این عطش در جان ما  
 حکمت حق در قضا و در قدر  
 لیک شمع عشق چون آن شمع  
 او بعکس شمعهای آتش نیست

از محبت مستها زرین شود  
 از محبت دُر دها صافی شود  
 از محبت شاه بنده می شود  
 پس چو سازانما بخشی <sup>ببخشی</sup> نجیب  
 چون نگیری شاه غرب شرق را  
 که نه معشوقش بود جو یابی  
 میل عاشق باد و صد طلب و نصیر  
 میل معشوقان خوش و فربه کند  
 اندران دل دوستی میدانست  
 هست حق را بیگانی مهر تو  
 از یکی دست تو بیدست دیگر  
 آب هم نالد که کو آن آب خوا  
 عشق عاشق جان او را سوخته  
 ما زان او و او هم زان ما  
 که و ما را عاشقان با هم در  
 روشن اندر روشن اندر رویت  
 مینماید آتش و جمله خوشت

له و از میل معشوقان یعنی معشوقان  
 نیز بسوی عاشق رسد و تو را اندک  
 بین صورت که یکی ظاهر شود  
 در محبت ۵۶  
 و میل عاشقان بخلاف  
 آن چیز است که را می بیند  
 و در محبت آب یعنی جانی  
 و در محبت آب حاجت آب  
 و در محبت آب نیز بر آب است



پس ریای شیخ به ز اخلاص ما  
لی ادب حاضر ز غائب شترست  
عیب کم کن بنده اندرا  
در رخ مه عیب بینی می کنی  
در تکت دریا گهر باشگاه است

کز بصیرت باشد آن دین ادعا  
حلقه گره کج بود هم بر درست  
مشمک کم کن بدزدی شاه را  
در بهشتی خار چینی می کنی  
فخر با اندر میان نگاه است

### حکایت

آتش افتاد در عهد عمر  
در قناد اندر بنای خانها  
نیم شهر از شعلها آتش گرفت  
مشکهای آب و مهره میسند  
آتش از استینه افزون شد  
خلق آمد جانب عمر شتاب  
گفت آن آتش آیات خداست  
آب چه بود بر عطای نان تنید  
خلق گفتندش که در کبشوده ایم  
گفت نان در رسم و عادت داده  
بهر فخر و بهر بوشش و بهر ناز

همچو چوب خشک میخورد رواج  
با دزد بر پر مرغ و لانهها  
آب میپاشید اوزان می شکفت  
بر سر آتش کشان می شمند  
میر سید اورا مدد از سجده  
کانش مانی نمیداد هیچ زاب  
شعله آن آتش از بخل شهابست  
بخل بگذارید اگر آل منسید  
ما سخی ز اهل فتوت بوده ایم  
دست از بهر خدا نکشاده اید  
نه برای ترس و تقوی و نیاز

۵۴ قول ریای شاعر است

بقول شیخ ابوسعید خراسانی

کسی فرایند مبارک را ندین

خیرین اخلاص را حاضر

۵۵ سجان الله حاضر

۵۶ در این سوز و گریه

۵۷ صفاتش را حدی و نهایی

۵۸ تاج است ۱۲

۵۹ بعضی گفتند و تشنه

۶۰ دادجو افروزی و کرم ۱۲

این سخنان و فرموده است ۱۲

توبه اوجوید که کردست او گناه  
 همین سوار توبه شود در دزد درس  
 مرکب توبه عجائب مژگست  
 لیک مرکب را نکه میدار زان  
 تانزد و مرکبت را نه بنم  
 همین پشت آن مکن جرم و گناه  
 می باید آب و تابی توبه را  
 تا نباشد برق دل و ابرو چشم  
 آتش و آبی بساید میوه را  
 سجده که را تر کن از اشک و ان  
 عمری توبه همه جان کندست  
 لیک استغفار هم در دست نیست  
 هر دلی را سجده هم دستور نیست  
 گریه کردی تو نامه عمر خویش  
 عمر اگر گزشت بخشش این دست  
 بیخ عمرت را بده آب حیات  
 جمله ماضیها ازین نیکو شوند

راه او جوید که گم کرد دست راه  
 جاها از دزدستان باز پس  
 بر فلک تاز و بیک لحظه نیست  
 کو بزد دید آن قباست را نهان  
 پاس دار این مرکب است او بمدم  
 که کنم توبه در آیم در پناه  
 شتر شد برق و سحابی توبه را  
 کی نشیند آتش تهید و خشم  
 واجب آمد ابر و برق آن شیورا  
 که خدایا و اراغم زین گمان  
 مرگ حاضر غائب ارجح بودست  
 ذوق توبه نقل هر مسرست  
 مژد و حمت قسم هر مرد و نیست  
 توبه کن ز آنها که گروستی تو پیش  
 آب تویش ده اگر او بی نیست  
 تا درخت عمر گردد با ثبات  
 زهر بارینه ازین گردد و چو قند

۱۰۰ نور مینا پشت بختی باز  
 زین کس کردن نسب نازند  
 ۱۰۱ بکار نرفته کس بر باغ نازند  
 بانی نشت لایقین باغ نازند  
 پس به آب تو میریز آن درخت ما  
 تازه کن که طرا را از بخشد ۱۰۲

این گوزین پس فراگیر احترام از	که ز خجشایش در توبه ست باز
باب هجدهم در توبه	توبه را از جانب مشرق دری
<p>تایامت باز باشد برورمی          باز باشد آن در از وی و متاب          یک در توبه ست آن مشت امی          وان در توبه نباشد خبر که باز          رخت آنجا کش بکوری حسود          که قنقار حق پوشد زره          کار خود را که گذارد آفتاب          پیش خورشید حقایق آشکار          توبه تو از گناه توبه          کی کنی توبه ازین توبه بگو          هست عذرت از گناه توبه          بشکنند توبه بهر دم از گناه          از ضعیفی رای آن توبه شکن          از شکست توبه آن ادب بار جو</p>	<p>توبه را از جانب مشرق دری          آت مغرب برزند سر آفتاب          هست جنت را ز رحمت هشت          آن همه که باز باشد که فز          بین غنیمت دار در باز ست نمود          توبه کن مردانه رو آور بره          در قفسون نفس کم شو غم          و بر بند می چشم خود را از حجاب          هست ذرات خواطر وقت کا          ای خبرات از خبر ده خجبر          امی تو از حال گذشته توبه جو          عقل تو از بسکه اندیخه مرمر          همچو کم عقلی که از عقل تبا          سحر و ابلیس گردد در زمین          میخور و از غیب بر سر زخم او</p>

مباحات را بخار و دود کن که بگویند این خدا  
 هنوز در توبه بازست و امید مغفرت از او  
 عیسی کی که عمل خیر کرد و توبه  
 زنده حرامی آن و طهارت را در روز جزا  
 نفس خور و نوز که در مباحات در یافت  
 کامل نشدم و معاین عقل خود کار کن  
 زید که کلاه نفس را که کردن است و کار  
 عقل ندون عوام است بگویم  
 نفس که در عمارت است  
 مکنده و در دوش تو که از آفتاب  
 عقل با چنان کارون تو اندر  
 عقل غفلت غفلت  
 که یکدم توبه کنی کند و باز بجا  
 عیبان تو چنان میگردد و این  
 بر این خند می اندوزد حکم  
 چه چو نفوس و طاعت  
 بیست

توبه را از جانب مشرق دری  
 توبه را از جانب مشرق دری

تو که بن غرضها پیوسته  
 خیال خراف در دل آلود  
 پیر بر سر شاخه  
 چیدین بکمر دست نهاد  
 منوی ز نقاب حجاب  
 پندین باشد  
 زانکه است بهیشت شریف  
 سر را شکرین و قفا تغییر یابی  
 بخت کس که بنگرید

کین غرضها پرده دیده بود  
 زهد و تقوی را گزیدم دین و کیش  
 مرگ همسایه مرا و اعطاشده  
 چون با خرفشتر خواهی ماندن  
 رو بخوایی کرد آخر در لحد  
 بچون زرخ را بست خواهد آن صغیرم  
 اسی بزر بخت و کمر آموخت  
 رو بجا که آریم کز وی رسته ایم  
 از عقول و از نفوس بر صفا  
 یارگان پنج روزه یا فستی  
 نشان <sup>نمایان</sup> از وی شو مشوا از غیر وی  
 هر چه غیر اوست استدر ارج تست  
 هر دوکان را هست سودا می دگر

بر نظر چون پرده چسپیده بود  
 زانکه میدیدم اجل را پیشش  
 کسب و دکان مرا بر هم زده  
 خونباید کرد با هم مرد و زن  
 آن به آید که کنی خوابا خد  
 آن به آید که ز رخ گشت زخم  
 آخر تست جائه ناد و خمت  
 دل چسب در بیو نایان بسته ایم  
 پیک می آید بجان کامی بیو نا  
 روزی را ران کهن بر تافتی  
 او بهار است و دگر با ماه و دس <sup>۱۰۰۰</sup>  
 اگر چه تخت و ملک تست و تاج تست  
 مثنوی دکان فقرستای سپر

### باب بستم فقر

مثنوی ما دکان وحدتست  
 کار درویشی و رایی فهمتست  
 فقر فخری نه از گزفتست و مجاز

غیر واحد هر چه بینی آن گشت  
 سوی درویشی تو منکر گشت  
 بل هزاران عروپه نهانست و ناز

دگر کس  
 ای محبت و تعلق  
 دنیا و دل من را از کج ماندی  
 رخ زدن سناست  
 گفتار لغتی گفتن  
 ز در عقول نفوس  
 به صفایان غیبه افکرتوی  
 گویند مضمون ابیات آندو را  
 زنده بر غیر استیج  
 آن باشد که در کار خلق کار  
 ظاهر شود پس میسر آید که  
 اگر به معرفت الهی از تو گرامی  
 هم بر حق نماید آن استدر ارج تست  
 نکوست ۱۲

لا بد از آنکه هر کس که در این کتاب  
کلیت را بداند و در این کتاب  
کلیت را بداند و در این کتاب

کلیت را بداند و در این کتاب  
کلیت را بداند و در این کتاب  
کلیت را بداند و در این کتاب

کلیت را بداند و در این کتاب  
کلیت را بداند و در این کتاب  
کلیت را بداند و در این کتاب

کلیت را بداند و در این کتاب  
کلیت را بداند و در این کتاب  
کلیت را بداند و در این کتاب

کلیت را بداند و در این کتاب  
کلیت را بداند و در این کتاب  
کلیت را بداند و در این کتاب

کلیت را بداند و در این کتاب  
کلیت را بداند و در این کتاب  
کلیت را بداند و در این کتاب

<p>تا همه طاعت شود آن سابق کوشش کن هم بجان و هم بتن موجب مسخ آمد و اهلک مثبت لیک مسخ دل بود امی بولفطن گشته از توبه شکستن خاک و خر بی نمک باشد اعوذ و فاتحه بهت غفلت بی نمک دران یقین که ذلیلان را دوا کن ای عزیز از تو چیزی فوت کی شد ای آله</p>	<p>سیدات را مبدل کرد حق خواجبر توبه نصوحی خوش بتن نقص توبه و عهد آن صحا است اندرین است کینه مسخ بدن از ره سر صد هزاران دیگر چونکه عمت بر دویونست خنجر گرچه باشد بی نمک کنون چنین هم چنین هم بی نمک نال نیز قادر سیگه باشد یا بگاه</p>
---	---

در آفرین کتابم  
توبه نصوحی خوش بتن  
نقص توبه و عهد آن صحا است  
اندرین است کینه مسخ بدن  
از ره سر صد هزاران دیگر  
چونکه عمت بر دویونست خنجر  
گرچه باشد بی نمک کنون چنین  
هم چنین هم بی نمک نال نیز  
قادر سیگه باشد یا بگاه

<p>تا خیالات از درونه رفتن آزمودی که چنین میبایدش پیش عدلش خون تقوی سخن در گریز از و انهابه دام او باز کن درهای تو این خانه را چون شدی در ضد آن دیدی فساد تا غرض بگذاری و شاهد شوی</p>	<p>چون خیالی میشود در زهر تن آرزو بگذار تا جسم آیدش آرزو جستن بود بگر سخن این جهان هست و آنش آرزو دام را بذر آن را کن دانه را چون چنین رفتی بدیدی صد کشا حق همی خواهد که تو زاهد شوی</p>
--	--

چون خیالی میشود در زهر تن  
آرزو بگذار تا جسم آیدش  
آرزو جستن بود بگر سخن  
این جهان هست و آنش آرزو  
دام را بذر آن را کن دانه را  
چون چنین رفتی بدیدی صد کشا  
حق همی خواهد که تو زاهد شوی

در کتاب طاعت

باب نوزدهم در زهد

در آفرین کتابم  
توبه نصوحی خوش بتن  
نقص توبه و عهد آن صحا است  
اندرین است کینه مسخ بدن  
از ره سر صد هزاران دیگر  
چونکه عمت بر دویونست خنجر  
گرچه باشد بی نمک کنون چنین  
هم چنین هم بی نمک نال نیز  
قادر سیگه باشد یا بگاه

<p>و ربیادخسته افتاده را راهنم گزگدایم از دود</p>		<p>مهرش سازد شسته و بدیده عطا اگر گزگدایم از دود</p>
<p>حکایت</p>		
<p>آنچه گفتم از عظمت های عزیز رحمة الله علیه گفت است کز غزای هند پیش آن امام پس خلیفه کرد و بر تخت نشاند حاصل آن کوک بران تخت نشاند گریه کردی اشک میزاندی بسوز از چه گریه دولت شد ناگوار تو برین تخت و وزیران و سپاه گفت کودک گریه ام زانست زان از تو ام تهدید کردی هر زمان پس پدر مرا درم را در جواب می یابی هیچ نفرین دگر سخت بیرحمی و بس ننگین و من ز گفتم هر دو حیران گشتمی</p>	<p>ای نامه ۱۲</p>	<p>هم برین بشنودم از عطار نیز ذکر شته محمود غازی شفته است و غنیمت او فتادش یک غلام بر سپه بگزیدش و فرزند خواند شسته پهلوی قباد شهریار گفت شته او را که امی فیروزه فوق املاکی قسیرین شهریار پیش تخت صفت زده چون خرم ماه که مرا مادر دران شهر و دیار بنیمت در دست محمود و ارسلان جنگ کردی کین چشمه مست عبد زین چنین نفرین مهلک سهرتر که بصد شمشیر او را قاتل در دل افتادی مرا بیم و غم</p>

۱۲  
کوک است اگر گزگدایم از دود  
خود را و دیگر با دانه و پان  
یعنی مجاهدان کوک از دود  
می شد بگفت که ترا دوست  
محمود و ارسلان بنیمت  
ست ترا سزا که شد بدخواه  
داد و دگر و پدر او بنیمت  
بما درش بگفت که ترا از غنی  
مسلک بخوار و تاج و پیکانی  
ازین درخت کوک بگزید شته  
شستن بتر باندن از گزگدای  
۶۵  
بپدر و مادر تحمیل شدم اکنون  
من مشاهده نمایند عقیده شان  
که در خدمت تو با اعتبار ظلم دارند  
باطل شود در جهان اعتقاد  
خود هزار نفرین نمایند ۱۳

ازین سبب در آب نثار  
 تا بخلق زد و میردند و بخت  
 از خود دن لغو احوام و در  
 آمدن با موخلاف شرع  
 بگامی کنند <sup>۱۲</sup>  
 چون در بون شکسته یعنی  
 پس شکستاری در شکستی است  
 شدن بینه شکسته  
 بادشاهی بر باد شاهی غالب  
 آید اورا بکشد یاد و قید  
 دست بایده و از بنو اندر  
 ازیت رسانند <sup>۱۳</sup>

ازین سبب در آب نثار  
 تا بخلق زد و میردند و بخت  
 از خود دن لغو احوام و در  
 آمدن با موخلاف شرع  
 بگامی کنند <sup>۱۲</sup>  
 چون در بون شکسته یعنی  
 پس شکستاری در شکستی است  
 شدن بینه شکسته  
 بادشاهی بر باد شاهی غالب  
 آید اورا بکشد یاد و قید  
 دست بایده و از بنو اندر  
 ازیت رسانند <sup>۱۳</sup>

<p>روزی دارند زلف از ذوالجلال              تا بفقر اندر غنا بیستی و دو تو <sup>۱۲</sup>              زانکه در فقرست عزه ذوالجلال              زیر آب شورفته تا بخلق              گنجهاشان کشف گشتی در زمین              چون زبانه شمع او بیسایه شد              او محمد وار بی سیه شود              تا ز طاعان گر بزم در غمی              تا ز حرص دل عثمان وارمند              همچو کبکش صید کن ای باهوش              ننگ باشد که کند کبکش شکا              از بلا لی نفس پر حرص و غمان              عجز بهتر مایه پر میسنگار              که بقومی ماند دست نارسان              که تواند گشته از قنار رست              امن در فقرست اندر فقر و              بکشش یا باز دارد و چهی</p>	<p>زانکه در ویشان رسد ملک مال              استیخان کن فقر را روزی و دو تو <sup>۱۲</sup>              صبر کن در فقر و بگذار این ملال              آسپنجان که فقر میرسد خلق              اگر برندی از آن فقر آفرین              فقر فخری را فنا پیرایه شد <sup>۱۳</sup>              چون فناش از فقر پیرایه شود              فقر فخری بجهسر آن آمدنی              گنجها را در خسرابی زان نهند              دیو میرساند هر دم ز فقر              باز سلطان عزیز کامگار              آدمی را عجز و فقر آمد امان              نیست قدرت کسی را ساز و آ              فقر از آن رو فخر آمد جاودان              خضر گشتی را برای آن شکست              چون شکسته میرد شکسته شود              چو شکسته شاهسی دست یا بد بشهی</p>
--	---

ازین سبب در آب نثار

تا بخلق زد و میردند و بخت

از خود دن لغو احوام و در



۱۴ تو در میان این دست و پایی که آینه از آینه می سازد دنیا می گویند که او را مثل آیه خداوند تعالی و پنج اندامی بافتند سکن بعد از آن مثل آینه شومنی بکن دل در خشن خیره نشیند

۱۵ یافست است ۱۶

جله مردم این سخن را خوب نیدانند که آنچه خواهی داشت جان خواهی دروید تو اگر این سخن را استغناء نکنی ۱۷

۱۸ تو را مینماید

باش بخشنه اگر بخواهی که دل تو صفا پذیرد همیشه در مراقبه

می باش زیرا که فعل را چیزی نمی تواند در خود بود ۱۹

۲۰ تو را چون مراقبه

بسیار گاه که در فکر ذکر خدا

مادمت خواهی که در چنین توکل هست خواهی گرفت

از بهول قیامت نجات خواهی یافت ۱۲

<p>در ریاضت آئینه بزرگ شو چند روز می جهد کن باقی بخند و مبد می بین بقا اندرفنا وصف لعلی در تو محکم می شود در ترازو می خدا موزون بود بیخبر ایشان ز غدر و روشنی ضائع آید خدمت تو سالحا گفت غمازان نباشد جای گیر زین تن خاکی که در آبی رے عاقبت اندر سی در آب پاک هر چه می کارش روزی بد روی هر که جدی کرد در حد می رسید کور مد در وقت صیقل از جفا کز پی هر فعل چسبی ز ایت</p>	<p>تا بچو آهن آهن بدرنگ شو شکرسته نیست این سر را بند صبر کن اندر جهاد و در غنا وصف سنگی هر زمان کم می شود وزره کن جهد تو فزون پیش این شاهان هزاره جان کنی گفت غمازی که بد گوید ترا پیش شاهای که سمعت و بصیر تا بچو چمن خاک میکنی گر کسی چون ز چاه می میکنی هر روز خاک جمله دانند این اگر تو نگر و می هر که سنج دید گنجی شد پدید من عجب دارم ز جوایس صفا این مراقب باش گزل بایت</p>
--	--

باب بیست و دوم در مراقبه

<p>گر مراقب باشی و بیدار تو چون مراقب باشی و گیری رسن</p>	<p>بینی هر دم پاسخ کردار تو حاجت ناید قیامت آمدن</p>
---	--

تاچه دوزخ خوست محمودی  
 من همی لرزیده ام از بیم تو  
 ما درم کوتابه بیتد این زمان  
 فقر آن محمودت ای بی سعت  
 گدانی جسم این محمود زاد  
 فقر آن محمودت ای نیم دل  
 چون شکاف قهر کردی یقین  
 گرچه اندر پرورش تن با دست  
 جهد کن تانور تو رخشان شود

بیت

که مثل شست و شوی او کرب  
 غافل از اکرام و تعظیم تو  
 مر مرا بر تخت امی شاه جهان  
 طبع از و دائم همی ترساند  
 خوش بگوئی عاقبت محمود باد  
 کم شنوزین ما در طبع مصل  
 همچو کودک اشک باری بودم  
 لیک از صد دشمنت دشمن بر شست  
 تا سلوک و خدمت آسان شود

بیت

### باب بیست و یکم در جهاد

اعلیٰ خنک آن کو جهادی میکنند  
 تازیخ آن جهادی وارده  
 حد ندارد وصف رنج آن جهان  
 این ریاضتهای درویشان چهره  
 مردن تو در ریاضت زندگیت  
 کشته و مرده به پیشیت ای قمر  
 آزمودم من هزاران بار پیش

بر بدن زجر می و دادی می کند  
 بر خود این رنج عبادت می نهند  
 سهل باشد رنج دنیا پیش آن  
 که فقای تن بقای جانهاست  
 رنج این تن روح را پایندست  
 به که شاهی زندگان جایی دگر  
 بی تو شیرین می نه بنیم عمر خویش

بیت  
 بگویند که چنانکه آن پروردگار  
 با مقادیر خود را عالم را دانسته  
 از و ناله بودند و حال آنکه  
 از چنان بیرون میباشند و غیر فقر  
 ۶۶  
 بیت  
 در حال فقر چه بگویند  
 بیت  
 در دنیا خاست  
 بیت  
 بجا بیاورند  
 بیت  
 بجا بیاورند  
 بیت  
 بجا بیاورند  
 بیت  
 بجا بیاورند

وامن فضلش بکف کن کوروا  
 وامن او امر و فستلن و سیت  
 مرغ با پر می پر و تا آشیان  
 باز اگر باشد سپید ولی نظیر  
 و ربو و چند و میل و بشاه  
 جان چه باشد با خبر از خیر و شر  
 جمله عالم زین سبب گمراه شد  
 کافران را دیده بیسنا نمود  
 همسری با انبیاء داشتند  
 گفته اینک ما بشر ایشان بشر  
 این ندانستند ایشان از عظام  
 هر دوگون ز بنو خور و ند از محل  
 هر دوگون آهو گیا خور و ند و آب  
 هر دوونی خور و ند از یک آب خور  
 صد هزاران تخمین انبیا بهین  
 این خور و گرد و پلیدی زو جدا  
 این خور و زاید همه بهیستل و جد

قبض عکس این بود ای بر دبار  
نیک بختی که تقی جان و سیت  
بهر مردم منت است ای مردمان  
چونکه صیدش موش باشد حقیر  
اوسر بازست منگر در گناه  
خیر و شر منگر تو دجمت نگر  
اکم کسی را ابدال حق آگاه شد  
نیک و بد در دیده شان یکسان بود  
اولیاء آنچه خود پنداشتند  
ما و ایشان بسته خوابیم و خور  
هست فرقی در میان بی منتها  
لیکشد زین نمش و زان دیگر غسل  
زین کی گیرین شد و زان مشکاب  
آن کی خالی و آن پر از شکر  
فرق شان هفتاد ساله را بین  
آن خور و دگر و همه غیر خدا  
و آن خور و زان همه عشق احد

۱۰۰ توبه دین ابغنی  
 بکینت پست کرد تقوی و  
 نگاری جان و شب  
 ۱۰۱ توبه دین ابغنی  
 سببی کردی که توبه  
 ۱۰۲ توبه دین ابغنی  
 ۱۰۳ توبه دین ابغنی  
 ۱۰۴ توبه دین ابغنی  
 ۱۰۵ توبه دین ابغنی  
 ۱۰۶ توبه دین ابغنی  
 ۱۰۷ توبه دین ابغنی  
 ۱۰۸ توبه دین ابغنی  
 ۱۰۹ توبه دین ابغنی  
 ۱۱۰ توبه دین ابغنی

انسان بابائے گمشدہ کی تلاش میں ہے

از غنایم از غنایم از غنایم

کتابخانه ملی افغانستان  
وزارت فرهنگ و اطلاعات

بعضی نسخ اقتفا در بعضی

پس از آنکه این دو تباری  
پس از آنکه این دو تباری

بدین جان اودنوی نرغوز

ورازین افسردن تمهیت<sup>۱۲</sup>  
 و همچو ربه ترک این<sup>۱۳</sup> شکم کنی  
 جمله ما و من به پیش او نهی  
 چون فقیر آئید اندر او راست  
 ز آنکه او پاکست و بجان صوفی است  
 هر کار و هر کراماتی که هست  
 آنکه دولت آفرید و دوسرا  
 پیش<sup>۱۴</sup> بجان بس نکو دارد دل  
 کو به بند و فکر و جستجو  
 تو را قب باش بر احوال خویش  
 کار تقوی دارد و زهد و صلاح

از مراقب کار بالا تر رود  
پیش اور و باه <sup>و تیر</sup> باز می گم کنسید  
ملک ملک اوست ملک ارا مید  
شیر و صید شیر خود آن شناست  
بی نیازست او ز نغز و مغز و پوست  
از برائے بندگان آن شه هست  
ملک و دولتها چه کار آید و را  
تا نگر وید از گمان بدخل  
هیچ اندر شیر خالص تار مو  
نوش بین در داو بعد از ظلمتیش  
که از و باشد بد و عالم فلاح

باب بیست و سوم در تقوی

چونکه تقوی است دوست هوا  
پس خواهش چیره محکوم تو شد  
عفو باشد لیکن کوفه امید  
دزور اگر عفو باشد جان برد  
انقضاء جان چوای دل آگهیست

حق کشاید هر دو دست عقل را  
چون خمر سالار و مخدوم شود  
که بود بنده ز تقوی و سفید  
کی وزیر و خازن مخزون بود  
هر که آگه تر بود جانفش قویست

<p>در گذر از نام و بنگر و صفات          اُو کَر و اَلله کار هر و با نفس نیست          جو رد و در آن مهربان رنجی که هست          زانکه اینها بگذرد و آن نگذرد          لاشکسته این ترک هو اطمینانی هست</p>	<p>ببینید          بپوشید</p>	<p>تا صفات ره نماید سوسوی ذات          از جویی بر پایی هر قلماش نیست          سهلمتر از بعد حق و غفلت نیست          دولت آن دارد که بیان آگاه بود          لیک از مثنی بعد حق بهست</p>
<p>آن یکی الله می گفتی شبی          گفت ابله بش که ای بسیار گو          می نیاید کجواب از پیش تخت          او شکسته دل شد و بنهاد سر          گفت آن از ذکر حق و امانده          گفت لبیکم نمی آید جواب          گفت آن الله تو لبیک هست          لبیک توفیقی که لبیک آورد          بر سر عشق تو کند شوق مات          جان جاہل زین دعا جز دیور نیست          برود آن و بردش قفلست و بند</p>	<p>ببینید          بپوشید</p>	<p>چونکه شیرین میشد از گفتش بے          این همه الله را لبیک کو          چند الله میزنی باروی سخت          دید در خواب او خضر را و خضر          چون پشیمانی از آن کش خوانده          زان همی ترسم که باشم رتوبان          آن نیاز و درد و سوزت پیک          هست هر لحظه ندائے از احد          زیر هر لبیک تو لبیکهاست          زانکه یارب گفتش دستور نیست          تا تنالده با خدا وقت گذرند</p>

حکایت

۱۰۰  
 بیتی از کفر که عبارت از غفلت بود  
 غفلت کامیاب است  
 حاجی کاخار است  
 با پیشانی آتش انگار  
 اینی پس خلوار این  
 خطاب باشد  
 ۱۰۱  
 توده را شک یعنی این  
 پنج دلی در خواش نمان  
 گردید بی سخت و دشواری  
 کین از مثنی دوری حق  
 ۱۰۲  
 توده زان است  
 است بضمون که میگوید  
 دقوة الله را دار جان  
 یعنی اجابت میکنم خواندن نماز  
 هرگاه که مرا می خواند  
 او را را میگویم  
 ۱۰۳  
 توده جان جاہل یعنی  
 چونکه جاہل از دل نمیکند  
 او را جز جانی و دود  
 دیگر حاصل نیست

کلیغند ز کفر خدا مشغول شو  
و شیطان را که بر اندن دین و  
ایمان تو بوده اند از خود دفع  
کن و چشم خود را که مثل آبی  
است از زمین این دگرگان  
بدوز ۱۲

تو در کفر حق می زاری  
حق تعالی طلب انسان صفاتی بدوز

دکدورت و زاری را بگردان  
و در کفر و کینه از اسم بیست

استم ختم و بیستی زان شخص

اندکی گویند که از اسم بیست

است بیست ذات جمع بگیرد

چنانکه کس ما که در آید

آن با نیست بلکه با برسانست

پس مکتوبش در حساب

و حق تعالی برون چه فایده

علم و حکمت زاید از لقمه حلال زاید از لقمه حلال اندر دهبان لقمه کونورافس و زکمال چون ز لقمه توحید بینی دوم لقمه تخمست و برش اندیشهها ذکر حق کن بانگ غول از بسوز	عشق و رقت زائد از لقمه حلال میل خدمت عزم رفتن به آنجا آن بود آورده کسب حلال جمل غفلت ز آمدن ازادان حرم لقمه سحر و گوهرش اندیشهها چشم ز کس ازین کس بدوز
---	---

باب سبست و چهارم در ذکر

آنکه در و الله شاه ماست گفت گر چه پاکم از ذکر شما ذکر جسمانه خیال ناقص است ذکر حق پاکست چون پاکی رسید میگیرند و ضد ها از ضد ها چون در آید نام پاک اندر دهبان از هوا پاکی ره بی جام هو از صفت و ز نام چه زاید خیال اسم خواندی رو سست را بجو گر ز نام و حرف خواهی بگذری	اندر آتش دید و مارا نوزاد نیست لائق مرمر تصویر با وصف شاهانه از آنها خالص رخت بر بند و برون آید پدید شب گریز و چون برافروز وضیا نی پلیدی ماندن آن دهبان آمی ز هو قانع شده با نام هو وان خیالش مست لال وصال مهبالا دان نه اندر آب جو پاک کن خود را از خو بدین مکسیری
--	--

<p>خلوت از اغیار باید بی زیار  یسهجیحی بی ددوبی و امیت  زانکه در خلوت بهرا نیچه تن کند  جنبش و آرامش اندر خلوتش</p>	<p>پوستین بهردی آمدنی بهار  جز بخله تگاه حق آرام نیست  نه از برای روی مرد وزن کند  جز برای حق نباشد نیتش</p>
<p>باب بیست و هشتم در تفکر</p>	
<p>فکر کن تا و اربی از فکر خود  چون دخی زنی بازت کنند  فکر آن باشد که بکشاید ربه  شاه آن باشد که از خود شده شود  تا بماند شاهی او سمدی  رومی نفس مطمئنه در جسد  فکر بدناخن پر زهر و ان  تا کشاید عقده اشکال را  عقده را بکشد که گیر امی نتهی  در کشاید عقده گشتی تو پیر  حل این اشکال کن گر آدمی  عقده کان بر گلوئی ناست سخت</p>	<p>فکر کن تا فردی از حد  پرت فکرت زن که شهبازت کنند  راه آن باشد که پیش آید شهری  نی بهر زنها و شکر گه شود  تا بهر عورت ملک دین احمدی  زخم ناخنهای فکرت بیکشد  میخراشد در قنق روی جان  در حدت کرد دست زین بال  عقده سخت بر کیسه ته  عقده چندین در کبشاده گیر  خرج این دم کن اگر آدمی  که بدانی گر کسی امی نیکبخت</p>

۱۰  
تو از آنکه بینی  
افتخار خلوت با یک صفای لب  
دیدن خلوت حق است در بهار

۱۱  
نابینا خلوت  
تو در فکر کن بی فکر  
مناجبتی را که کند و نکند

۱۲  
لا یعنی است و اینجاست که  
خلوت علی شاد علی سلم و سلم  
نیکو بخت نیست از عباد

۱۳  
فکری که مقصود رساند همان  
نگر خوب باشد و نگر بد

۱۴  
خیالات فاسد و افکار لایعنی  
باعث خیر انسان باشند و

۱۵  
دل او را در سرخ و سفید می اندازد  
۱۶

نهر حق چشم و بر گوش و خرد | اگر فاطمه نیست جیوانش کند

باب بیست و پنجم در استغفار

چونکه غم بینی تو استغفار کن چون بخواد عین غم شادی شود از پدر آموزگار و دم در گناه چون بید آن عالم اسرار را کوه را که کن با استغفار خوش آدخلی تو فی عبادی یافستی از دیگران هستی صراط المستقیم روی در دیوار کن تنهانشین	غنم بامر خالق آمد کار کن عین بند پایی آزادی شود خوش فردا آمد بسوی باطن برد و پاستا و استغفار را جام مغفوران بگیر و خوش کنش آدخلی فی جنه در یافتی دست تو گرفت زبردت تا نیم وز وجود و خویش هم خلوت کن
--	--

باب بیست و ششم در خلوت

مهر چه بگزید هر کوا قیامت ظلمت چه به که ظلمت های خلق حال چون جلوه هست آن بیاعروس جلوه بنید شاه و غیر شاه نیز بست بسیار اهل حال از صوفیان آنکه در خلوت نظر برد و خست	زانکه در خلوت صفایا می بست سر بزد آنکس که گیر دایمی خلق وان مقام آن خلوت آمد با عروس وقت خلوت نیست جز شاه عزیز نادرست اهل مقام اندر میان آخر آنرا هم زیار آموختست
--	--

له و زباید یعنی از آن عالم  
که بدست دعا کن بیاموزد  
مغفرت حاصل شود این معنی  
شاه است که در دنیا ظلمت  
را از بین ببرد  
بسیار است که در خلوت  
مقام اهل  
بالا تر باشد و این مراتب را  
تجربون خوب میدانند  
یعنی دولت خلوت  
هم بعضی دولت غایت  
به غایت از تعالی است



گر بسویشم ز بند ه پروری  
چونکه بد کردی بترس این مباحث  
رازها را میکند حق آشکار  
چند گاهی او پوستاند که تا

تو چرا بی شرمی از حد می بری  
زانکه تخمست و بر ویانده اش  
چون بخواد رست تخم بدکار  
آید آخر زان پشیمانی ترا

### حکایت

عهد عمر آن امیر مومنان  
بانگ زد آن دزد کامی میریار  
گفت عمر حاش الله که خدا  
بار با پوشه بی اظهاری فضل  
تا که این هر دو صفت ظاهر شود  
از کرم دان این که می ترساند  
رو بترس و طعنه کم زن بر بدان  
این رجا و خوف در پرده بود

زاد دزدی را بجلاد و عوان  
اولین بارست جرم در گذار  
بار اول قهر نارد در جزا  
باز گیر و از بی اظهار عدل  
آن بیشتر گرد و این منبذر شود  
تا بملک امینی بنشاندست  
پیش دایم عجز خود او را بدان  
تا پس پرده چه پرورده بود

### بابست و نهم در رجا

انبیا گفتند نو میدی سبت  
از چنین محسن نشاید نا امید  
بعد نو میدی بسی امید هست

فضل و رحمتها که یارب بخت  
دست در فترت اک این رحمت زند  
از پس ظلمت بے غورشید هست

معنی بار اول تنبیه  
پیش خواهد آمد سبب گان روز  
جدا و قیامت است  
معنی بار اول تنبیه  
پیش خواهد آمد سبب گان روز  
جدا و قیامت است  
معنی بار اول تنبیه  
پیش خواهد آمد سبب گان روز  
جدا و قیامت است  
معنی بار اول تنبیه  
پیش خواهد آمد سبب گان روز  
جدا و قیامت است

دو تاج شریفین قصه آن سزا شد  
که آن اجرا را دید و شنید

عقلمندانه و خردمندانه است  
کاروان انسان را میسر کند

و علم کبیر که به یاریش  
انسان از غیور و شکرست

گشت آواز لطیف جانفشانش  
آن نوای رشک زهره آمده  
چونکه مطرب پیر گشت ضعیف  
گفت عمری بهلتم وادی بسی  
معصیت مرزیده ام قفا بال  
نیست کسب اموزنهان توام  
چنگ ابر داشت شد التراج  
گفتند احم از حق ابر شیم بها  
تیرج قلبی پیش او مرد و نیست  
چنگ زد بسیار و گریان سر نهاد  
خواب بردش مرغ جان از صبرست  
گشت آزاد از تن درنج جهان  
آن زنان حتی بر عمر خالی گماشت  
و عجب افتاد کین معهود نیست  
سر نهاد و خواب بردش خرابید  
آن ندائی کاصل هر بانگ است  
بانگ آمد عمرش را کای عمرش

محمد بن محمد گزدر و نام آنکس یعنی بهر کسی که این چنان عرب و زبانه است.

بہارِ مسعودی

زشت و زو کس نیز یزدی باش  
 همچو آوازی خرمی شده  
 شد زلی کبی رین یک غنیمت  
 لطفها کردی خدا یا با خسته  
 باز نگرفتی ز من روزی نوال  
 چنگ بهر تو زخم کاین تو ام  
 سوی گورستان یثرب آه گو  
 کوبه نیکوئی پذیرد کتبها  
 زانکه قصدش از خریدن نیست  
 چنگ بالین کرد و برگوری فتا  
 چنگ و چنگ رار باز بخت  
 در جهان ساده و صحرا می جان  
 ماکه خویش از خواب نتواند بخت  
 این ز غیب افتاد بی مقصودست  
 کادش از حق نداجانش شنید  
 خودند آتست مین باقی هست  
 بنده مار از حاجت باز خبر

۱۴ گیت اور غنی  
کون جیسی گیت اور غنی  
نغمہ اور غنی  
کربلا و غنی  
نغمہ اور غنی

میں نے ان حالات اور ان اہم بابوں پر غور کیا

مجلس

نہ ہمارا حاجت روا کن ۱۲

له قوردهن کوم شاهه است بکوه  
که در سره بایست از قوت و اراده  
مین زده و تریخته تا امید نشاید از  
جست خدا ۱۱۱

له قوردهن امید می را بهینه  
بایس و ناامیدی را در بارگاه  
دفعی نیست و چنانکه دعوت به  
نیگیزد سبب پیچان نصیحت  
در ۶۶  
مستند به جنت و بهشت

له قوردهن که در قیام و نوبت  
کرامت شمار کارنامه  
بسته از سر راه بود که هیچ حال  
از جنت اندیشی تا امید نشود  
و با وجود دشمنی خشنه چون  
بهوسته کسی که چاه و تیر

<p>مین چو خشکی که اینجا چشماست یا نمیدانی که تها <sup>خطاب ۱۱</sup> خدا گره بی را منبج ایمان کند تا نباشد هیچ محسن بے رجا نیستم امیدوار از هیچ سو گرچه ما زین ناامیدی در گویم تا امید می را خدا گردن زبست تو گو ما را بدین شته بار نیست نی مشو نو مید و خود را شاوکن کومی نو میدی مرو امید هست</p>	<p>مین چو ادردی که اینجا قصد دوست که ترا میخواند آنسو که <sup>خطاب ۱۲</sup> بی کج روی را مقصد احسان کند تا نباشد هیچ خائن بی رجا ولان کرم سیگمیدم لا تیاثنوا چون حمل از دست اندازان بکم چون گنه مانده طاحت آمدست با کرم یان کار با دشوار نیست پیش آن فریاد رس فریاد کن سوی تاریکی مرو خورشید هست</p>
--	--

حکایت مطرب پیر چنگ

<p>آن شنیدستی که در عهد عمر بلبل از آوازه بخود شدی مجلس مجمع دوش آراستی مطرابی کز وی جهان شد بر طرب از نوازش مرغ دل پزان شدی چون برآمد روزگار و پیر شد</p>	<p>بود چنگ <sup>خطاب ۱۳</sup> مطربی با کز و فر یک طرب آواز غلبش صد شد وز نوازه اوقیامت خاکی رسته ز آوازش خیالات عجب وز صدایش هوش جان حیران شد باز جاننش از عجز و پشیمانی شد</p>
--	---

چند یزدان مدحت خوی تو کرد  
پیش من بنشین و همجوری ساز  
حق سلامت میکند میرسدت  
بناک ترا خنده چند بر شیم به  
پیر لزان گشت چون این را شنید  
بانگ میزد کاشی خدای نظیر  
چون بسی بگریست از درخت درد  
گفت ای بوده حجابم از اله  
ای بخورده خون من هفتاد سال  
ای خدای با عطای با وفا

در جنگ از سبب تو

تا عمر را عاشق روی تو کرد  
تا بگشت گویم از اقبال راز  
چونی از رنج و غمان بیدرت  
خرج کن این را و باز اینجا بیا  
دست مینماید و بر خود میطپید  
بسکه از شرم آب شد سیماره پیر  
جنگ از در بر زمین و خرده کرد  
ای مرا تو راه زن از شا همراه  
ای ز تور ویم سیه پیش کمال  
رحم کن بر عمر رفت در جفا

در جنگ

باب سی ام در صبر و حلم

که نیمم کوسم ز صبر و حلم و داد  
صبر از ایمان بیاید هر کله  
گفت پیغمبر خداش ایمان نداد  
یوسف حسنی و این عالم چو چاه  
یوسف اندر رسن در زن و دوست  
کر شیطانت تعجیل و فتاب

در جنگ

کوه را کی در باید تند باد  
چلیست لا صبر فلان ایمان له  
هر که رانبو و صبور و در نها  
وین رسن صبرست بر امر اله  
از رسن غافل مشوبگی شدست  
لطف رحمانست صبر و اجتناب

ای تو که گفت ای یغمان  
مطرب جنگ خود خطاب کرده  
که تو مرا مان از ضعف الهی بوده  
درین بقا و سال بسبب تو  
بنا بر حال من بماند ۱۲  
که آن حضرت علی علیه السلام  
در باب او ارشاد فرمودند که هر  
کسی که صبر ندارد ایمان ندارد ۱۳

بندہ دارِ محکم خاص و محترم  
 اسی عمر بر جہ نسبت الممال عام  
 پیش او بر کامی تو مارا احتیاج  
 این قدر از بہر ابریشم بہا  
 پس عمر زن ہدیت آواز حبست  
 سوی گورستان عمر بخا درو  
 گرد گورستان دوانہ شد بسی  
 گفت این نبود و گر بارہ و دید  
 گفت حق فرمود ما را بندہ است  
 پیر چنگے کی بود خاص خدا  
 بار دیگر گرد گورستان گشت  
 چون یقین گشتش کہ غیر نیست  
 آمد و با صدا پسمانگشت  
 مر عمر اید و ماند اندر شکفت  
 گفت در باطن خدا یا از تو داد  
 چون نظر اندر رخ آن پیر کرد  
 پس عمر گفتش مترس از من مرم

سوی گورستان تو رنجہ کن قدم  
 ہفتصد دنیا بر کف نہ تمام  
 این قدر بستان کنون معذور  
 خرچ کن چون خرچ شد اینجا بیا  
 تا میان را بہر این خدمت بست  
 و رغبت ہیمن دوان در جستجو  
 غیر آن پیرا ندید آنجا کسی  
 ماند گشت و غیر آن پیرا ندید  
 صافی و شالیستہ و فرخندہ است  
 جہدای ستر پہنان جببہ  
 ہتھوآن شیرینکاری گردشت  
 گفت و ظلمت دل روشن نیست  
 بر عمر عطسہ فتاد و پیر حبست  
 عمر رفتن کرد و لہ زیدن گرفت  
 محنت بر پیر چنگے او فتاد  
 دید او را شرمسار روی زرد  
 کت بشارتہا ز حق آورده ام

ہفتصد دنیا بر کف نہ تمام  
 پیر و دیگر کہ تو مقبول خدا شدی  
 دین قدر در اجرت چنگاری  
 خود دیگر  
 یعنی با مردم صاحب باطن کہ  
 در لباس این مصیبت و زلت  
 باشند

جو کفر نوحیان صبر نوح  
 اگر سخن خواهی که گوی چون شکر  
 صبر باشد نه شکرها زیر کان  
 هر که صبر آورد که دون برود  
 پروهای وید را داروی صبر  
 صبر را با حق قرین کن ای فلان  
 صد هزاران کیما حق آفرید  
 چون که رنج صبر نبود مژرا  
 حبه آن شرط و شادان آن جزا  
 چون قلا و وزمی صبرت بر شود  
 منطفی بن چون که صبرش شد بر  
 عاقبت جوینده یا بنده بود  
 رزق آید پیش هر که صبرست  
 تیغ حلم از تیغ آهنین تر  
 این تافی خبر تو از رحمان بود

بجای

نوح را شد صیقل مرآت روح  
 صبر کن از حرص و این خلواخور  
 هست خلوا آرزوی کو دکان  
 هر که خلوا خورد و او پست ترود  
 هم بسوزد هم بسازد شرح عقد  
 آخر و العصر اگر که بخوان  
 کیسای پیجو صبر آدم نرید  
 شتر طنبو دپس فرو ناید بسزا  
 آن جزای و لنواز جان فرزا  
 جان با مچ سانش و کرسی برود  
 بر کشانیدش ببالا نه طباق  
 که فرج از صبر تر اینده بود  
 رنج کوش شهاب صبر میست  
 بل ز صد کز ظفر آگیز تر  
 وان شتاب از هر زه شیطان بود

حکایت

چیت دوستی ز جمله صعب تر

گفت عیسیٰ رایکی هشیار سر

۱۰ قوله صبر معنی صبار  
 و با اصل حاصل می گردد و در  
 خواب و غفلت و بیخودیت  
 ۱۱ یافتند  
 ۱۲ قوله صبر با صبر  
 صبر صبر صبر با صبر  
 ۱۳ صبر که در جهلست از صفای قلب  
 ۱۴ صبر را حاصل میگردد  
 ۱۵ یعنی بخواه و بخواه  
 و تو مهربان صبر یعنی ای ایان  
 یکدیگر را دوست گردانند بگفتن حق  
 و صبر و شکایت  
 ۱۶ قوله صبر با صبر  
 هر کس که رنج صبر نخواهد برد  
 فلان صبر نگاری نخواهد یافت  
 ان مع العسر یسر  
 ۱۷

نشان بسیار نفوذ مردم و اجتماع  
خوش صورت باقند ۱۲

پیدايش شیراز خان و نقله انسان  
می شود پس می فرمایند که باید دید  
که چن شیراز نقله و خون صبر کرد  
که از و تعالی او را باعث زندگی بجا  
شود و اگر دانید

مضمون کریکریک اور ذوقِ نقالی و سرور

گفت حق ایوب را در کمرست  
 این بصیر خود مکن چندین نظر  
 صبر کردن جان تسبیحات است  
 هیچ تسبیحی ندارد آن درج <sup>الدرج</sup>  
 صبر همچون بل صراط آنسوشت  
 آزلالا میگریزی وصل نیست  
 تو چه دانی ذوق صبرای شفیق  
 هفت سال ایوب با صبر و رضا  
 از وفا و وصالت و علم و حیا  
 صبر مه باشب منور دارش  
 شبیر شیر اندر میان فتن خون  
 صبر حمله انبیاء با منکران <sup>کفر</sup>  
 به کرامتینی که جامه هست  
 به کرامتینی بر تنه بے نوا  
 با غیاسی استهای بابل صبر کن  
 صبر با نابل ابلان در حلیست  
 نقش مزد ابر <sup>۱۷۰</sup> اسیم را

من بهر مویست صبری و اوست  
 صبر دیدی صبر و اذن را اگر  
 صبر کن کاستن تسبیح درست  
 صبر کن ایضاً مُفْتَحُ الْفَرْجِ  
 هست باین خوب یک لایله ز  
 زانکه لایله از شا به فصل نیست  
 خاصه صبر از بهر آن نقشِ حکم  
 در بلا خوش بود با ضعیف خدا  
 بود چون شیرو عسل او با بلا  
 صبر گل با خار از فرود آمدن  
 کرد و او را نماندش ابن اللبون  
 که در شان خاص حق و صاحبقران  
 و آن که او آنرا بصبر و حسیبت  
 هست بر صبری او آن گوا  
 خوش مدار کن بعقل من لدن  
 صبر صافی می کشد در جام مویست  
 صفوت آئینه آمد در جلای



غیر حق جمله عدو و نداشت دوست  
شکر از شکر خدا باشد یقین  
رحمت ماور اگر چه از خداست  
ترک شکرش ترک شکر حق بود  
هر زمان در گلشن شکر خدا  
دلبر و مطلوب با ما حاضرست  
جز از اهل شکر و اصحاب وفا  
بعد از دوست کی شکوه نکوست  
چون با حسان کرد و فقیش قرین  
خدمت او هم فایده است و منفعت  
حق اولاشک بحق ملحق بود  
رو بر آورده همچو بلبل صد نوا  
وزن ثار حمتش جان شاکرست  
که مرا ایشانراست دولت در وفا

باب سی و دوم در وفا

عقل را باشد و فاسق عهده را  
عقل را یا دآید از بیان خود  
چونکه عقل نیست نیا نیست  
گرچه اهی رشک ابیسی بی  
چون وفایت نیست باری و مفر  
و عده با باشد حقیقی و پذیر  
و عده اهل کرم گنج روان  
چونکه در عهد خدا کردی وفا  
چون در خست آدمی و بیخ عهد

[illegible]

له چنانچه میدی  
 بنیادی بودیست نفس جز  
 بودیست بسیار ما نه واجب

له قد شکر کن بخی شکر  
 افتخار کن و شاکران که عبارت  
 از کاین است اعظم کرده باشد  
 سه فواید که شکر صدق این  
 مغفرت بخشد علی الاوجه  
 گفتن خدا را این نعمت بپای  
 سه فواید شکر گویندی در هر حال  
 شکر خدا باید کرد چه در سجده و در ایستادن  
 و در راه و در خانه و در هر حال  
 و در هر حال و در هر حال

له درین بزرگوار  
 سه فواید که شکر  
 بزرگوار و شاکران که عبارت  
 از کاین است اعظم کرده باشد  
 سه فواید که شکر صدق این  
 مغفرت بخشد علی الاوجه  
 گفتن خدا را این نعمت بپای  
 سه فواید شکر گویندی در هر حال  
 شکر خدا باید کرد چه در سجده و در ایستادن  
 و در راه و در خانه و در هر حال  
 و در هر حال و در هر حال

گفت ای جان صعب تر خشم خدا	که ازان و وزخ همیلر ز دجوما
گفت از خشم خدا چه بود امان	گفت ترک خشم خویش اندر زما
تبیخ علمم گردن چشمم ز دوست	خشم حق بر من همه رحمت شد
صبر آر دگر زورانی شتاب	مبهر کن والله اعلم بالصواب
شکر میکن مر خدا را در نعم	نیز میکن شکر و ذکر خواهم
باب سی و یکم در شکر	

شکر نعم واجب آمد در خرد	ورنه بکشاید در خشم ابد
شکر کن مر شاکران را بنده باش	پیش ایشان مرده شو افکنده باش
شکر یزدان طوق هر گردن بود	نی جدال و روترش کردن بود
اگر ترش رو گردن آمد شکر و بس	پس چو سر که شکر گوئی نیست کس
شکر جان نعمت و نعمت چو پوست	زانکه شکر آر و ترا تا کوی دوست
نعمت آر و غفلت و شکر انتباه	مید نعمت کن بدام شکر شاه
گم شد اندلی شکر خوبی و همنر	که دگر هرگز نه بیند زان اثر
شکر کن ای مرد در ویش از قصو	که ز فرعون بی رهیدی و ز کفو
شکر کن مظالمی و ظالم نه	ایمن از منبر عونی و هر فتنه
شکر گویم دوست را در خیر و شر	زانکه هست اندر قضا از بد بهتر
چونکه تمام اوست کفر آمد گله	صبر باید صبر مفتاح الصلّه

نیکویندگی در دنیا و آخرت است

کسب جز نامی بدان ای نادر  
 حیل که روانسان و حیلش دام بود  
 ما عیال حضرتیم و شیر خواه  
 آن کسی را کش خدا حافظ بود  
 ما می هوی باد شیر افشان ابر  
 فی السماء رزقکم ننشیده  
 هین تو کل کن ملرزان پا دوست  
 عاشقت و میزند و مول مول  
 اگر ترا صبری بدمی رزق آمدی  
 آنچنان که عاشقی بر رزق هزار  
 و رتوش تابی بیاید بر دوت  
 گزینخواهی و رنخواهی رزق تو  
 روحیات عشق خواه و جان خواه  
 آنکه اواز آسمان باران دهد  
 رزق از و س جو مجو از زید و عمر  
 منعمی ز خواه فی از گنج و مال  
 عاقبت زینها بخواهی ماندن

جهد جز و همی بدان ای با عیار  
 آنکه جان پنداشت خون آشفام بود  
 گفت که خلق عیال لاله  
 مرغ و ماهی مرور احارش شود  
 در غم ما اندکی ساعت تو صبر  
 اندرین بستی چه چشیده  
 رزق تو بر تو ز تو عاشق سیت  
 که ز صبریت و انای فضول  
 خویش چون عاشقان بر تو زوی  
 هست عاشق رزق هم بر رزق خواه  
 و رتوشتابی دهد در دست  
 پیش تو آید و وان از عشق تو  
 تو از و آن رزق خواه و مان مجو  
 هم تواند کوز رحمت مان دهد  
 مستی از وی جو مجو از بنگ و خمر  
 نصرت از وی خواه فی از عظم و خال  
 هین که خواهی دران دم خواندن

بنده

در این کتاب

از جمله کلمات  
 از جمله کلمات

از جمله کلمات  
 از جمله کلمات

از جمله کلمات  
 از جمله کلمات

ماہی "۱۰" بھولیں  
تو تھن تو تھن  
بھولیں خشت ابراہیم  
بھولیں کلیم انبیاء  
حضرت موسیٰ کلیم  
کرم کہ وقت بیخ حضرت آسمانی  
علیہ السلام سفسفنا بعض  
شان مذبح گردید  
دربائے نیل خشک شدہ  
شاہراہ گردید "۱۲"

وز شمار و لطف ببریده بود  
تا که او فغان کند کم آید زیار  
فاؤز کز او گریه کند شنیده  
بر همه اصناف شان افزوده اند  
چار عنصر نیز بنده آن گرو  
هر زمانی بشکند سوگند را  
زانکه ایشان را دو چشم رویت  
حفظ ایمان و وفا کفایت  
کی تواند صید و کشت زوگرخت  
کلان بل ویران بود نیکوشت

۱۱  
 کسب کن پس تکیه بر جبار کن  
 با توکل ز انوا شتر به بند  
 از توکل در سبب کامل مشو  
 چیست از تسلیم خود محبو  
 تا نبرد رحمت اسماعیل را  
 تا کند بشهادت قرین را

# حکایت

یک جزیره بنام استند جهان  
 جمله صحرا چروا و تابشب  
 شب زانده است که فردا چه خورم  
 چون بر آید صبح گردد سبزه شست  
 اندر افتد گا و با جوع البقر  
 باز ز رفت و فریب و لیس شود  
 باز شب اندر تب افتد از فزع  
 که چو خواهم خورد فردا وقت خور  
 هیچ نماند که چندین سال من  
 هیچ روزی کم نیاید روزم  
 این نفس گاست و آن شست چنان  
 که چه خواهم کرد مستقبل عجب  
 سالها خوردم و کم نماند ز خور  
 اگر جهان را پر و مکنون کنند  
 غم خور و نان غم افزایان خور  
 و فلک تدبیر خود را پیش دست

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

کامد روگاست تنها خوش  
 تا شود و زشت و عجیب و منتخب  
 گردد و او چون تار مولا غم  
 تا میان رسته قیصل و بگشت  
 تا شب او را چو د اوسه سهر  
 آن تنش از پیه و قوت پر شود  
 تا شود لاغر ز خوب و منج  
 سالها نیست کار آن بقدر  
 میخورم بین سبزه زار و زمین  
 چیست این ترس و غم و دلسوزم  
 که همی لاغر شود از خوف نان  
 قوت فردا از کجا سازم طلب  
 ترک مستقبل کن و ماضی نگر  
 روزی تو چون نباشد چون کنند  
 زانکه عاقل غم خورد کورک شکر  
 اگر چه تدبیرت هم از تدبیر است

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

له ای نون در خم و شوال  
بلون دیگر کی

له نون دست این معنی  
کلام چنین بود که بعد از این

هر کاف خطاب را بقصد  
بذل ساختن بقصد مقدم زدن

تا افاده هر کند و یاد دهنده  
بجایگاه در علم معانی نوزنده

له در علم معانی نوزنده  
که مقدم بر این پنجیک

له مستحق تا نیست افاده  
هری کند و او را از غفلت

له درین مقام سنان است  
و درین مقام سنان است

له در چهره بطریق مخصوص  
عبد الحکیم خضر معانی

این دم اورا خوان و باقی ایمان	آتو باشی وارث ملک جهان
حکایت	حکایت
<p>گفت موسی را بوحی دل خدا گفت چه صلت بلوی ذوالکرم گفت چون طفلی بدیش والده خود ندانند جز که او دنا تر است مادرش گریست بروی زنده از کسی یاری نخواهد غم خاطر تو هم ز مادر خیر و شتر غیر من نیست چو سنگست کلک هست این ایاک نعبه حصر را هست ایاک ستعین از بهر که عبادت مرا آریم و بس گفت پیغمبر که جنت از اله ور نخواهی ضامنم پس مرا هین از و خواهی دینی از غیر او در بخوایی از دیگر هم او دهد</p>	<p>کای گزیده دوست میدارم ترا سویب آن تا من آن افزون کنم وقت قهرش هست هم بر منی ده هم از و مخمور و هم از او مست هم با در آید و برو می تند اوست جمله شتر و خیر او التفایش نیست جا های دیگر گر شمتی و گر جوان و گر شیوخ در لغت و ان از پی نفی را حصر کرده استعانت را بقصر طمع یاری هم نه تو داریم و بس گر همی خواهی ز کس چیزی نخواه جنت الفردوس و دیدار خدا آب دریم جو مجو در خشک جو برفش میل سخا هم او نهد</p>

۱۰۰ تونست که نشو  
 یعنی کسی که از دنیا نبرد  
 و از این سبب که یکبار خود  
 در دگر و در بعضی آدم  
 و از این سبب که یکبار خود  
 و از این سبب که یکبار خود  
 و از این سبب که یکبار خود

جرخ گردان را قضاگر کند  
 زیر کی بفروشد و حیرانی بجز  
 داند آنکو نیکیست و محرمست  
 اکثر اهل الجنة به اندامی پدر  
 زیر کی چون باد کبر انگیزست  
 ابلیس بی کو بسخسگی دوپو  
 چون قضا آید فرو پوشد به  
 چشم آدم چون بنور پاک وید  
 اینهمه دانست چون آمد قضا  
 این قضا بری بود خورشید پوش  
 بر قضا کم نه بهانه ای جوان  
 بل قضا حقست و جهد بنده حق  
 اگر خود بر گرد و جرم خود بین  
 فعل تو که زاید از جان توست  
 فعل را در غیب صورت می کنند  
 دار کی ماند بد زوی یک آن  
 رنج را باشد سبب بد کردنی

۱۰۰ تونست که نشو  
 یعنی کسی که از دنیا نبرد  
 و از این سبب که یکبار خود  
 در دگر و در بعضی آدم  
 و از این سبب که یکبار خود  
 و از این سبب که یکبار خود  
 و از این سبب که یکبار خود

صد عطار در اقصا بکند  
 زیر کی زرقست و حیرانی نظر  
 زیر کی زالمیس عشق از اوست  
 بهر این گفت سلطان البشر  
 ابلیس شوتا بماند دل درست  
 ابلیس کو والد و حیران هوست  
 تاند اند عقل ما پارا  
 جان و تنه نامها گشتش بدید  
 دانشش یک نبی شد بروی خط  
 شیر و اثر درها شود ز و همچو شوش  
 جرم خود را چون نهی بر دیگران  
 هین مباحش انور چو المیس خلق  
 جنبش از خود بین و از سائین  
 همچو فرزندت بگیر د دانست  
 فعل دزدی را بداری نیزند  
 هست تصویر خدای غیب د ان  
 بد ز فعل خود شناس از بخت

کامل و داند که یکبار خود  
 و از این سبب که یکبار خود  
 و از این سبب که یکبار خود  
 و از این سبب که یکبار خود  
 و از این سبب که یکبار خود  
 و از این سبب که یکبار خود  
 و از این سبب که یکبار خود

۱۰۰ تونست که نشو  
 یعنی کسی که از دنیا نبرد  
 و از این سبب که یکبار خود  
 در دگر و در بعضی آدم  
 و از این سبب که یکبار خود  
 و از این سبب که یکبار خود  
 و از این سبب که یکبار خود

۱۰۰ تونست که نشو  
 یعنی کسی که از دنیا نبرد  
 و از این سبب که یکبار خود  
 در دگر و در بعضی آدم  
 و از این سبب که یکبار خود  
 و از این سبب که یکبار خود  
 و از این سبب که یکبار خود

کار آن دار که حق افزاشت  
هر چه کار می از برای او بکار  
ننگ دروشی ز دروشی هست  
بر دل خود کم نه اندیشه معاش  
ای دویده سوی دکان از پگاه  
چون قضا آید شود ننگ اینجهان

آخر آن روید که اول شکست  
چون اسیر دوستی امی دوستدا  
روز و شب از روزی اندیشی هست  
عیش کم نماید تو بردرگاه باش  
بین مسجدر و سجور زرق از آله  
از قضا حلو شود در پنج دلهان

باب سی و چہارم در رضاے بالقضا

گفت از اجاء القضا ضاق الفضاً  
 اگر شود ذرات عالم حیل پیچ  
 چون قضا برون کند از جیبِ حشر  
 حکم تقدیرش چو آید بی وقوف  
 غیر آنکه در گریزی در قضا  
 با قضا هر که شبخون آورد  
 اعجبی چون شسته اندر قضا  
 این قضا را هم قضا دانند عیج  
 با قضا پنجه مزنی می تند و تیز  
 مرده باید بود پیش حکم حق  
 چون قضا آید شود دانش کجاب

یہ مہذب شہزادہ جہانگیر کی تھوڑی سی یادگار ہے۔

تَحْجِبُ الْإِبْصَارُ إِذَا جَاءَ الْقَضَا  
بِاقْضَائِي آسَمَانِ مَحْجُوبِ شَيْخِ  
عَاقِلَانِ گِرْدِ جَنْمِ سَلَمِ کُورِ کَرِ  
عَقْلِ چِه بُو دَر قَبْرِ افْتَدِ خُوفِ  
بَیْجِ حِلْمِ نَدَهْتِ اَزِ وَهْمِ رَهَا  
سِه نَلِکُنِ آیدِ زِ خُونِ خُودِ خُورِ  
مِیگِرِ زِ اِنِ زِ دَا وِر مَالِ رَا  
عَقْلِ خَلْقَانِ دَر قَضَائِ مَحْجُوبِ شَيْخِ  
تَا نِگِرِ دُشْمِ قَضَا بَا تُو سِتِیْنِ  
تَا نِیَا بَزِ خُمِ اَزِ رَبِّ الْفَلَاقِ  
مِه سِه گِرْدِ کِجِرِ دَا فَنَابِ  
خُوفِ ۱۱

تبریز

سلامه تو ز تنگ در یونی لغنی  
 بازدم که در تنگ در یونی افتاده  
 ایام بسبب آنکه خود را معنی افاده  
 نفیسه در تلاش روز سه در بدر  
 می که یکم اگر بای قناعت دردا  
 صبر کشیده و اضطراب را بخود راه  
 نهیم از عذر تنگ در یونی بخت  
 با جبر  
 تو زین قضا را عاجز  
 علامت بی غرضه است حکمت  
 علامت بی غرضه است حکمت  
 سبب از عقل  
 اینها نیست و چون باشد  
 در احکام این جهان باشد





بهر دو کس که در این عالم  
 بایستد تا در این عالم  
 که از حضرت علی علیه السلام  
 فرموده که گفتار حق را بفرمایید  
 می کند ۱۲  
 چون حضرت یعقوب علیه السلام  
 بر تخلص یزدی را می  
 شد و بهر کار خود را  
 بقصد خود فائز گردید ۱۳  
 توکل تسلیم نام که حرفی  
 از چمن و جارب و بستانید  
 در پنج و راحت آید  
 باشد ۱۴  
 یعنی تسبیح  
 در کارهای دراز که در وقت  
 مشقت باشد هیچ فایده  
 ندارد ۱۵

<p>جرم بر خود نه که تو خود کاشتی هر چه از تو یاوه گردد از قضا گر قضا پوشد سیه همچون شب گر قضا صد بار قصد جان کند این قضا صد بار گر راهست زند چون قضا خواهد کسی را بفسد در وجودش لرزه بپند که آن چون قضا آید طبیب ابله شود</p>	<p>باجزا و عمل حق کن آمدشتی تو یقین دان که خریدت از بلا هم قضا دست بگیر و عاقبت هم قضا جانست دهد و ربان کند بر سر از چرخ خراگانه زند سودی از صد پوشتین هم بگذرو نی بماند به شودی ز آتش آن وان دوادر نفع هم گم شود</p>
<p>حکایت</p>	
<p>آمد از آفاق یار مهربان کاشنا بودند وقت کودکی یاد و ادش جور اخوان و حسد عار نبود شیر از اسبند در قضا یعقوب چون بنهاد سر در توکل جز که تسلیم تمام شرط تسلیمست فی کلام و راز</p>	<p>یوسف صدیق راشد میهان بر و ساد و آشنائی پیک گفت کان زنجیر بود و ما نیست ما را از قضا حق گله چشم روشن کرد از بوی پس در غم و راحت همه مکرست و ما سود نبود در ضلالت ترک تاز</p>
<p>باب سی و پنجم در تسلیم</p>	

۹۰ نوید چون کبک  
 ز دنیا بایست کبک  
 این سخن منقذ فیض  
 ۹۱ حدیث شریف است  
 یعنی بگوید شده است  
 بیست از کدورت است  
 دیگر در شده است  
 دوزخ از شجرات و  
 حاصل این حدیث  
 شریف است که هر که

فی نشان دوستی شد سرخوشی  
 چون گرانیه اساس رحمت  
 زان حدیث تلخ میگویم ترا  
 حَقِّ الْجَنَّةِ بِسُكْرٍ وَكَا تَهَا  
 هر که در زندان قرین محنت است  
 جزو شب خلوت نباشد شاهر  
 هر کجا شمع بلا فسر و خفتند  
 حق تعالی گرم و سرد و ریخ و درد  
 خوف جوع و نقص اموال و بدن  
 داد و من و عن اصد ملک  
 تو ز تلخی چونکه دل پر خون شو  
 در همه عمرش ندید او در دهر  
 داد او را جمله ملک اینجهان  
 شاد از غم شو که غم دام بقاست  
 غم کی گنجست ریخ تو چو کان  
 کان بلا دفع بلاهای بزرگ  
 تابدانی که زیان جسم و مال

در بلا و آفت و محنت کشتی  
 تلخها هم پیشوای نعمت  
 تا ز تلخیها فسر و شویم ترا  
 حَقِّ النَّيْزَانِ مِنْ شَيْئِهِمْ وَارْتَهَا  
 آن جزای لقهای شهوت  
 جز بر دل مجو و لخواه را  
 صد هزاران جان عاشق خفتند  
 بر تن مامی نهد امی شیر مرد  
 جمله بهر نقد جان ظاهر شدن  
 تا بکمر او دعوی عز و جلال  
 پس ز تلخیها همه بیرون شو  
 تا ناله با خدا آن بگر  
 تا سخنان مر خدا را در نهان  
 اندرین ره سوی پستی اترقا  
 لیک کی در گیر این در کو و کان  
 وان زیان منع زیانهای سترگ  
 سود جان باشد رها نواز و بال

در دنیا در ریخ و دوزخ و بلا بود  
 خواهد بود در جنت خواهد بود  
 و هر که در دنیا بخیر و شرف  
 کند زاندر در دوزخ خواهد نام  
 ۹۲ حدیث شریف است  
 یعنی بگوید که هر که  
 در دنیا در ریخ و دوزخ و بلا بود  
 خواهد بود در جنت خواهد بود  
 و هر که در دنیا بخیر و شرف  
 کند زاندر در دوزخ خواهد نام  
 ۹۳ حدیث شریف است  
 یعنی بگوید که هر که  
 در دنیا در ریخ و دوزخ و بلا بود  
 خواهد بود در جنت خواهد بود  
 و هر که در دنیا بخیر و شرف  
 کند زاندر در دوزخ خواهد نام  
 ۹۴ حدیث شریف است  
 یعنی بگوید که هر که  
 در دنیا در ریخ و دوزخ و بلا بود  
 خواهد بود در جنت خواهد بود  
 و هر که در دنیا بخیر و شرف  
 کند زاندر در دوزخ خواهد نام  
 ۹۵ حدیث شریف است  
 یعنی بگوید که هر که  
 در دنیا در ریخ و دوزخ و بلا بود  
 خواهد بود در جنت خواهد بود  
 و هر که در دنیا بخیر و شرف  
 کند زاندر در دوزخ خواهد نام  
 ۹۶ حدیث شریف است  
 یعنی بگوید که هر که  
 در دنیا در ریخ و دوزخ و بلا بود  
 خواهد بود در جنت خواهد بود  
 و هر که در دنیا بخیر و شرف  
 کند زاندر در دوزخ خواهد نام  
 ۹۷ حدیث شریف است  
 یعنی بگوید که هر که  
 در دنیا در ریخ و دوزخ و بلا بود  
 خواهد بود در جنت خواهد بود  
 و هر که در دنیا بخیر و شرف  
 کند زاندر در دوزخ خواهد نام  
 ۹۸ حدیث شریف است  
 یعنی بگوید که هر که  
 در دنیا در ریخ و دوزخ و بلا بود  
 خواهد بود در جنت خواهد بود  
 و هر که در دنیا بخیر و شرف  
 کند زاندر در دوزخ خواهد نام  
 ۹۹ حدیث شریف است  
 یعنی بگوید که هر که  
 در دنیا در ریخ و دوزخ و بلا بود  
 خواهد بود در جنت خواهد بود  
 و هر که در دنیا بخیر و شرف  
 کند زاندر در دوزخ خواهد نام

بہشت و جہنم کا بیان

عذیر گو آب درخت کوئل در آید و مضناک با خندگان و بکیر و تاسیک ۱۲ ف

۱۰۰

۱۰ خود آتش کوی آتش  
 با بنجمه حدتگاه دارد از صورت  
 بادی میرود ۱۲۰  
 ۱۱ قوله ما انقوت یعنی پیست  
 تصون گفت با نغم سرورد دل  
 دقت آمدن بخانه داند ۱۲۰  
 ۱۲ تر جابن خضر و یمنین  
 اندوه کنی در دزدانک چیز ۱۲۰  
 ۱۳ قوله عاقلان شاره  
 است بقول حضرت بر تقی  
 علی کرم الله وجهه که عاقلان  
 رفیع العزیم یعنی شایسته  
 خرد را با یکدیگر میخوانند  
 خلاف آن می شود ۱۲۰

ساعتی دیگر شود او سرنگون  
لحظه لحظه مستلای آتش<sup>المنه</sup> آتش  
شدر رنج دق و همچون هلال  
در غیری زرد و تلخ و تیره شد  
هم کی با وی برو خواند میوت  
فهم کن تبدیلیهای هوش او  
حال او چون حال فرزندان او  
اندر و از سعد و نحس فوج فوج  
جز و ایشان چون نباشد روز  
کوز زخم دست شه رقصان شود  
هر که بی سر بود ازین شته بر دهر  
می طلب در مرگ خود عمر درانی  
فِي الْقَوَاِئِمِ عِنْدَ اَيَّامِ التَّرَجُّمِ  
با خبر شتند از مولای خویش  
حُفَّتِ الْجَنَّةُ شَنَاوِیِ خُوشِ شَتِ  
دوستان را بخ باشد همچو جان  
رخ مغرود دوستی آنرا چو پست

این تواریخ است  
 از جنگین با شاکر  
 و جیب رشتی چشم  
 خواجه شاد  
 اینچه خور در امین  
 در جیب عالی باشی با  
 در صورت بوسه  
 من اوج با کبریا

<p>                             من ترا نگین در گیان زان کنم                              تلخ گردانم ز غمها خوش تو                              چون نشان سوسنان مغلوبیت                              در اگر چه خرد و اشکسته شود                              امی در از اشکست خود بر سر مرغان                              تو بسین گریه خستی یا بجا                              تا تو انی بنده شو سلطان باش                              خدمت اکسیر کن سوار تو                              نیکبختی را چون رنجی دهد                              لیک چون رنجی دهد بخت را                              چون نمک آید بلا و بیم جان                              همچو آب نیل آمد این بلا                              هر که بایان بین ترا و مسعود تر                              عمر خوش در قرب جان پرورد                         </p>	<p>                             تاکت از چشم بدان پنهان کنم                              تا بگرد چشم بد از روستی تو                              لیک در شکست مومن بخت                              تو تیلای دیده خسته شود                              که شکستن روشنی خواهد شد                              تو مرا بین که منم مفتاح راه                              ز نگین چون گوی شه چو گان باش                              جو میکش ای دل از دلداری تو                              رخت را نزد یک تروای نهید                              او بر اندازد کفر آن رخت را                              زان پدید آید شجاع از هر حیوان                              سحر آلبست و خون بر اشتیاق                              حد ترا و کار کافرون دید                              عمر زاغ از بهر سرگین خور دست                         </p>
--	--

باب سی و نهم در قرب

<p>                             قرب بر انواع باشد امی پدر                              آن نمی بینی که قرب را و لیا                         </p>	<p>                             میند خورشید بر کهسار و در                              صد کرامت دارد و کار و کیا                         </p>
---	---

کتانی میانی  
 من نور نیک بختی را  
 یعنی بگردد بر سون سون  
 اعتقاد و معنی نازل می شود  
 بسبب سلب جسم و ناسوت  
 زنی می باشد در هر کار بخت  
 شغلی بای حاصل هر رجب  
 شکایت و اضطراب بکس  
 مستوجب عذاب از روی

۹۵  
 یعنی که که او نکت خود را  
 در امانت و تعجب بزدی  
 ببری بر دگر خوش میگردد  
 از عجز یا بر حاصل زیر کذا  
 عمر در از دار و دور خردون  
 گندگی ببری کند

۱۲  
 قوت قرب یعنی قرب  
 الی الله را اقسام بسیارست  
 بقدر مادی و دسته ادا و عمل  
 گردد چنانکه فیاض خورشید  
 یکسان است لیکن

۱۴  
 ایستادگی  
 بقدر حالت خود  
 با رشتی رفتی و را



خوی با و کن امانت های تو  
 خوی با و کن که خورا آفرید  
 رو بخوابی کرد آخیر در حد  
 آنکه شد نشش بشاه فرد خوش  
 چون از ان اقبال شیرین شود  
 این خبر با از نظر خود نایست  
 هر که او اندر نظر موصول شد

ایمن آید از افول و از غنیمت  
 خوابهای انبیا را پرورد  
 آن به آید که کنی خوابا  
 یافت در مانهای جمله در خوش  
 سر دشت بر آدمی ملک جهان  
 بهر حاضر نیست بهر غایبست  
 این خبر با پیش او معزول شد

باب سی و نهم در مکارشفه و مشاهده

مطرب جان مونسِ مستان بود  
 جرخ را در زیر پا آرامی شجاع  
 پنبه و سوسا سیر و کن زگو  
 پاک کن دو چشم را از موعی عیب  
 چشم را در روشنایی خوی کن  
 دیده مینا از لقائے حق شود  
 هر که دید اندرا الکبیر است  
 حاصل اندر وصل چون افتاد  
 چون شدی بر با مهابی آسمان

نقل و قوت و قوتِ سُستان بود  
 بشنوا از فوقِ فلک بانگِ سماع  
 تا گوشت آید از گرد و ن خروش  
 تا به مینی باغ و سرستان غیب  
 اگر نه خفاشی نظر آن سوی کن  
 حق گمانم از هر جسمی شود  
 هر که دید آن بجز او و اهلست  
 گشت و آینه پیش مر و خرد  
 سحر با شد بتجویی نزد بان

۱۱  
 قلمی از خیر باغی که  
 مدتی غنیمت پس از غنیمت  
 یعنی که بقصد رسید پس این  
 انجیل پیش او بقید برگردان  
 غنیمت که غایب باشد غنیمت  
 عافیه که طهر غنیمت خیر باشد  
 ۱۲  
 نور مطرب جان باشد  
 مستان بار و دشت از قوت  
 روح زند و می باشد دقت  
 حاجت که بلک با غنیمت

۱۳  
 کمالان باشد که از دین  
 معرفت خود اند  
 ۱۴  
 یعنی نظر در حصول حاجت  
 اعلی داشته باش از بالا  
 فلک مد است که غنیمت  
 نورده ۱۱  
 ۱۵  
 نور حاصل اندر غنیمت  
 حاجت که نورده از آید غنیمت  
 ۱۶  
 طالب بطالب از غنیمت

جس ذمہ دہ و تفصیل  
حق تعالیٰ در شک ما ہی  
و تقدیرش بدین سبب اوست از  
حضرت موسی علیه السلام  
در این جهت مذکور کرد  
بلکه کسی تو می گزینی  
و این نمی آید آن  
من حق اجرت نبوت  
تفصیل بر من مبادونی  
عسی الله علی الذلکم کما  
کونتم الذلیلون  
یعنی شما را سرزنش  
کنم که چون خداوند  
خواست

الحمد لله الذي جعل في القرآن الكريم  
 آياتاً كثيرة تدل على أن الله تعالى  
 يحب من عباده من آمن بالله ورسوله  
 ويؤتيهم من حيث يشاءون ويختارون  
 ما يريدون من الدنيا وما بعدهم  
 وما كانوا يعلمون

از جهت غایت و جوهریت

ہم نے انہیں برابر اندر ۱۲

در غم بایستم که در غم بایستیم

بہارِ صلح و کرم و ان زمانہ

۹۴

ایک مرتبہ ریاضی کے استاد نے

۵۲ قولہ کہ جزابی با

صفت افزوده است و کیفیت  
صفت مایه و دیگر در صفت

منشی صاحبی و دیگر ایک بی بی جو

بہارِ کریم غیبیہ  
کلامِ نفاذہ در اندکِ عرفان و دہ

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ایک اور عظیم شہادت

<p>قرب خلق و رزق بر جمله است عام گفت پیغمبر که معراج مرا آن بمن پرخرج و آن او نشیب قرب نی بالا و پستی رفتست آنچه چون سگ ز صل کمدانی بود آنچه هست اقرب اجل و نزدیک امی کمان و تیر با بر ساخت هر که دور اند از ترا و دور تر</p>	<p>قرب وحی عشق دارند این کرام نیست بر معراج یونس<sup>علیه السلام</sup> اجتناب زانکه قرب حق فزونیست از قرب حق از قید هستی ست نیست کی مراد احسن سلطان بود تو فلند تیر فیر کت را بعید صیر نزدیک شود و دور انداخته و چنین گنجست او بهر تر</p>
---	---

باب سی و هشتم در انس

در غم مار و زبا بیگاه شد  
 روزها گرفت کور و بانگ نیست  
 هر که جز ما نیست زایش میرشد  
 اتصال بی تکلیف بقیامت  
 اتصال که بخشد در کلام  
 پیش من آواز آواز خداست  
 چونکه با حق متصل گردید جان  
 چونکه با معشوق گشتی بمنشین

منزل ایجا که از آب سیرابی  
گود و در کبریا بی پرواز  
مستقر است پیش فروزان  
مردود می باشد که در  
مطلع شود از دست  
فوت ۱۲



دیدہ کو نبود ز وصلش در زوہ  
 اندران دستی کہ نبود آن نقاب  
 ساجران واقف از دست خدا  
 آنچنان پائی کہ از رفتار او  
 آنچنان پا در حدید اولعزت  
 گوش کو نبود سسر لے راز او  
 ای ہمہ دریا چه خواہی کردیم  
 یسبح محتاج می گلگون نہ  
 ای رخ چون زہرہ است شمس محلی  
 بادہ کاندہ تخم ہی جوشد نہان  
 ای مہ تابان چه خواہی کرد کرد  
 تاج کرتناست بر فرق سرت  
 جوہرست انسان وجہ رخ اور عرض  
 بحر علمی در نمی پنهان شدہ  
 ای غلامت عقل و تدبیرت ہو  
 علم جوئی از ورقہا ای فسوس  
 می چه باشد یا سماع و یا جماع

۱۰  
 (بجای)

آنچنان دیدہ مفید و کو بہ  
 آن شکستہ بہ بساط طوق  
 کی نہند این دست <sup>کار بزرگ</sup> فبارا دست  
 جان نہ پیوند دیگر سوار او  
 آنچنان پا عاقبت در دست  
 بر کنش از سر کہ نبود آن فک  
 ای ہمہ ہستی چه میجوی عدم  
 ترک کن گلگونہ تو گلگونہ  
 ای گدائی رنگ تو گلگونہا  
 ز اشتیاق روی تو جوشد چنان  
 ای کہ مہ در پیش رویت روی رود  
 طوق اعطیناک آویز برت  
 جملہ فرع و پایہ اندا شد عرض  
 در سہ گز تن عالمی پنهان شدہ  
 چون چنینی خویش از زان فروش  
 ذوق جوئی تو ز حلو ای فسوس  
 تا بجوئی زو نشاط و انتہا

یعنی این چیز از آن زوہ است

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

اینک در جو افشار شهرت  
 غامری اندر و در از دریا دان  
 جفتی ۱۱  
 غمزه میانی باید بداند  
 کجاست بر و قدم بی محمود  
 کعبه فکر و ذکر در تصوفات  
 جمال و حال حیرتی دست دهد  
 دوم آنکه در آغاز حق بلی در  
 نهد و دست از طلب باز  
 و اینجا مراد از غمزه است ۱۲  
 این آن حیرت باشد زنی  
 در حق می شود  
 در حق و حق می شود  
 و مقدمه دل حیرت بل  
 و بعد از آن  
 حصول نیست ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

آسمان و آفتابی دیگرست  
 باقیان فی کس من خلق جدید  
 تا که ریح الله آید در شام  
 اندر آتش انگینی جان وجود  
 سر بر و ن کن هم بین شراب  
 دید آنرا بس علامتهاست نیک  
 حیرت باید بدریا و رنگ  
 و آنکه دریا دید او حیرت شود  
 کی شود پوشیده برو چپ و راست  
 خورده حیرت فکر او ذکر را  
 و آنکه دریا دید دل دریا کند  
 و آنکه دریا دید خدای خستیار  
 و آنکه دریا دید او غیشش بود  
 که ز جام حق کشید است او شراب  
 مست را پر و امی دست پامی است  
 دست ظاهر سایه است و کاپیت  
 آن بریده بز شمشیر شراب

غیب را ابروی و آبی دیگرست  
 نماید آن الا که بر خاصان پدید  
 و نفع کن از مغز و از مینی ز کام  
 گر به مینی بکینفس حسن و دود  
 چند مینی گردش و لایب را  
 تو همگی می که می بینم و لیک  
 گردش کف را چو دید نمی خست  
 آنکه کف را دید سر کوبان شود  
 هر روی کو در تحشیر با خد است  
 حیرت باید که رو بدفکر را  
 آنکه کف را دید نیتها کند  
 آنکه کفها دید باشد و شمار  
 آنکه او کف دید و در گردش بود  
 کی کند آن مست جز عدل مصوب  
 جاد و آن فرعون را گفتند تباست  
 دست و پای ما شراب حق کست  
 خلق نبود که سزای آن شراب

۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

آبِ رحمت بایدت روپست شو  
 رحمت اندر رحمت آید تا بسر  
 سخت مست بشود و آشفته  
 عشق جو شد باد و تحقیق را  
 چون بجوی تو بتوفیق سخن  
 چون بیفزاید می توفیق را  
 پر تو ساقی ست کاند شیرین  
 بی تفکر پیش هر دانه هست  
 گرتو اورامی نبینی در نظر  
 تن بجان جبنده نمی بینی تو جان  
 همچنان که قدر تن از جان بود  
 گریه می جان زنده بی پر تو کنون  
 بی تماشا می صفتهای خدای  
 چون گوار دلقمه بی دیدار او  
 زین خرد جاہل همی باید شدن  
 هر که بستاند ترا دشنام ده  
 ایمنی بگذارد جامی خوف باش

چون از خواب شیرین بیدار شد چنان زنده ماند

و انگه این خور خمر رحمت مست شو  
 بر یکی رحمت فست و نایم سپر  
 دوش ای جان بر چه پلنق  
 او بود ساقی نهان مست یق را  
 باده آب جان بود ابریق تن  
 قوت می بشکند ابریق را  
 شیر بر جوید و رقصان گشت  
 اینکه با جنب سیده جنبانده  
 فهم کن آنرا با ظہار اثر  
 لیک از جنبیدن تن جان بدان  
 قدر جان از پر تو جانان بود  
 هیچ گشتی کافران را میتوان  
 اگر خورم نان در گلو ماند مرا  
 بی تماشا می گل و گلزار او  
 دست در دیوانگی باید زدن  
 سود و سرمایه بفلس وام ده  
 بگذر از ناموس و رسوا باشناش

رحمت بی ساقی جبر حال

یعنی چون سقا را از غفلت جوی  
 جبر بر اندر حقیقت در  
 اندر وجودت زنده  
 از غفلت غافل بود که با وجود  
 چنین غفلت کامله ذات باری  
 را نشا عتقد و در اسما و افانند  
 پس میفرمایند که از چو عقل  
 دیوانگی بهتر است

عبارت "از این پس"

بیشتر بشمار می رسد و بهر حال  
باید پس از هر گام که در حق  
دور شد باید دید که در آن  
صورت حال چگونه باشد  
و اگر در آنجا رسیدن با وجه  
موجب نیست

یعنی مراد اللہ تعالیٰ سے ہے کہ جو شربِ ظہار میں  
معتد ہے اس کا پکارا کیفیتِ این  
ت

بنی بابت ۱۲  
قولہ تاکہ اوصفیہ  
ہو کیا کہنہ ازنگہ میں ستر  
۱۲ سال است باز  
تغایہ

بجانبی حوضی است ۱۲  
نوعی دیگر طیار نام

جامعہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

	باب چهارم در وجد	
--	------------------	--

ہزاروں سے دھچکا  
 ارشاد ہوا خدا تعالیٰ  
 کہ وہ اس کی جگہ  
 پر اور اس کی جگہ  
 پر اور اس کی جگہ  
 پر اور اس کی جگہ

ہر گھر کے دروازے سے درجہ بدرجہ  
میں جلائے ہوئے ہو  
پیارے ملکِ ایران  
محبتِ خالص ہے  
عراقِ شہید گریہ

مرکز تحقیقات علمی و فناوری

مجلس شورای اسلامی  
جمهوری اسلامی ایران

میں نے اپنے

پایان

...

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

مجلس

سید احمد علی

۱۰۰

ہیچکس راتاگر دواؤف

فیستره دربارگا و کبریا

باب چہل و یکم در فنا و بقا

موی خاکی و هم و فهم فکر است  
 تا درین سکر تی ازان سکر می تو  
 او فانی گشته راه دیگر است  
 هست بهیاری زیاده امضا  
 آتش اندر زن بهر و تاب کی  
 چون بطوف خود بطوفی مرتد  
 آینه هستی چه باشد نیستی  
 پیش هست او بایدمیت بود  
 دید که چون بسی علت درست  
 دید ما را دید انفس العوض  
 طفل تا گویا و تا پویا نبود  
 چون فصولی گشت دوست پانوی  
 با نهایی خلق پیش از دست  
 بامرابطه ابندی شدند  
 است خود در هست آن هستی بی

موج آبی موج سبکست و قفاست  
 تا ازین مستی ازان جامی تو کور  
 آنکه بشیاری گناه دیگرست <sup>بای خطاب</sup>  
 ماضی و مستقبل پرده خدا  
 پر گره باشی ازین هر دو چونی  
 چون بخانه آمدی هم با خودی  
 نیستی بگزین گر ابله نیست  
 بدست هستی پیش از کور و کبود <sup>بای خطاب</sup>  
 و فنان کن دید خود در دید دوست  
 یابی اندر دید او کلی غرض  
 در کیش جز گردن بایان بود  
 رعنا افتاد و در کور و کبود  
 ی پریدند از و فاند رصفا <sup>بمعنی بیخ</sup>  
 بس خشم و حرص و خرنندی شدند  
 چو موس در کیمیا اندر گداز

5-11

میرزا محمد باقر  
۱۰۲۰  
امام رضا و بقا

پرسیدند که چرا چنین واقع شده

۲۴ نورافروزان

مادر و شوهر داشت که سرگرفتگی فی الحال

و با بود و میچکا و از ان کیفیت جدا  
نخواهد شد هر گاه که همیشه از ان جدا  
مفاقت کرد و نه

ای ازوفیه

در صورت مایه

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۴۴۴  
بسم الله الرحمن الرحيم

عالم لازم  
... واحد

الحمد لله الذي  
جعلنا من  
الغالبين

تقریباً ۱۰۰ سالہ عرصہ

تاریخ ۱۳۰۲

مقامی شہر میں

روانمردان

12

آردم عقل دوراندیش را  
 عقل من گنجست و من دیوانه ام  
 اوست دیوانه که دیوانه نشد  
 مگر قلاش و گردیوانه ایم  
 بر خط فرمان او سرمی نهیم  
 بار دیگر آمدم دیوانه وار  
 این بنه بر پایم آن زنجیر را  
 غیر آن زنجیر زلف لبرم  
 هر چه غیر شورش و دیوانگیست  
 عشق شورانگیز باید مرا  
 تا چنین کاری نفیتم مرا  
 باز دیوانه شدم من امی طیب  
 حلقهای سلسله آن فنون  
 زیر هر حلقه فنون دیگرست  
 پس فنون باشد جنون این شد  
 آنچنان دیوانگی گسست بد  
 اندرین محضر خرد باشد ز دست

بعد ازین دیوانه سازم خویش را  
 گنج اگر پیدا کنم دیوانه ام  
 این عسس دادید و در خانه نشد  
 مست آن ساقی و آن پیانه هم  
 جان شیرین اگر تو گان میدهم  
 روز و ایجان زود زنجیری بیا  
 که دریدم سلسله تدبیر را  
 گرد و صد زنجیر بر من بردم  
 اندرین ره دوری و بیگاست  
 تاصلای در و صداین در و را  
 او چه داند عشق را و در و را  
 باز سودای شدم من امی حیب  
 هر یک حلقه دهد دیگر جنون  
 پس مرا هر دم جنون دیگرست  
 خاصه در زنجیر آن خمیر اهل  
 که همه دیوانگان پندم دهند  
 چون قلم اینجا رسید و شکست

له ز عقل من بماند که نوزینه  
 باید بپوشان دارد و اگر ظاهر کند و دست  
 له و زنگ گان این کار دیده و  
 از آن شاعر و تصدق ۱۲  
 ۱۰۶  
 یعنی دیوانگی من اینجا است  
 سر دیوانه را زنجیر است می کشد

۱۰۰ قوت باطل است  
 ۱۰۱ قوت باطل است  
 ۱۰۲ قوت باطل است  
 ۱۰۳ قوت باطل است  
 ۱۰۴ قوت باطل است  
 ۱۰۵ قوت باطل است  
 ۱۰۶ قوت باطل است  
 ۱۰۷ قوت باطل است  
 ۱۰۸ قوت باطل است  
 ۱۰۹ قوت باطل است  
 ۱۱۰ قوت باطل است

گرچه آن وصلت بقا اندر بقا است  
 مالک آمد پیش و چشم هست نیست  
 چشمت معراج فلک این نیستی  
 چون شنیدی شرح بحر نیستی  
 چون که اصل کارگاه ان نیستیست  
 نیستی چون هست بالا این سبق  
 رست مژگو تو قبل موت این بود  
 غیر مردن هیچ فرسنگ دیگر  
 یک عنایت به زصد گون آفتاب  
 وان عنایت هست موقوف ما  
 تا نگشتند اختران مانها  
 فزه سایه عنایت بهتر است  
 خرم آنکه عجز و حیرت قوت است  
 هم در اول هم در آخر عجز دید  
 زندگی در مردن و در محنت است  
 چون ز خود رستی همه بران شد  
 من غلام آنکه نفروشد وجود

لیک ناول آن بقا اندر قفاست  
 هستی اندر نیستی خود طرفه است  
 عاشقان را ندهب دین نیستی  
 کوش و دلم تا برین بحر ایستی  
 که خلا و بی نشانست تهیست  
 بر همه برود در و ایشان سبق  
 کز لب مردن غنیمتبار رسد  
 در گیرد با خدا ای حیلگر  
 جهد را خفست در کون و فساد  
 تجربه کردند این رده را ثقات  
 و آنکه پنهانست خورشید جهان  
 از هزاران کوشش طاعت پرست  
 در دو عالم خفته اندر ظل دست  
 مرده شد دین العجایز را گزید  
 آب حیوان در درون ظلمتست  
 چونکه بنده نیستی سلطان شدی  
 جز بدان سلطان با افضال موجود

۱۰۰ قوت باطل است  
 ۱۰۱ قوت باطل است  
 ۱۰۲ قوت باطل است  
 ۱۰۳ قوت باطل است  
 ۱۰۴ قوت باطل است  
 ۱۰۵ قوت باطل است  
 ۱۰۶ قوت باطل است  
 ۱۰۷ قوت باطل است  
 ۱۰۸ قوت باطل است  
 ۱۰۹ قوت باطل است  
 ۱۱۰ قوت باطل است

۱۱ شد  
 ایستایی یعنی شیطان لعن که خود را  
 زنادم علیه السلام میترسانست  
 و گمانه خیر نموده و اگر دید مردم شود  
 دمار داد و حفظ خلوق در معرض آفتی  
 مردم عوام اندک خواص ناختم ۱۲  
 ۱۳ فکد عاشق حقیقی یعنی  
 بهرگاه و اصل حق شدی وجود  
 خود را بر بارگاه سوی اتم موجود  
 ۱۴ تنهایی دانست  
 ۱۵ جوفی نور مدح  
 یعنی مثل تو صد بار پیش  
 باقی مطلق نمانده اندک  
 ترا می باید که مردم متوجه جوی  
 خود باشی چنانکه سایه پیش  
 از تاب خانی بگیرد و همچنان  
 وجود تو پیش وجود حق  
 خانی خوابد ۱۶  
 ۱۷ یعنی تو شش باید  
 هستی و طایب آفتاب  
 دیده ۱۸

۵۱  
 درین و ماسخت کردستی تو دست  
 ۵۲  
 هستی اندرستی بتوان نمود  
 نیستی و نقص هر جایی که خاست  
 نقصها آینه وصف کمال  
 هر که نقص خویش ادید و خست  
 هر که آواز هستی خود دور شد  
 عیلت بدتر ز پندار کمال  
 زان نمی پرد بسوی ذوالکمال  
 از دل و از دیده است بر خون  
 ۵۳  
 علت ابلیس ناخیز بدست  
 بس زیاده دار و نقصهاست  
 گفت قائل در جهان درویش  
 عاشق حقی و حق آنست که  
 ۵۴  
 صد چو تو فانیست پیش آن نظر  
 سایه ای و عاشقی بر آفتاب  
 سایه های کوب و جویای نور  
 همچنین جویای درگاه خدا

اسکے "اوست" کو دینی قانون قرار دیا کرتے ہیں۔ اس پر وہ غائبی بن کر رہا کرتے ہیں اور ان پر وہ پابندی نہیں لگاتی۔

هست این جمله خرابی از دست  
مالداران برقیست از نبرد  
آینه خوبی جمله پیشه است  
وان حقارت آینه عز و جلال  
اندر استکمال خود و واسطه تا  
منتهای کار او سرور شد  
نیست اند جانتمی مغرور جا  
کو گمانی می برد خود را کمال  
تا تو این معجبی بیرون رود  
وین مرض در نفس هر مخلوق است  
مرشدان راحیات اندر فست  
و بود در ویش و با خویش نیست  
چون بیاید از تو نبود تا رمو  
عاشقی بر نفس خود خواهه نگر  
شمس آید سایه لا گردد و شتاب  
نیست گردد چون کند نوش طهر  
چون خدا آید شود جوینده لا



و لشکته گشت کشتیبان زیبا  
 با کشتی را بگردا بے فلکند  
 هیچ دانی آشنایان بگرد  
 گفت کتی عمرت امی سخوی فتا<sup>له</sup>  
 محوی باید نه سخویجا بدان  
 آب دریا مده را بے نهد  
 چون بگردی تو ز اوصاف بشیر  
 خویش را صافی کن از اوصاف خود  
 بیشان را میدد حق بهوشها  
 پای کوبان دست افشان درشنا<sup>له</sup>  
 باز گرد از هست سومیستی  
 جهد کن در بخودی خود را بیاب

یک خامش کرد آندم از جواب  
 گفت کشتیبان بدان سخوی بلند  
 گفت فی امی خوش جوان خوب رو  
 زانکه کشتی غرق این گردا بهاست  
 گردو محوی بخاطر در آب ران  
 و ر بود زنده ز دریا کی رهد  
 بحر اسرار ت نهد بر فوق سر  
 تا به بینی ذات پاک صاف خود  
 حلقه حلقه حلقها در گوشها  
 ناز نازان ریتنا آهسته<sup>له</sup>  
 طالب ربی در با<sup>له</sup>  
 زود تر و الله اعلم بالصواب

باب چهل و دوم در صحبت

نار خندان باغ را خندان کند  
 اگر<sup>ای نار</sup> نار می میخ می خندان بحر  
 اگر تو سنگ خار<sup>بای</sup>ه و مرمر شوی  
 مهر پاکان در میان جان نشا<sup>ن</sup>

صحبت مروانت از مردان کند  
 تا دهن خسته زوانه او خبر  
 چون بصاحب دل سی گوهر شوی  
 دل<sup>مده</sup> الا بهر<sup>دل</sup> خوشا

۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

[illegible]

۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

بہارِ ہندی کی ایک نئی  
نیم سنی پر وہ دیکھ کر خود بخود گنا  
کہ چہ ہستی را پیش نمی آید اصل

**درفا بقا ح**

بہارِ کمالِ خود را نیسند  
و بغیثتِ شاد را ز لگانی جاوید  
چرخِ کردی و بہرِ خود را سوید  
ز دوستی پس با کیست جفا کرد  
کمالِ جہتِ خود کیست و کیست خود را

مشتک سلاطین  
میرزا ابوبکر و قزوینی  
اولی قزوینی و ابوبکر  
میرزا ابوبکر و قزوینی  
میرزا ابوبکر و قزوینی  
میرزا ابوبکر و قزوینی  
میرزا ابوبکر و قزوینی

مردۀ شوتا مخرج الحی الصمد  
 یستم را انکه شناسی از گهر  
 ز انکه هستی سخت هستی آورد  
 کارگاه گنج حق درستی است  
 کاشکے هستی زبانی داشتی  
 بهر گوی ای دم هستی ازان  
 یخنین معدوم کو از خویش رفت  
 خوش بر اتی گشت خنک نیستی  
 چون مردوی نگشتی زنده زو<sup>است</sup>  
 چون بدو زنده شدی آن خود دوست  
 شرح این در آنه اعمال جو  
 اگر همخواهی که بفهمی چو<sup>ز</sup>  
 که گویم آنچه دارم در درون  
 بس کنم خود زیر کان را این است

زنده زین مرده بیرون آورد  
 که خیال خود کنی کلمه عبور  
 عقل از سر شرم از دل می برد  
 غزه هستی چه دانی نیست چیست  
 آزمونستان پر دها بر داشتی  
 پرده دیگر بر و نسته بدان  
 بهترین همتها افتاد و رفت  
 سوی هستی آردت گز نیستی  
 باغی باشی بشکرت ملک جو  
 وحدت محضست آن شکرت نیست  
 که نیابی فهم آن از گفتگو  
 هستی همچون شب خود را بسوز  
 بس جگر باگرد و اندر حال خون  
 باک و ذکر دم اگر در ده است

زنده زین مرده بیرون آورد  
 که ز خیال خود کنی کلمه عبود  
 عقل از سرش رم از دل می برد  
 غرض هستی چه دانی نیست صفت  
 آماستان پرده بارداشتی  
 پرده دیگر برونستے بدان  
 بهترین مهتاب افتاد و رفت  
 سوی هستی آردت گزینیستی  
 باغی باشی بشکرت ملک جو  
 وحدت محضست آنشکرت کسیت  
 که نیابی فهم آن از گفتگو  
 هستی همچون شب خود را بسوز  
 بس جگر باگرد و اندر حال خون  
 با لک دوزک و دم اگر در کسیت

## حکایت

روزانه و مکرر ۱۲

آن کی نحوی بحثی درشت	روحش تیدان نهاد آن خود پست
گفت هیچ از سخن خواندی گفت لا	گفت نغمه عمر تو شد در فنا

چو گمان برفت قصه  
بابل قهر زنده بود نیا  
خدا داد به شیخ نیک  
ز کرم کرم دادند  
چو آواز رسد داد  
خاموش شدیم گر  
مردان کا راست  
خود بود ریافت

امر هم شور می سخن اندر صفت  
 چونکه در یاران سی خامش نشین  
 یار آینه است جان را در حزن  
 تانپوشد روی خود را از دست  
 چشم را بر روی اومی دابر حفت  
 گفت پیغمبر که در بحر هموم  
 چشم در استارگان رخ ره بجو  
 یار را با یار چون نبشت شد  
 لوح محفوظ پشانی یار  
 اهل دین را باز دان از اهل کین  
 هم نشین اهل معنی بخش تا  
 هم نشین مقبلان چون کمیاست  
 سومی این مرغابیان رو در و چید  
 حاصل این آید که یار جمع باش  
 همی را جو کزو یا بی مدد  
 لیک هر گراه را هم ره بدان  
 هست سنت که جماعت جو رفیق  
 یعنی عمل خیرش راه باشد ۱۲ مثل ۱۲

که در اندام می آید در صفت پیغمبر میگویند که انسان را در کار خود از کاران مروت کردن برود ۱۲

یار را باش و مکن از یار افت  
 اندران حلقه مکن خود را نگین  
 برخ آینه ای جان دم مزن  
 دم فرو خور دن بباید هر دم  
 گردنگیران ز راه بخت گفت  
 در دلالت دان تو یاران را نجوم  
 نطق تشویش نظر باشد مگو  
 صد هزاران سوز دل بسته شد  
 راز کونیش نباید آشکار  
 هم نشین حق بجو با و نشین  
 هم عطا یابی و هم باشی فتا  
 چون نظرشان کمیای خود گجاست  
 تا ترا در آب حیوانی کشند  
 همچو بتگر از حجب یاری ترا  
 همدل و هم در دجوان احد  
 غافلان خفته را آگاه مدان  
 بی ره و بی یار فستی مضیق  
 یعنی خسته ۱۲

که در گفت پیغمبر است  
 صحبت خلیف محالی کا نجوم  
 با هم اقدیم اندر هم  
 صاحب بن خلیف کار گاه  
 بر دس با ایشان موجب دایت  
 باشد ۱۲  
 که در پیوستن بندگان  
 بر کج و دزدی شکی نیست  
 با پیغمبر مانند حق نیست که  
 بسیارش نظر نشان نبه

که در حاکم  
 یعنی انسان را ضرورت که  
 صحبت مقبلان اختیار کند  
 و در مجمع اهل دل باشد و در دم  
 اهل هم نرسد چنانکه بتگر از راه  
 خود از رنگ یاری می تراشد  
 همچنان تو نیز رفتی راه برسان  
 باز میفرمایند که گواه را صاحب  
 خود مکن که اوقات و زمان  
 خواهد شد ۱۲

دل ترادر کوی اهل دل کشد

هین غذای دل بدنه از بهدلی

مرد حجبی همزه حاجی طلب

ننگر اند نقش داند رنگ او

حق ز هر چیزی جزو جان افزید

پس صلیه یاران ره لازم شما

راه سنت با جماعت خوش بود

زانکه انبوهی و جمع کارون

یار غالب جو که تا غالب شوی

یار باشد یار را پشت و پناه

استاد یار با یاران خوشست

صورت کسرش گذاران کن بچ

یار شو تا یار بینی بی عدد

چشمه ها را چار کن در اعتبار

یا چشم تست ای مرد شکا

رو بجا یار خدای را تو زود

کم ز خاک کی چونکه خاک بار یافت

کمی ز خاک کی چونکه خاک بار یافت

تن ترادر حبس آب و گل کشد

رو بجا قبال را از مقبله

خواه هند و خواه ترک و یا عرب

بنگر اندر عزم و در آهنگ او

پس نتایج شد ز جمعیت پدید

هر که باشد گر پیاده گر سوار

اسب با اسبان لقین خوشتر رود

ره زنان را بشکند تیر و نعل

یار مغلوبان مشو هین ای غوی

گرتو نیکو بنگر نمی یار است را

پای معنی گیر صورت کسرست

تا به بینی زیر او وحدت چون گنج

زانکه بی یاران بمانی بهید

یار کن با چشم خود و چشم یار

از خس و خلدشاک او را پاک ده

چون چنین کردی خدا یار تو بود

از بهار می صد هزار انوار یافت

از بهار می صد هزار انوار یافت

نظر

صله و دوستی ایضا کنی  
از هر درج بر نفس خود گذار  
تا خواند وحدت حاصل کنی  
صله و دوستی ایضا کنی  
ببیند چشم تو یار است  
صله و دوستی ایضا کنی  
خفاش که سران را زانویست  
مغفوط دارد ۱۲

خاک پاکان لیس و دیوانشان  
 دوستی جاہل شیرین سخن  
 جان مادر چشم روشن گوید  
 گرگ گریه تو نماید رو بهی  
 جاہل ار با تو نماید ہدے  
 حق ذات پاک اللہ الشہد  
 مار بد جاننی ستاند از سلیم  
 ہر کہ با دشمن نشیند و زمین  
 ہر کجا باشد شب مار الباط  
 ہر کجا و بس بود و ہمیشین  
 ہر کجا کہ یوسفی باشد چو مار  
 گفت معشوق بدامشق کامی فتا  
 پس کدای شہر زانہا خوشتر  
 ہر کہ باشد ہمیشین دوست  
 دل زہر یاری غذائی میخورد  
 از نقای گہری چسب بخوری  
 چون ستارہ با ستارہ شد قرین

بہتر از عالم وز رو گلزارشان  
 کم شنوکان بہت چون تکریم  
 جز غم و حسرت از آن نفر و نیت  
 ہین مکن باور کہ ناید و بہی  
 عاقبت زحمت زند از جاہلی  
 کہ بود و بہ مار بد از یار بد  
 یار بد آرد سونار جمیع  
 ہست او در بوستان در گوشت  
 ہست محراب اگر بود شمس انبساط  
 فوق گردنست فی زیر زمین  
 جنتست آن ارچہ باشد قعر چاہ  
 تو بغربت دیدہ بس شہر ہا  
 گفت آن شہری کہ در وی دلبر  
 ہست در گلخن میان بوستان  
 دل زہر علمی صفا فی می برد  
 وز قرآن ہر قرین چسب بزی  
 لائق ہر دوا اثر زاید یقین

چنانچہ

مثل

۱۰

غلامی از شاخ زانو  
 کز عالم را داد و کردہ اند

له قوردا و این لایق راه  
 از بخت را ازین بخت و شوا بمانده  
 اند که هر چند دل و بیاهست حاصل  
 کردن آن نمی تواند ۱۲

له بیخ و زلف هر یک  
 تن باشند و در باطن صندل ۱۳

له قوردا و این لایق راه  
 از بخت را ازین بخت و شوا بمانده  
 اند که هر چند دل و بیاهست حاصل  
 کردن آن نمی تواند ۱۴

له قوردا و این لایق راه  
 از بخت را ازین بخت و شوا بمانده  
 اند که هر چند دل و بیاهست حاصل  
 کردن آن نمی تواند ۱۵

له قوردا و این لایق راه  
 از بخت را ازین بخت و شوا بمانده  
 اند که هر چند دل و بیاهست حاصل  
 کردن آن نمی تواند ۱۶

هر خرمی که ز کاروان تنهار و د  
 مر ترا میگوید آن خر خوش شنو  
 راه دین نه آن رو پر از شور و شکر  
 و یوگر گشت و تو همچون یوسفی  
 گفت اطفال منند این اولیا  
 از برای امتحان خوار و سیم  
 بان و بان این خلق پوشان منند  
 سایه شما ان غلب هر دم شتاب  
 اگر غلب انگی گیس ای بود  
 به نیمی خود اندرین راه درست  
 نارایان مر نارایان را جا دهند  
 جان با مان جاذب قطبی شده  
 هست موسی پیش قطبی بسیم  
 آن کی را صحبت اختیار خار  
 ای فغان از بارناجنس ای فغان  
 جان جلیس انگشت آن نیکبخت  
 بنده کیم در دشمن دل شوی

بر روی آن راه از تعب نه تو شود  
 گریه خراچن پسین تنها مرد  
 که نه راه هر محنت گوشت  
 و امن یعقوب گذار اسی صفی  
 در غریبی فرد از کار و کی  
 لیک اندر سهر سهر یار و ندیم  
 صد هزار اندر هزار و یک تنند  
 آتشوی زان سایه بهتر آفتاب  
 کز ریه شیشک بخود تنها بود  
 معجزه بنمود و همراهان بست  
 نورایان مر نورایان را طالع بند  
 جان موسی جاذب سبطی شده  
 هست با مان پیش سبطی بسیم  
 لاجرم شد پهلوی فخر از جبار  
 همنشین نیک جوید ای مهان  
 که به پهلوی سعیری بر درخت  
 به که بر فرق سهر شالان روی

ب. رایتی اضطرار  
 ب. گویا بیجا است  
 ب. تشنه بچین شک  
 ب. طلب عالم بطلان  
 ب. دینی در این باب  
 ب. مادر علی معنی  
 آب دارد ۱۲

تو بهر حالی که باشی می طلب  
 خشک لب است پیغامی ز آب  
 آب کم جو تشنگی آور بدست  
 هر کجا در می دوا آنجا رود  
 هر کجا مشکل جواب آنجا رود  
 آن نیاز مری بوده است درود  
 حق تعالی گر سموات آفرید  
 هر چه روئید از پی محلی است  
 تا سقا هم در هم آید خطاب  
 گفت پیغمبر که چون کوبی در  
 چون نشینی بر سر کوی کس  
 سایه حق بر سر بنده بود  
 عیت و بیداری از یزدان طلب  
 بخشش بسیار دار دشت بدو  
 مغز نغمی دار و آخر آدمی  
 مرد غرقه گشته جانی می کند  
 تا که امش دست گیر در خطر

آب میجو و اسما می خشک لب  
 که بات آرد یقین این اضطراب  
 تا بچو شد آبت از بالا و پست  
 هر کجا فقر نو آنجا رود  
 هر کجا تشنه است آب آنجا رود  
 که چنان طفلی سخن آغاز کرد  
 از برای دفع حاجات آفرید  
 تا بیاید هر کس چیزی که هست  
 تشنه باش الله اعلم بالصواب  
 عاقبت زمان در برون آید سر  
 عاقبت بینی تو هم روی کسی  
 عاقبت جوینده یا بنده بود  
 ناز کتاب و ناز مقال محرف لب  
 ای شده در وسم تصویری گرو  
 یکدی می آن را طلب گزارد و بطلان  
 دست را در هر گدایی می زند  
 دست و پایی می زند از بیم سر

ب. است بجان خست  
 حضرت علی علیه السلام  
 که در مدینه می فرستاد بودند ۱۲  
 ب. قوت ناسخا هم  
 ب. است که بگوید که سقا هم  
 ب. میجویم که آب میجویم یعنی میجویم  
 ایشان را به در کار ایشان ۱۲  
 ب. غایت خجالت بک  
 ب. قوت ناسخا هم  
 ب. یعنی بخشش الهی را بیایان  
 نیست که تو از غفلت  
 اصل مالک است و تو بوی  
 ذرع داری ۱۲  
 ب. قوت مرد غرقه  
 ایشان در حالت اضطراب  
 ناگردنی میکند چنانچه عقل  
 دسواب که از غریبی و غیبت  
 ب. یعنی خجالتش ۱۲

فرض کن

لنگ لنگ دوزنگ دوزنگ  
دوداؤ بوجھول وکان بالضم  
آگہیز نازو دوست تازی  
از شدت ضعف دست راہ رود  
غیرہ را سئ نارسی بزور دست  
بزمین رفق مثل اطفال  
ومردم مثل غنی کے کہ  
کہ کامل بابی اتقان وغیرہ  
بسوی ادبی شباب جمیت  
خود رخواہ

بیشتر جمیع موانع را از پیش بگیرد  
و در باب را بطول و باریک سازد

بہارِ ہندو

مجلس

کتابخانه ملی افغانستان



آب را در جوی نبود زان قرار  
تشنه می نالده که ای آب کجاست  
تشنگان گر آب جویند از جهان  
و مبدم بر آسمان میدار امید  
و مبدم از آسمان می آیدت  
اگر ترا آنجا برود و نبود  
کین طلب در تو گر و گان خدا  
منگر اندر نقش زشت و خوبش  
منگر آنکه تو حق سیری یاف  
چاره آن دل عطای مبتنیست  
بلکه شرط قابلیت داد اوست  
قابلی گر شرط فعل حق بودی  
گر بگویم شیخ این سجده شود  
هر ولی را یونج کشتی بان شنا  
هر که خواهد بمنشنی با خدا

که نباشد جوی تشنه و آب خوار  
آب هم نالد که کو آن آب خوار  
آب هم جوید بعالم تشنگان  
و در هوای آسمان رقصان جوید  
آب و آتش رزق می افزاید  
منگر اندر عجز و بس گر طلب  
زانکه هر طالب مظلومی سست  
بنگر اندر عشق و در طلب خویش  
بنگر اندر همت خود امی شریف  
داد او را قابلیت شتر است  
داد مغز و قابلیت هست پوت  
هیچ معدومی بهستی نادی  
مثنوی هشتاد و سن کاغذ شود  
صحبت این خلق را طوفان فنا  
گوشین اندر حضور اولیا

۱۱۵  
 ان اسر لوفی عن الثمن  
 ۱۶

باب چہل و چہارم در صفت اولیاء  
از حضور اولیاء گزینے

که این به سر بود ارشاد  
 شد که آنوقت این نفس نفس  
 بیچاره نشسته بود شیطان بر صفا  
 ادود و این دقت این کس  
 غلبه بر زمین می کند اگر چه  
 فعل عیث است مگر شیطان  
 از و جدا شد ۱۲  
 که این به سر بود ارشاد  
 شد که آنوقت این نفس نفس  
 بیچاره نشسته بود شیطان بر صفا  
 ادود و این دقت این کس  
 غلبه بر زمین می کند اگر چه  
 فعل عیث است مگر شیطان  
 از و جدا شد ۱۲

کوشش بهیوده به از خفته  
 تا دم آخر می فارغ مباش  
 که عنایت با تو صاحب سر بود  
 من نمیدانم تو میدانی بگو  
 جو محتاج گدایان چون گدا  
 همچو خوبان کاینه جویند صفا  
 روی احسان از گدا پیدا شود  
 بانگ کم زن امی محمدم بر گدا  
 دم بود بر روی آئینه زیان  
 و آنکه با حقند جو مطلقند  
 در شکم خواران تو صاحب دل بگو  
 فخر ما اندر میان تنگهاست  
 کین زمان رضوان جنت کشا  
 که فتوحستان زمان در فتح باب  
 تا دولت زین چاه تن بیرون شود  
 تا طلب یابی ازین یار وفا  
 جان مطلوبش بر و راغب بود

دولت دزد دست این شفتگی  
 اندرین ره می تراش و می خراش  
 تا دم آخر دم آخر بود  
 جستجوی از و را می جستجو  
 بانگ می آید که امی طالب بیا  
 جو و میجوید گدایان وضعات  
 روی خوبان زاینه زیبا شود  
 پس ازین فسرده حق دروغی  
 چون گدا آئینه جو دست مان  
 پس گدایان آئینه جو در حق اند  
 گر گدایان طامعند و زشت خو  
 در تگ دریا گهر با سنگهاست  
 الصلا گفتیم یا اهل الرشاد  
 این بیا امی طالب دولت شتاب  
 جهد کن تا این طلب افزون شود  
 ای که تو طالب نه تو هم بیا  
 حاصل آنکه هر که او طالب بود

تا آنکه انسان را باید که در عالم  
 جات هر قدر که ممکن باشد  
 از و ذکر و فکر غافل نباشد  
 که نه از بهنجاری غریبست ۱۳  
 ۱۴  
 چنانچه که این طالب را  
 خوارت و کبر من باشد  
 چنانچه که این طالب را  
 خوارت و کبر من باشد  
 چنانچه که این طالب را  
 خوارت و کبر من باشد

اولیایا هست قدرت از آله  
کیف مد الظل نفس اولیاست  
سایه یزدان بود بنده خدا  
طبع ناف آهوست این قوم را  
از حدیث اولیا نرم و درشت  
گرم گوید سرد گوید خوش بگیم  
بچه خرد آقا رحمت دهم گوید گمشدگی  
گرم و سردش نو بهار زندیت  
دامن او گیر و ر و تو بیگمان  
اندرین وادی مروی این دلیل  
گر نه بنیایان مبدعی و شهبان  
اختر اندازد و رامی اختران  
سایران در آسمانهای دگر  
را سخنان و در تاب انوار خدا  
هر که باشد طالع اوزان نجوم  
خشم میخی نباشد خشم او  
نور غالب ایمن از نقص عشق  
حق فشانند آن نور را بر جاها

ز و ص

نہیں

نقش بیدار

سجده

تیر جسته باز آرنش ز راه  
 کدو دلیل نور خورشید خدا  
 مرده این عالم و زنده خدا  
 از برون خون و درون شان مشکها  
 تن مشو شان زانکه دینت بخت  
 تا ز گرم و سرد بجای از سیم  
 مایه صدق و یقین و بندگیست <sup>درین</sup>  
 تارهای از دامن آتش زبانه  
 لا اُحِبُّ الا فلین گو چون خلیل  
 جمله کوران مرده اندی در جهان  
 کا حترق و نقص بود اندران <sup>بند کا پرندی</sup>  
 غیر این هفت آسمان شهر  
 نی بهم پیوسته فی از هم جدا  
 نفس او کفار سوزد در رجوم  
 منتقلب و غالب مغلوب جو  
 در میان اصبعین نور حق <sup>نور حق</sup>  
 مقبلان برداشته دامانها

ای دین ترا حدیثی او بیا سخنی نیست ۱۲

ای دین

1

4

[illegible]

چون شوی دور از حضور اولیا  
اولیا اطفالِ حقند ای پسر  
برترند از عسکرش و کرسی و خلا  
از برای امتحانِ خوار و متوسل  
پیشِ خلقانِ خوار و زار و ریشخند  
مان و مان این دلق بودشان نهند  
سایه شاهان طلب هر دم شتاب  
چون نتیجه بجز همراهان غمست  
این هوارانش کنند از جهان  
اگر سفر داری بدین نیت برو  
گفت حق اندر سفر هر جا رو  
قصه گنجی کن که این سود و زیان  
هر که کار و قصد کند م بایدش  
که بکاری بر نیاید گندی  
قصه کعبه کن چو وقت حج بود  
قصه در معراج دید دوست بود  
پاسبان آفتابند اولیا

در حضور اولیا

بر حقیقت

چون

در حقیقت گشته دور از خدا  
غابی و حاضری بس با خبر  
ساکنان مقعد صدق خدا  
لیک اندر سمنم یار و ندیم  
پیش ما محفوظ و مقبول و پسند  
صد هزار اندر هزار و یک تنند  
تا شوی زان سایه بهتر از آفتاب  
کی فراق روی شاهان زان گشت  
هیچ چیز بکنم همچو سایه هم زمان  
در حضر باشی ازین غافل مشو  
باید اول طالبِ مردمی شو  
در تبع آید تو آن را طبع دان  
کاه خود اندر تبع می آیدش  
مردمی جو مردمی جو مردمی  
چونکه رفتی که هم دید ه شود  
در تبع عرش ملائک هم نمود  
در بشر واقف ز اسرار خدا

له تود اولیا اشاره است  
بکویت فزونی که زود است  
طلب بر تو که بند گان من  
چنان من اند و تفرق باین  
از راه گذشت  
۱۱۶  
ببینی خود پیش نشان  
دو سار و شیطانی حاجت  
اولیا را که زامل میکنند

آنکه بر افلاک رفتارش بود  
چشمشان را هم ز نور آسمرشته اند  
چونکه موصوفی باوصاف جلیل  
گردد آتش بر توهم برد و سلام  
بر نویس احوال پیر راه دان

بر زمین رفتن چه دشوارش بود  
تا ز روح و از ملک بگذشته اند  
ز آتش امراض بگذر چون خلیل  
ای عناصر مرزاجت را غلام  
پیر را بگزین و عین راه دان

### باب چهل و پنجم در پیر و شیخ

پیر تابستان و خلقان تیر ماه  
ای مردم ۱۱ کرده ام خجست جوان را نام پیر  
پیر را بگزین که بی پیر این سفر  
هر که در ره بی قلا و وزی رود  
مهر که تنها بادیه این ره برید  
آن هری که بارها تو رفت  
پس هری را که ندیستی تو هیچ  
گر نباشد سایه او بر تو گول  
اندر آ در سایه آن عاف ۱۲  
نخل او اندر زمین چون کوه قاف  
در بشیر و پوش کردست آفتاب

خلق مانند شبند و پیر ماه  
کوز حق پیرست ناز آیت پیر  
هست بس پرافت و خوف و خطر  
هر دور و زده راه صد ساله شود  
هم بعون و همیت پیران رسید  
بی قلا و وزان در آن آشفته  
بدین مروتها ز رهبر پیچ  
پس ترا گسترشته دارد با گنج  
کش نتاند بردارد ره نایب  
روح او سیم رخ بس عالی طوا  
فهم کن والله علم بالصواب

اینجا در حق و حقیقت و شکی نیست

ای قلوب پیر تابستان در  
ای خلق خلقان الف و نون  
ای که دست و پا نهاده و ماسجی  
ای که دست چون گری می کش  
نیت سیدی باشد تابستان  
بیر ۱۱۹  
بیر ۱۲۰  
نمود یعنی از آنکه انحصار دل در  
بدون هدایت داعانت  
بیر ۱۲۱  
بیر ۱۲۲

توله او ایلا ایجاب  
 چنانکه جناب کبریا احباب  
 و بیلهوی چپ بیکه داند  
 همچنین اولیکه خود را از  
 عالی سجالی گزیند ۱۲  
 توله بندگان خاص  
 اشاره است به پیش تشریف  
 که فرموده اند که از دوست  
 مومن کامل الايمان خدا کنید  
 که ایشان واقف می باشند  
 از احوال قلوب مردم از  
 آنچه بخواهند بگویند

مکتبہ اسلامیہ

مکتبہ اسلامیہ

هر که گیرد پیشه بے اوستا  
 هر که تازد سومی کعبه بی دلیل  
 اندر آئینه چه بیند مرد عام  
 چشم بینا بهتر از سیصد عصا  
 سایه رهبر هست از ذکر حق  
 غیر پیر اوستا و سر لشکر با  
 پیر باشد نزد بان آسمان  
 آنچه گوید آن فلاطون زبان  
 دست پیر از غائبان کوتاهست  
 چون گزیدی پیر نازک دل مباحث  
 چون گرفتی پیرین تسلیم شو  
 اگر چه شتی بشکند تو دم مزن  
 آنکه جان بجنبد اگر بجنبد روست  
 دست حق میراندش زنده کند  
 آن پسر را کش خضر برید حلق  
 اگر خضر در کجستی شکست  
 آن کسی را کش چنین شاهی کشد

رشخند می شد بشهر و روستا  
 همچو آن گشتگان ماند ذلیل  
 که بپسند پیر انداخت خام  
 چشمش بنیاسد گهر را از حصا  
 یک قناعت به که مدد تو طبق  
 پیر گردون نی ولی پیر شد  
 تیر تران از که گدازد از گمان  
 بین هوا بگذار و روبرو فی  
 دست او جز قبضه اند نیست  
 دست در زنده جواب گل مباح  
 همچو موسی ز چرخم خضر رو  
 گرچه طفیل کشد تو موکمن  
 نامست و دست او دست خداست  
 زنده چه بود جان پاینده کند  
 ستر آنرا در نیابد عام خلق  
 صد درتی و شکست خضر هست  
 سوی تخت بهترین جا بی شد

۱۵ خرداد ۱۳۵۷  
کتابخانه مرکزی

مجلس شورای اسلامی

فقط از زبان  
مکرمی و پیر

الحق في خيال

مجلس شورای اسلامی

دوا بجا آید

از این بگویم

مجلس

1992

100

19

سید محمد علی

پدیکه افغانه

وہی کہ وہاں سے

۵۰

نہایت مخمور و غمگین

ابن کثیر

لا وعين

12

در دوحی دل نام کرده اند بواسطه دفع  
 اعراض غوام الناس کنایه  
 بگویند دوحی مخصوص باجماع  
 پس قید دل با دوحی خوب  
 تفرقه گیرید باینکه اگر  
 دوحی را سلف اطلاق  
 کنند توهم اطلاق  
 مسمی باینجهان معلوم السلام  
 لازم می آید لهذا عبارت  
 را بی الجمله تفسیر داده دوحی  
 دل می گویند ۱۲

<p> <b>ا</b>لکه و ابرص چه باشد مرده نیز                  آنچه تو در آینه بینی عیان                  هیچ نمکشد نفس را جز ظل پیر                  چون بگیر می سخت آن توفیق هست                  بی سلاحی تو مرد و مر که                  پیر آن نشانند کین عالم نبود                  لوح محفوظ است او را پیشوا                  مومن را بنظر بنور الله شد                  آنکه از حق یابدا و وحی و جواب                  نه بخوست نه رست و نه خواب                  از پنی رو پوشش عامه در بیان                  وحی دل گیرش که منظر گاه است                  دست را مبار جز در دست پیر                  چونکه دست خود بدست او می                  دست تو از اهل آن سمیت بشود                  چون بدادی دست خود در دست                  گویبی وقت خویش است ای مرید             </p>	<p>                 زنده گرد و از فسون آن عزم                  پیر اندر خشت بنید بیش از آن                  و امن آن نفس کش را سخت گیر                  در تو هر قوت که باشد جذب است                  بهنجو بیابا کان مرو در سخت لکه                  جان ایشان بود در دریای جود                  از چه محفوظست محفوظ از خطا                  سوال ۱۲ جواب ۱۳                  از خطا و سهو امین آمدی                  هر چه فرماید بود عین ثواب                  وحی حق و الله اعلم بالصواب                  وحی دل گویند آن را صوفیان                  چون خطا باشد چو دل آگاه است                  حق شدست آن دست او را و تکریم                  پس ز دست آکلان بیرون حبی                  که ید الله فوق آید پیهم بود                  پیر خلعت که علمیت و خبیر                  تا از نور نبی آید پدید             </p>
--	--

از آن در دست ۱۴

اشاره است آن گروه  
 که در سمیت آنها و سوره  
 فتح مذکور است ۱۵  
 و آنکه توحی مطابق شد  
 تفسیر است که اشعری  
 توحی کائناتی است ۱۶



۱۰ قورک کورنیه  
 ۱۱ قورک کورنیه  
 ۱۲ قورک کورنیه  
 ۱۳ قورک کورنیه  
 ۱۴ قورک کورنیه  
 ۱۵ قورک کورنیه  
 ۱۶ قورک کورنیه  
 ۱۷ قورک کورنیه  
 ۱۸ قورک کورنیه  
 ۱۹ قورک کورنیه  
 ۲۰ قورک کورنیه

کار مردان روشنی و گرمیت  
 حرف درویشان بدزد و دود  
 تو چو موری بهر دانه میروی  
 دانه جور دانه اش نمی شود  
 هم سلیمان هست اکنون یک ما  
 یار با او غار با او در سود  
 آن سلیمان پیش حلقه حاضرست  
 او عصا تان و او تا پیش آمدید  
 و امن او گیر کوه و ادت عصا  
 حلقه کوران بچه کار اندرید  
 اگر نه نامعقول بودی این مزه  
 گرنه بنیایان بدندی و شهان  
 در بدر این شیخ می آر دنیا  
 گنجهای خاک تا هم قسم طبق  
 شیخ گفت خالق من عاشق من  
 هشت جنت گرد آرم در نظر  
 مثنوی باشم سلامت جوی

کار و توان حیل و بی شرمیت  
 تا بخواند بر سینه زان فسون  
 بن سلیمان جو چه می باشی غوی  
 و آن سلیمان جوی را هر دو بود  
 از بساط و ورپینه در غما  
 قهر بکوشست و جوشست چه سوز  
 یک غیرت چشم بند و ساجرت  
 آن عصا از خشم هم بروی زوید  
 در نگر کا دم چپا دید از عصا  
 وید بان را در میانه آوردید  
 کی بدی حاجت بچندین معجزه  
 جمله کوران مرده اندی در جهان  
 بر فلک صد در بر است شیخ باز  
 عرضه کرده بود پیش شیخ حق  
 و بر سجیم غیر تو من فاسقم  
 و کنم خدمت من از خوف سقر  
 زانکه این هر دو بود حلقه بدن

۱۰ قورک کورنیه  
 ۱۱ قورک کورنیه  
 ۱۲ قورک کورنیه  
 ۱۳ قورک کورنیه  
 ۱۴ قورک کورنیه  
 ۱۵ قورک کورنیه  
 ۱۶ قورک کورنیه  
 ۱۷ قورک کورنیه  
 ۱۸ قورک کورنیه  
 ۱۹ قورک کورنیه  
 ۲۰ قورک کورنیه

در یک لحظه بیانی  
 در دست یک بیک  
 قسم خدمت کردن روشناس  
 بیکان خوشی ۱۲  
 سله قلمه رسا  
 در یک لحظه بیانی  
 در دست یک بیک  
 قسم خدمت کردن روشناس  
 بیکان خوشی ۱۲  
 سله قلمه رسا  
 در یک لحظه بیانی  
 در دست یک بیک  
 قسم خدمت کردن روشناس  
 بیکان خوشی ۱۲  
 سله قلمه رسا

<p>                             آنچه در و بهت نیاید آن ده                              تا قیامت آزمایشش دست                              پیر جویم پیر جویم پیر پیر                              از برای خدمت بندم کمر                              مشکل از تو حل شود بی قیل و قال                              دستگیری هر که پایش در گلست                              وان یکی را روی او خود روی او                              بو که گردی تو ز خدمت روشناس                              پیش بهر دینی نشاید داد و ست                              زانکه اندر دام تکلیفست و ریو                              کامل العقایات<sup>۱۲</sup> سجو اندر جهان                              عقل کل نفس چون غلی شود                              در وجود زنده پیوسته شد<sup>۱۳</sup>                              نان مرده زنده گشت و با خبر                              ذات ظلمانی او انوار شد                              گشت بنیائی شد آسجا ویدان                              مرده گشت و زندگی از وی گشت                         </p>	<p>                             نیم جان بستاند و سد جان بد                              پس بهر دوری ولی قیامت                              من بنجویم زین پس راه آسجا                              ای مرا تو مصطفی من چون عمر                              ای تقای تو جواب هر سوال                              ترجمانی هر چه ما را در دست                              آن یکی را روی او شد سوی تو                              روی هر یک می نگرسد ارباب                              چون بسی البیس آدم روی تو                              دست ناقص دست شدی از دست                              مر ترا عقلیست جز وی در نهان                              جز تو از کل او کلمه شود                              ای خاک آن مرد که ز خورسته شد                              چون تعلق یافت نان بابو البشر                              موم و بهیزم چون فدای نا شد                              سنگ سرمه چون که شد در دیدگا                              وای آن زنده که با مرده نشست                         </p>
---	---

بهر کامل ترا دست خواهد آمد  
 برکت و فیض هر که ترا نشاند  
 از برای عزت و علی نهانی رسید  
 چون عقل تو بر غش تو غایب  
 خواهد آمدین مرتبه ترا حاصل  
 خواهد شد ۱۲  
 در یک لحظه بیانی  
 در دست یک بیک  
 قسم خدمت کردن روشناس  
 بیکان خوشی ۱۲  
 سله قلمه رسا

<p>هر که خواهد <sup>ممنشینه</sup> باشد  هر که را <sup>ممنشینه</sup> دیو از کرمسان و ابرو</p>	<p>گوشیند در حضور اولیا  بیکش یا بدش <sup>الو خور</sup></p>
<p>باب چهل و ششم در صوفی</p>	
<p>صوفی ابن الوقت باشد ای فریق  دفر صوفی سواد و حرف نیست  زاد و انشمنه آثار قلم  چون بناله زار بے شکر و گل  هر دم صد نامه صد پیک از خدا  از هزاران اندکی زین صوفیند  باشد ابن الوقت صوفی در مثال  هست صوفی صفا چون ابن وقت  هست صوفی غرق عشق زو الجلال  پادشاهان را چنان عادت بود  دست چپشان پهلوانان ایستند  مشرف اهل قلم بر دست راست  صوفیان را پیش از موضع دهند  بازل خوش با اجل خوش شاد کام</p>	<p>نیست فردا گفتن از شرط طریق  جز دل آییند همچون برت نیست  زاد صوفی چیست آثار قلم  اندر افتد هفت گردون غلغل  یار بی زو و شصت بیک از خدا  باقیان در دولت او میزند  لیک صافی فارغست از وقت  وقت را همچون پدر بگرفته سخت  هست صافی فارغ از اوقات  این شنیده باشی اریادت بود  زانکه دل پهلومی چپ باشد بند  زانکه علم و خط و ثبت آن دست راست  کاینه جانند و زانمیه بهند  فارغ از تشنجه و گفت خاص عام</p>

۱۰ قریب کرارین  
 شیطان آنوقت غالب می شود و در  
 این می گوید که انسان از خود کلام  
 غالب می شود و در زمانیکه  
 خدمت اهل انشا و پیر غیبیان  
 را بدست تصرف نمود ابن الوقت  
 قریب صوفی ابن الوقت  
 در اصطلاح قریب صوفی آنرا گویند  
 که او به وقت نماز و دیگر اوقات  
 از وقت نشود چنانچه حضرت  
 بابیه بیضا می را ابن الوقت  
 می گفتند ۱۶  
 ۱۲۵ قریب پادشاهان بیان  
 آداب مجلس پادشاهانست ۱۲  
 قریب بازل میسنی  
 در هر حال چه در حالت ریاضت  
 چه در حالت مسرت خوش  
 باشد و گاهی غم داند و میزبان  
 خاطر آنگاه که در دو از طبع و شهنش  
 مردم عوام پر داسه بخارند ۱۳

زلفت او به زطاعت نزد حق  
 هر دمی اورا یکی معراج خاص  
 از حدیث شیخ جمیع رسد  
 صورتش بر خاک جهان بر لامکان  
 لامکانی نی که در وهم آیدت  
 بل مکان و لامکان در حکم او  
 مابین قصر در یابی جلال  
 بس محال احوال ایشان حال شد  
 شرح این کوته کن رخ زین کتاب

پیش کفرش جمله ایمانها خلق  
 بر سر تاجش نهند صد تاج خاص  
 تفرقه آرد دم اهل حسد  
 لامکانی فوق و هم سالکان  
 هر دمی در وی خیالی زایدت  
 همچو در حکم بهشتی چار حو  
 بحرشان آموخته بحر حلال  
 نخس آنجارت و نیکو فال شد  
 دم مزین و الله اعلم بالصواب

حکایت

آمد از حق سوی موسی این خطیب  
 مشرقت کردم ز نور ایزدی  
 گفت سبحانا تو پاکی از زبان  
 باز فرمودش که در نجوم  
 گفت یارب نیست نقصانی ترا  
 گفت آری بنده خاص گزین  
 هست معذورش معذورتی

کامی طلوع ماه دیده تو خجسته  
 من قسم رنجور شتم نامدی  
 ایچیز رمزست این کبن یارب بیا  
 چون پیر سیدی تو از روی گم  
 عقل گم شد این سخن را بر کشا  
 گشت رنجور او منم نیکو بین  
 هست رنجورش رنجور می من

له سراد از کفر بیان کامل است  
 که نمی نیست و این نیست  
 (۱۲۴۱)  
 و محبوبان آنرا

گویند ۱۲  
 یعنی زخمت او کامل است  
 و بکن چشم ظاهر بیان می آید  
 و چون کار باقی خطیب السلام  
 با موسی علیه السلام رفتند و در نجوم  
 فلان شعر شریف بگفتن می گشتند  
 که فرمود بکن و بکن حضرت خدا  
 و چون سخن خوش ظاهر فرمودند آنرا  
 در مودش معلوم شد ۱۲

مثنوی در وصف کبریا که در کتب معتبره آمده است ۱۲

ای مقلد تو مجو پیشه بر آن  
پای استند لایان چو بین بود  
مرغ چون بر آب شور می می تند  
بلکه تقلیدستان ایسان او  
بس خطر باشد مقلد را عظیم  
شیخ نورانی ز راه آگه کند  
صد دلیل آرد مقلد در بیان  
چونکه گوینده ندارد جان و فر  
میکند گسلی مردم را براه  
پیش حدیثش گرچه بس با فوید  
گرچه تقلیدست استون جهان  
و هم خلوقست مولود آدمست  
ساها اگر ظن دود بامی خویش  
گرچه عقلست سوی بالائی پرد  
جهد کن تا مست نورانی شوی  
آسمان شو ابر شو باران ببار  
آب اندر ناودان غایتیست

اینها بجان و دلی استعدا باش  
 و طعنه عوام با پیروان و پیوسته  
 در حق و در باطن  
 باین که طریقه ایشان است  
 و چنانچه بدست

آنکه جان در روی او خندد چونند  
 آنکه جان بوسه دهد بر چشم او  
 در شب مهتاب مه را بر سماک  
 سگ وظیفه خود بجای آورد  
 کار خود کی میگذارد هر کسی  
 خشن خسته تیر و در روی آب  
 مصطفی می شکافند نیم شب  
 آن سیاح مرده زنده می کند  
 بانگ سگ هرگز رسد در گوش  
 خدمتی میکند بر آس کدو کار  
 اگر دو سه ابله ترا منکر شوند  
 پیر و پندیران شوره سپر  
 آن خدا و فرمان کرده ملی کرده اند

از ترش رویی خلقش چه گزند  
 کی خور غنیمت از فلک و چشم او  
 از سگان و عو عو ایشان چه باک  
 مه وظیفه خود در رخ می گزند  
 آب نلذار در صفا بهر کسی  
 آب صافی میرود بی ضرر آب  
 ترا زمیناید ز کیسه بولهب  
 وان جهود از چشم سبب میکند  
 خاص ماهی کو بود خاص  
 با قبول و در خلقت چه کار  
 تلخ کی گردی چو هستی کا قند  
 طعنه خلقتان همه با وی شمر  
 گوش با بانگ گان کی کرده اند

از این جهت

باب چهل و هشتم در محقق و مقلد

از مقلد تا محقق فترهاست  
 منبع گفتار این سوزی بود  
 زانکه تقلید آفت هر نیکو نیست

کین چو دا و دست آن گریست  
 وان مقلد کهن آموز می بود  
 که بویقتلید اگر کوه قیست

تحقیق کاه

آن دم نطق که جز و جزو است  
 گفت راگر فائده نبود مگو  
 این سخن شیرست در پستان جان  
 جذب سمعت از کسی کو خوش نیست  
 مستمع چون تشنه و جوینده شد  
 مستمع چون تازه آید بی ملال  
 چونکه نامحرم در آید از دم  
 و در آید محرم دور از گزند  
 هر چه را خوب و خوش زیبا کنند  
 قائل این گفته ها شو گوش وار  
 مان و مان هوش دار بر ناری و  
 چون ز راز و ناز او گوید زبان  
 سر چه در پشم و پنبه آذرت  
 چون بگویم تا بر شش نهان کنم  
 رغم انغم گیر دم او هر دو گوش  
 جوش نطق از دل نشان ستیست  
 دل که دلبر دید که ماند ترش

فائده شد کل و کل خالی چرست  
 و ر بود صید اعتراضی شکوگو  
 بی کشنده خوش نمی گرد و درون  
 گرمی دو جد معلم از صبیست  
 و اعظار مرده بود گوینده شد  
 صد زبان گرد گفتن گنگ مال  
 پرده در پنهان شود اهل حرم  
 برکشایند آن سیران روی بند  
 از برای دیده بینا کنند  
 تا که از نور ساز مت من گوشت  
 اولاً بر چه طلب کن محرم  
 یا جمیل الیسر خواند آسمان  
 تا همی پوشیش او پدید است  
 سر بر آرد چون علم کاینک نم  
 کای متن چو نش می پوشی پیش  
 بستگی نطق از بی الفتیست  
 بلبل گل دیده کی ماند خمش

کلام انسان جزو است از اجزا و  
 باشد پس اگر کلام باشد  
 نیز کل خواهد شد و کل خالی  
 از فائده نباشد و در شرفان  
 میگوید که اگر کسی بگوید کلام  
 من فائده نخواهد بود چنانچه  
 باید که عاشق باشد اگر چه  
 بگوید بیگانه و صانع عشق  
 نمیداند که ترانندین این عشق  
 ۱۲۹  
 وقت گردانی و مسعت کلام  
 مستمع از جوش و خوشی مستمع  
 و خوش ندانی مستمع می باشد  
 که گوید در چینه آتش هناه  
 نشود  
 رغم الف یعنی مادر  
 خاک آلودن و حاصل آن  
 ذلیل و خوار نمودن باشد

من الهی فان ابنته  
 الماوسه ۱۱  
 قند گوید قرآن این کام  
 حضرت مولوی باعتبار است  
 که نزد حضرت جبریل علیه السلام  
 و وحی از جبرئیل مردم نهان بود و  
 نمی دید ۱۲  
 سه زنده می ترسان  
 یعنی اگر از ایزد تعالی ادراک  
 کامل غایت زنده است پس  
 آنچه در قرآنست ترا خود معلوم خواهد  
 شد ۱۳  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵۴۲  
 ۵۴۳  
 ۵۴۴  
 ۵۴۵  
 ۵۴۶  
 ۵۴۷  
 ۵۴۸  
 ۵۴۹  
 ۵۵۰  
 ۵۵۱  
 ۵۵۲  
 ۵۵۳  
 ۵۵۴  
 ۵۵۵  
 ۵۵۶  
 ۵۵۷  
 ۵۵۸  
 ۵۵۹  
 ۵۶۰  
 ۵۶۱  
 ۵۶۲  
 ۵۶۳  
 ۵۶۴  
 ۵۶۵  
 ۵۶۶  
 ۵۶۷  
 ۵۶۸  
 ۵۶۹  
 ۵۷۰  
 ۵۷۱  
 ۵۷۲  
 ۵۷۳  
 ۵۷۴  
 ۵۷۵  
 ۵۷۶  
 ۵۷۷  
 ۵۷۸  
 ۵۷۹  
 ۵۸۰  
 ۵۸۱  
 ۵۸۲  
 ۵۸۳  
 ۵۸۴  
 ۵۸۵  
 ۵۸۶  
 ۵۸۷  
 ۵۸۸  
 ۵۸۹  
 ۵۹۰  
 ۵۹۱  
 ۵۹۲  
 ۵۹۳  
 ۵۹۴  
 ۵۹۵  
 ۵۹۶  
 ۵۹۷  
 ۵۹۸  
 ۵۹۹  
 ۶۰۰  
 ۶۰۱  
 ۶۰۲  
 ۶۰۳  
 ۶۰۴  
 ۶۰۵  
 ۶۰۶  
 ۶۰۷  
 ۶۰۸  
 ۶۰۹  
 ۶۱۰  
 ۶۱۱  
 ۶۱۲  
 ۶۱۳  
 ۶۱۴  
 ۶۱۵  
 ۶۱۶  
 ۶۱۷  
 ۶۱۸  
 ۶۱۹  
 ۶۲۰  
 ۶۲۱  
 ۶۲۲  
 ۶۲۳  
 ۶۲۴  
 ۶۲۵  
 ۶۲۶  
 ۶۲۷  
 ۶۲۸  
 ۶۲۹  
 ۶۳۰  
 ۶۳۱  
 ۶۳۲  
 ۶۳۳  
 ۶۳۴  
 ۶۳۵  
 ۶۳۶  
 ۶۳۷  
 ۶۳۸  
 ۶۳۹  
 ۶۴۰  
 ۶۴۱  
 ۶۴۲  
 ۶۴۳  
 ۶۴۴  
 ۶۴۵  
 ۶۴۶  
 ۶۴۷  
 ۶۴۸  
 ۶۴۹  
 ۶۵۰  
 ۶۵۱  
 ۶۵۲  
 ۶۵۳  
 ۶۵۴  
 ۶۵۵  
 ۶۵۶  
 ۶۵۷  
 ۶۵۸  
 ۶۵۹  
 ۶۶۰  
 ۶۶۱  
 ۶۶۲  
 ۶۶۳  
 ۶۶۴  
 ۶۶۵  
 ۶۶۶  
 ۶۶۷  
 ۶۶۸  
 ۶۶۹  
 ۶۷۰  
 ۶۷۱  
 ۶۷۲  
 ۶۷۳  
 ۶۷۴  
 ۶۷۵  
 ۶۷۶  
 ۶۷۷  
 ۶۷۸  
 ۶۷۹  
 ۶۸۰  
 ۶۸۱  
 ۶۸۲  
 ۶۸۳  
 ۶۸۴  
 ۶۸۵  
 ۶۸۶  
 ۶۸۷  
 ۶۸۸  
 ۶۸۹  
 ۶۹۰  
 ۶۹۱  
 ۶۹۲  
 ۶۹۳  
 ۶۹۴  
 ۶۹۵  
 ۶۹۶  
 ۶۹۷  
 ۶۹۸  
 ۶۹۹  
 ۷۰۰  
 ۷۰۱  
 ۷۰۲  
 ۷۰۳  
 ۷۰۴  
 ۷۰۵  
 ۷۰۶  
 ۷۰۷  
 ۷۰۸  
 ۷۰۹  
 ۷۱۰  
 ۷۱۱  
 ۷۱۲  
 ۷۱۳  
 ۷۱۴  
 ۷۱۵  
 ۷۱۶  
 ۷۱۷  
 ۷۱۸  
 ۷۱۹  
 ۷۲۰  
 ۷۲۱  
 ۷۲۲  
 ۷۲۳  
 ۷۲۴  
 ۷۲۵  
 ۷۲۶  
 ۷۲۷  
 ۷۲۸  
 ۷۲۹  
 ۷۳۰  
 ۷۳۱  
 ۷۳۲  
 ۷۳۳  
 ۷۳۴  
 ۷۳۵  
 ۷۳۶  
 ۷۳۷  
 ۷۳۸  
 ۷۳۹  
 ۷۴۰  
 ۷۴۱  
 ۷۴۲  
 ۷۴۳  
 ۷۴۴  
 ۷۴۵  
 ۷۴۶  
 ۷۴۷  
 ۷۴۸  
 ۷۴۹  
 ۷۵۰  
 ۷۵۱  
 ۷۵۲  
 ۷۵۳  
 ۷۵۴  
 ۷۵۵  
 ۷۵۶  
 ۷۵۷  
 ۷۵۸  
 ۷۵۹  
 ۷۶۰  
 ۷۶۱  
 ۷۶۲  
 ۷۶۳  
 ۷۶۴  
 ۷۶۵  
 ۷۶۶  
 ۷۶۷  
 ۷۶۸  
 ۷۶۹  
 ۷۷۰  
 ۷۷۱  
 ۷۷۲  
 ۷۷۳  
 ۷۷۴  
 ۷۷۵  
 ۷۷۶  
 ۷۷۷  
 ۷۷۸  
 ۷۷۹  
 ۷۸۰  
 ۷۸۱  
 ۷۸۲  
 ۷۸۳  
 ۷۸۴  
 ۷۸۵  
 ۷۸۶  
 ۷۸۷  
 ۷۸۸  
 ۷۸۹  
 ۷۹۰  
 ۷۹۱  
 ۷۹۲  
 ۷۹۳  
 ۷۹۴  
 ۷۹۵  
 ۷۹۶  
 ۷۹۷  
 ۷۹۸  
 ۷۹۹  
 ۸۰۰  
 ۸۰۱  
 ۸۰۲  
 ۸۰۳  
 ۸۰۴  
 ۸۰۵  
 ۸۰۶  
 ۸۰۷  
 ۸۰۸  
 ۸۰۹  
 ۸۱۰  
 ۸۱۱  
 ۸۱۲  
 ۸۱۳  
 ۸۱۴  
 ۸۱۵  
 ۸۱۶  
 ۸۱۷  
 ۸۱۸  
 ۸۱۹  
 ۸۲۰  
 ۸۲۱  
 ۸۲۲  
 ۸۲۳  
 ۸۲۴  
 ۸۲۵  
 ۸۲۶  
 ۸۲۷  
 ۸۲۸  
 ۸۲۹  
 ۸۳۰  
 ۸۳۱  
 ۸۳۲  
 ۸۳۳  
 ۸۳۴  
 ۸۳۵  
 ۸۳۶  
 ۸۳۷  
 ۸۳۸  
 ۸۳۹  
 ۸۴۰  
 ۸۴۱  
 ۸۴۲  
 ۸۴۳  
 ۸۴۴  
 ۸۴۵  
 ۸۴۶  
 ۸۴۷  
 ۸۴۸  
 ۸۴۹  
 ۸۵۰  
 ۸۵۱  
 ۸۵۲  
 ۸۵۳  
 ۸۵۴  
 ۸۵۵  
 ۸۵۶  
 ۸۵۷  
 ۸۵۸  
 ۸۵۹  
 ۸۶۰  
 ۸۶۱  
 ۸۶۲  
 ۸۶۳  
 ۸۶۴  
 ۸۶۵  
 ۸۶۶  
 ۸۶۷  
 ۸۶۸  
 ۸۶۹  
 ۸۷۰  
 ۸۷۱  
 ۸۷۲  
 ۸۷۳  
 ۸۷۴  
 ۸۷۵  
 ۸۷۶  
 ۸۷۷  
 ۸۷۸  
 ۸۷۹  
 ۸۸۰  
 ۸۸۱  
 ۸۸۲  
 ۸۸۳  
 ۸۸۴  
 ۸۸۵  
 ۸۸۶  
 ۸۸۷  
 ۸۸۸  
 ۸۸۹  
 ۸۹۰  
 ۸۹۱  
 ۸۹۲  
 ۸۹۳  
 ۸۹۴  
 ۸۹۵  
 ۸۹۶  
 ۸۹۷  
 ۸۹۸  
 ۸۹۹  
 ۹۰۰  
 ۹۰۱  
 ۹۰۲  
 ۹۰۳  
 ۹۰۴  
 ۹۰۵  
 ۹۰۶  
 ۹۰۷  
 ۹۰۸  
 ۹۰۹  
 ۹۱۰  
 ۹۱۱  
 ۹۱۲  
 ۹۱۳  
 ۹۱۴  
 ۹۱۵  
 ۹۱۶  
 ۹۱۷  
 ۹۱۸  
 ۹۱۹  
 ۹۲۰  
 ۹۲۱  
 ۹۲۲  
 ۹۲۳  
 ۹۲۴  
 ۹۲۵  
 ۹۲۶  
 ۹۲۷  
 ۹۲۸  
 ۹۲۹  
 ۹۳۰  
 ۹۳۱  
 ۹۳۲  
 ۹۳۳  
 ۹۳۴  
 ۹۳۵  
 ۹۳۶  
 ۹۳۷  
 ۹۳۸  
 ۹۳۹  
 ۹۴۰  
 ۹۴۱  
 ۹۴۲  
 ۹۴۳  
 ۹۴۴  
 ۹۴۵  
 ۹۴۶  
 ۹۴۷  
 ۹۴۸  
 ۹۴۹  
 ۹۵۰  
 ۹۵۱  
 ۹۵۲  
 ۹۵۳  
 ۹۵۴  
 ۹۵۵  
 ۹۵۶  
 ۹۵۷  
 ۹۵۸  
 ۹۵۹  
 ۹۶۰  
 ۹۶۱  
 ۹۶۲  
 ۹۶۳  
 ۹۶۴  
 ۹۶۵  
 ۹۶۶  
 ۹۶۷  
 ۹۶۸  
 ۹۶۹  
 ۹۷۰  
 ۹۷۱  
 ۹۷۲  
 ۹۷۳  
 ۹۷۴  
 ۹۷۵  
 ۹۷۶  
 ۹۷۷  
 ۹۷۸  
 ۹۷۹  
 ۹۸۰  
 ۹۸۱  
 ۹۸۲  
 ۹۸۳  
 ۹۸۴  
 ۹۸۵  
 ۹۸۶  
 ۹۸۷  
 ۹۸۸  
 ۹۸۹  
 ۹۹۰  
 ۹۹۱  
 ۹۹۲  
 ۹۹۳  
 ۹۹۴  
 ۹۹۵  
 ۹۹۶  
 ۹۹۷  
 ۹۹۸  
 ۹۹۹  
 ۱۰۰۰

باب چهل و هشتم در مکالمه

خوش بود پیغامهای کردگار باد و در مردم هوا و آرزوست چون تو در قرآن حق بگریختی اگر بخوانی و نه قرآن پذیر و رپذیری و برخوانی قصص اگر چه قرآن از لب پیغمبر معنی قرآن ز قرآن پرس و بس پیش قرآن گشته قربانی و بست رو غنی کوشد فدای کل کل منطق که وحی نبود از هوست ای کلام ۱۲ اگر نماید خواهر را این دم غلط پس بدان کاب مبارک را آسمان آب نیلست این حدیث جانفزا	گو ز سر تا پای باشد استوار چون هوا بگذشتی پیغام هست بار و ان انبیا آ میخشتی انبیا و اولیا را دیده گیر مرغ جانت تنگ آید و قفص هر که گوید حق نلفت او کافرست و ز کسی کاش ز دست اندر بوس تا که عین روح او قرآن شدست خواه روغن بوی کن خواهی تو گل همچو خاک می در پیر او در هب است ز اول و انجم بر خوان چند خط وحی دلها باشد و صدق و بیان یا بیش در چشم قطعی خون نما
---	--

باب چهل و نهم در مریح نطق و گویایی

آدمی مخفیست در زیر زبان زین قبل فرمود احمد و مقال	این زبان پر دهست بر درگاه جان در زبان پنهان بود حسن رجال
--	---

۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰



چنگ حکمت چونکه خوش آواز شد	تاچه در از ره حنبت باز شد
دل بیار آمد ز گفتار صواب	آنچنانکه تشنه آراد باب

## باب پنجم در آفت لسان

بعد از آن دستوری گفتار نیست نمونه کان جست ناله از زبان وانگر دو آزاره آن تیر اسی پسر عالمی را یک سخن ویران کند این زمان هم سنگ هم آهن شست ای زبان تو بس زبانی مر مرا ای زبان هم آتش و هم خرمی در نهان جان از تو افغان میکنند ای زبان هم گنج بی پایان تویی بانگ گفت تو چو دروا میشود غافلند این قوم از خود سر بر هر کسی کو عیب خود دیدی ز پیش و رخدا خواهد که پوشد عیب پس چون خدا خواهد که پرده کس درد	بعد ازین با گفتگویم کار نیست همچو تیری دان که جست آن از کمان بند باید کرد سیله راز سر رو بهان خفته را شیران کند و آنچه سجد از زبان چون شست چون تویی گویا چه گویم من ترا چند این آتش تو در خرمی زنی اگر چه هر چه گویش آن میکند ای زبان هم رنج بیدرمان تویی از سقر تا خود چه در وای شود لاجرم گویند عیب هم بدگر کی بر می فارغ وی از اصلاح خو کم زند در عیب معیوبان نفس میلش اندر طعنه پاکان برد
--	--

قوله در نهان یعنی اسی زبان  
جان از تو افغان و ناله می کند  
که بر رنج و بلا که بر جان می آید  
بدون زبانست که گفته اند

زبان می از هر کس بیدرمان یاد ۱۲

۱۱۶  
 وکذا ان یمنی اشاره است  
 بکویت زمین که زنده اند بستی  
 که من بر آن نیامی یا من نفسی  
 را از جانب من بعضی از ان نفس  
 دارد و گفته اند و بعضی از ان نفس  
 قوی ۱۱۶

۱۱۷  
 وکذا ان یمنی اشاره است  
 باید که آن راه احتیاط کند که او را  
 بمنزل مقصود رساند ۱۱۷

۱۱۸  
 اشاره است بوی بی بران  
 یوسف علیه السلام ۱۱۸

۱۱۹  
 اشاره است بوی بی بران  
 یوسف علیه السلام ۱۱۹

بگیمان که هر زبان پرده دست  
 گریبان نطق کاذب نیز هست  
 آن نسیمی که بسیار از چین  
 بوی صدق و بوی کذب گل گیر  
 بانگ حیران و شجاعان دلیر  
 گزندانی یار را از دزدان  
 گزندانی بوز جان روشناس  
 آن دماغی که بران گلشن تنه  
 این سخنهایی که از عقل گسست  
 بوی گل دیدی که آسنا گل نبود  
 بوقلا و وزرست و رهبر مر ترا  
 بینی آن باشد که او بوی برد  
 هر که بویش نیست بی بینی بود  
 بود و ای چشم باشد نور ساز  
 بوی بد مر دیده را تاری کند  
 گفت یوسف ابن یعقوب نبی  
 بهر این گوشت احمد و عطیات  
 ۱۲۰

۱۲۱  
 اشاره است بوی بی بران  
 یوسف علیه السلام ۱۲۱

چون سنجید پرده سر او اصلست  
 یک بوا صدق و کذبش منجرت  
 آنچنانکه بوی احمد از یمن  
 هست پیدا و نفس چون مشک سیر  
 هست پیدا چون فن و باه و شیر  
 از شام فاسد خود کن گله  
 رز و دماغی دست آور بو شناس  
 چشم یعقوبان هم او روش کند  
 بوی آن گلزار و سرو و سنبلست  
 جوش مل دیدی که آسنا گل نبود  
 می برد تا خلد و کوثر مر ترا  
 بوی او را جانب کوئی برد  
 بوی آن بیست کان دینی بود  
 شد بوی دیده یعقوب باز  
 بوی یوسف دیده را یاری کند  
 بهر بوا نقوا عیسی و جبرائی  
 و اما قره عیسی فی الصلوة  
 ۱۲۲

صید گیر و تیرم با پرغیر  
 از سخن گوی مجوسید ارتقاع  
 منصب تعلیم نفع شهوتست  
 گر بفضلش ره بردی هر فضول  
 این سخن در سینه دخل مغزهاست  
 چون بیاید در زبان شد خرج مغز  
 مرد کم گوینده را فکر نیست زبانی  
 جو زرادر پوستها آواز است  
 چند گاهی بی لب و بی گوش شو  
 چند گفتی نظم و نثر و از فاش  
 ترک معشوقی کن و کن عاشقی  
 اسی که معسنی ز شب خامشتری  
 سحر بستاند پیش بهر تو  
 هست تعلیم خیال اسی چشم شوخ  
 خویش را تعلیم کن عشق و نظر  
 تا کنی مرغی را خیس و سنی  
 متصل چون شد دلت با آن عد

لاجرم بی بهره است از حکم طبع  
 منتظر را به ز گفتن استماع  
 هر خیال شهوتی در دردتست  
 کی فرستادی خدا چندین رسول  
 در خموشی مغز جان را صد نایب  
 خرج کم کن تا بماند مغز ز لغز  
 قشر گفتن چون فرون شد مغز  
 مغز و روغن را خود آوازی گجا  
 و انگهان چون حبیب نوش شو  
 خواجه یک روز امتحان کن گنجش  
 اسی گمان برده که خوب و فالتی  
 گفت خود را چند جوی مشتری  
 رفت در سودای ایشان دهر تو  
 بهنجو نقش گز که در دن بر کلوع  
 کان بود چون نقش فی جرم حجر  
 خویش را خالی و بند خویش کنی  
 این گو مهر اس را خالی شدن

بالکر که در و کردن غله و نیزه اس را گویند ۱۲

این در تعلیم و تیرم با پرغیر  
 دینی باشد بی شبهه و غم و درد  
 در معانی افکار است بی غم  
 خردی و خردی را در دین  
 که چنانکه سازا را در دین  
 بی آن چیز در حق تو نیست  
 بی آن که کند ۱۲  
 بی آن که چنانکه از بیات  
 که حضرت عطار قدس سرافراز  
 چشمه در گوش بندوب بند  
 سینه بی تیغ بر تن بند  
 نیت ناکان نفس بیغاده باشد  
 زیاده ایشان برای خوشی  
 تو سر خواهند بیاورد یعنی  
 از زبان توفیق خواهند کرد دل  
 ایشان هیچ اثری پیدا نخواهد بود  
 پس اوقات تو منتظران شود ۱۳

یعنی بندگان خدا از خود کمتر دانستند و پیش  
 خدا شهادت پس اگر ذات تو این  
 عیب یاد شود یعنی بداندن مردم  
 لا اله الا تو از مردان و تابعین شیطان  
 بود و در میان این میراث شیطان بنویس  
 چنانچه رسید ۱۲

یعنی بندگان خدا از خود کمتر دانستند و پیش  
 خدا شهادت پس اگر ذات تو این  
 عیب یاد شود یعنی بداندن مردم  
 لا اله الا تو از مردان و تابعین شیطان  
 بود و در میان این میراث شیطان بنویس  
 چنانچه رسید ۱۲

انسان بنحیجه با او بجا نماند  
 فحاشا بین معامله داری و دشمنان  
 تشبیه گفته شده است ۱۳  
 یعنی بندگان خدا از خود کمتر دانستند و پیش  
 خدا شهادت پس اگر ذات تو این  
 عیب یاد شود یعنی بداندن مردم  
 لا اله الا تو از مردان و تابعین شیطان  
 بود و در میان این میراث شیطان بنویس  
 چنانچه رسید ۱۲

عکس باشد که در حقیقت اهل  
 ندارد ۱۴

تا تو می بینی عزیزان البشر  
 گریه فرزند بلبله ای عنید  
 هر که افعال دیو و دود <sup>داناان</sup> بود  
 پیش بنیابرده سرگین خشک  
 بعر ای گنده مغز گنده مخ  
<sup>بعضی بگویند و شتر ۱۳</sup> انج احی بدو استی ای سچ کالج  
 تا فریبی آن مشام پاک را  
 پیش بنیاشد خموشی نفع تو  
 حکم او خود را اگر چه گول ساخت  
 دیگر را اگر باز ماند اشب <sup>همن</sup> دهن  
 خویشتن گرفته کرد آن خوب فر  
 صد هزاران حلم دارند این گروه  
 گفت تو زان رو که عکس و عکسیت  
 حرف حکمت بر زبان <sup>چنانچه</sup> گفتیم  
 گفتگوی ظاهر مد چون غبار  
 تا یکی عکس خیال لامع  
<sup>یعنی</sup> تا که گفتارت ز حال تو بود

بنحیجه

یعنی بندگان خدا از خود کمتر دانستند و پیش  
 خدا شهادت پس اگر ذات تو این  
 عیب یاد شود یعنی بداندن مردم  
 لا اله الا تو از مردان و تابعین شیطان  
 بود و در میان این میراث شیطان بنویس  
 چنانچه رسید ۱۲

از

و آنکه میراث بلبله است آن نظر  
 بس بتو میراث آن سگچن سید  
 باکریانش گمان بد بود  
 که بجز این را بجای نماند مشک  
 پیش بینی می بری گوی کراخ  
 تا که کالائی بدت یا بدر واج  
 آن چرخنده گلشن افلاک را  
 بهر این آمد خطاب انصتوا  
 خویشتن را اندکی باید شناخت  
 اگر به راهم شرم باید داشت  
 سخت بیدارست دستارش مبر  
 هر کی علمی از انهاد چه کوه  
 جمله احوالت بجز هم عکس نیست  
 حلهای عاریت دان ای سلیم  
 مدتی خاموش کن تو بهوش دار  
 جهد کن تا گردی صاحب طاقه  
 سیر تو پیر و بال تو بود

۱۱

گفت دنیا لعب و لهو است و شایسته  
 ای خدا در قرآن ۱۱  
 خلق اطفالند جز مست خدا  
 از لعب بیرون ز رفتی کو دکی  
 چشمم کو دک همچو خر در آخرت  
 هر که آخر بین ترا و مسعود تر  
 فضل مردان بر زن حالی است  
 مرد کاندر عاقبت مبنی خست  
 بنگر آنها را که آخر زیده اند  
 باد و دیده اول و آخر بین  
 احوال باشد که عالی دید لب  
 ای تونده این جهان مجوسان  
 باز گونه ای اسیر این جهان  
 تنه بندست آنکه تخلص خوانده  
 پادشاهی نیست بر ریش خود  
 بی مراد تو شورشت سپید  
 ملک بر هم زن تو آدم وار زود  
 خیز بقیسایا و ملک بین

نهیستند

ای ذات خود

کو دکید و راست فرماید خدا  
 نیست بالغ جز رهیده از هوا  
 بی نکات روح کی باشی زکی  
 چشم عاقل در حساب آخرت  
 هر که آخر بین ترا و بهوده تر  
 زان بود که مرد با بیان بین تر است  
 او ز اهل عاقبت چون زن گشت  
 حسرت جانها و رشک دیده اند  
 این مباحث احوال چو ابلیس لعین  
 چون بهایم بخیر از باز و پس  
 چند گوی خویش را خواججه جهان  
 نام خود کردی امیر این جهان  
 صدر پنداری و بر در مانده  
 پادشاهی چون کنی بر نیک و بد  
 شرم دار از ریش خود ای کز آید  
 تابیا بی همچو او ملک خلود  
 بر لب دریا می یزدان و بر چین

۹

بجای کسی که برادر هوس را  
 کند رشت چنان س عاقل

باینست  
 ۱۳۵  
 شرم کن ای نامید از اعمال  
 خود که ریش تو سپید گردد و  
 از مطلوب خود جدا مانی ۱۲

۱۰  
 و کلمات تند و وعظ از راه بیرونی  
 به انسان گفتنی است که آن را  
 به یاف برزخ غنم ندارند ۱۱

دینا کے لئے جو شخص اومی آید کہ اورا قبول کند ۱۶

روزنامه اطلاعات  
شماره ۱۳۴۸  
روزنامه اطلاعات  
شماره ۱۳۴۸  
روزنامه اطلاعات  
شماره ۱۳۴۸

وزیر کار و معادن و تجارت  
بجای خود نوعه وزارت می کنند

انسان را باید کہ بر سر جہان بخت  
بگرزد و کند ای کمان سنج

ان اندیشه آبان بی اقا  
از خجسته که بجزارضا

پیشہ منشیانہ دود ۱۲

امر قل زین آمدش امی راتین  
انصتوا یعنی کہ آیت را بلاغ  
خامشی سحرست و گفتن ہمچو  
از اشارتہاے دریاستاب

که نخواهد شد بگو دریاست این  
 این تلف کم کن که لب شکست  
 بحر میجوید ترا جورا مجو  
 ختم کن واللہ علم بالصواب

باب پنجاه و یکم در مذمت دنیا و اهل آن

ترک دنیا هر که کرد از دزد خویش  
هر که از دیدار بر خوردار شد  
این جهان خود جیس جانهای مست  
تو مکانی حاصل تو دور لا مکان  
معین گشت اندر لا مکان  
گره بینی میل خود سومی زمین  
گره بینی میل خود سومی سما  
عاقلان خود نوحه پایشین کنند  
ز ابتدا می کار آخر آبین  
هر چه از وی شاد گردی در جهان  
را نچه گشتی شاد بس شاد شد  
از تو هم بجد تو دل بروی منه

بیش آید پیش او دنیا و بیش  
 این جهان در پیش او مزار شد  
 این روید آسوده صحرای شهادت  
 این دکان بربند و بخت آن دکان  
 هفت و پنج از شرارش یک خان  
 نوص می کند هیچ نشین از چنین  
 پیر دولت برکتا همچون بها  
 جا اهلان آخر بسر برسیزند  
 تا نباشی تو پیشمان یوم دین  
 از فراق آن بنیدیش آن زمان  
 آخرا زومی حبت و همچون بادند  
 پیش کو سجد تو خود ازومی بچ

ز آنکه هر مرغی بسوی جنس خویش  
کافران چون جنس سنجین آمدند  
انبیا چون جنس علیین آمدند  
بد محالی جست کوه دنیا بجست  
فکر با کسب دنیا بایر دست  
چهیست دنیا از خدا غافل بن  
مال و زر سرا بود همچون کلاه  
آنکه زلف و جعد رعنا بایش  
ز ربه از جانت پیش ابلهان  
مال را اگر بهر دین باشی حمل  
پس بکایت نوبتی شادی کن  
این جهان زندان و نازدانیان  
مرغ کاب شور باشد سکشنش  
مرغ کو اندر قفس زند نیست  
ایکه اندر چشمه شورست جات  
ای توانارسته ازین فانی ربط  
ای که صبرت نیست از دنیا می و

می پر داد و در پس جان میش پیش  
سجن دنیا را خوش آئین آمدند  
سوی علیین بجان دل شدند  
نیک عالی جست کوه عقبی بجست  
مکر با ترک دنیا وار دست  
نی قماش و نقره و فرزند وزن  
کل بود او که کله سازد پناه  
چون کلاهش رفت خوشتر آیدش  
ز رنثار جان بود پیش شهبان  
نعم مال صلح خواندش رسول  
ای توبسته نوبت آزادی کن  
حقره کن زندان و خود را وار مان  
اوچه داند جامی آب روشنش  
می بخوید رستن از نادانست  
توجه دانی شیط جی چون و فرات  
توجه دانی صحو و سکوا نمساط  
چونت صبرت از خدا می و دست

ای که صبرت نیست از دنیا می و دست

۱۱ نام تمام نیک  
۱۲ عشق که در دنیا تمام اروح  
۱۳ میناست که از آنی آشفته  
۱۴ توبه یک نوبتی  
۱۵ کینوت خود بهر کسی برسد  
۱۶ توبه در کاب کابین  
۱۷ مرغی که همیشه در آب باشد  
۱۸ سکن داشته باشد اواز  
۱۹ ز ربه از جانت پیش ابلهان  
۲۰ مال را اگر بهر دین باشی حمل  
۲۱ پس بکایت نوبتی شادی کن  
۲۲ این جهان زندان و نازدانیان  
۲۳ مرغ کاب شور باشد سکشنش  
۲۴ مرغ کو اندر قفس زند نیست  
۲۵ ای که اندر چشمه شورست جات  
۲۶ ای توانارسته ازین فانی ربط  
۲۷ ای که صبرت نیست از دنیا می و دست

جادوگران بقوت سحر متاع را  
 کرباس نوده مردمی ز درختان  
 در حاصل بیکند پس از آنکه آن  
 ز در را گشت راه و پیش از آنکه آن  
 کرباس که در حقیقت از قوت جادو  
 پوشیده پیش نبود معدوم شده و بدست  
 شتری می ماند باین حال دنیا  
 که غالب دنیا غیر خود را تلف میکند  
 و در کف او جز باد هیچ نمی ماند  
 در خیالات افکار و چو ادا عالم  
 در خیالات و اسیر غارت

خواهر انت ساکن ملک سنی  
 ارواح اولیای کرام  
 خواهر انت یافته ملک خلود  
 ملک را بگذار بقیس از نخست  
 ملک را تو ملک عرب و شرق گیر  
 اسی خاک است از کزین ملکت حجت  
 مملکت گرمی نماند جادو و دان  
 هیچ دیگر بر چنین هیچی منه  
 مرد باش و بخنده مردان مشو  
 ساحران مهتاب بنمایند زود  
 سیم بر بایند زین گون تیغ تیغ  
 این جهان جادو است ما آن تاجیم  
 اگر کند کرباس پانصد گز شتاب  
 تا شد او سیم عمرت اسی ره  
 نیست و شش باشد خیال اندران  
 بر خیال صلح شان و جنگ شان  
 آن خیالاتی که دام اولیاست  
 انبیا را کار عقبه اختیار

پیچیده نیست  
 بند

در این ملک  
 در این ملک

در این ملک  
 در این ملک

تو بمر واری چه سلطانی کنی  
 تو گرفته مملکت کور و کبوتر  
 چون مرایابی همه ملک آن نیست  
 چون نمی ماند تو آنرا برق گیر  
 که اجل این ملک را ویران گشت  
 اسی دلت خفته تو آنرا خوابان  
 نام دولت بر چنین پیچی منه  
 رو سر خود گیر و سرگردان مشو  
 پیش باز رگان و زر گیر ند سود  
 سیم از کف رفت آن کرباس هیچ  
 که از مهتاب پیوده خمیم  
 ساحران از نور ماهتاب  
 سیم شد کرباس فی کیسه تھے  
 تو جهانی بر خیالی بین روان  
 و ز خیال فخر نشان و ننگ شان  
 عکس مهر و یان نشان خد است  
 جاہلان را کار دنیا اختیار



تا نمیرم از خود و از خلق پاک  
چون ایستادم در من خست  
زان شود هر دوست آفت  
این دم از یارانت با توفد شود  
یار تو چون دشمنی پیدا کند  
تو از آن افعال او افغان کن  
بلکه شکر حق کن و نان بخش کن  
از جوالش زود بیرون آیدی  
رسی از قلاب مسافران غل  
این جهانی خلق با تو در جهان  
در شب بد رنگ بس نیست بود  
خلق را با تو چنین بد خو کنند  
این یقین میدان در آخر جمله نشان  
تا بمانی با فغان اندر لحد  
تا زین یاری که بعد از مرگ تو  
مهر ایلم مهر خست یقین

بر نیاید جان ما از خلق پاک  
بگردد المکوث و یو ما آفت  
که بشت تو بود از ره مانع او  
وز تو برگردند و بر خصم روند  
اشپه فردا خواست شد امر و ز شد  
حتدر او رشک راسر و اکند  
خوشتن را اله و نادان مکن  
که گشتی در جوال او کهن  
تا بجوی یار صدق سرمدی  
غیر او دیدی عیان پیش از جل  
گر بدانی گنج ز آید نهان  
آب حیوان جفت تاریکی بود  
تا ترا ناچار رو آسوخ کنند  
خصم گردند و عدو سرشان  
لا تدرنی را فرد خوان از احد  
رشته یار می او گرد و سه تو  
کین او مهرست مهر دوست کین

اعراض

له تو چون گداز  
اشد است که به یوم بفرار  
بجای روز قیامت گداز  
باز خود را در خود خیزد  
تو در آن شود است  
که بشت تو بود از ره مانع او  
از این بخت روز قیامت در شان  
چون بخت شود  
تو که به یاری او  
جایی که گدازند خود را  
درین وقت عبادت  
دشمن نهایی یافتی و جهان ادا  
گدازستی باید که طلب دوست  
علاقه نهایی که بدید او بفرار  
مقتود ناز و شوی  
تو که لا تدرنی بیخ  
بر گداز و در گداز تلک خود تنها  
بمانی آنوقت از دست یار  
مدعی طلب کن و این آید  
تو آن بیت لا تدرنی فردا  
بیخ نصیب مفر تنها گداز  
که از این نهایی بقایابی  
تو که لا تدرنی بیخ  
بجای روز قیامت گداز  
باز خود را در خود خیزد  
تو در آن شود است  
که بشت تو بود از ره مانع او  
از این بخت روز قیامت در شان  
چون بخت شود  
تو که به یاری او  
جایی که گدازند خود را  
درین وقت عبادت  
دشمن نهایی یافتی و جهان ادا  
گدازستی باید که طلب دوست  
علاقه نهایی که بدید او بفرار  
مقتود ناز و شوی  
تو که لا تدرنی بیخ  
بر گداز و در گداز تلک خود تنها  
بمانی آنوقت از دست یار  
مدعی طلب کن و این آید  
تو آن بیت لا تدرنی فردا  
بیخ نصیب مفر تنها گداز  
که از این نهایی بقایابی  
تو که لا تدرنی بیخ

بدر و گداز

بجای روز قیامت گداز  
باز خود را در خود خیزد  
تو در آن شود است  
که بشت تو بود از ره مانع او  
از این بخت روز قیامت در شان  
چون بخت شود  
تو که به یاری او  
جایی که گدازند خود را  
درین وقت عبادت  
دشمن نهایی یافتی و جهان ادا  
گدازستی باید که طلب دوست  
علاقه نهایی که بدید او بفرار  
مقتود ناز و شوی  
تو که لا تدرنی بیخ  
بر گداز و در گداز تلک خود تنها  
بمانی آنوقت از دست یار  
مدعی طلب کن و این آید  
تو آن بیت لا تدرنی فردا  
بیخ نصیب مفر تنها گداز  
که از این نهایی بقایابی  
تو که لا تدرنی بیخ

اشاره است بکرمه ان الله  
 انشوی الاله و تفرج آن  
 باب از دست ۱۲  
 در صورت غنی  
 دنیا با کارها مثل شد  
 بین فریاد است از دست  
 این که بیان خاص ۱۲

<p>             ای که صبرت نیست از ناز و نعیم              ای که صبرت نیست از پاک و پلید              چونکه صبرت نیست از آب سیاه              اطلس عمت بمقراض شهور              مال تن بر فند و ریزان و فنا              بر فهازان از ثمن اولیست              مال دنیا دام مرغان ضعیف              سومی دریا عزم کن زمین آبگیر           </p>	<p>             صبر چون داری ز الله کریم              صبر چون داری از ان کتب آفرید              چون صبور می داری از چشمه آله              پاره پاره کرد خیا ط غرور              حق خریدارش که الله اشتی می              که همی در شک یقینی نیست              ملک عقبی دام مرغان شریف              بحر جوی و ترک این گرد آبگیر           </p>
<p>حکایت</p>	
<p>             استن بخانه از حجب رسول              گفت پیغمبر چه خواهی امی ستون              مسند من بودم از من تا ختی              گفت خواهی که ترا نخل کنند              یادان عالم حقت سروی کند              گفت آن خواهم که وایم شد بقاش           </p>	<p>             ناله می کردی چو ارباب محلول              گفت جانم در فراق گشت خون              بر سر منبر تو مسند تا ختی              ترقی و غربی ز تو میوه چشند              که ترو تازه بهمانه تا ابد              بشنوی غافل کم از چوبی سها           </p>
<p>باب پنجاه دوم در مذمت خلق</p>	
<p>کار ما از خلق شد بر ما دراز</p>	<p>واوا ازین بستی گدا می بی نیاز</p>

بند آهمن را توان کردن جدا  
ای عجب این بند پنهان و گران

بند غیبی را نداند کس دوا  
عاجز از تکسیر آن آهنگر آن

### حکایت

شکستن ۱۱

آن کی میگفت در وقت شعیب  
چند دید از من گناه و جرهما  
حق تعالی گفت در گوش شعیب  
که بگفتی چند کردم من گناه  
عکس میگوئی و مقلوب ای سفیه  
چند چندت گیرم و تو بنجبر  
رنگ تو بر توت ای دیگ سیاه  
بر دلت زنگار بر زنگار رضا  
چون شعیب آن نختها با و بگفت  
جان او بشنید و حی آسمان  
گفت یارب دفع من میگوید او  
گفت ستارم نکو کم رازهاش  
یک نشانش آنکه بگویم و را  
از زکات و از نماز غیسر آن

عبدالسلام ۱۲

عبدالسلام ۱۳

حق ۱۴

حکایت

سجده

که خدا از من بسی دیدست عیب  
وز کردم یزدان نمی گیر مرا  
در جواب افسح از راه غیب  
وز کردم نگرفت در جرمم آله  
ای را کرده ره و برگرفت تیه  
در سلاسل مانده پاتاب سر  
کرد سیاهی در رونت راتباه  
جمع شد تا کور شد ز اسرارها  
زان دم جان در دل او گل شکفت  
گفت گر بگرفت مارا کونشان  
وان گرفتن را نشان میجوید او  
جز نیکی رمز از براس ابتلاش  
آنکه طاعت دارد و صوم و دعا  
لیک یک ذره ندارد و ذوق جان

عبدالسلام ۱۵

عبدالسلام ۱۶

عبدالسلام ۱۷

عبدالسلام ۱۸

عبدالسلام ۱۹

عبدالسلام ۲۰

عبدالسلام ۲۱

عبدالسلام ۲۲

عبدالسلام ۲۳

عبدالسلام ۲۴

عبدالسلام ۲۵

اینکه تو گفتی تا در غم  
اینکه در غم از غم که من را  
عجب ندگان خداست  
اورا از بیل و سوار منی کنم  
که در باطن او را خود را  
که در علامت آن اینست  
که آنچه در اشعار میبینی  
شد ۱۲

که هر که می شناسد شریف آدم است  
که هر که می شناسد بی شرف آدم است  
که هر که می شناسد دانا آدم است  
که هر که می شناسد نادان آدم است  
که هر که می شناسد دانا آدم است  
که هر که می شناسد نادان آدم است

که هر که می شناسد دانا آدم است  
که هر که می شناسد نادان آدم است  
که هر که می شناسد دانا آدم است  
که هر که می شناسد نادان آدم است  
که هر که می شناسد دانا آدم است  
که هر که می شناسد نادان آدم است

که هر که می شناسد دانا آدم است  
که هر که می شناسد نادان آدم است  
که هر که می شناسد دانا آدم است  
که هر که می شناسد نادان آدم است  
که هر که می شناسد دانا آدم است  
که هر که می شناسد نادان آدم است

عهد است ویران و ضعیف  
گر خور و سوگند هم باور کن  
چونکه بی سوگند گفتش بد و بد  
نفس او میرست و عقل او سیر  
می بلرزد عرش از مدح شقی  
نارزان آمد عذاب کافران  
این دل چون سنگ تا چند چند  
نی ترا از روی ظاهر طاعتی  
نی ترا شبها مناجات و قیام  
نی ترا حفظ زبان ز آزار کس  
نی ترا بر ظلم تو به پر خروش  
چون ترا زوی تو کز بود و دغا  
خویش را رنجور سازی زار زار  
کاشتهای خلق بند محکمت  
گر حق ناموس را صد چید  
ای بسا کفار را سود ای دین  
بند پنهان لیک از آهن برتر

خوانده

گفت از زفت و وفای او خفیف  
بشکنند سوگند مردم و کز سخن  
تو میفت از کمر و سوگندش بد و بد  
صد هزاران مصحفش خود خورد و گریه  
بد گمان گردد ز حدش مشتقی  
که حجر را نار باشد امتحان  
نرم گفتم و نمی پذیرفت پند  
نی ترا در سر و باطن نیتی  
نی ترا در روز پیر و نرو صیام  
نی نظر کردن بعبرت پیش و پس  
ای دغا کندم نمائی جو فروش  
راست چون جوئی ترا زوی جزا  
گر ترا بیرون کنند از اشتها ر  
در ره این از بند آهن کی  
ای بسا بسته به بند نا پدید  
بندشان ناموس کبر و آن این  
بند آهن را کتد باره تبر

زشت

بدر

نشان

چون گرسنه میشوی سگ میشوی  
 چون شدی تو سیر مرداری شدی  
 پس دمی مردار و دیگر دم سگی  
 گوش خربزه و گوش دیگر گوش خر  
 لاف شیخی در جهان انداخته  
 هم ز خود ساک شده و هسل شده  
 از خدا بومی نه اورا نه اثر  
 دیو نموده و راه نمقش خویش  
 حرف درویشان بدز دیده بے  
 این جهان پر آفتاب و نور ماه  
 جمله عالم شرق و غرب آن نوریت  
 خروده گیر در سخن بر بایزید  
 بی نوا از زبان خوان آسمان  
 در گومی و در چمی ای قلیت سنان  
 سوی من مگر بخواری سست  
 چند دزدی حرف مردان خدا  
 طالب حیسرانی خلقان شمیم

تند و بد پیوند و بدرگ می شوی  
 بنخبر افتاده دیواری شدی  
 چون کنی در راه شیران خوش می  
 کین سخن را در نیا بد گوش خرس  
 خویش تن به ابایه یی سخته  
 محفل واکرده در دعوی کده  
 دعویش افزون ز شیت و بوالبشر  
 او می گوید ز ابد الیم بهیش  
 تا گمان آید که هست او خود کس  
 او بهشته سر و برده چچاه  
 تا تو در چاهی سخا بد بر تو تافت  
 ننگ دارد از وجود او زید  
 پیش او نداشت حتی یک سحر  
 دست داد از سبال دیگران  
 تا گویم آنچه در گهایست  
 تا فروشی وستانی مر حبا  
 دست طمع اندر الوهیت زیم

۱۵  
 بنمایند  
 ۱۲  
 کامل بودند

۱۶  
 قول و دیو نموده یعنی  
 حال آنکه او را شیطان بهم صحبت  
 خودی مانند با اینند و عوس

۱۷  
 نشانهای می کنند  
 ۱۳  
 به باد حاصل شد

۱۸  
 بهر دو گویند و دیوت و بی  
 حیت و بی غیرت ۱۳ ریشی

بجای خودی آدمی در او زمین ساقش است



از جهان مرگ سومی برگ رو  
 قصه خون تو کنند و قصه سیر  
 بلکه از چسبیدگی برخان و مان  
 خرقة بر ریش خرقه چسبیده سخت  
 بنفته اند از یقین آن خمر ز درو  
 اخلاصه بنج بر ریش هر جا خرقة  
 خان مان چون خرقة و این چرخ  
 خان مان بچند ویرانست و بس

بعضی از اینها

چند

چون بقا ممکن بود فانی مشو  
 نه از برای حیثیت و دین هوس  
 تلخ نشان آید شنیدن این بیان  
 چونکه خواهی بگری ز دخت لخت  
 جفا آنگس کز و پیر پند کرد  
 بر سرش چسبیده در غم خرقة  
 حرص هرگز پیشان شد ریش بیش  
 نشنود او و صاف بغداد و هوش

باب پنجاه و چهارم در حرص

بدگمانی کردن و حرص آوری  
 هر که دور از رحمت جهان بود  
 حرص ناپایاست بیند و بوم  
 عیب یکدزد و چشم کور او  
 بار بار در حرص افتاده  
 حرص تو چون آتش است اندر جهان  
 بسل آن چنانست که حرصت و حسد  
 حرص کورت کرد و محرومت کند

بعضی از اینها

کفر باشد پیش خوان مہتری  
 او که چشمست اگر سلطان بود  
 عیب خدقان و بگوید کو بگو  
 می نه بیند گرچه است او عیب جو  
 خلق خود را در بریدن داده  
 باز کرده بهر خور و صد و مان  
 یا دکن فی جید باجل کنند  
 دیو همچو خویش مرحمت کند

بعضی از اینها

۱۵  
 تشبیه یک کبک و دانه خود را بکوت  
 مان بچند و پیر پند کرد  
 خنده که بر سرش است او جفا  
 چسبیده باشد به کار که مانجا  
 را از خوا و بعد از آنکه مانجا  
 کدی خواند و بچسبید این  
 مردم است که از سر منوون  
 آزرده و دشمنان می شوند ۱۲  
 ۱۶  
 مراد از خوان بهتر  
 احکام خدا و رسول باشد ۱۳  
 ۱۷  
 حرص و حسد با بگذازد و نظر  
 سوسه زن ابو لیب که لیب  
 حرص و حسد رسی در گردن  
 افتاد و هلاک شد ۱۴

از تو گون رفتن از رخ را بایز  
 دین بادی مستدست بیست  
 از یکی بدیگری میرسد بچین حال  
 محبت تا امان و طافان است  
 که هر که در محبت روشن نشیند  
 غافل گردد ۱۲

سینه بیست از این کلام ناصح  
 تر بود که نصیحت شان در ملک  
 از دیگر ۱۳

سینه تورا زانویی که در سنگ  
 یعنی ماسی شود و دیگر بدین  
 فائده نندی ۱۴

سینه از این سخن  
 توبه بچنان سینه

سینه که در صفت خان است  
 یکی از شکر آلوده آمد است  
 حکام حق باقی شوند بلکه از غایت  
 کلام حق باقی در چه  
 اشتغال بکلمات فانی شوند ۱۵  
 آزار ناصح و موعظ می شوند ۱۶  
 سینه توبه که توبه می سازد

سینه در مقام زیباست و خوشنود  
 در بیعت آتشی را دارد  
 حال ایشان چنان است که اگر با  
 او شان کرد که نام نماند از هر چه  
 خویش و مصلحت تو شوند ۱۷

تا به افسون مالک دلهاشویم  
 آن محک که او نهان دارد و صفت  
 آینه که عیب رو دارد نهان  
 آینه نبود منافق باشد او  
 گر نه از آن طالبند و یک ملول  
 صد کس از گرگین همه گرگین شوند  
 یک کسی ناستیم از روی رد  
 پند گفتن با جهول خوا بنا گفت  
 چاک حق و جهل پندیر در نو  
 گر چه ناصح را بود صد داعیه  
 تو بعد تلطیف پندش میدی  
 ز انبیا ناصح تر و خوش لهجه تر  
 ز آنکه کوه و سنگ در کار آمدند  
 آنچنان دلهاکه بدشان ما و من  
 گر تو پیغام زنی آرمی و زر  
 کامی فلان جاشا بدی میخواند  
 و تو پیغام خدا آرمی چو شهید

بجای

این نمی بینیم ما کاندیر گویم  
 فی محک باشند نه نور مست  
 از برای خاطر هر قلمت بان  
 اینچنین آینه تا بتوان مجو  
 از رسالت باز میاند رسول  
 خاصه این که خبیث ناپسند  
 صد کس گویند را خامش کند  
 تخم افکندن بود در شوره خاک  
 تخم حکمت کم بهش ای پند گو  
 پند را از گوش آویز باید و اعیه  
 از پندت می گفتند پند پند  
 که گهی گرفت دم شان در حجر  
 می نشد بد بخت را بکشا ده بند  
 نشت شان شد بل آشد قسوه  
 پیش تو بنهند جمله سیم و سر  
 عاشق آمد بر تو او میداند  
 کامی بیا سوی خدا ای نیکو



کرم سرگین در میان آن حد  
 جز بصدفند راهی نتوان شست  
 لاجرم دنیا مقدم آمدست  
 چون از بجا وارهی آنجا رومی  
 گوی آنجا خاک را منی بخت  
 صد حکایت بشنود مد هوش حرص  
 بنگسل بکش آزاد امی پسر  
 اگر بیزی بحر را در کوزه  
 کوزه چشم حریصان پرشد

ز دهان

در جهان نقلی نداند جز خبث  
 چون بسید زخم بشناسد نواخت  
 تا بدانی قدر اقلیم است  
 در شکر خانه ابد شاکر شوی  
 زین جهان پاک می گیر خست  
 در نیاید کمیت در گوش حرص  
 چند باشی بند سیم و بند زر  
 چند گنج قسمت یک روزه  
 تا صدف قانع نشد پر درشت

باب پنجاه و پنجم در قناعت

از قناعت کی تو جان افروختی  
 گفت پیغمبر قناعت چیست گنج  
 چون قناعت را پیغمبر گنج گفت  
 این قناعت نیست جز گنج روان  
 سیر که مفروش و هزاران جان بین  
 از قناعت هیچکس بیجان نشد  
 زانکه مرغی کو برک دانه کرد

له بحر نواز

از قناعتها تو نام آنجستی  
 گنج را تو و انیسدانی زرنج  
 هر کسی را کی رسد گنج نهفت  
 تو مزن لاف از غم ورنج روان  
 از قناعت غرق بحر آبین  
 و ز هر لاهی هیچکس سلطان نشد  
 دانه از صحرا می بی تو پر خورد

له قوله لاجرم مقدم  
 دنیا را برای این آوردند  
 که عبد است را یاد کنی و قدر  
 عالم آخرت شناسی و بقصود  
 خود بوسی  
 له قوله از قناعت  
 و نقطه نام قناعت است  
 در مفهوم قناعت را نفهمیدی  
 و بدان عمل نمودی ورنه دلت  
 عبرت قناعت ترا حاصل میشد

۱۰  
 که در عالم پیری کا فان را  
 نیز حرص نصیب بهادر چو چا  
 که مومنان گرامین امر در افتاد  
 کسی نیست شکیست از ذلالت ۱۱  
 ۱۲  
 مال بهادر از دل خود دور کن  
 و بر دل خود در واده بگردان  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

حرص کور و احمق و نادان کند  
 نیست آسان مگر بر جان خرا  
 چون ندارد جان جاویدان شقیست  
 حرص در پیری جهودان امباد  
 ریخت دندانهای سگچین شیر  
 این سگان شصت ساله را نگر  
 پیر سگ از تحت پشم از پوستین  
 عشق شان و حرص شان بر فوج وزر  
 این چنین عمری که مایه دوزخست  
 اثر دهای هفت سرد و زخ بود  
 دامن را بدان بسوزان دانه را  
 آن حریصی غایت نادید نیست  
 هر که را جامه ز عشقش چاک شد  
 حرص و شهوت مرد را احوال کند  
 هو شکاری آفتاب و حرص بخ  
 مرغ کو تا خورده است آب لال  
 در میان چوب گوید که مر چوب

ای شقی گشت خدا بر حرص داد

۱۰۰

این رخ خا

۱۰۰

مگر را بر احمقان آسان کند  
 که ندارند آب جان جاودان  
 جرأت او بر اجل از احمقیست  
 ای شقی نتوان خدایش آن حرص داد  
 ترک مردم کرد و سرگین گیر شد  
 هر دمی دندان سگشان تیز تر  
 این سگان پیر طلسم بچش بین  
 دسدم چون نسل سگ بین بیشتر  
 مرقصا بان غضب را سلخت  
 حرص تو دانه ست و دوزخ فخر بود  
 باز کن درهای نو این خانه را  
 بدول و عقل خود خندید نیست  
 او ز حرص و جمله عیش پاک شد  
 ز استقامت روح را مبدل کند  
 هو شکاری آب این عالم و سخ  
 اندر آب شور دارد پیر و بال  
 مگر را باشد چو من حلوا می خوب

۱۰۰

حبه این گر بیا بدسند  
این همه غمها که اندر سینهاست  
آن غمان پنج گن چون داس با  
حاش الله طمع من از خلق نیست  
از طمع هرگز سخا هم من فسون

بروردن  
کردن

وان ز گنج وزر بهمت می جهد  
از بنجار و گرد باد و بود است  
اینچنین شد و اینچنان و سواس  
از قناعت در دل من عاقبت  
این طمع را کرده ام من نه گون

باب پنجاه و هشتم در طمع

صاف خواهی چشم عقل و سمع را  
گر ترا زور طمع بود می مال  
هر که را باشد طمع الکن بود  
پیش چشم او خیال جاه و زر  
خواج و رعیت غرقه تا بگوش  
که طمع عیش نه بیند طامی  
ورگه گوید سخن چون زیر کان  
کوز آردم ننگ دار و ز جمل

بر و در آن تو پرده های طمع را  
راست کی گفتی ترا ز وصف  
باطع کی چشم دل روشن بود  
همچنان باشد که مو اندر لب  
خواج را مالست و مالش عیبش  
گشت و طهار اطمعها جامع  
ره نیابد کاله او در دکان  
من ز تو ز دست هر دشوار سهل

باب پنجاه و نهم در حسد

وز حسد گیر و ترا در ره گلو  
کوز آردم ننگ دار و از حسد

وز حسد ابلیس را باشد غلو  
با سعادت جنگ دار و از حسد

له زله حاجه در کینه

مال میبای انسان مانی باشد  
و کذب مال را صدق میدانند  
و جان نفس نه با سخاوت با  
قوله کوز آردم ننگ دار

الف درون زان دست چنان  
در بهاران ۱۳۹  
بصیرت ندارد و بسبب جهل و  
نادانی از خلق طمع فلاح دارد  
و من از تو که عقل مشکلات عالم  
بوده طمع سنج و فلاح دارم که  
هر دشواری از فضل و کرم تو  
آسان میگردد ۱۲

۱۲  
 شکر خدای گوید و قوت شکر ندارد  
 قانعیت صبر کردن بی توانایی  
 بدست آمدن خود را در این پیش  
 سوره انفال آیت ۱۲  
 ۱۳۸  
 قناعت از ناداری و دنی  
 چنان که آتش از آتش بر آید  
 ندارد غلبه است که قانعین  
 به حاجی صبر بی فایده و بیجا  
 بقدری بیقراری می کنند

چون بربیده گشت طلق رزق خوا  
 هم بدان قانع شد و از دامن دست  
 ساکن آن باشد که جان او گدخت  
 می روم سومی قناعت دل قوی  
 عاقل اندر بیش و نقصان ننگه و  
 خواه صاف و خواه سیل تیره و  
 اندرین عالم هزاران جانور  
 شکر میگویند خدا را فاخته  
 حمد میگویند خدا را عنایه  
 همچنین از پیشه گیسو تا بیل  
 بس کن ای دودن هست کوه زبا  
 زبان نداری میوه ماند بید  
 زردی رو بهترین رنگهاست  
 لیک سرخی بر خنجر کان  
 اگر ندان دهر زمین نان جان حس  
 جامه شوی کرد خواهی ای فلان  
 قلمی کان از قناعت در قناعت

میز تون فرحین شد خود خوشگوار  
 هیچ دمی پیر و بالش را نه بست  
 قانع آن باشد که جسم خویش با  
 تو چهره سوس شاعت می روی  
 زانکه این هر دو چو سیل بگذرد  
 چون نمی پاید دمی از وسه گوار  
 میزید خوش عیش بی زیر و زبر  
 بر دخت و برگ شب ناسانه  
 کاعتماد رزق تربست ای محبیب  
 شد عیال الله و حق نعم العیال  
 تا کیمت باشد حیات جاودان  
 کابر و بر روی پی نان سفید  
 زانکه اندر انتظار آن بقا است  
 بهر آن آید که جانش قناعت  
 کیمیارا گیر و زر گردان تو مس  
 رومگردان از محله گا دران  
 آن ز فقر و قلت دونان جد است

هر که را باشد مزاج و طبع سست  
 زانکه هر بد بخت خرم من سوخته  
 همین کمالی دست آور تا تو هم  
 هر که را دید او کمال از چپ و راست  
 در نعیم فاله مال و جسد  
 پادشاهان بین که شکر می شدند  
 بان و همان ترک حسد کن باشه آن  
 از خدا میخواه دفع این حسد  
 از حسد و ز چشم بدی بهیچ شک  
 پرتاوست بسین و پای بین  
 که بلغزد کوه از چشم بدان  
 احمد چون کوه لغزید از نظر  
 در عجب در ماندن لغزش چوبست  
 تا بیا د آیت و آگاه کرد  
 اگر بدی غیر می تو در دم لاشه  
 کافران بهمجنس شیطان آمده  
 صد هزاران خوی بد آموخته

مهران

حاج

او نخواهد هیچ کس استدرست  
 می نخواهد غم کس فروخته  
 از کمال دیگران نایسته نعم  
 از حسد تو بخش آمد در دعاست  
 چون می سوزند غامه از حسد  
 از حسد خویشان خود را می کشند  
 ورنه ابله می شوی اندر جهان  
 تا خدایت و اربابند زین حسد  
 سیر و گردش اگر داند فلک  
 تا که سوء العین نکشاید کسین  
 میز یقونک از نبی بر خوان بدان  
 در میان راه بی گل بلایه مطر  
 من نه پندارم که این عالم تهیست  
 کان ز چشم بدر سیدت در نبرد  
 صید چشم و سخره افنا شده  
 جان شان شاگرد شیطانان شده  
 دید های عقل و دل بر دوخته

شاید

مودود و بای مودود بغاسی  
 قرآن خدای ۱۳

قرآن خدای ۱۳  
 مودود و بای مودود بغاسی

مودود و بای مودود بغاسی  
 قرآن خدای ۱۳

مودود و بای مودود بغاسی  
 قرآن خدای ۱۳

مودود و بای مودود بغاسی  
 قرآن خدای ۱۳

مودود و بای مودود بغاسی  
 قرآن خدای ۱۳

مودود و بای مودود بغاسی  
 قرآن خدای ۱۳

مودود و بای مودود بغاسی  
 قرآن خدای ۱۳

مودود و بای مودود بغاسی  
 قرآن خدای ۱۳

عقبه زین صعبتر در راه نیست  
 این جسد خانه حسد آمد بدان  
 اگر جسد خانه حسد آمد و یک  
 طهر آب میته بیان پاک نیست  
 چون کنی بر لب حسد مکر و حسد  
 خاک شومردان حق را زیر پا  
 خود حسد نقصان و عیب دیگر است  
 هر کس که کور احسد می کند  
 آن ابو جهل از محمد تنگ داشت  
 بوالحکم نامش بد و بوجهل شد  
 آن بلیس از تنگ و عار کمتری  
 از حسد میخواست تا بالا برفت  
 آن شیاطین خود سود گنه اند  
 یوسفان از مکر اخوان در چهند  
 از حسد بر یوسف مصری چرت  
 لاجرم زین گرگ یعقوب سلیم  
 اگرک ظاهر کرد و یوسف خود گشت

سلسله غلامت که دارد  
 حسد خانه را در این  
 حسد در دل جسد یعنی  
 غلبت نفس بر نفس  
 جویند کور دنیا باغی از  
 کم و فصل خود نفس نشان را  
 از حسد میگوید باید  
 حسد در دنیا کینه از جهان  
 دعا نفعی از این نیست  
 اگر چه بر آن عالمی  
 حسد در دنیا سودمند  
 جادو پس آن کس که  
 علی است از حسد  
 جسد انسانی از آن

ای خنک آنکش حسد همراه نیست  
 که حسد آلوده باشد خاندان  
 آن جسد را پاک کرد و الله نیک  
 گنج نورست از طلسم خاک است  
 زان حسد دل را سیاه بهیارسد  
 خاک بر سر کن حسد را همچو ما  
 بلکه از جمله کیسها بدتر است  
 خویشتن بی گوش و بی بینی کند  
 و ز حسد خود را با لا میفرست  
 ای بسا ابل از حسد نا اهل شد  
 خویش را افکند در صدای  
 خود چه بالا بلکه خون پا لا بود  
 ایک زمان از رهنری خالی نیند  
 که حسد یوسف بکرگان میدهند  
 این حسد اندر کین گرگیت رفت  
 داشت بر یوسف همیشه خوف و بیم  
 این حسد در فعل از کرگان گشت

این قصه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان

خود را در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان

و از آنکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان

کارت این بودست از وقت ولاد  
 زان شکار و انبیتی باد و بود  
 چون شکار خوک آمد صید عام  
 پس فرشته وارگشته عرضه دار  
 و آن فرشته خیر بار بر غم دیو  
 میشود ز الیها ما و وسوسه  
 وقت تهلل و نماز ای بانگ  
 که ز الیها ما و دعا خوبان  
 باز از بعد گنه لغت کنی  
 این دو صد عرضه کننده در شمار  
 چونکه پرده غیب برخیزد ز پیش  
 در سخن شان و شناسی بی گزند  
 دیو گوید ای اسیر طبع تن  
 و آن فرشته گوید گشت گشت  
 آن فلان روزت نگفتم من چنان  
 ما محبت جان روح افزای تو  
 این زمانم ختمست قومی گنم

صید مردم کردن از دام و داد  
 دست در کن هیچ بابی تار بود  
 رنج بیدار زو خوردن جرم  
 بحر تحریک عروق خستیار  
 عرضه دار میسند در دل غلو  
 اختیار خیر و شرت ده گشت  
 زان سلام آورده باید بر ملک  
 اختیار این نماز شد روان  
 بر لبیس آنرا که زوی مجتنی  
 در حجاب غیب آمد عرضه دار  
 توبه بینی روی دلان خوش  
 کان سخن گویان نهان اینها بید  
 عرضه میگردم نکر و مژ و رمن  
 که ازین شادی فزون گزود  
 که از ان سوی است ره سوی جنان  
 ساجدان مخلص بابا بے تو  
 سوی مخدومی صلاست منم کم  
 آواز مظلوم دادن

اینکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان

و از آنکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان

و از آنکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان

و از آنکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان

و از آنکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان

در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان  
 و از آنکه در میان شیعیان و سنیان

که بر فضل شیر خوار بزرگوار نمی دانند  
صلوات آن زن در روزی که کند  
می نماید که خوار از بزرگی شیطان  
جدا گردد و فضل فرشتگان حاصل  
گردد <sup>۱۲</sup> **صلوة**

آمد است که مال را در حدیث  
یعنی مال از دایمی از اهل بیت  
الانقرست به عین اطاعت و خوشنود  
در حق انسان زیادت <sup>۱۲</sup>

**صلوة** که با اشاره بمضمون  
در حدیث <sup>۱۵</sup> **صلوة**  
در حدیث <sup>۱۵</sup> **صلوة**  
در حدیث <sup>۱۵</sup> **صلوة**

در حدیث <sup>۱۳</sup> **صلوة**  
در حدیث <sup>۱۳</sup> **صلوة**  
در حدیث <sup>۱۳</sup> **صلوة**

در حدیث <sup>۱۳</sup> **صلوة**  
در حدیث <sup>۱۳</sup> **صلوة**  
در حدیث <sup>۱۳</sup> **صلوة**

در حدیث <sup>۱۳</sup> **صلوة**  
در حدیث <sup>۱۳</sup> **صلوة**  
در حدیث <sup>۱۳</sup> **صلوة**

در حدیث <sup>۱۳</sup> **صلوة**  
در حدیث <sup>۱۳</sup> **صلوة**  
در حدیث <sup>۱۳</sup> **صلوة**

کمترین خوشان بشتی آن حسد	آن حسد که گردن ابلیس زد
زان سگان آموخته صید و حسد	که سخا و خلق را ملک ابد
وان بنی آدم که عصفیان گشته اند	وز خود می نیز شیطان گشته اند

**باب پنجاه و هشتم در عداوت شیطان**

طفل جان از شیر شیطان باز کن	بعد از انش با ملک انبیا زن
تا تو تا یک دلول و تیره	وان که با دیو عین همشیره
جان بابا گویدت ابلیس مین	تا به هم فرسیدت دیو عین
همچنین تلبیس بابا بات کرد	آومی را این سینه مات کرد
در گلو ماند خس او سالها	چیسیت آن خس زهر جابه و مالها
مال مار آمد که در وی زهر باست	وان قبول و سجده خلق از او باست
مال خرنی شاه چو هست ای بی ثبات	در گلویت مانع آب حیات
گر بر دالت عدو پر فتنه	رهنری را برده باشد رهنری
هر که دید آن مانع ایش سجده کرد	سجده افسوسیان را او بخورد
چونکه برگردد از او آن ساجدش	داند او کان زهر بخورد و موبدش
جان فدا گردن برای صید غیر	کفر مطلق دان و نومیدی ز غیر
چند هنگامه نهی بر راه عام	کام جستی بر نیاید هیچ کام
بیشتر فتنست و میگاست	تو سجده در صید خلقانی هنوز

بخورد

چند

لے ۱۳

لے ۱۳



فعل و قول اظهار است ضمیر  
 بر صلی مسجداً مدهم گواه  
 این گواهی چیست اظهار زبان  
 فعل قول آمد گواهان ضمیر  
 تزکیه باید گواهان را بدان  
 بهر این آورد مایزدان برون  
 چون تومی بینی که نیکی می کنی  
 چونکه تقصیر و فساد می میرد  
 دست کوران به جبل الله بزن  
 چیست جبل الله را که درن هوا  
 خلق در زندان نشسته است  
 خشم شعله نار از هوست  
 لا تطعن فی هوا کسبیل  
 لا یکن طوع الهوی مثل الخیش  
 گوش سر بر بند از هزل و دروغ  
 هیچ و از روز غیر بر نداشت  
 سال بیک گشت و وقت گشت

هر دو پیدا می کند در سر شمشیر  
 کو همی آمد بن از و ر راه  
 خواه قول و خواه فعل و غیر آن  
 زین دو بر باطن تو استدلال گیر  
 تزکیه اش صدق که موقوفی بدان  
 ما خلقت الانس الا ليعبدون  
 بر حیات و راحت بر می زنی  
 آن حیات و ذوق پنهان می شود  
 جز با مرونی یزدانی متن  
 کین هوشد صرصری مرعاد را  
 مرغ را بر پایه بسته از هوست  
 رفته از مستوربان عار از هوست  
 من جناب الله نحو کسبیل  
 ان ظل العرش اولى من عرش  
 تا به بینی شخص جان با فروغ  
 می چکس ندر و تا چیزی نکات  
 جز به روی و فعل نشسته

له تو صفت مراد از  
 بیان در اول استقیم و آن  
 چیست ترک کردن خواش  
 نفسانی زیرا که تو عار ب  
 چنین آن گرفتار عوفان  
 چه گر دیده فانی شدند  
 قوله لا تطعن یعنی گریه  
 مشور خواش نفس مطهر  
 چه برسان از جنبه بی خیال  
 کسبیل  
 ۱۵  
 چه آگاهانند که که تحقیق  
 عوش بهتر است از جوش ووش  
 خانه باشد که از برگ درختان  
 گیاه ساخته باشند  
 ۱۲  
 کسبیل  
 کینه و دانه و زهره و زهره  
 یعنی بر بند از هزل و دروغ  
 کننده با گیاه نفس دیگر  
 ۱۲

یعنی پاک گردانیدن

مراد از تزکیه

شیطان عمل کردی و فرموده ما را بکشد  
 آن قدر آن گزینی بود و در راه  
 قورین عدد و نهان را  
 بگوید آن را بگوید  
 باشد که که در راه  
 چنان که که در راه  
 کرده باشد که در راه  
 قورین عدد و نهان را  
 بگوید آن را بگوید  
 باشد که که در راه

شیطان عمل کردی و فرموده ما را بکشد  
 آن قدر آن گزینی بود و در راه  
 قورین عدد و نهان را  
 بگوید آن را بگوید  
 باشد که که در راه  
 چنان که که در راه  
 کرده باشد که در راه  
 قورین عدد و نهان را  
 بگوید آن را بگوید  
 باشد که که در راه

شیطان عمل کردی و فرموده ما را بکشد  
 آن قدر آن گزینی بود و در راه  
 قورین عدد و نهان را  
 بگوید آن را بگوید  
 باشد که که در راه  
 چنان که که در راه  
 کرده باشد که در راه  
 قورین عدد و نهان را  
 بگوید آن را بگوید  
 باشد که که در راه

<p>آن گزیده با بابت را بوده عدا          آن گزینی و آن ما انداحتی          این زمان ما را و ایشان را عیان          پس عداوتها که آن یاری بود          هر که در دنیا خور و تکمیس دیو          چونکه ویران کرد چندین عالم او          هر که جست از دام شیطان و نماز          از آنکه این شیطان عدا و جان بست          بانگ شیطان گله بان شقیاست</p>	<p>در خطاب اسجد و اگر و ه ابا          حق خدمت های ما شناختی          در نگار شناس از محزونیان          پس خرابها که عیاری بود          و ز عداوی دوست و تعظیم دیو          پس گفت ای برتی من شکم          بست از قید و عالم وقت راز          و اما در شکرت ایسان تست          بانگ سلطان پاسبان او یار</p>
---	---

باب پنجاه و نهم در طاعت	
<p>آدمی را هست در هر کار رست          ما خلقت الجن و الا انس بخوان          ذوق دار در هر کس و طاعتی          مادرین و بلیز قاضی قضا          که بلی گفت سیم آن را از امتحان          این نماز و روزه و حج و جهاد          این زکوة مال و ترک این حسد</p>	<p>لیک از مقصود این خدمت          جز عبادت نیست مقصود از جهاد          تا جرم شکمباز و ساعی          بهر دعوی استیم و بلای          فعل و قول ما شهوت و عیان          هم گواهی و دوست از اعتقاد          هم گواهی داد نست از سر خود</p>

عاشقانت در پیش پرده کرم  
عاشق آن عاشقان غیب باش  
که بخور دندت بخت بدد <sup>ایران</sup> جذبه  
وقت صحت با تو یارند و حریف  
وقت در چشم و دندان بیکس  
پس همان درد و مرض ریاد دوا  
در تمام کار با چندین مکوش  
عاقبت تو رفت خواهی ناتمام  
وان عمارت کردن گور و لحد  
بلکه خود را در صف کوری کنی <sup>دفع</sup>  
خاک او گردی و مدفون غمش  
گور خانه قبا و کنگره  
از برون بر ظاهرش نقش و نگار  
همچو گور کافران بیرون حلال  
حق نمی گوید چه آوردی مرا  
عمر خود را در چه پایان برده  
گوهر دیده کجا فرسوده

نایب

بهر تو نعره زنان مین و مبدم  
عاشقان پیچ و زده کم تراش  
سالها زیشان ندیدی جبهه  
وقت درد و غم بجز حق گواهی  
دست تو گیر در بجز ف ریادر  
چون ایاز آن پوستین کن عتبا  
جز بکاری که بود در دین مکوش  
کار هایت ابرو نان تو خام  
فی بسنگست و بچوب و فی لبد  
در منی او کنه دفن من  
تا دست یابد مد و هاز دمش  
نیوز از اصحاب معنی آن بهر  
وز درون اندیشه های زار زار  
اندر و ن قهر خدا عز و جل  
اندرین مهلت که من دادم ترا  
قوت و قوت در چه فانی کرده  
پیچ حس را در کجا پالوده

ایز شهرت که ایاز بویست  
گناه گاه آفریده اند که جان  
اسلی خود را فراموش نماند



ای زده بر بخودان تو ذوالفقار  
 هر که او بنهاد ناخوش شستی  
 نیکو ان رفتند و ستمها ماند  
 تا قیامت هر کس آن بد آن  
 بر کنار بامی امی است مدام  
 هر زمانی که شدی تو کامران  
 سیرتی کان در وجودت غایت  
 روز محشر بر نهان پیدا شود  
 دست و پا بد هر گواهی بابیان  
 دست گوید من چنین در دیده ام  
 پامی گوید من شد ستم تا منی  
 چشم گوید کرده ام غمزه ام  
 گر همی خواهی سلامت از ضرر  
 این چنین مشکین که زلف یار است  
 علم حق که چه مویا سا کند  
 این چنین نخل که لطف یار است  
 این چنین لطفه چو نیل میرو

باز بامی تو ای ستم

بر تن خود میسزنی تو بهوشدا  
 سومی او نفرین رو در ساعتی  
 و از لیلمان ظلم و لعنتها ماند  
 در وجود آید بود رویش بدن  
 پست نشین یا فردا و اسلام  
 آن دم خوش را کنار بام دان  
 هم بدن تصویر حشرت چیست  
 هم ز خود هر مجرمی رسوا شود  
 بر فساد او پیش مستعان  
 لب گوید من چنین بوسیده ام  
 فرج گوید من کبر دستم زنی  
 چشم ز اول بند و پاییان را نگر  
 چونکه بی عظیم این زنجیر پاست  
 لیک چون از حد بشد رسوا کند  
 چونکه ما زدیم نخلش دار است  
 چونکه سر عویم جوی خون شود

بچه اشانه بکار

ز چون خون می شود

مال معبوث خوار شد که در دنیا  
 بدان شتولی داشت چنانکه در  
 حدت شریف و اعیان  
 ۱۵۹  
 ذائب پاک جناب بار خدای غفور  
 رحیم است لکن چون انسان در  
 ارتکاب معصیت از حد گذشت  
 نرسد اولاد هم افتاد ۱۲

۱۱  
 عبارت معبود حقیقی را که در توبه  
 گناهان توبه نمی کنند آن می باشد  
 در دل آنها چنان لایق بوده  
 اند که ترک آنها برایشان غیله  
 و شوری نماید در دوزخ و در  
 تیرگی دل می افزاید ۱۲  
 ۱۳  
 و افعال انسان بر او حشر  
 پیش او خواهد آمد ۱۴  
 ۱۵  
 چنانکه او را از انسان از خود  
 بسوی انسان بازگرداند  
 همچنین حال اعمال انسان است  
 بر ذرات بسوی او  
 ظاهر است ۱۶

چشم گوش و هوش و گوهرهای عرش دست و پا و ادیم چون بیل و کلند آن کین که هست تخت سار نبی	خرج کردی چه خریدی تو ز فرش من بختشیدم ز خود آن کی شد وان مکن که کرد مجنون و صبی
--	---

باب شصتم در مذمت معصیت

هر روش هر ره که آن محمود نیست بس کسان کایشان ز طاعت گم توبه ننند و گرسیرن شود آن پشیمانی و یارب رفت ازو آهش راز زنگها خوردن گرفت خود حقیقت معصیت باشد خفی چون ز دست زخم بر مظلوم رفت چون ز خشم آتش تو در دله بازو آن سخنها که چو مار و کژدمت پیشها و خلقها همچون جهنم گر چه دیوار فلک سایه دراز این جهان کوهست و فعل مانند حمله بر خودی کنی ای ساده مرد	عقیده و مانت و هر هنر نیست دل برضوان و ثواب آن نهند بردش آن جرم تاب دین شود شست بر آینه زنگ پنج تو گوهرش از رنگ کم کردن گرفت بس که رکان را تو پندار می شفی آن دختی شست از وز قوم ست مایه نار جهنم آمد مار و کژدم گشت می گیر دست سوی خشم آیند روز سنجین باز گردد سوی او آن سایه باز سوی ما آیند امارا صدا همچو آن شیر می که بر خود حمله کرد
---	--

مکرر از دستگیری در یاد دانی ۱۲

ای دیدہ پوستین بوسفتا  
ای کہ تواز جاہ ظلمی میسکنے  
این ندائی کن پئے چه چه کنی  
گر و خود چون کرم پیلہ بر تن  
چاہ مظالم گشت ظلم ظالمان  
ہر کہ ظالم تر چہش باہول تر  
ای زنند دے گناہان راقفا  
مر ضعیفان را تو بے خصمی ندا  
گر تو سپے خصم تواز تور مید  
آنکہ از پنجہ بسے سرا بکوفت  
ہست دنیا قہر خانہ کردگار  
تو مرا چون برہ دیدی بی شبان  
کی کم از برہ کم از بزغالہ ام  
حارشی دارم کہ ملکش می سزد  
سر بود آن بادیا گرم آن حکیم  
گر ضعیفی در زمین خواہد امان  
گر بنالد آسمان گریان شود

گر بدتر و گرگ آن از خویش دان  
از بر ای خویش چاه می نمی کنی  
همدران چه عاقبت خود را فکری  
بهر خود چه میسکند انداز کن  
ای چنین گفتند جمله عالمان  
عدل فرمود دست بدتر را برتر  
در تقای خود دمی بی چسب  
از نبی از جابر نصر الله بخوان  
در زبان فارسی طایفه را گویند  
یک جزو اطرار آبا بایست رسید  
تا پنجو خمس جارب و گرش پاک رفت  
قبر بن چون قهر کردی اختیار  
تو گمان بردی ندارم پاسبان  
که نباشد حاس از نبال ام  
داند او بادی که بر من می وزد  
نیست غافل نیست غائب ای سقیم  
غلغل افتد در سپاه آسمان  
ورگ برید چرخ یار سب خوان شود

این تو هست دنیا یعنی  
 دنیا یعنی آنست که اینچنان  
 خورشید از وجود آن  
 رانی شود پادشاه  
 پادشاه ۱۲

له فو قواب در ده یعنی ادب غفلت  
 از طاعت کردی چون لغو کردی غفلت  
 غفلت بخت از دور و شیطان را دور  
 مسدود کرد و غفلت را باز کرد  
 ۱۶۰ یعنی غفلت  
 در روز ازل از علم و عدل آنچه  
 بر حسب حال ثابت شد است  
 و بجهت خود آمد در دین امر و مجرب  
 هستی گشت با سبب ظاهر اختیار  
 عدل و اجتناب از ظلم و ستم  
 چنانچه در حدیث شریف آمده است  
 جَفَّ الْقَلَمُ بِمَنْ جَافَتْهُ الْغُلَمُ

<p>             که نگهدارند تن را از فساد              که حوسود دولت نیکان شود              سوی تو ناید که از دیوی بگریزد              مید وید و می چشاند و میت              میگریزد از تو دیو نابکار              با چنین صدمه غفلت کاشتن              خواب چه خفت و در شب در کار              بان نهان او را بخود گلستان              و رسوای رسو داری شود              بر خلاف کیما یے متقی         </p>	<p>             که نگهدارند تن را از فساد              که حوسود دولت نیکان شود              سوی تو ناید که از دیوی بگریزد              مید وید و می چشاند و میت              میگریزد از تو دیو نابکار              با چنین صدمه غفلت کاشتن              خواب چه خفت و در شب در کار              بان نهان او را بخود گلستان              و رسوای رسو داری شود              بر خلاف کیما یے متقی         </p>	<p>             بچند او چشم پایان بیند              هر که او عصیان کند شیطان شود              دیو سوی آدمی شد بهر شهر              تا تو بودی آدمی دیو از پست              چون شدی در خوی دیوی استوار              سز خفتن کی توان برداشتن              خواب مرده بقمه مرده یار شد              آنکه تخم خار کار در جهان              اگر گلی گیسو بکف خاری شود              کیمای زمره راست آن شقی         </p>
---	---	--

باب شصت و یکم در عدل و ظلم

<p>             ظلم چه بود آب وادن خارا              نی بهر سنجی که باشد آب کش              که نباشد جز بهار انبغی              عدل آری بر خوری جَفَّ الْقَلَمُ              وان و فاراهم و فاجَفَّ الْقَلَمُ              این بود سنی قد جَفَّ الْقَلَمُ         </p>	<p>             عدل چه بود آب ده اشجار را              وضع نعمتی بر موضعش              ظلم چه بود وضع در ناموضع              ظلم آری مدبری جَفَّ الْقَلَمُ              این چهارهم جَفَّ الْقَلَمُ              فعل تست این غصه های دهم         </p>
--	--

۱۲  
 چنانچه در حدیث شریف آمده است  
 جَفَّ الْقَلَمُ بِمَنْ جَافَتْهُ الْغُلَمُ



نہ تائن نابہر تو نوزگرد

فورا

26

لب به بند و کف پراز زر بر کنش

[illegible]

منقطع شدند از آسمان  
زان گداریان نا دیده ز آذر  
بر چه آید بر تو از ظلمات و غم  
این همه غمها که اندر سینهاست  
بزرگست ساختن کسوف آفتاب  
هر که میبایکند در را و دوست  
مهرش را بگوشتاخ در دشت بلا  
آن گروه که از ادب بگریختند  
ای تو اضع بر ده پیش از بلبلان  
گر چه شش با تو نشیند بر زمین  
آن تکبر بر خسان خوبست چو  
ما کیم اندر جهان هیچ هیچ  
هیچ و دیگر بر چن بین هیچی منه  
بشنو این پند از حکیم غزنوی  
نازار روی نباید همچو <sup>چرخ</sup> ورد  
زشت باشد روی نازبا دناز  
پیش یوسف نازش خوبی مکن

ماند بجز نزع و بیل و داس مان  
آن در رحمت برایشان شد فرا  
آن ز بنی بانی گستاخست  
از بخار و گرد و باد و بوماست  
شد عزا ز بی زجرات <sup>و محروم</sup> ز باب  
رهزن مردان شد و نامرداوست  
هین مرو کوران اندر کر بلا  
آب مردی داب مردان یختند  
ای تکبر کرده تو پیش شهان  
خویش را بشناس و نیکو تر نشین  
هین مرو معکوس عکسش بست  
چون الف او خود ندارد هیچ  
نام دولت جز پسین هیچی نه  
تابیابی در تن کهنه نوی  
چون نداری گرد بد خونی بگرد  
سخت باشد چشم نابینا و با  
جز نیاز و آو <sup>و شمار</sup> یعقوب بسکن

۱۴۰۰ قمری ۱۲۸۰ شمسی

میرزا علی قزوینی فرزند ذوق و ذوق

سید ذنب کو  
میں نے اور اس کو مارا  
میں نے اور اس کو مارا

۴۴

باجن انصاف ہستم مشہور  
مرد در کمال تانیفتی چون حسین  
نقد این شخصیت این

۱۶۵  
انذوکرانکده  
قزاقان

شعر و غزل می‌دهند و چون یک بیت  
خود نمی‌رسد ۱۲

له قوتی که کار در پیش است  
 بحال من کند مال در راه خوار  
 زلفه خود را در زمین می اندازد  
 ندانم ای یگر در دگر گاه  
 چهارم آن وقت صد حصه از  
 اصل غله را داد حاصل می شود  
 و کسی که بخون کی در بابل  
 بخت کرد و در میان قوم  
 نصیب نام دارد

از نامه است انصاف تو دوستی  
 علی السلام که بر دعا آسمانی  
 قناعت نکرد و در خواست  
 بیرون عدس و غیره کتب خواند

ترک شهوتها و لذتها سخاست این سخا نیست از سیر بهشت می برد شاخ سخا می خوب کیش آن فوت بخشش بی علت است گفت پیغمبر که دادم بهر بنی گاهی خدا یا منتقان را سیر دار یک گاهی خدا یا مسکن را در جهان اگر نماند از جوهر و دست تو مال هر که کار کرد و انباشت شس تبی و آنکه در انبار ماند و هر نه کرد غل نخل از دست و گردن و گرن	هر که در شهوت فروشد برنجاست و امی او گرفت چنین شامی بهشت مرزا بالا کشان تا اصل خویش پاکبازی خاچ هر ملت است و در شسته خوش منادی میکنند هر درم شان را عوض ده صد هزار توده آلا زیان اندر زیان کی کند فضل آفت پائمال لیکش اندر مرزعه باشد بهی مشته و موشی حوادث پاک خورد بخت نودریاب از چرخ کهن
---	---

باب شصت و چهارم در ادب

از ادب پر نور گشتت این فلک از خدا جویم تو فسیق ادب بی ادب تمخانه خود را داشت مانده از آسمان در میرسد در میان قوم موسسه چندس	از ادب معصوم و پاک آمد ملک بی ادب محروم گشت از لطیف بلکه آتش در بهر آفاق زد بے شری و بیج و بی گفت و شنید بی ادب گفتند کوسیر و عدس
---	---

## باب شصت و پنجم در کبر عجب

چند حرف طمطراق و کار و با  
 کبر زشت و از کدایان زشت  
 چند دعوی و دم باد بروت  
 خلق را طاق و طرم عارست  
 از پی طاق و طرم خواری کنند  
 بر امید غروره روز خدوک  
 ابتدائی کبر و کین از شهوتست  
 چون ز عادت زشت محکم خوی بد  
 بت پرستان چونکه خوابت کنند  
 چون خلاف خوی تو گوید کسی  
 که مرا از خوی من بر می کنند  
 تو بدان فخر آوری کز ترس می بند  
 هر که را مردم سجود می کنند  
 آن تکبر ز هر قاتل دان که هست  
 چون می پرز هر نوشد مدبر نمی  
 بعد یکدم ز هر بر جاننش فقد

کار و بار خود بین و شرم دار  
 روز سرد و برف انگه جامه تر  
 ای ترا خانه چوبیت العنکبوت  
 امر را طاق و طرم مایهست  
 بر امید عز و در خواری خوشند  
 گردن خود کرده انداز غم چودک  
 راسخی شهوت از عادتست  
 خشمش آید بر کسی که دشمن  
 مانغان راه بت را دشمنند  
 کینهها خیزد ترا با او بے  
 خویش بر من میرو و می کنند  
 چالپوست کرد مردم روز چند  
 ز هر اندر جان آدمی آگندند  
 از می پرز هر شد آن گنج مست  
 از طرب یکدم مجنب باند سری  
 ز هر در جاننش کند داد و ستد

تو نه عفت را بخی  
 سر ز سر مردم در عالم  
 استیلاست در عالم  
 ۱۹۶۶  
 حقیقتی از دنیا بیا  
 باشد ۱۲

در این عالم غفلت بجاور میانه را در  
 عالم کمال اندوختن شد که چرا  
 پیغام اجل باین طوطی رسانیدم  
 در گاه بطن خود ملاحظت نمود  
 این حالت را با طوطی خود بگفت  
 طوطی تاجرم بنشین این کیفیت  
 بر خود از زبان شده در نفس قادر  
 و شکل مرده گردید تا جبر چون  
 طوطی را مرده دید تا سنی خود را و  
 از نفس بیرون انداخت طوطی  
 فریاد کرد و از آمد دیوار خود  
 ۱۶۴  
 گرفت تا جبر را بعد از تمام  
 دیانت شد که آن طوطی صورتی  
 گوید باین طوطی بابت که در  
 که تار را یک خداوند غنائی  
 از پنجات نیای چنبد انسان  
 تا خداوند فقر و نیاز غائی  
 بقصود رسد ۱۲  
 توبه بخوان را در این  
 شکیل استیا سکوت و خاموشی  
 بیخه بر گاه مرغ خوش صورت  
 سب اتفاق بسوی کشید

<p>                         در نیا زو فقر خود را مرده ساز                          همچو خویشت خوب و فخر کنده                          خاک شوتا گل بر وید رنگ ننگ                          از من ریاک زمانی خاک باش                          در حضور حضرت صاحب دلا                          زانکه دل شان بر سر ارفاق است                          چون نبی برخواندی بر این فصول                          خراستی از محضور و صدوقا                          کز فرقتش جان تو لزان شود                          تا نگردد مرغ خوب تو هوا                          تا نیاید که بپر د آن سما                          بر لب انگشتی نهی یعنی خمش                          بر همد سر دیک و جوش کند                          اندر آنحضرت ندارد اعتبار                          ناز و دوزخ را از ان گشتی                          چشم عارف سوی پیا مانده است                          که بود غماز باران سبز نرا                     </p>	<p>                         معنی مردن ز طوطی بدنیاز                          تا دم عیسی ترا زنده کند                          از بهاران کی شود سر سبز ننگ                          سالها تو ننگ بودی و خراش                          دل نگه دارید امی بیجا صلمان                          پیش اهل دل ادب بر طلبست                          همچنان که گفت آن یار رسول                          آن رسول محتسبی وقت نثار                          آنچنان که بر سمت غری بود                          تو نیار می سیج چنبیدن زجا                          دم نیار می زو به بندی سقر                          در کست شیرین بگوید یا ترش                          حیرت آن مرغ خاموش کند                          جز خضوع و بندگی و اضطار                          پیش بنیایان کنی ترک ادب                          حق چو سیار امعن خوانده است                          گفت ینما هم و جو هم کرد گا                     </p>
---	--

در این عالم غفلت بجاور میانه را در  
 عالم کمال اندوختن شد که چرا  
 پیغام اجل باین طوطی رسانیدم  
 در گاه بطن خود ملاحظت نمود  
 این حالت را با طوطی خود بگفت  
 طوطی تاجرم بنشین این کیفیت  
 بر خود از زبان شده در نفس قادر  
 و شکل مرده گردید تا جبر چون  
 طوطی را مرده دید تا سنی خود را و  
 از نفس بیرون انداخت طوطی  
 فریاد کرد و از آمد دیوار خود  
 ۱۶۴  
 گرفت تا جبر را بعد از تمام  
 دیانت شد که آن طوطی صورتی  
 گوید باین طوطی بابت که در  
 که تار را یک خداوند غنائی  
 از پنجات نیای چنبد انسان  
 تا خداوند فقر و نیاز غائی  
 بقصود رسد ۱۲  
 توبه بخوان را در این  
 شکیل استیا سکوت و خاموشی  
 بیخه بر گاه مرغ خوش صورت  
 سب اتفاق بسوی کشید

له قوله من نصب

یعنی آنچه نصب جا به نصب

ترقی دولت چیست و نوی

انسان را شرف رساند و غیره

درست آنچنان که نویسی موز

یابند

له قوله حرص بدین

منشا حرص بدین است

لطیفه و شہوت نفس آراء است

که موجب ضرر و زیان است و حکمت

می شود که در ریاست

صد چند هم از منصب آن

له قوله احمقان

کسانیکه مدین دارن یا مدار

سروری و حکومت حاصل کردند

در حقیقت احمق اند که از مد

حسابه بچون نشند و کسانیکه

ترک هوا و بوس دنیوی نموده

خاموش و گوشه نشین گردیدند

عاقبت اندک از محاسبه روز

چرا نجات یافتند

کرکئی و از قدر آگنده با در بشکن که بس فتنه ست عادر آن با در استکبار بود کبرزان جوید همیشه جاه و مال مال چون مارست آن جاها نژاد زان زمره مار را دیده جلد خواجه باز از منی و از سر	طمطراقی در جهان افکنده پیش از آن کت بشکنند و همچو عا یار خود پنداشتند اغیار بود که ز گریست گلخن را کمال سایه مردان زمره داین دورا کور گرد و مار و رور و وارهد سروری جو کم طلب کن سرور
--	---

### باب شخصت و شرم در آفت یاست

آنچه منصب میکند با جاهلان حرص بدین است این بجاه تا حرص بد از شہوت حلقست حرص خلق و فوج هم از بد گیت بسیخ و شاخ این ریاست اگر مال منصب تا کسی آرد بدست یا کند بسمل و عطا ها کم دهد حکم چون در دست گمراهی فتا احمقان سرور شدستند و بچیم	از مضیعت کی کند صدر اسلام حرص و شہوت مار منصب و با در ریاست بیت چند انیش درج لیک منصب نیست آن شکستگیست باز گویم دقت باید دگر طالب رسوائی خویش او شفت پاسخا آرد بسا موضع نهد جاه پند آرد و در چاه او فدا عاقلان سر با کشیده و در کلیم
--	--





چونکه گشتی هیچ ازندان مری  
 هست الوهیت ردای و کمال  
 منصبه کانم ز رویت محبت  
 تاج ازان اوست و زان ماکر  
 فتنه تست این پرطاووسیت  
 خویش را رعایان کن از فضل و فضول  
 زیر کی ضد شکستست و نیاز  
 بیشتر از صاحب جنت ابلهاند  
 بار خود بر کس منه بر خویش نه  
 چونکه کرد ابلیس خوا با سرور  
 سرور به چون شده ماغت ایم  
 شاه را باید که باشد خوی رب

هر صبح از فقر مطلق گیر درس  
 هر که در پوشد بر و گرد و بال  
 عین معزولیت نامش منصبست  
 وای او که ز حد خود دار و گذر  
 کاشتر اکت باید و قد و سیت  
 تا کند هر دم ترا رحمت نزول  
 زیر کی بگذارد و با گولی بساز  
 تا ز شتر فیلسوفی وارثند  
 سروری را کم طلب درویش به  
 دید آدم را بمقتضی سراز خرمی  
 هر که شکست شود خصم قدیم  
 رحمت او سبق دارد بر غضب

باب شصت و نهم در رحم و شفقت

سبق رحمت بر غضب است فدا  
 بندگان دارند لابد خوی او  
 آن رسول حق تبار و ز سلوک  
 فی غضب غالب بود و مانده بود

لطف غالب بود در وصف خدا  
 مشکهاشان چو ز آب جوی او  
 گفت الناس علی دین الملوک  
 بی ضرورت چون کند از بهر ریو

۱۰۰ توبه نصیبی است  
 بر او که انسان را از اشتباه و لغو  
 آنجا در حجاب اندازد از آن غیب  
 بگذرد و غایبی است ۱۲  
 توبه خوش را بهین از بار  
 فضل و مفضل گوئی خود را  
 فضل و رحمت حق شوی ۱۱  
 بیکان نه در رحمت حق شوی ۱۱  
 توبه ز سبکی در حجاب  
 ز سبکی خستائی و کسبت و  
 بی است که کار انسان خدا  
 بی نیست از راه مستقیم  
 آئی خود را بچشم  
 ایس علی الحسن مصدق است  
 فیض حال حکمای غاسق ۱۲  
 توبه شاه را باید که مراد  
 از خوی رسالت و ملک و باطن  
 انداست علی العموم پادشاهان  
 را تخصیص بی باید که فعل الهی  
 گفته می شوند ۱۲



چونکه خود  
نمی داند که می باشد  
سبب آنکه وقت جلالت  
که عبادت از شهوت و  
غضب است و زلات  
از غالب باشد  
چونکه خود  
نمی داند که می باشد  
سبب آنکه وقت جلالت  
که عبادت از شهوت و  
غضب است و زلات  
از غالب باشد

هم از رنج و شقت بهیمن  
رواد ۱۲  
چونکه خود را که جلالت  
یک شخص نباید که متذکر  
منی تواند بود و درین حالت  
که یک پیشه و مدین و مدنگار  
پیش در یکدیگر می باشد چنانکه  
ظاهر است و ماکام با هم  
باز را گویند ۱۲

چونکه در تنوع  
نی افتد اگر احوال از دل  
نود نصیحت و منع کنی خیال  
او زیاده نمی گوید پس  
درین صورت سکوت بهتر  
و مثل آنکه همین تنه در دست  
غازی کفایت را قتل سازد  
و همین تنه در دست ریزان  
باعث آزار مردم شود پس  
تنه مجاهدان باعث خواب  
و تنه ریزان موجب مذاب  
باشند همچنین از مردم متوهم  
الوان بحث کم باید کرد و متوهم

ز آنکه ایشان تند و بس خیره شوند	باز بر زن جا بلان چیره شوند
ز آنکه حیوانیست غالب بر نهاد	کم شود نشان رقت و لطف و در
خشم و شهوت و صف حیوانی بود	مهر و رقت و صف انسانی بود
تا به بینی بینی بر سر میخند	ستر کن تا بر تو ستار می کنند
بر در گرس آن کن از رنج و گزند	انچه بر تو خواه آن باشد پسند
با گیاه ترومی احسان میکند	گر چه صرصر بس درختان میکند
میخسب کن یار می یار می بکن	دست و دست خدا کار می بکن
هم در و گر هم سقا هم حاکی	ز آنکه جمله کسب ناید از یک
هر کسی کاری گزیند ز افتقار	هین با نواز نیست عالم بر قوا
یار می یار آن و یگر می دهد	هر کس در میخسب پائے نهد
چون دلیل آرمی خیالش میشد	هر درونی که خیال اندیش شد
تیغ غازی و ز در آلت شود	چون سخن در و رے رو عشت
هست با ابله سخن گفتن جنون	پس جواب او سکوت و سکون
صد هزاران یار را از هم برید	آن خیال و وهم بد چون شد پید
هست رهرو را یکی بند عظیم	عالم و هم و خیال و طبع و هم
گر چه آید ظاهرا از ایشان جفا	ظن نیکو بر بر اخوان صفا
اگرش بر سر ارشان باید گما	هین ز بد نامان نباید ننگ

خاکساران جهان باشند که بظاهر بخار و دین  
چونکه خود را که جلالت  
سبب آنکه وقت جلالت  
که عبادت از شهوت و  
غضب است و زلات  
از غالب باشد  
چونکه خود را که جلالت  
سبب آنکه وقت جلالت  
که عبادت از شهوت و  
غضب است و زلات  
از غالب باشد



ذاتش دل و آب دیده نقل ساز  
 توجه دانی ذوق آب دیدگان  
 اگر تو این انبان زنان خالی کنی <sup>هائیک</sup>  
 اشک کان از بهر او بارند خلق  
 نالم آنرا ناها خوش آیدش  
 هر که باشد شاه در دش را دوا  
 چون <sup>ه</sup>تضییع را بر حق قدرهاست  
 هن امید اکنون میان راجست بند  
 که <sup>ه</sup>بر بر می کند شاه مجید  
 اشک می بار دهمی سوز از طلب  
 تا نگرید کودک حلوا فروش  
 چون بگرید او بسجود رحمت  
 رحمت موقوف آن خوش گریه است  
 ز امر حق و انکوائتیر خوانده  
 گفت فلینکوائتیر اگر گوش دار  
 ذوق خنده دیده امی خیر خند  
 روشنی خانه باشی همچو شمع

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب

نہند

بوستان از ابرو خورشید است تاز  
عاشق نانی تو چون نازیدگان  
پرزگوهر هائے اجلای کنی  
گوهر است و اشک پند از نطق  
از دو عالم ناله و غم بایدش  
گر چو سنے ناله نباشد بنوا  
وان بهاکا نجاست از می راجح  
خیز ای گرینده و داکم <sup>بخت</sup> <sup>بخت</sup>  
اشک را در وزن با خون شهید  
بهچو شمع سر بریده نیم شب  
بحر بخشایش نمی آید بچش  
آن خروشنده بنوشد نعمت  
چون گرسیت از بحر حمت موج خاست  
چون سر بریان چو خندان ماند  
تا بریزد شیر فضل کردگار  
ذوق گریه بین که هست آن کائن  
گرفروبار می تو همچون شمع مع

اشعار

گواشته‌های علی محمد میرزا  
نوگردوان نیاکان

شوش + امدن از طاعام مدره  
نادر نوذر معرفت مینی + ۱۲  
شان تفریح و تفریح

نادر و نوزد معونت  
 نامور چون تصرفه و دفعه  
 وزارت فرق است تصرف  
 عبارت از حالت انفرادی جزا  
 وزارت تعبیر از غایت حالت انفرادی  
 اینها چنین فرمودند که اگر چه جری  
 تعالی متبیت کرد

حضرت شیخ محمد باقر  
 مد ظله العالی  
 ۱۶۵  
 قلم کبریا بر میگشاید  
 حدیث شریف آمده است که جبر  
 کبریا تشنگ گریه کننده گان را در  
 روز حساب با خون پشمه ان  
 برابر خواهد کرد ازین جا ثابت  
 شد که اجر گریستن با جگر جهاد  
 برابر است

قرآن مجید بخوبی نہ کہ دیکھو کیا  
دیکھو کہ گویا سب کچھ

مجلس شورای اسلامی  
شماره ۱۴۰۰

نور را بگذار و زاری را بگیر

رحم سومی زاری آیدای فقیر

در طلب می باش و هم در طلب او

وزیریت آدمی و ز صلب او

۱۴ توفیق از خدا شایسته  
 سبب نافرمانی است  
 مخلصین را دعوت  
 یعنی پاکیزه خدا را  
 از دست اخلاص تا  
 دیکه است از  
 بیجا خوش زند  
 ۱۵ در نسبت یعنی بنیاد  
 کبریا حکم نامزدی

<p>گفت ادعوا الله فی رزی مهش                  دعوت زاریست روزی پنج بار                  نفره موفون که حی علی الفلاح                  تا نگردد ابر کی حسد و چین                  طفل یکروزه همید اند طریق                  تو نمیدانی که واثق و ایگان                  گریه ابرست و سوز آفتاب                  گرنودی سوز مهر و اشک ابر                  کی مبدی معمور این هر چاه فصل                  آفتاب عقل را در سوز دار                  گریه با صدق بر جانها زند</p>	<p>تا بجوشد شیرهای مهرباش                  بنده را که در نماز آرد و بزار                  وان فلاح این زاریست و اقتراح                  تا نگردد طفل کے جوشد لبین                  که بگرمیم تار سد و اشیه نسیت                  کم دهنی گریه شیر او را ایگان                  آستن دنیا همین دورشته تاب                  کی شدی اجسام بازفت و سطر                  گرنودی این تفت و این گریه                  چشم را چون ابر اشک افروز دار                  تا که چرخ و عرش را گریان کند</p>
---	---

حکایت

<p>زاهدی را گفت یاری در عمل                  گفت زاهد از دو بیرفن نیست                  گریه بنید نور حق خود غم نیست                  در نخواهد دید حق را گو برو                  علم مخور از دیدگان عیسی است</p>	<p>نار و                  کم گرمی تا چشم را ناید خلل                  چشم بنید یا نه بنید آن جمال                  در وصال حق دو دیده کی هست                  اینچنین چشم شقی گو گو رست                  چپ مر و تابخت شد و چشم راست</p>
---	--

فرمود برای همین است که  
 انسان در روز و شب پنج بار  
 ۱۶ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۱۷ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۱۸ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۱۹ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۲۰ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۲۱ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۲۲ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۲۳ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۲۴ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۲۵ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۲۶ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۲۷ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۲۸ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۲۹ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۳۰ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۳۱ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۳۲ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۳۳ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۳۴ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۳۵ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۳۶ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۳۷ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۳۸ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۳۹ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۴۰ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۴۱ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۴۲ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۴۳ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۴۴ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۴۵ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۴۶ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۴۷ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۴۸ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۴۹ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۵۰ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۵۱ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۵۲ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۵۳ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۵۴ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۵۵ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۵۶ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۵۷ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۵۸ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۵۹ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۶۰ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۶۱ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۶۲ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۶۳ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۶۴ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۶۵ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۶۶ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۶۷ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۶۸ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۶۹ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۷۰ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۷۱ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۷۲ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۷۳ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۷۴ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۷۵ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۷۶ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۷۷ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۷۸ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۷۹ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۸۰ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۸۱ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۸۲ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۸۳ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۸۴ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۸۵ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۸۶ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۸۷ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۸۸ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۸۹ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۹۰ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۹۱ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۹۲ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۹۳ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۹۴ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۹۵ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۹۶ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۹۷ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۹۸ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۹۹ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند  
 ۱۰۰ تضرع و زاری بخواند  
 تضرع و زاری بخواند

له چو چمن تهن  
گره و دانه نم بهشت موجب  
ست پس باد چمن از باد بهشت  
خوشتر آید گریه کند گان ۱۲

له زرد تو که یوسف مراد  
از یوسف مشغوفی در اورد  
یعقوب عاشق است معنی زک  
بیان مشغوفی بودن زک  
لبس باید که عاشق باغی  
و مثل عاشقان در گریه  
ناری هر کس ۱۲

۱۶۶  
چنین عشق و سوز را هر کس  
چون معرفت آید است بهل  
سین ماز و بهر گوشت بهشت  
برای ۱۴

چون به چمن گریه آرد یا آن  
خند باد و گر به آید کتنه  
تو که یوسف نیستی یعقوب باش  
اشک خواهی رحم کن بر اشکبار  
پس بدان این اصل اسی اصل  
هر کجا دردی و آ آسجا رود  
هر که او بیدار تر پُر در و تر  
ای در یغا اشک من در یابدی  
ویده بر دیگران نوحه گری  
زابر گریان شخ سبز تر شود  
گر نباشد برق دل ابرو چشم  
کی بروید سبزه ذوق صلا  
کی گلستان راز گوید با چمن  
کی چناری کف کشاید در و عا  
کی شگوفه آستین پرنثار  
کی فروزد لاله را به خیمه خون  
زاری و گریه عجب مرایه است

پس چمن خوشتر آید از جهان  
گنج در ویرانه ها جوایم سلیم  
همچو او در گریه و آشوب باش  
رحم خواهی بر ضعیفان رحم آ  
هر که در دست او بر دست گو  
هر کجا پستیست آب انجار رود  
هر که او آگاه تر رخ زرد تر  
تا نثار لب سبز زیبا مد  
مدتی بنشین و بر خود میگرم  
زانکه شمع از گدیر روشن تر شود  
کی نشیند آتش تهدید خوشم  
کی بجوشد چشمها ز آب زلال  
کی بنفشه عهد بند و با سمن  
کی دختی سر فشاند در هوا  
برفشاند گیر و ایام بهار  
کی گل از کیسه بر آرد زربون  
رحمت کلی قوی تر دایه است

آب صاف در دهن ۱۱



صلح تو کیمیا داری <sup>۱۱</sup>   
 صلح با سلاطین افغانی تو <sup>۱۲</sup>   
 و دردی و دردت که در کتب <sup>۱۳</sup>   
 و درم چایه خور کن <sup>۱۴</sup>   
 در نشان <sup>۱۵</sup>   
 در دست تو نون <sup>۱۶</sup>   
 در سینه پانچون <sup>۱۷</sup>   
 این غنوت میان <sup>۱۸</sup>   
 عاشق و معشوق تو <sup>۱۹</sup>   
 در کتب و کتب <sup>۲۰</sup>   
 در کتب و کتب <sup>۲۱</sup>

کیمیا داری و دومی پوست کن <sup>۱</sup>   
 چون شدی زیبا بدان زیبایی <sup>۲</sup>   
 واسطه مخلوق تے اندر میان <sup>۳</sup>   
 بندگان حق حسیسم و در بار <sup>۴</sup>   
 مهربان بی رشتوان پاری گران <sup>۵</sup>   
 مین سخنان این قوم را می مبتلا <sup>۶</sup>   
 نی همه ملک جهان خون دهند <sup>۷</sup>   
 داد و حق شناس و شش <sup>۸</sup>   
 اگر بود و او خسان افزون زر گیک <sup>۹</sup>   
 عکس آخر چینه پاید و نظر <sup>۱۰</sup>   
 حق چو شش کرد و اهل نیاز <sup>۱۱</sup>   
 خود که کوبد این در رحمت نثار <sup>۱۲</sup>   
 ای بسا مخلص که ناله در دعا <sup>۱۳</sup>   
 تار و دالائی این سقف برین <sup>۱۴</sup>   
 بس ملاک با خدا نالند زار <sup>۱۵</sup>   
 بنده مومن تضییع می کند <sup>۱۶</sup>   
 صله با بیگانگان را می دهی <sup>۱۷</sup>

دشمنان را ازین صنعت دوست کن <sup>۱</sup>   
 کور باند روح را از بیکی <sup>۲</sup>   
 پیغمبر زان لای که درن جسم جان <sup>۳</sup>   
 خوی قی از اندر اصلاح کار <sup>۴</sup>   
 در مقام سخت و در روز گران <sup>۵</sup>   
 مین غنیمت دارشان پیش از بلا <sup>۶</sup>   
 صد هزاران ملک گوناگون دهند <sup>۷</sup>   
 عکس آن داد است اندر شش <sup>۸</sup>   
 تو نمائی وان بماند مرده <sup>۹</sup>   
 اصل مینی پیشه کن ای کج <sup>۱۰</sup>   
 با عطا بخشید نشان عمری در <sup>۱۱</sup>   
 که نیابد در اجابت صد هزار <sup>۱۲</sup>   
 تار و دود و خلوصش بر سما <sup>۱۳</sup>   
 بوی مجر از این المذنبین <sup>۱۴</sup>   
 کامی محیب هر عا و امی <sup>۱۵</sup>   
 او نمی داند جز تو مستند <sup>۱۶</sup>   
 از تو دار آرزو هر شتی <sup>۱۷</sup>

درایت و محبت و خدمت این <sup>۱</sup>   
 بزرگان قبل از آنکه در پای <sup>۲</sup>   
 بنوا نشوی بدست <sup>۳</sup>   
 تو را داد و داد <sup>۴</sup>   
 بنجایش و طبیعت که بیا <sup>۵</sup>   
 بجایش و طبیعت که بیا <sup>۶</sup>   
 در دم زیاده بر عکس آن <sup>۷</sup>   
 نغمه کن که آن قتیست <sup>۸</sup>

این مجازی <sup>۱</sup>   
 تو را که بود <sup>۲</sup>   
 کرم دنیا هر ذره که تو <sup>۳</sup>   
 داد آفرودنی تو <sup>۴</sup>   
 شد و کشیده ایشان <sup>۵</sup>   
 که در دنیا و آخرت <sup>۶</sup>   
 می باشد <sup>۷</sup>

تو را که کوبد <sup>۱</sup>   
 کیست که مدحت <sup>۲</sup>   
 از رحمت او <sup>۳</sup>   
 بضم اول <sup>۴</sup>   
 پشت <sup>۵</sup>   
 جوینده <sup>۶</sup>

این مجازی <sup>۱</sup>   
 تو را که بود <sup>۲</sup>   
 کرم دنیا هر ذره که تو <sup>۳</sup>   
 داد آفرودنی تو <sup>۴</sup>   
 شد و کشیده ایشان <sup>۵</sup>   
 که در دنیا و آخرت <sup>۶</sup>   
 می باشد <sup>۷</sup>



بی حس و بی گوش بی فکریت شوید  
 سیر بر نیست قول فعل ما  
 زان حوس عالم توحید دان  
 حش خشکی دید که خشت که بزار  
 چونکه عمر اندر ره خشکی گذشت  
 سیر جسم خشک بر خشکی افتاد  
 آب حیوان از کجا خواهی تو یافت  
 حش دنیا ز دبان این جهان  
 صحبت این حس ز معموری تن  
 صحبت این حس بجوید اطلبیب  
 گوش جان چشم جان جز این حس  
 شاه جان حرم را ویران کند  
 ساز و اسرافیل روز می ناله را  
 انبیار در درون هم نفیاست  
 نشود آن نفهارا گوش حس  
 روبر سلطان و کار و بار بین  
 اینچنین حسها و ادراکات ما

تا خطاب از جی را بشنوید  
 سیر باطن هست بالائی سما  
 گر کی خواهی بدان جانب بران  
 عیسی جان پامی در دریا نهاد  
 گاه کوه و گاه دریا گاه دشت  
 سیر جان پا در دل دریا نهاد  
 موج دریا را کجا خواهی شکافت  
 حش دینی نزد بان آسمان  
 صحبت آن حس زویرانی بدن  
 صحبت آن حس بجوید از حبیب  
 گوش عقل و گوش حس زمین غفلت  
 بعد ویرایش آبا و اجداد  
 جان دهد بوسیده صد ساله را  
 طالبان رازان حیات بی بها  
 کرستمها گوش حس باشد کجین  
 حش تجریمی تحتها الالهها ر بین  
 قطره باشد در آن بحر صفا

۱۸۱  
 عالم صوت و ظاهر است که  
 معنی باشد و ظاهر است که  
 آبی که گفت میرد در جهان که  
 بر درسه زمین ۱۲  
 از دیرانی جسم محنت کسی ربا  
 ز عبادت مست و بی شرب بنوا  
 این ریا محنت راحت باوردنی  
 باشد ۱۲

کرمیہ یا انتہا النفس  
المطمئنة راجی الایہ

۱۲۷۰

ایکے ہفتہ متارغ و نیا ۱۲



نہیں چھوڑنا  
آج کل کے زمانے میں

در زمین مردمان خانہ مکن  
کیست بیگانہ تن خاکستے تو  
لا مکان مکن بود ہر جا تن  
این بدن خسرا گاہ اندر جہا  
تن نقش شکست تن شد خار جان  
ایش گوید من شوم ہمارا تو  
ایش گوید نیست چو تو در وجود  
آتش گوید ہر دو عالم آن تست  
او چو بیند خلق را سرست خویش  
گشت آن مشکب گدای زندہ  
اوندا نہ کہ ہزاران را چو او  
لطف سالوس جہان خوش نعمت  
آتش پہنان و ذوقش آشکار  
ہر کہ دادا حسن خود را در مراد  
چشمہا و خشمہا و رشکھا  
دشمنان اور از غیرت میدرند  
در پناہ لطف حق باید گریخت

تنبہ

۱۱

۱۲

۱۳

کار خود کن کار بیگانہ مکن  
کز براسے اوست غمنا کی تو  
نزد عارف این بود حبال وطن  
یا مثال شستی مرنوح را  
در فریب و اضلال و خار جان  
و انش گوید من نیم انباز تو  
در جمال و فضل و در احسان وجود  
جملہ خان و مان طفیل جان تست  
از کبر و دوار و دست خویش  
از سجود و از تحیر و بے خلق  
دیوانگدست اندر آب جو  
کترش خورکان ز آتش لقمہ است  
و و و اظہار شود پایان کار  
صد قضای بدسومی اور و نہاد  
بر سرش ریزد چو آب از مشکھا  
دوستان ہم روز گارش میرند  
کو ہزاران لطف برار و حرجت

تنبہ

۱۱

۱۲

۱۳

نہیں چھوڑنا  
آج کل کے زمانے میں

کار خود کن کار بیگانہ مکن  
کز براسے اوست غمنا کی تو  
نزد عارف این بود حبال وطن  
یا مثال شستی مرنوح را  
در فریب و اضلال و خار جان  
و انش گوید من نیم انباز تو  
در جمال و فضل و در احسان وجود  
جملہ خان و مان طفیل جان تست  
از کبر و دوار و دست خویش  
از سجود و از تحیر و بے خلق  
دیوانگدست اندر آب جو  
کترش خورکان ز آتش لقمہ است  
و و و اظہار شود پایان کار  
صد قضای بدسومی اور و نہاد  
بر سرش ریزد چو آب از مشکھا  
دوستان ہم روز گارش میرند  
کو ہزاران لطف برار و حرجت

تنبہ

۱۱

۱۲

۱۳

۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

بدرستی که در این عالم  
نفسانی گدازد  
پس کس که در این  
لگداز می کند  
غیر از آن  
چون خاک و سبزه  
نماند

روز مرگ این حس تو باطل شود  
 در لحد این چشم را خاک گند  
 آن زمان که دست ناپیت برود  
 آن زمان که جان حیوانی نمایند  
 چو گمشده گرد و آتش سیم گرا  
 این جهان تن غلط انداز شد  
 آن تنی دا که بود در جان خلل  
 این کسی داند که روزی زنده بود  
 این تن که ز فکر معکوس رو  
 زین بدن اندر عذابی امی پسر  
 جان کشاید سوئے بالا بالها  
 سیرگرائی بر کسل خود از تن بست  
 گنده تن را ز پامی جان کین  
 سجده نتوان کرد بر آب حیات  
 چون بمردم از حیات بوالبشر  
 پند من شنو که تن بند تو نیست  
 باز کن پیکار غم را بر تن

نور جان داری که یار دل شود  
 هست آنچه گور را روشن کند  
 پیر و بال است بهت تا جان بر پرد  
 جان با فی بایت بر جان فشانند  
 زنده گرد و دهمتی اسرار دان  
 جرم را زاکوز شهوت باز شد  
 خوش نگردد دیگر بگیر می غسل  
 از کف آنجان جان جامی ربود  
 صد هزار آزاد را کرد و نه گرو  
 مرغ و رخت بسته با جنس دیگر  
 در زده تن در زمین چنگا لها  
 جان ز جفت جمله در پری نیست  
 تا کند جولان بگرد آن چمن  
 تانیایی زین تن خاکی نجات  
 حق مرشد سمع و ادراک و بصیر  
 کهنه بیرون کن گرت میل نویست  
 بر دل جان کمر نه آن جان کنت

[illegible]



مرخبت را گو که آن خوبیت کو  
 گوید آن دانه بدو من و ارم آن  
 گریبان مشک تن را جاشبه و  
 آن منافق مشک هر تن منهد  
 مشک را بر تن مزن بر دل کال

بر طبق آن ذوق و آن نفیسی که  
چون شری توصیف داده اند نهان  
روز مرون کند او پیدا شود  
روح را در قعر کفنج می بند  
شک چه بود نام پاک و بجا  
و بیچ

باب پنجم در رسم و ریزش نقش

و امر به تها بخت نفس شست  
 بت سیاه است در کوزه نهان  
 آن بت منخوت چون سیل سیاه  
 بت شکن سهل باشد نیک سهل  
 صورت نفس را بجوئی ای پسر  
 به نفس مگری و در هر کمر آن  
 صد زبان هر زبان شصت  
 در خدای موسی عمران گریز  
 آهن نفس و هوا بر هم مزن  
 بسکه خود را کرده بسده هوا  
 ای نوشیری در تک این چاه زد

زانکه آن بت را و این بت را زده است  
نفس مرا بیه راه چشمه دان  
نفس بگر چشمه بر شاه راه  
سهل دیدن نفس را هجست چهل  
قصه و درخ بخوان با هفت  
خفته صد فرعون با فرعونیان  
زرق و برق و ستایش نیاید در  
آب ایمان را از نسیم عجمی مرید  
کین دو میز ایند همچو مرد و زن  
کرکی را کرده تواثر و  
نفس چون خرگوش خونت میخورد

مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی

بیدین من خور آواز من مبدی  
روح خور از دست من من از دست خدا

۴۰

نفس انسان  
از نفس می آید  
گر

حق اید بولت

۴۴ نور و صورت  
مستطاب و مستطاب

روزگار

نفس الاماره

۱۸۶۱

وہاں سے تھیں

۱۲

۵۴ قولہ عند زمانہ

لوگوں کی نفس پر اپنا ہاتھ نہ رکھو

بجمله اشعار در آئینه

قوله آمين

نفس و خواہش

لیکن کہ از اجابہ

ہزار ہا فساد و فحشاء

سید محمد علی

در کلام میوه دروغ خفته  
مهر انبساط و شادمانی  
نزد این که آستان  
که نصاری هر گاه  
دردین خود در غل  
میگردند با یکدیگر  
اوس را می شناسند  
و دیگران در دیر و سرکشند

پہنات حال نفس ۱۲  
۱۲ فو ز نفس خود را  
نفس از واجب

عہدہ کو جنس میل الی الجنس

چلے گئے کشتِ مرن  
سکہ این بندہ خواجہ خدا  
قتلِ گورم است و مراد از  
خواجہ غفلت یا روح ۱۲  
تو در کمان چلے  
در کمان تیر است می نهند  
و این کمان سر کج می خواب  
چلے نفس همیشه از کوب  
۱۲

۱۸۹۱

از بیچاره بودن همین جنگ  
و جدل با اسلحه غفلت  
و عبارت از بیچاره درو  
موت و قتال با نفس است  
چنانچه در حدیث شریف  
آمده است که بازگشتم از  
جهاد و صغر که محاربت با کف  
بسوی جهاد اکبر که مقابله  
با نفس است ۱۲

دختر لاخون در دروغ و افسوس و غم  
که خزان از کز کوه غمبختی  
در جاده انداخت پس برآید  
بوی شیر که از دست خزان  
عاجز آمد و دیدن افسار  
عقل نفوس است ۱۳

دشمن را خدایا خوار و آ  
 براد از نظر پیرکش باشد ۱۲ پسند  
 وز در او دوست بر زمین  
 اگر نه بندی دست او دست نیست  
 گرگ دزد است نفس تو یقین  
 پس ترا هر غم که پیش آید زار  
 همچو فرعون که تویی هسته بود  
 آن عدو در خانه و آن کورل  
 چه فراتر است یکند نفس لعین  
 در خبر بشنو تو این چند نگو  
 طمع طراقی این عدو دشمن گریز  
 بر تو او اندر هر دو میا در برود  
 چه عجب با گرگ را آسان کند  
 آدمی اندر پلاشته بدست  
 تو سلیمان شو که تا دیوان تو  
 تو سلیمان باشی بی وسواس و رنج  
 خاتم تو این دست و هوشده  
 جان که او دنبال از خان پرد

و ز در انهم منبر بر دار و آ  
 از بریدن عاجز می دیش به بند  
 اگر تا پایش نشکنی پایست  
 چه بهانه می نهی بر هر چه بین  
 بر کسی تهمت نه بر خویش کرد  
 طفل گان خلق را سمری ر بود  
 با عدو خوش بگینا مان را بیدل  
 دور می اندازد دست سخت این فرین  
 بکین جنبی کم لکم اعدا عدو  
 کوچه البیس در ریج و ستیز  
 آن عذاب سر می را اهل کرد  
 او ز سحر خویش صد چندان کند  
 نفس کافر نعمت و کرمست  
 سنگ بر نواز پی ایوان تو  
 تا ترا من بران بر دجی و بود  
 تا نکر دو یور خاتم شکار  
 زارغ او را سوی گورستان

۱۲  
 قوله در خبر بشنو تو این چند نگو  
 اصل اشعار و کلام فرموده اند که کلامی  
 در خبر بشنو تو این چند نگو  
 ۱۹۱  
 تو جاد دارد ۱۲

شعر  
ایرادرلفظ ملاوردوزده  
س ۱۶  
مغنی این نفس بلبل  
بیاوجو بادوداره  
شوکیلان بجا  
با وادی دادودار

<p>لاجرم اغلب بجا بر انبیاست          آنچه در فرعون هست اندر تو هست          آتش را نیزم فرعون نیست</p>	<p>که ریاضت و اذن خامان بکاست          یک اثر در هات محبوبیست          زانکه چون سرخون او را نمونست</p>
---	---

حکایت

<p>یک حکایت بشنو از تاریخ گو          مارگیری رفت سومی کوهسار          او همی جستی کی بارش گرفت          اثر دهای مرده وید آنجا عظیم          مارگیر اندر زستان شد پدید          مارگیر از بهر حیوانی خلق          آدمی کوهست چون غمتون شود          خویشتن شناخت مسکین آدمی          صد هزاران مار که حیران است          مارگیر آن اثر دها را برگرفت          کژ دهای چون ستون خانه          او همی مرده گمان بردش و لیک          او ز سرها و برف افسرده بود</p>	<p>تا بری زمین را ز سر پوشیده بود          تا بگیرد او با فیه نهانش مار          گرد کوهستان و در ایام برف          که دلش از شکل او شد پر ز بیم          مار محبت اثر دهای مرده دید          مارگیر دانت نادانی خلق          کوه اندر مار حیران چون شود          از فرونی آمد و شتر در کمی          او چرا حیران شدست و مار و ست          سومی بغداد آمد از بهر شکفت          میکشیدش از پی دامگاهانه          زنده بود و او ندیدش نیک نیک          زنده بود و شکل مرده می نمود</p>
---	--

مرد و او در آن وقت که از کوه آمد

تورده لاجرم چون نیا

علیه الصلوة والسلام چای بود

گر این نبوت شد ملاک

از دست شکران شیخ و لکم بود

تورده از تو فرعون

چنین نفس کشیدن فرعون

نیز داری اگر سبب نقدان

ابا با ذوقیت حاجت منی

تورده اگر بگفته اگر

منت ما این گمان باشد که مارگیر

بزرگ این سر سار و الی اینها

بگو ابرو میخواست خود این بزرگ

را امتیاز کرده است

ما جناب کبر با خرف و عقل دارم

هر گاه غایت ز منم و است

پس مقام افسوس است که

انسان قدر خود را نشناخت از

ترقی به منزل می گراید و خود را

ذلیل می گرداند

۱۲

[illegible]



با تحیت نعره ها میخندند  
 نمی شکست او بنزدان با گلیست  
 بند با شکست و بیرون شدند زیر  
 در هر بیت بس خلایق کشته شد  
 مارگیر از ترس بر جان شکست  
 اگر گرا بیدار کرد آن کور میش  
 اژدها یک لقمه کرد آن کیج را  
 خویش را بر استی پیچیده بست  
 نفست اژدها است او کی مرده است  
 اگر بیابد آلت فرعون او  
 آنکه او بنیاد فرعون نهید  
 اگر شکست آن اژدها از دست فقر  
 اژدها را دارد در برف فراق  
 تا فرود می بود آن اژدها ت  
 مات کن او را و این شوز مات  
 مار شهوت را بکش در ابتدا  
 کان تیغ خورشید شهوت برزند

جلگی از جنبش بگریختند  
 هر طرف میرفت چاقا چاق شدند  
 اژدهای زشت غران همچو شیر  
 و ز فاد و کشتگان صد پشته شد  
 که چه آورد دم من از کهسار و شد  
 رفت نادان سوی عزرائیل خویش  
 سهل باشد خون خوری چیج را  
 استخوان خورده را در هم شکست  
 از غم بی آلتی فسرده است  
 که با مرا و همی گشت آب جو  
 راه صد موی و صد هارون زند  
 پشته گردد ز مال و جاه و صفر  
 بین گنش او را بخورشید عراق  
 لقمه اولی چو او یا بد نجات  
 رحم کم کن نیست او ز اهل ملات  
 ورنه لیک گشت مارت اژدها  
 آن خفاش مرده ریگت پرزند

۱۰۰  
 اژدها را که آواز میکرد  
 مردم می کردند می شدند و بدست  
 او شکست می کردند و توان اژدها  
 اژدها را که با گلیست  
 ۱۰۰  
 اژدها را که با گلیست  
 نفس رسانان فرعونی مصل  
 که در دوجان شود که از کلمه  
 آب و باران گردد در جهان  
 اگر کسی اختیار کند که راه صفت  
 ۱۹۵  
 اژدها را که با گلیست  
 اژدها را که با گلیست  
 بی سامانی که گشت است و اگر  
 این پشته را مال و جاه حاصل  
 گردد چو حسن نگر دود ۱۲

لقد زده عالم از خنده میخیزد بکوهین  
 عالم است که در غفلت افتاده اند  
 هر گاه خورشید خورشید تابید  
 مثل آن را خورشید که از تابش  
 آفتاب فوت حاصل کرد و افزونگی  
 از نور ازل گردید و در پیشگاه  
 خدایندسته

عالم از خنده میخیزد بکوهین  
 ۱۹۴۲  
 تاراج و کوه از این کوه  
 سر کوه بکوهین  
 جهان در خفتن گداز گداز  
 سر کوهی که کشته باشد و بپاشی  
 گردان آید است و آب  
 تورج پاکند  
 گردان خوش کردن جنب  
 کسی را ندیدی  
 به کسی یعنی مضبوط و پاک  
 ۱۱

عالم فرسوده است و نام او جماد  
 باش تا خورشید شکر آید عیان  
 این سخن پایان ندارد مار گیر  
 تا به بغداد آمد آن سنگ نامه  
 بر لب شط مرد سنگ نامه نهاد  
 مار گیر می اثر دها آورده است  
 جمع آمد صد هزاران خاموش  
 منتظر ایشان و او هم منتظر  
 مردم و هنگامه افزون تر شود  
 جمع آمد صد هزاران اثر خا  
 مرد از زن خبسی زانو حام  
 اثر دها که ز مهر برافسوده بود  
 بسته بودش بارنها می غلیظ  
 در درنگ و انتظار اتفاق  
 آفتاب گرم سیرش گرم کرد  
 مرده بود و زنده گشت او و شکفت  
 خلق ما از جنبش آن مرده مار

جامد فرسوده بود ای اوتاد  
 تابه بینی جنبش جسم جهان  
 میکشید آن مار را با صد نه جیر  
 تا نهده سنگ نامه بر چار سو  
 غلغله در شهر بغداد او فدا  
 بولعوب نادشکاری کرده است  
 صید گوشه جوا و از ابلهش  
 تا که جمع آیند خلقی منتظر  
 گدیه و توزیع یک و تر شود  
 حلقه کرده پشت پابر پشت پا  
 فتنه و هم چون قیامت خاص و عام  
 زیر صد گونه پلاس و پرده بود  
 احتیاطی کرده پوش آن حفیظ  
 تافت بر آن مار خورشید عراق  
 رفت از اعصابی او اخلاط سرد  
 اثر دها بر خورشید جنبیدن گرفت  
 گشت شان آن یک تخم صد هزار

خانی پندارند عشق سبک  
صورت اندر علم باطن  
می باشد و در حقیقت خود را  
خواب می کند که از غفلت

خود را ندانند و در غفلت  
خواب می کنند که از غفلت

خود را ندانند و در غفلت  
خواب می کنند که از غفلت

خلق پندارند عشق میکنند	برخیالی پز خود بر میکنند
زان عوان مستحق که شهوت است	دل اسیر حرص و آز و آفت است
و هم این استور نفس شهوت است	زین سبب پس پس و آن خود پست
شهوت است او را که دم آبد ز تن	ای مهمل شهوت عقوبت کن
چون به بندگی شهوتش از غریب	سر کند آن شهوت از عقل شریف

حکایت

آن گوی با شمع بر شمعش روز بوالفضولی گزینست او را نای فلان	گر و بازاری و شش با عشق و سوز
هرین چه میگردد می جوین با چراغ	بین چو می چنان میسر می هر زمان
گفت میجویم بهر سو آدینه	در میان روز روشن حسیت مان
گفت هست از مرد این بازار پیر	که بود می از حیا ست او دمی
گفت خا هم مرد بر جاده دوره	مردمانند آخر اسی و انا می خرد
این نه مردانند اینها صورتند	در خوشم و بهنگام ششم
وقت خشم و وقت شهوت مرد کو	مرد نه نمانند و کشت تر شهوتند
کو درین دو حال مردی در جهان	طالب مردی دو اتم کو کجی
ترک خشم و شهوت و حرص آوری	تا فدا می او کنم امر و زحان
	هست مردی در گنجینه سیر

حکایت

گویند در نفس است ازین سبب  
بیش ریس او می باشد  
تو شهوت اورا  
بیش خود بش نفس که بند است  
بیش بخودش عقی سبک کن  
تو چون نه بدی  
هر آن شهوت را از سر شهوت  
نفس فخر خواهی کرد آن شهوت  
عقل شریف تر از ابله اندک کرد  
بسیار غرق خواب نموده  
تو دقت نه در وقت  
انسانیت در غم انسان از  
نی شود پس این مرد اطلاق آن  
نیاید که از این سبب من طالب  
تو هستم  
تو ترک خشم یعنی  
تو خشم و شهوت و حرص من او  
و عادات اینها علم الصلوات و...

در داری کرد ۱۲  
 عیان دینی نفس  
 عالم خالص از  
 در غالب فساد  
 عکس فانی دارد  
 نفس با فساد  
 بهر احوال اندک  
 اندر دین  
 باغ غنی  
 در فانی  
 در دین

در داری کرد ۱۲  
 عیان دینی نفس  
 عالم خالص از  
 در غالب فساد  
 عکس فانی دارد  
 نفس با فساد  
 بهر احوال اندک  
 اندر دین  
 باغ غنی  
 در فانی  
 در دین

در داری کرد ۱۲  
 عیان دینی نفس  
 عالم خالص از  
 در غالب فساد  
 عکس فانی دارد  
 نفس با فساد  
 بهر احوال اندک  
 اندر دین  
 باغ غنی  
 در فانی  
 در دین

در داری کرد ۱۲  
 عیان دینی نفس  
 عالم خالص از  
 در غالب فساد  
 عکس فانی دارد  
 نفس با فساد  
 بهر احوال اندک  
 اندر دین  
 باغ غنی  
 در فانی  
 در دین

در داری کرد ۱۲  
 عیان دینی نفس  
 عالم خالص از  
 در غالب فساد  
 عکس فانی دارد  
 نفس با فساد  
 بهر احوال اندک  
 اندر دین  
 باغ غنی  
 در فانی  
 در دین

مرد و ارشد نجیب لوصال	سیکش او را در جها و در قبال
باب هفتاد و سوم در آفت شهوت	باب هفتاد و سوم در آفت شهوت
<p>                             در نه اینجا شربت اند شربت                              جز بفضل ایرود و انعام خاص                              شهوت خالی حقیقت گوشت                              باقیان را برده تا قعر زمین                              سومی رهبانان مرد و انا خوش                              زانکه بسل اوست سومی بنه ذرا                              او رو در فرنگها سومی شیش                              نای شهوت تاب و زرخ می برد                              نوایر ابراهیم از ساز اوستا                              زانکه دار و فلج و عرج در غدا                              نو کرم اظفار نار انکا فرین                              وار به این بس هم چنین خود تو                              دایم پاکیزش تمیز در دست بود                              لنگ گشتی و ان خیال از تو گشت                              تا بهر بیست بر و سومی جان                         </p>	<p>                             آفت این در هوا و شهوت                              بنه شهوت ندارد و خلاص                              عاقبت مینی نشان نورست                              ز آتش شهوت نسوز و اهل دین                              گردن خرگوب و سومی راه کش                              برین مهل خرا و دست از وی جدا                              گریک و تو بغفلت و ابایش                              تا ز سر وونی تا بهر بفسر                              چه شد این نار را نو خا                              نار شهوت می تیار اعدا باب                              نار شهوت را چه چاره نور دین                              تا ز نار نفس چن فرو و تو                              رستم را چه با سر و سبلیت بود                              چون براند می شهوت و پرت بخت                              بزرگمدار و چنین شهوت مران                         </p>

در داری کرد ۱۲  
 عیان دینی نفس  
 عالم خالص از  
 در غالب فساد  
 عکس فانی دارد  
 نفس با فساد  
 بهر احوال اندک  
 اندر دین  
 باغ غنی  
 در فانی  
 در دین

قولنا کلمتی عمل  
 چو بت نفی غش بنویس  
 باز میدانم و بدست  
 رفتن غیبی چند  
 می توانی که عقلت  
 می توانی که عقلت  
 تمام عقل کنند زیرا که کم  
 عقلی انسان را از سعادت و این

چو درمیدار ۱۲  
 قلم بر سر او می کشد  
 قلم است جان نیت و نیت  
 جان او باغ و بوستان است  
 جان او باغ و بوستان است  
 ای باعث شکستگی دل جان  
 در کفایت یعنی خود  
 عیسی علیه السلام فرموده که حق  
 تو خست و کوری تو نیست  
 بلکه او را پیش است که در عرض کوری  
 حجت الهی تو دل نمی آید پس  
 آتی ۱۹۹  
 معنی انسان در حجت فی افند  
 بسیار جوانان باشند که عیسی  
 بزرگ داشته باشند عیسی  
 صلوات و نیکی کار و بسیار پیران  
 باشند که انا فعال بزرگ باز  
 نمی آیند ۱۲

<p>                             نفس زشتش داده و مضطر                              ذره عقلت به از صوم و نماز                              این دو در تکمیل آن شد معترض                              شویش بی آب دارد ابر را                              او عدو ما و غول رهز نیست                              روح او و روح او ریگان است                              زانکه فیضی دارد از فیضیم                              نبود آن مهائشش بی مانده                              من ازان حلوا می او اندر تیم                              صحبت احمق بسی خونها که سخت                              رنج کوری نیست قهر آن ابتلا                              احمق رنج نیست کوز حم آورد                              همین است و از پی تسلیم بود                              تا چو عقل کل تو باطن بین شوی                              ای بسی ریش سفید و دل چو قیر                              معنی این موبدان ای بی امید                              تا ز همتش نمانده تا ز مو                         </p>	<p>                             ای خنک آنکس که عقلش زربود                              بس نگفت آن رسول خوش نواز                              زانکه عقلت جوهر است این دو عرض                              که کم عقلی مباد اگر را                              گفت پیغمبر که احمق هر که                              هر که او عاقل بود او جان است                              عقل دشنامم دهد من رضیم                              نبود آن دشنام او بیفانده                              احمق ار حلوانه اندر لبم                              ز احمقان بگریز چون عیسی گریخت                              گفت رنج احمق قهر خداست                              ابتلا رنج نیست کوز حم آورد                              آن گریز عیسی نی از بیم بود                              جهد کن تا پیر عقل و دین شوی                              ای گبی ریش سیاه و مرد پیر                              شیخ که بد پیر یعنی مسوید                              هست آن موی سیاهستی او                         </p>
--	---



این زن و مردی که نفسست منور  
 این نوپایسته درین خاکی سرا  
 زن همچو اهر حواج خانگه  
 نفس همچون زن بی چاره گری  
 عقل خود زین فکر با آگاه نیست  
 عقل باید نورده چون آفتاب  
 ورنه عقل نیست با عقل دیگر  
 عقل خود با عقل یاری یار کن  
 باد و عقل از بس بلا و اهری  
 زین سر از حیرت گرا این عقلت رو  
 عقل ایمانی چو شمع عادلست  
 عقل او باشد که او با مشعلست  
 این تفاوت عقلها را نیکان  
 هست عقلی همچو سر آفتاب  
 هست عقلی چون چراغ غیر خوشی  
 هست پنجاهی شقاوت عقل را  
 گلشنی که نفس روید یک نیست

ای خانه داری

نیک پابستیت بهر نیک و بد  
 روز و شب در جنگ اندر ماجرا  
 یعنی آب رود و نان و خوان مجاه  
 گاه خاکی گاه جوید سروری  
 در دماغش جز غم اندر نیست  
 تازند تیغی که نبود جز صواب  
 یار باش و مشورت کن امی پسر  
 آفرینم شور می بخوان و کار کن  
 پائی خود بر ارج گرد و نهانمی  
 هر سر سویت سر و عقلی بود  
 پاسبان و حاکم شهر و دست  
 او دلیل و پیشوا می قافله است  
 در مراتب از زمین تا آسمان  
 هست عقلی کمتر از ذره شهاب  
 هست عقلی چون ستاره ریشمی  
 کی بیاید سنبل بی نقل را  
 گلشنی که عقل روید خیر نیست

عقل تو را ندانم یعنی زبان  
 را بیک زبان عقل حاصل کند  
 سواد تو را ندانم یعنی

سواد نشود  
 عاقل تو را ندانم یعنی

سواد تو را ندانم یعنی  
 عاقل تو را ندانم یعنی

عقل تو را ندانم یعنی  
 عاقل تو را ندانم یعنی

عقل تو را ندانم یعنی  
 عاقل تو را ندانم یعنی

عقل تو را ندانم یعنی  
 عاقل تو را ندانم یعنی

چه گوئی بی پیدار کند از خود در ۱۲  
 عقل خود عقل از جان بیرون  
 در ماست بی پایان عقل  
 عقل است بر عقل مادی  
 عقل بدست روح از ادراک حاصل  
 که در است بر عقل مادی  
 کی در خیال خود آید بین که  
 اگرگاه روح در عقل تاثیر  
 میکند نگاه عقل کاد ماست  
 غالب است ظهوری آید ۱۲  
 عقل کل ذات با رکات جانب  
 رسالت تبیین مصلی  
 علیکم سلام و ارحم الراحمین  
 عقل اخص که محض در امور  
 زمینی غافل باشد ۱۲  
 مراد از بین م  
 در بین عقل با عقل جزویست  
 در بین خود غیر آن بین  
 عقل ترا بین قدر استعدا  
 باشد که بر آن خود در قیاس  
 کسی در آن عقل کامل نیست  
 آنرا در آن تیره حاصل  
 آنرا که در آن از تو کامیاب  
 شود که در آن از تو کامیاب  
 نموده ۱۲

<p>             اگر سیه موباشدا و با خود دوست              فی سفیدی موی اندر ریش و سر              عقل و دل را پیشوا کن و السلام              چونکه عقلش نیست اولاشی بود              در حجاب از نور عرشی میزنند              تاج با پنجه است این دریای عقل              روح او را که شود زیر نظر              زان اثر آن عقل تدبیری کند              عقل کل اسازای سلطان وزیر              کام دنیا مرور ابی کام کرد              عقل جزوی میکند هر سو نظر              عقل زاغ استا و گوهر مردگان              چشم عیسای جو و بر خور و ارشو              که بدان تدبیر اسباب شماست              زان دگر مغزش کنی اطباق را              مخلص مغز است عقل دام بین              آن در عقلست آن چو مار و گز و              آن مثال نفس خود میدان عقل         </p>	<p>             چونکه هتیش نماند پیراوست              هست آن موی سیه و صفی بشر              کم نشین بر اسب توسن بدر گام              از بلبلش او پیر تر خود که بود              عقل و دلهای بیگمانی عرشیند              عاجز عالمهاست در سودای عقل              عقل از جان گشت با ادراک و فر              یک جان در عقل تاثیر می کند              عقل جزوی را وزیر خود گیر              عقل جزوی عقل را بدنام کرد              عقل کل را گفت مازاغ البصر              عقل مازاغست نور خا صرگان              زمین قدم زمین عقل و وزیر ارشو              غیر آن عقل توحی را عقلهاست              که بدین عقل آوری از زاق را              آفت غرست چشم کام بین              چونکه عقل تو عقیده مرد مست              ماجرای مرد و زن افت و نقل         </p>
---	---



11

از هست آب و بیش روی او ست آن \* اندر آب بی چرخ آب روان

سخره استاد و شاگرد و کتب <sup>و کتب</sup>  
 بین نه بنده یا دشا و عا دلی  
 که انا خیر و دم شیطان <sup>میخیزد خدای تعالی</sup> است  
 جیش دل شوگر تو خود سلطان  
 بوی جنسیت کند جذب صفات  
 بوی جنسیت پی دل بردست  
 حق ازودشش جهت ناظر شود  
 او لی تست لی خاص خدا  
 پیش طبع تو نیست نیست  
 و ان مشام غم سیر بر بیت شود  
 مشک و عنبر پیش مغزت کاست  
 تو همی جوئی لب نان در بدر  
 رو در دل زن چرا بر هر دری  
 غافل از خود این و آن تو آجب  
 اندر آب و بخیر ز آب روان  
 ننگ در از جستن آب از غدیر  
 تو چو امی شیر جوئی از تنگ

گلیشنے کر گیل دگر دو تباہ  
صیقل عقلت بدان وادست حق

گمشدہ کزول شد و اس حیا  
کہ بدور و شش کنی دل را و روق

باب ہفتاد و بیستم در قلب

ہر کسے زاندا زہر و شندلی  
ہر کہ حقیقت پیش کرد و آنچہ پیش دید  
پس جو آہن گر چہ تیرہ سیکل  
حقیقتہ کن یکدور و زہر سینہ را  
تا دولت آئینہ گرد و دہر صورت  
آئینہ دل چون کنی صافی و پاک  
ہم بہ بینی نقش و ہم نقاش را  
آہن را چہ تیرہ و سببے نور بود  
گر تن خاکی غلیظ و تیرہ است  
حقیقتہ دید آہن خوش کرد و  
تا دور و اشکال غیبی رود و  
خانہ آن دل کہ ماند بے ضیا  
تنگ و تاریکست چون جان جہود  
گو بہتر از چہین دل مر ترا

غلبه بیند لقب در صیقله  
بیشتر آید بر صورت پدید  
صیقله کن صیقله کن صیقله  
و فقر خود ساز آن آینه را  
اند و هر سویی میباید  
نقشها بینی هر و ن از آب خاک  
دش دولت را و هم قراش را  
صیقله آن تیرگی از و سر بر  
صیقلش کن تا که صیقل گیر است  
تا که صورتها توان دیدن در  
عکس عوچی و ملک در عوچی  
از شعاع آفتاب که بر  
بی نوا از ذوق سلطان و نور  
آخرا از کورتی دل خود بر تر آ

شخص بقدر صفائی قلب صاف  
تاثر غیب می نماید ۱۲

۱۲  
 کتابخانه  
 ۲۰۲  
 کتابخانه  
 ۱۳  
 کتابخانه

دل تو در جانی  
 بیخوابی همه دنیای  
 چرا که مقام از زبان  
 و دل تو در سادس  
 بچنان نثر و ظاهر  
 و در باطن  
 دل تو در طوطی کلین  
 مراد و طوطی دل  
 بیخوابی همه دنیای

هر زبان الحقد و اکراه درون  
 حمد گفتی کونشان حامدون  
 حمد عارف مرخدا را راست  
 از چهر تار یک چشمش بر کشید  
 هست دل مانند خانه فلان  
 از شکاف و روزن دیوارها  
 و آنکه دل بیدار در چشم سر  
 طوطی کاید ز وحی آواز او  
 اندرون تست آن طوطی نهان  
 میسر و شادیت را تو شاد او  
 دل تو این آلوده را بند شستی  
 تو همی گویی مراد نیز هست  
 نی دل اندر صدر هزاران خاشاک  
 آن دلی که آسمانها بر ترست  
 آن دلی آرد که قطب عالم است  
 نور نور چشم خود نور است  
 باز نور نور دل نور خداست

(ز جان جان جان جان)

از زبان تکبیس باشد با فسون  
 نی بر و نت هست اثر نی اندرون  
 که گواه حمد او شد پا دوست  
 و زنگ زندان دنیا لیش خرید  
 خانه دل برانهای همسایگان  
 مطاع گردند بر اسرارها  
 اگر بخشد بر کشاید صد بصر  
 پیش ز آغاز وجود آغاز او  
 عکس او را دیده بر این و آن  
 می پذیری غلظت را چون داو او  
 لاجرم دل زایل دل برداشتی  
 دل فزاد عرش باشد نی بست  
 در یکی باشد که است آن که ام  
 آن دل ابدال یا پیغمبر است  
 جان جان جان جان آدم است  
 نور چشم از نور و لها حاصلست  
 کوز نور عقل و حس یک عید است

عیب و صفت از آنجا که  
 حال از او قبل از آغاز وجود  
 جمله موجودات باشد  
 دل تو در اندرون تست  
 مراد و طوطی و طوطی است  
 بیخوابی همه دنیای تو  
 است اگر هست پرشاد او  
 گمراهی زنده کس از نشوای  
 و در طلب شکایب از صید  
 مرغ بازمانی

دل تو در جانی  
 بیخوابی همه دنیای

و درین دل جمله ذی رقی و رقی  
 اند و سیکه دل خصوص انسان  
 که بدان معرفت الهی حاصل میشود  
 اینها را اهل عرفان اهل دل می گویند  
 رادل تصور کرده و درین دل  
 که در حقیقت دست عاقل شده  
 دل جانی که در دلی معنی آن  
 و ذی و همه انوار حق

شده  
 دل تو در جانی  
 بیخوابی همه دنیای

رو نُسْتَرُهُ نِگَلَشْهُ سَخْوَان  
 اَکَان جَالِ دِلِ جَالِ بَاتِیْمِسْت  
 عَرَشِ بَاتِی نُوْر وَا بَیْهِنَامِی خُوش  
 گُفْتُ بِیْنِیْمِیْرَ کِه حَقِّ فِرْمُوْدَه اسْت  
 دِر زَمِیْن وَا آسْمَان وَا عَرَشِشْ نِز  
 دِر دِلِ مَوْسَمِ بَکْشَمِیْ عَجَبِ  
 دِر کُفِّ حَقِّ بِهَرِه دَاو وَا بِهَرِیْنِ  
 اَصْبَحْ لُطْفَت وَا قَهْرِی دِیْمَانِ  
 اَمِی قَلَمِ بِنِگَرِ اَجَلِیْسِی  
 دِیْدَه دِلِ اسْت بِیْنِ اَلْاَصْبَحِیْنِ  
 یُوْسُف وَا قَتِی وَا خُورْشِیْدِ سَمَا  
 دِلِ کِه اَوْبَسْتِه غَمِّ دَخْنِیْدِ نِسْت  
 گَام دِر صَحْرَایِ دِلِ بَا یِذْنِهَاد  
 اَیْمِنِ آ بَا دِسْتِ دِلِ اَمِی دَوْتَانِ  
 اَکَر دِپَا یِه دِلِ هِمِیْگَرِ دَامِی پَر  
 دِلِ چُوْنِ بُودِ تَن چِه دَانْدِ گُفْتَمُو  
 اَیْدِلِ اَزْ کَیْنِ وَا کَرِه اسْت پَاکِ شُو

له قَدْ صَبَحَ لِعِیْ دُرُودِ  
 قُدْرَتِ جَنَابِ بَارِی لُطْفِ دَهْرِ  
 هَر دَوْدِ مَوْجُودِ دِلِ اَنَسَانِ  
 «بِیْنِ اَمَلِ گُفْتُ قُدْرَتِ اَکِی شِیْگَا  
 وَا فَرَاغِی دَارِ دُرُودِ»  
 دِلِ تَوَدُّ دِلِ کِه اَرُو  
 مِیْنِ دِلِ کِه اَزْ اَسْلَابِ سَوَرِ  
 خَدَا دَانِ دَاوْدِ مَوْجُودِ سَخْمَانِ  
 شُو دَانِ دِلِ بَا قُوتِ دِیْدَارِ  
 نُوْرِ یَکِ نُوْرِ دُرُودِ

دِلِ طَلَبِ کُنِ دِلِ مَنَدِ بَرِ سَخْوَان  
 دَوْلَتِشْ اَزْ آدِ جِیْوَانِ سَاقِیْمِسْت  
 چُوْنِ بَدِیْدَه اَوْر اَبْرَتِ اَزْ جَا یِ خُو  
 مَن بَکْشَمِیْ سِیْجِ دِر بَالَا اَوْلِسْت  
 مَن بَکْشَمِیْ اَیْنِ لَقِیْنِ اَنِ اَمِی عَزِیْزِ  
 کَرِ مَرَا جُوئی دِر اَنِ دِلِهَا طَلَبِ  
 قَلْبِ مَوْسَمِ اسْت بِیْنِ اَلْاَصْبَحِیْنِ  
 کَلَامِ دِلِ بَا قَبْضِ وَا بَسْطِیْ زَمِیْنِ  
 کِه مِیْاَنِ اَجَبِیْنِ کِیْسِی  
 چُوْنِ قَلَمِ دِر دِسْتِ کَاتِبِ اَجَمِیْنِ  
 زَمِیْنِ چِه وَا زَنْدَانِ بَرِ اَمِی وَا رَوْنَا  
 تُو لَمُو کِه لَاقِیْ اَنِ دِیْدِ نِسْت  
 زَا کِه دِر صَحْرَایِ کُلِّ نَبُوْدِشْ اَو  
 چَشْمِهَادِ وَا کَلَسْتَانِ دِر کَلَسْتَانِ  
 اَنِ زِپَا یِه حَوْضِ تَن مِیْکِنِ حَذَرِ  
 دِلِ خُجُوْدِ تَن چِه دَانْدِ جَسْتُو  
 وَا نَکَمَانِ اَسْحَدِ خَوَانِ چَا لَاکِ شُو

بجانب  
عزت بسبب طلاق  
موتی العنان می شود و در آخر  
از کتاب

زمین منطابق سپه پورده میگفت آن شب  
 گفت با آنکس که ملازمت فرستاده  
 گفت موسی با منی خیره سر شدی  
 گفت موسی منی مکن تو این سخن  
 این چه فرائض است که گفتی فضا  
 گنده کفر تو جهان را گنده کرد  
 جارق و پاتابه لائق مر ترست  
 گریه بند می زمین سخن تو خلق را  
 دوستی بخیر خود و دشمنیست  
 شیر آن نوشد که در نشو و نماست  
 لم یولد لم یولد اورا لائق است  
 گفت ای موسی دها نم و دختی  
 جامه را بدرید و آهی کرد گفت  
 حق تعالی اگر د با موسی خطاب  
 وحی آمد سومی موسی از خدا  
 تو برای وصل کردن آمدی  
 تا توانی پامنه اندر منراق

گفت موسی بآنکه استتاسی فلان  
این زمین و چمن از آن آید پدید  
خود مسلمان نمانده کافر شد می  
زین همه باشد منزله ذوالنهن  
پنبه اندر دایان خود فشان  
کفر تو و بیاسی دین را ژنده کرد  
آفتابی را چنینه کی سراسر  
آتش آید بسوزد خلق را  
حق تعالی زین چنین خدایت  
چارق آن پوشکه آن محتاج پاست  
والد و مولود را و خالق است  
وز پشیدانی تو جانم خوشی  
سرزها و اندر بیابان و برفت  
بندۀ مارا چر اگر دمی عتاب  
بندۀ مارا ز ما کرد می جدا  
یا برای فصل کردن آمدی  
بغض الاشیاء عندی الطلاق

مؤلفی المصنف کی  
 بیخود ہو چکے ہیں اور ان کی کتابت  
 ان کے کتب خانوں کے لئے بے احوال  
 باہر انسان نفع کی کچھ دہانہ نظر  
 زبان خیالی نہیں بلکہ چاکر کی  
 زبان استغراق بہت  
 شبانہ و عین کلمات پر بیان  
 اچھی زبان نہیں کلمات پر بیان  
 حق آدھ و عین کلمات پر بیان  
 فیصلہ سلو و دہانہ نظر  
 فیصلہ سلو و دہانہ نظر  
 فیصلہ سلو و دہانہ نظر

[illegible]

سلطان پورستان درین

نور دل را نور حق تزیین بود  
و انگهان گفته خدا که سنگرم  
منظر حق دل بود در دوسرا  
نی نظرگاه شمع آن آه منست  
حق همگوید نظر ما بر دست  
نگرم در تو دران دل بگرم

معنی نور - علی نور این بود  
من بظاهر من بباطن سنگرم  
که نظر در شاه آید شاه را  
پس نظرگاه خدا دل بی خفت  
نیست بصورت که آن آب گشت  
تخت آور آو را می جان بر دم

### حکایت

وید موسی یک شبانی را بر اه  
اسی فدای من فدایت جان من  
گرچه بنیم خانه ات را بر و ام  
هم پیرو نا نهامی روغنین  
سازم و آرام به پیش صبح و شام  
تو کجائی تا نشوم من چاکرت  
گفشت ابر پاره بود پاره و زخم  
و در ترا چار بی آید به پیش  
و شکست به شمع کالم با لیکت  
اسی فدای تو همه بزای من

گویم میگفت ای خدا وای آله  
بجمله بزای و د خان و مان من  
روغن و شیرت بیارم صبح و شام  
و گیلے جو غرات نازنین  
از من آوردن ز تو خوردن طعام  
چارقت دوزم کنم شانه سرت  
و بود در پای خاری را کنم  
من ترا غمخورا بشم بهجو خویش  
وقت خواب آید بر و بم حکایت  
اسی بیادت هی هی می من

معنی آن جوان  
بسته کنش  
۲۰۶  
سر بیان می بخشد

ای معاف کفعل الله ما یش گفت ای موسی از آن سوره ام مازیانه بر زوی اسپم گشت محرم ناسوت مالا هست باد بان و مان گر حمد گوئی در پاس حمد تو نسبت بدان گریه است رو و بان خوشترین بیا که کن	ای محابا روزبان را بر کش سده هزاران سال زان گذشته ام گنبدی که زو زگر دوان برگشت آفرین بر دست ثیر بازوت باد مخجوتا فرجام آن چو بان شناس لیک آن نسبت بخت همایم دست روح خود را چاک و چاک کن
---	--

باب هفتاد و ششم در روح

بحث جان اندر مقام دیگر است بحث عقلی که در و مر جان بود بحث عقل و حس اثر و ان یا باب آب صفائی در گلی پنهان شده چون سخن بیدار نبو جان ما جان همه روز از لکد کوپ خیال نی صفائی ماندش فی نطفه و فر روح میردت سوی چرخ برین خونقین رخ کردی زین شغول	آباد که جان را قوام دیگر است آن و که باشد که بحث جان بود بحث جانی یا عجب یا بواجب جان صفائی بسته ابدان شده هست بیداری چو در بندان ما در زیان مسود از خوف زوال نی بسوی آسمان را سه سر سوی آب و گل شدی در غلین زان وجودی کو بدان رشک عقول
---	---

خود ز نازان

له نوز گفت ای

یعنی چو بان گفت که ای موسی از آن  
توان حالت کو گفت که در آن  
شده چون کار نمانست از آن و آن  
نسبت است آفرین بر تو که اسیر را

سکین می زانی  
له قوله خود نویسنده اگر چه

و ناسی زو با اعتبار الفا که بویوب  
شرع باشد نظام برست  
از غرض قلب نیست زو از برت

۲۰

در سر

از آن یون و از مسیب فی بیداری عقل  
و بی نهایت غالی نباشند و جان که کبریا در حق  
و جان است هم مشاهده جان را بان و هم  
بیر گلستان الطیفان میکنند

له

در زن غایک جا گرفته است روز و شب  
از خیال مسود و زین در تو و در تو  
و صفائی زانی آوید که درت بیدار  
یگر در ۱۲

هر کس را سیرت نهاده ام  
 هندیان را اصطلاح هند مع  
 در حق او مدح و در حق تو ذم  
 ما برای از پاک و ناپاک همه  
 ما بجز انگریم و قال را  
 ناظر قبلیم اگر خاشع بود  
 چند ازین الفاظ واضمار و مجاز  
 موسی آداب و انان دیگرند  
 اگر خطا گوید و را خاطی گوی  
 خون شهیدان را از آب و لشرست  
 گرزبانست کج بود معنیست رست  
 تو ز سرستان قلا ویزی مجو  
 چونکه موسی این عتاب از حق شنید  
 بر نشان پامی آن گشته رانا  
 عاقبت دریافت او را او بدید  
 هیچ آدابی و ترتیبی مجوی  
 کفر تو دین است و دینت نور جان

قد کز بان مثل  
 حضرت بلال رضی الله عنه  
 شین مجید از زبان شان بینی  
 آمد و بجا شد شهید شین مجو  
 اسعد بعین هدی گفتند  
 بالینم دلاک ما علی انتظار  
 ۲۰۸  
 دین شان کی کشید  
 چنانچه در وصف شان گفته اند  
 علی بن ابی طالب و خنده زنده بود  
 بلال ۱۲  
 قد کز بان مثل  
 یعنی رسانده کثرت  
 باشد مراد از آن ذات پاک  
 حضرت موسی علیه السلام باشد  
 در تفسیر بعضی اجابت  
 ۱۳

هر یکی را اصطلاحی داده ام  
 هندیان را اصطلاح هند مع  
 در حق او شهید و در حق تو ذم  
 وز گران جانی و چالاک می  
 ما روان را بنگریم و حال را  
 اگر چغت لفظ ناخاضع بود  
 سوز خواهم سوز با آن سوز ساز  
 سوخته جان و روانان دیگرند  
 اگر بود پر خون شهید او را مشو  
 این خطا از صد ثواب و لشرست  
 آن کجی لفظ مقبول خداست  
 جامه چاکان را چه فرمائی رفو  
 در میان از پی چو بان دوید  
 گرد از پره بیابان برفشانند  
 گفت مرده ده که دستوری سید  
 هر چه میخواهد دل نیکت بگوی  
 ایمنی و ز تو جهانی در امان

چنانچه  
 غاشق  
 ترسان  
 فدای کند  
 ۱۱  
 از زانو جامه چاکان را بچو



مرغ کواند نفس زند نیست  
مرغ را اندر نفس نان سبز زار  
سرز هر سوراخ بیرون میکند  
چون دل و جانش چنین بیرون بود  
بیطول افکند جان را در بدن  
ای که جان را بھترین میسوختی  
ای درینا ای درینا ای درین  
هر گیارا کشش بود میل عکس  
چونکه گردانید سر سوی زمین  
سپیل روحت چون سبکبالا بود  
درنگون سازی سرت سوی زمین  
فی السما ربّکم نشینده  
هر چه در پستی آید از علای  
سز دای که ترا بالا کشید  
تو بھن حیوان بجای از ملک  
گزن رفتی تو بجان بر آسمان  
جبرئیلی را بر آستین بسته

و بجوید رستن از نادانیست  
نی خورش ماندست و نی صبر و قرار  
تا بود کین بند از پابرگست  
آن نفس را در کشالی چون بود  
تا بگل پناه کند و در عدن  
سوختی جان را و تن افر و سختی  
کان چنان مایه پنهان شد زیر میخ  
بر مزیدست و حیات و در نما  
در کمی خشکی و نقص و غنیم  
در تنزاید مرجعت آسجا شود  
آفل حق لا اُحِبُّ الا فیلین  
اندرین پستی چه بر چسبیده  
چشم را سوی بلند می نه  
آن ندانمید ان که از بالا رسید  
تا روی هم بر زمین هم بر فلک  
کتر از حیوان شدی این آبخوان  
پژ و بالش را بصد جاسته

ای کزین

در سوره بقره شان حضرت  
آدم علیه السلام است در اینجا  
مرا در معنی لغت بیخه جان  
که در بدن آدم گویا از پاپه اعلی  
در پستی افتاد و پاپه گزیده  
غنا هوار در گل بنیان گردید  
قوله تو بھن میسوختی  
این شعر موجب فتوای این خطه  
باشد که آدمی زاده طریقت نیست  
سختی نیست در حیات  
گزن گزلی ۲۱  
بد در کند میل آن شود به ازین  
قوله جبرئیلی مراد از  
جبرئیل ایجاد حمت بیخه نبیب  
اینجا که در لذات نفسانی روح را  
از سیر عالم بالا و استحال نفرت  
عرفان باز داشته

ما فی علم السلام را ضرر می بیند  
 توانسته و آید ای که سیدانند  
 بر نادر ساینده ۱۲  
 قود یک یک بکار می رود  
 الزام نفس بر این نباید داشت  
 زیرا که روح را باید از  
 مود فقی نباشد ۱۳  
 قود آینه سیاهی می بیند  
 آینه جان بسیار بی فایده  
 است که در جهان موقوف  
 آبی مشاهده می گردد ۱۴  
 قود آینه جان می بیند  
 آینه جان سراسر رو  
 باز نیست و در آینه یار است  
 کامل باشد ۱۵  
 قود روح که در آینه فانی  
 آن از روح که در آینه فانی  
 و شهودی بکلی وصف از  
 ذرات دنیا بهیچ معلوم  
 و ادبیا را نماند ۱۶

جان به معنی درین ره بنیادین  
 تا غلاف اندر بود بی قیمت  
 اسب بهمت سوی آخر تا ختی  
 آخر آدم زاده امی ناخلف  
 صورت رفعت بود و افلاک را  
 صورت رفعت برای جسمهاست  
 روح همچون صالح و تن ناقه است  
 روح صالح قابل آفات نیست  
 ناقه جسم ولی را بنده باش  
 عیسی روح تو با تو حاضر است  
 یک پیکار تن پر استخوان  
 روح خود را متصل کن امی فلان  
 روح محبوب از تقایش در عذاب  
 آینه آهن برای نقشهاست  
 آینه جان نیست آلا روی یار  
 جان اول منظر در گاه شد  
 روحهای که قفسها رسته اند

در  
 در

هست همچون تیغ جوین سلطان  
 چون برون شد سوختن آلت  
 آدم سجود را نشناخته  
 چند پنداری تو پستی را شرف  
 معنی رفعت روان پاک را  
 جسمها را پیش معنی اسمهاست  
 روح اندر وصل متن در فاقه است  
 زخم بر ناقه بود بر ذات نیست  
 تا شوی بار و صالح خواجده باش  
 نصرت از و سخواه کو خوش ناست  
 بر دل عیسی منه تو هر زبان  
 زود بار و حاج قدس سالکان  
 روح و اصل در بقا پاک از حجاب  
 آینه سیاهی جان سنگین بهشت  
 روی آن یاری که باشد نازن دیا  
 جان جان خود منظر آینه شد  
 انبیا کو هر بر شایسته اند

جان ز زیش و بدلت تر جانست  
 موسی جان سیندراسینا کند  
 خسرو شیرین جان نوبت زبست  
 یوسفان غیب لشکر می کشند  
 اشتران مصر را و سومی ما  
 شهر ما فردا پرازشکر شود  
 در شکر غلطید امی حوا ایسان  
 میکشد حق راستان اتا رشت  
 معدده حلوانی بود حلوا کشد  
 هیچ مکن از از تب صفرا اثر  
 نیشکر کو بید کار نیست و بس  
 یک ترش در شهر ما اکنون نماید  
 نقل بقلست و می بر می صلا  
 سرکه نه ساله شیرین می شود  
 آفتاب اندر فلک شک ننمان  
 چشمها محمود شد از سبز هدا  
 چشم دولت سحر مطلق می کند

هائ  
 راست  
 فشانند

لیک تن سچان بود مردار نیست  
 طوطیان کور را بینا کند  
 لاجرم در شهر قنار از ان شدت  
 تنگهای قند و مصر می میرند  
 بشنوید امی طوطیان بانگ در  
 شکرد از انست از ان تر شود  
 همچو طوطی کور می صفر ایسان  
 قسم باطل باطلان را می کشد  
 معدده صفری بود سرکا کشد  
 تا بیابی از دامن طعم شکر  
 جان بر افشانید یا نیست و بس  
 چونکه شیرین خسروان ابرش اند  
 بر مناره رو بر زن بانگ صلا  
 سنگ مرمر لعل و زربین می شود  
 نذر با چون عاشقان بازی کنان  
 گل شکوفه می کند بر شاخسار  
 روح شد منصور انا اسحق می کند

له قوله بستان  
 غرض ازین چهار بیت  
 که جان و غایت را خواست نمود  
 آن خنده است که از زبان  
 از وی ستانده شود  
 بجهل حکایت می باشد  
 شود و ادای این طلب  
 و سپردن انظار که در غیب  
 عجب باشد و فرزند که  
 بهشت بی نیست و بهشت  
 با طبع می باشد و از بهشت  
 بهشت سلی است و علی  
 و گوید از این  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

میں کوئی کدو افق خواہ ہوں  
بہمن تو باران  
میں کوئی کدو افق خواہ ہوں  
بہمن تو باران  
میں کوئی کدو افق خواہ ہوں  
بہمن تو باران

از خدا است //

0-100

و در تمام دریاها و رودها

نمائندہ بھارتی جہاز کے مشن اور اس فرض

قوله حسن القويم يعني

اگر انسان موافق فطرت  
خدا و رسول عمل نموده از تقبل  
در مرتبه اوارزش  
مقام

بارگاه کبریا  
در گنجینه درجه ادا از فکر و  
سرون باشند ۱۲  
دورم بخینه

آدمی که خود را از نظر فطرت  
شعشع می‌کند

ما آسمان پر فراز میکند

پیش او گو ساله بریان آوری  
که بخور اینست مارالوت پوت  
قدر جانان منی اندانی ای فلان  
زیر و بالا پیش و پس وصف متن  
گر تو خود را پیش و پس داری گمان  
قبله جان را چو پنهان کرده اند  
خود و غیبی در جهان چون شمس  
شمس از آن که در خارج اگر چه هست فرد  
شمس جان کو خارج آمد از انیر  
احسن التکویم در والتین سخن  
این گهر از هر دو عالم برتر است  
پیش خرمهره و گوهری است  
احسن التکویم از عرش و فردون  
جسم را نبود جز بن جان بهره  
حدیست یکدگر خود پیش نیست  
تا بعباد و سمر قندای سها  
و در دم گشت چیه چشمه تان

گشتی اور آبکشدان آوری  
 یعنی گاہی <sup>افور</sup> نیست اور اجز لقار الله قوت  
 که بدادت حق بخشش رایگان  
 بی جهتہ ذات جان روست  
 بستہ جسمی و محرومی ز جان  
 بر کسی روحانی آورده اند  
 شمس جان باقیست کوراہست  
 می توان ہم مثل و تصویر کرد  
 نبودش در ذہن و در خارج نظر  
 کہ گرامی گوہر است ای دست جان  
 ہین بجز نہین طفل جابل کوختر  
 آن بیشک اوراد و دریاہیست  
 احسن التقویم از فکر و برون  
 جہیم شین بحر جان چون قطرہ  
 جان کو تا آسمان جلالان نیست  
 روح را اندر تصور نیم گام  
 نور و حشر تا عنان آسمان





دفت حاصل کردیم  
نویس بر کوه قمر  
دشت چمن باستان  
هر گلستان  
شجره جم  
بر گلستان  
بستان  
دین فاضل  
حقیقی

[illegible]

چونکه ایشان خسرو دین بوده اند  
 سومی شاه دروان دولت خفته  
 جان مجرگشته او غنای تن  
 جسم ظاهر بقیت خود نیست  
 این خطاب رفت هم بر پشت  
 بپوشان شستنی کشتی چه غم  
 مگر بی مری بود ای بابا  
 ما بجا و خون بهار آفتیم  
 ما بدوید و پیله گشتیم  
 باگشتیج اند خوابی بی جیب  
 امی فغان نیست کرده نیرخت  
 انبیا رنگ آمد این جهان  
 آن تو بی گمبی بدن داری بدن  
 اگر نخواهی بدن جان تو نیست  
 اگر نخواهی بدن جان بی این بدن  
 در نه کردی زندگانی منیر  
 بهر روز مرگ این دم مرده باش

وقت شادی شد چو شبک تن بند  
 کنده وز خسیس را انداختند  
 می پر و پا بر دل بی پامی تن  
 تا با یعنی نخواهد شاد زیست  
 دست از آزار روی دوست  
 کشتی بی بابا بس باشد قدم  
 برگشتی بی بود ما را انوال  
 باغ جان باختن بشتا فتم  
 باگشتی آمد همه بر خاستیم  
 آن ده که داد مریم از جیب  
 باز دید از عدم ز او از دست  
 چون شهان رفتند اندر لاسگان  
 پس سترس از جسم جان بیرون شدن  
 فی الشک و رزق کم روزی کمیت  
 پس فلک ایوان نخواهد شدن  
 یک و دو دم ماندست مرده نمیر  
 تا شوی با عشق سر در خاجه تاش

اگر چه میسر آمد تجلیات لاکن بی  
 باده سیمین نه که حضرت مرتضی را  
 داد و فرمود از حق است هر که را  
 اقتضای حضرت است علی السلام  
 یا فضل که در وقت ولادت حضرت  
 عیسی علی السلام از عیب حضرت  
 مرتضی را سجد و در کجای آن  
 قلمی از قلمی است حقانی  
 نورانی است حقانی  
 مایه که در دست حق  
 جادوانی فانی است  
 نورانی که جان بجان  
 در کجای است این حال و  
 فانی است زیرا که خدا صمد  
 بی نیاز است هم مقرر است  
 بی نیاز این فانی است  
 و هم وجودی است  
 بی نیاز از خداوند  
 بی نیاز از خداوند



له قوت

له قوت

له قوت

له قوت

له قوت

له قوت

له قوت

له قوت

راست گفت آن پیردار پیر  
نیمه سن درود در حق پیر  
که چرا قانه که درم مرگ  
قبله که دم منم از چو ل  
حسرت آن مردگان از مرگ  
ماندیدی که آن شمس  
آن کی میگفت زش بودی جوان  
آن را گفت از بدی مرگ  
عمر را بطین حضرت ای صمیم  
کاش که بر بازی تو نیست  
که بیز او بجهت هر چه  
فخر آن که کرده بشما هر چه  
غیر شده را چه بر آن لاکر نام  
من نیم مرگ شیر خرم حق بر دست  
شیر دنیا خواهد آبادی درک  
سیف و خنجر چون گل و یگان او  
دام از شوق یارب گوی باد

درود در حق پیر

که هر آن کو که روانه گداز  
راست گفتش چه در آن  
مخزن سپهر است و مهر  
آن خیالانی که آن در آن  
زانت که از این بقیه را که  
لیکه او به هر چه دارد شرف  
گرم بودی پای مرگانه میان  
می نیزیدی به این هیچ  
آن فی سوتی جهانی که  
کار شاهنشاه و سر شریف  
شاه خنده شمس و یار و گداز  
نگاه آن سر که چرخ گداز  
کسی که می شد تو را که  
شهر حق که که که که  
شیر من که که که که  
برگس و نسیم عدو جان او  
پیش چوگان محبت گوی باد

جان دل خور  
نثار کرد باشد

دوران خنجر است  
زینت زانکه در خنجر  
نکاحین بیاد  
تولد نامدیده که  
خیال که در خنجر  
کامه بان خنجر  
قدیم و صاحب خنجر  
رجب شهر  
سلسله حوله خنجر  
سلسله زانکه خنجر

دوران خنجر است  
زینت زانکه در خنجر  
نکاحین بیاد  
تولد نامدیده که  
خیال که در خنجر  
کامه بان خنجر  
قدیم و صاحب خنجر  
رجب شهر  
سلسله حوله خنجر  
سلسله زانکه خنجر  
دوران خنجر است  
زینت زانکه در خنجر  
نکاحین بیاد  
تولد نامدیده که  
خیال که در خنجر  
کامه بان خنجر  
قدیم و صاحب خنجر  
رجب شهر  
سلسله حوله خنجر  
سلسله زانکه خنجر

[illegible][illegible]

2500

جہاں کی طرف اشارہ ہے۔

اکلان و مانی شیخ چون بر سر است  
 چون خدا از تو و سوال و فکر کند  
 یکم از گنجت تسبیح دوا اجمال  
 اندران حمامی که گشت  
 گوهری از نقابهای گوشه شش  
 پس در حمام را به عقد رفت  
 رختها بستند چون بیدار شد  
 پس بجهت بزرگرفتند از کزافت  
 در شکاف تخت غرق و در طرب  
 بانگ آمد که مهربان شوید  
 یکایک احاطه بستن گرفت  
 آن نضج از ترس شد و خلوتی  
 پیش چشم خوشتر او میدید  
 گفت یارب بار بار بشارت ام  
 کرده ام آنها که از من می سزید

فغانست گفتا گفتند نه است  
نفس و عاقل خوشی با چون در کند  
که ماندهش ز انوش و وصال  
گویند از دوشتر شد و دشت  
با و است و هر سه جزو  
تا بخوندا دل اندر هیچ خست  
و گویند بهر سه باشد  
و دوش و گوش و اندر شکست  
جسجو کرد و از هر شکست  
که مستعد از غم و از نوید  
تا پذیرد آمد بهر شکست  
روی زرد و لب کبود از خستگی  
سخت میزدید و دماند برگ  
تو بها و عهد با شکست ام  
تا چنین میل با هر کردید

١١١

پس در این باره قصه گویم  
این زمین زارید و صد قطره  
که در افتادم بکلاه و دعوان  
نوحه ای که در او بر جان پیش  
رو من در این دیده پرینش  
ای خدا وای خدا چندان بگفت  
درود و یار با او گشت بخت  
اری بر او

فتح محمد را سبنا دوزیا جین

مجله انصوح  
۲۲۰  
مستند خداید و گفتای بزمین  
زانکه دانی ایندست توید و داد  
در بیان آنکه دعای عارف  
و اصل درخواست و ارجح  
و چون در خواست حق  
از پیشین گشت به سماع  
بظر و سماع ویدا و قولها  
و باریت اذین

بود مردی پیش ازین منظر  
بود وی او چو خسار زنار  
او بجام زنان و لاک بود  
سالاها میکند لاک و سوس  
زانکه آواز خوش زن وار بود  
بیک شهرت کمال و بیدار بود

چون گشت که گفت که سید  
از ایشان که گفت که سید  
بجز و سانا ویدا و قولی و کتبی و کتابی  
و ما نیست از رایت و اخبار و شیخ و مکتوب  
درین بسیار است و شیخ و مکتوب  
سازنی حق با جبر و کتب و کتب  
گفته می شود که شیخ و مکتوب  
آن عالم مفتی گویند که گفت  
کتابت سلیمان بن ابی خدیج

باز خواندن خوشی  
نصوح را از بهر و تاسی  
تسخیر تو به و قبول  
نصوح را از بهر و تاسی

بر من این کشف است اگر شک نیست  
 و ز هزاران جمله بدفعی یکے  
 جبرها و زشتی کردار من  
 بعد از این ابله سریشم باد بو  
 تا نگر دم در فضیحت روی زرد  
 تو بفرمای چون چو بستانم روز یکم  
 ملاحت تا کرده آرد و زده گشت  
 تپو بخت و دولت هم دلشاکار  
 و زنی بودم بخشیدم بهشت  
 شد سفید آن نامه روی سیاه  
 گشت آویزان رسن چاودن  
 شاد و زفت و فربه و گلشن شدم  
 روز و شب اندر فغان و در فغان  
 و ربه عالم من بخت کم کن  
 ناگهان کردی مرا از غم جدا

دران باب

بجواز ان آراء  
و شکر سلطان بامین خواندست  
سید کرامت نمی خواندیا  
از انصاف

فہرست مضامین

۱۲۳

فہرست مضامین

چون تو را کسی نمی شناسد  
بگو که بشناسد با کمال کمال

نفت زور در دست من بیگار نشین  
وین نضوی تو کون من بیگار نشین

که مرا و اندر دست از کار رفت  
بادل خود گفت که

اسم کی رو دین غریب و  
سم و با نام مسلم

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين  
الذين هم خاتم النبيين وأفضل الأنبياء والمرسلين  
أجمعين

اول او را خواست  
بجورست داشتش تاخیر کرد  
تا بود کار را بیندازد و بجای  
اغذیه بملکت

گشت بهوش آن زمان پدید رج  
هوش و مجلس رفت آناعت یاف  
سرا و با حق به پیوست از نهان  
باز جانش را خدا در پیش رخ اف  
در کنار حمت و ریا فستاد  
هر چه در آن زمان و در حوش شد  
رفت تاوان پیش اهل خوشن  
پایین بود چه پست گشته است که  
می پدید آن باز سوخته که  
شکوه ایتر چو این کوشش  
فروش خالی طلس زلفش شد  
چو بلبل و نرنگه سنجوبی رشک حور  
چو خنک گاو مذکور و نرنگه  
نا امید آن خوش ان خوش پی  
شد پدید آن گم شده در میتم

الحمد لله والمنه

مثنوی حضرت خواجہ باقی مایند

تذکرہ حالات حضرت مصنف رحمہ اللہ  
مولفہ

جامع علوم معقول و منقول حاوی فروع و اصول مابین علوم عرفانی و اقیاف اسرار سبحانی

جناب النامولوی احمد حسین خان صاحب  
تادری نقشبندی مدظلہ العالی

۸۲۳۸

۲۲۲  
 وراثت کا ایک اور فرض اوقاف میں جاری  
 وراثت آپ کی فرائض میں سے ایک ہے  
 گناہ و سبب و من سے قبل قلب و دنیا کا  
 فرشتوں سے زیادہ تیار رہی ایک دمان  
 بہت درمیل ہو ویکو وینچہ لکھا  
 تیار کیے گئے کسی شے سے  
 صبر و کرم و خیر کا جوہر و کھنڈن نظر  
 عطا عین کرم کے سچے بہرہ کھل سبانی  
 پس کیا خوف ہے آفات و فتنہ کا  
 خوشی کی جگہ کھائی ہی دامن  
 میرا اس سلسلہ میں ہے

مہتابانِ حیات آفتابِ سیرِ عرفانی  
تلی کے لاؤ لے اور شہرِ شبیر کے طہانی  
مہدی لاخف سرکہ ملیکیہ رازِ چھانی  
خداوندی تھی شہ کو عظیم تاثیرِ رحمانی  
شرفِ ہر خاندان پر قادیانِ شریفِ رحمانی  
تمہاری ساسلمیں جو کوئی ذلیل ہوا شاہ  
کیا جیسے لوگ اسکو بے جا کہہ تہہ نشا  
کیا وہاں امید کہ انورِ کھر و مہین

عطا عین کرم ہے آفاضا صفا  
 بہین کیا خوف ہے نہا دین پیشانی  
 از شش جی جب کہا جانی نہا دین پیشانی  
 میرا اس سلسلین جو کوئی داخل ہوا بی شک  
 وہ بابا یون جاوے گا نہو کا نون شیطان  
 تو ایسے کہ کر تو دین غلام اوئی نہو شام  
 تر کا کو کو دیا آؤ کہے نہو شیطان  
 نظر لطف و کرم کی بجائے شکستہ جانی  
 چو بارق کھمبہ تبارک نہو شیطان  
 تم



ابن قاضی عبدالسلام کابلی قدس سرہ العزیز آپ کا مولد شریف خاص شہر کابل اور سند بلادت  
باسعادت نوسوا کہتر ہجری ہے۔

یون تو زمانہ طفولیت ہی سے آپ کو ہمین صلاحیت آئین سے آثا بزرگی اور تقدس  
نمایان اور انوار ولایت و معرفت تابان اور طبیعت نیک طوئیت تفرید و تجرید پسند اور چہرہ  
اقدس سے کمالات فقر و دشان تھے اور کم سنی ہی سے آپ کتب درسیہ علوم عربیہ کی تحصیل  
علامہ وقت حضرت مولانا محمد صاوق حلوائی کی خدمت میں کر رہے تھے ہنوز فراغ  
التحصیل نہ ہونے پائے تھے کہ جذبہ عشق الہی اور ولولہ جوش و خروش نامتناہی جو فطرۃ  
آپ کے خمیر میں داخل اور پہلے ہی سے قدرۃ آپ کو حاصل تھا موج زن اور شعلہ فکرن ہو گیا۔  
آپ تعلیم علوم ظاہری سے برخاستہ خاطر ہو کر فقرائے کاملین مجازیب و سالکین کے  
تلاش میں مختلف امصار و دیار میں تشریف لے گئے اور اون کی جستجو میں شہر بہر شہر چھا  
پھرتے پھرتے شہر ماوراء النہر میں پہونچے جو اوس زمانہ میں مادی علماء و فضلا اور  
مرجع فقر و اولیاء تھا۔ مشائخ وقت کی خدمات میں ملاقی اور اونسے جو یائے نشان در  
تقصود و گوہر مطلوب ہوئے۔ بعض بزرگون کے معتقد ہو کر اونکی خدمت میں بیعت  
حاصل کرنے کے ارادہ سے اتھارہ بھی لیا۔ حضرت خواجہ محمد پار سار رحمۃ اللہ علیہ کی  
روح پر فتوح سے یہ ارشاد ہوا کہ تعلیم سلوک بے اول اخلاق کی اصلاح لازم ہے۔  
آپ نے حسبہ بعد تکمیل تہذیب اخلاق پہلے حضرت خواجہ عبید غلیف مولانا لطف اللہ  
خلیفہ مولانا خواجگی و ہمدی قدس سرہم کی خدمت فیض درجت میں بیعت  
توبہ و انابت حاصل فرمائی۔ بعد حضرت افتخار شیخ سمرقندی خلیفہ خاندان کبار  
خواجہ احمد بسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں۔ پھر اس کے بعد حضرت خواجہ



بہ حمد خداے، و جهان و نعت رسول مفر عالم و عالمیان فقیہ پیمچان احمد حسین خان  
 قادری نقشبندی مجددی مظہری نعیم اللہی حکیم بادشاہی امر و ہومی غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ  
 بخد مت ناظرین با تکمیل ثمنوی شریف ہذا عرض پرداز ہے کہ اس کتاب نایاب سلک جواہر  
 بے بہا و نظر دروغہ کے مصنف قدس سرہ العزیز کا نام نامی اور اسم گرامی مشہور و آشکار  
 کالشمس فی نصف النہار آپ کے صحیح اور مختصر حالات کا تذکرہ عام فہم اردو زبان میں قلمبند  
 کر کے دیہ شائقین کیا جاتا ہے تاکہ ثمنوی شریف کے ساتھ ساتھ اُس کے مطالعہ سے بھی  
 ارباب صدق و یقین بہرہ اندوز ہوں اور فیضان حاصل کریں و اللہ ولی التوفیق و ہوں  
 خیر فیق

یہ ثمنوی مصنف آفتاب چرخ ہایت و ایمان شمع یزیم ولایت و عرفان و ستارہ بکیان  
 فریاد رس حاجتمندان - ماحی بدع و طغیان سر حلقہ عرفانی زمان - پیشواے کاملین و مکملان  
 غوث وقت و قطب دوران چراغ خانہ خواجگان نقشبندان - واقف اسرار اللہ احد حضرت  
 خواجہ سید رضی الدین محمد المعروف بن خواجہ باقی باللہ حاجت روائے خلق اللہ

اور بے قراری اور حصولِ مدعا کے لئے بے چینی ضرور برداشت کی لیکن میری محنت اور مشقت اور مجاہدہ اور ریاضت کو اولیاءِ متقدمین کی ریاضت سے کچھ بھی نسبت نہیں ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کی کیفیت یہ تھی کہ آپ خاندانِ سیاہ و آلِ پاک جنابِ مصطفیٰ ﷺ

اور اولادِ خاصِ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ہی صالحہ اور عابدہ و زاہدہ اور بڑی ہی صابرہ اور شاگردہ بنی بی تھیں۔ باوجودیکہ آپ کی خدمت میں بہت سی خادمہ اور کنیزین موجود تھیں لیکن فقرا اور درویشوں کے لئے آپ خود روٹی تنور میں لگاتی تھیں اور خود بنفس نفیس کھانا ترتیب دیکر بھیجتی تھیں اور خود سب کے خارج ہو چکنے کے بعد کچھ بچا کچا کھانا دیکھی سوکھی روٹی پر قناعت کرتیں اور شب کو سب کے بعد بوریہ وغیرہ کا فرش کرا کے اوس پر سو جاتی تھیں۔ آپ نے حضرتہ مدوحہ کی جب یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو آپ کو باخا اُنکے ضعف و ناتوانی کے یہ کیفیت نہایت شاق گزری اور آپ نے دوسرے صاحبون کو اس خدمت کی بجائے اورمی کے لئے ارشاد فرمادیا۔

جب حضرتہ مدوحہ کو اس کا علم ہوا تو آپ بہت آزرده ہوئیں اور بارگاہِ احدیت میں نہایت گریہ و زاری کے ساتھ عرض کیا کہ یارب العلمین مجھے اس خدمت کی ادائیگی میں ضرور کچھ قصور یا غلطی سرزد ہوئی ہے کہ مجھے یہ خدمت علیحدہ کر دینے کے لئے تو نے حکم دیدیا ہے۔ حضرت کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے بعد معذرت پہ اس خدمت کو حضرتہ مدوحہ کے تفویض فرمادیا۔

اس کے بعد آپ کشمیر تشریف لے گئے وہاں حضرت شیخ بابا ولی نقشبندی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہو کر اُنکے فیوضات سے بہرہ اندوز ہوئے اور اُنکی برکات توجہ سے آپ پر در قبولیت کشادہ ہوا چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے

امیر عبدالمطلبؑ کی خدمت میں مگر ان آخر الذکر بزرگ سے مصافحہ کرتے ہی آپ کو نہایت غیر مترقبہ حاصل ہوئیں اور تاقیامت برکات باقی رہنے کی امید بندھی اور خطرات اور وسوسوں سے ایک حد تک نگاہداشت ہو گئی۔

پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ کو عالم مثال یعنی خواب میں ذاتِ خاص حضرت خواجہ بزرگ خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند رضی اللہ عنہ سے بیعت تو نصیب ہوئی جس سے آپ کو استقامت تائید اور جمعیت دائمہ حاصل ہو گئی۔ اور یہ نوبت پہنچی کہ آپ نے اپنے تمام عزیز و اقارب و دوست احباب اور سب مشاغل اور جملہ کار و بار کو ایک لخت چھوڑ چھڑا کر زرا و یخلوت اور گوشہ عزلت اختیار کر لیا ہمہ وقت یاد الہی میں محو اور مستغرق تھے۔ ایسی آتش عشق و محبت مشتعل ہوئی اور محبِ حقیقی سے ملنے کی آرزو اور تمنا دامنگیر ہوئی کہ آپ شب و روز بے تاب و بے قرار نالان و گریان رہتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ اس کیفیت کو بقتضائے شفقت مادی برداشت نہیں کر سکتی تھیں اور بعض اوقات بے اختیار ہو کر بارگاہِ احدیت میں نہایت گریہ و زاری کے ساتھ مناجات کرتی تھیں کہ اے پاک پروردگار میرا فسرہ زندگی تیری عیب اور محبت میں گزشتہ اور دنیا سے برگشتہ اور شب و روز تیری یاد سے یگانہ اور عزیزوں و یگانہ ہو کر تیرے ناکرمین مجبور و مشغول ہے اور تیرے ملنے کی آرزو اور جستجو میں تمام لذائذ دنیا اوس نے چھوڑ دیں اوس کے مصائب اور تکلیفات کا صدمہ مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا ہے اوسکی حالت زار پر رحم فرما اور اوس کو اپنے وصل سے بہرہ ور کر۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت کو آپ کی مراد میں کامیاب کر دیا چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ ماجدہ کی دعا کی برکت سے کامیاب ہوا گو میں نے بھی بیابا

ہم بستر نہ ہو سکا اور ہر قسم کے ادویہ و ادعیہ کا استعمال کیا مگر مطلق کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ شخص آپ کے اوصاف سن کر خدمت مبارک میں حاضر ہوا۔ اُس وقت آپ گھوڑے پر سوار ہو کر کھین شریف لے جا رہے تھے اُس نے آنکر آپکے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور حال بیان کر کے زوال نامادہ کا خواستگار ہوا۔ آپ نے تین دفعہ اُس سے سخت معافقہ کیا اور فرمایا کہ ابھی جا کر ہم بستر ہو۔ چنانچہ اسی وقت اُس نے اپنے انجیریہ غریب قوت پائی اور سہولت تمام وہ عورت پر قار ہوا۔

ایک ضعیفہ کا تین چار سالہ لڑکا حصار فیروز آباد کی دیوار سے جس کے نیچے فرش پختہ ہے تقریباً تین گز اونچائی سے نیچے گر پڑا اور کانوں سے سورخون سے خون جاری ہو کر اُس کا دم ٹوٹ گیا۔ اُسکی ماں گریہ و زاری کرنے لگی اور نہایت بیقرار ہوئی اُس نے بجز آپ کے خدمت میں عرض کرنے کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا۔ بالآخر اُس لڑکے کو آپ کے قدموں پر لیجا کر ڈال دیا اور اُس کی زندگی کے لئے اتنا مس کیا۔ آپکی عادت شریف تھی کہ اپنی توجہ و تصرف کو لوگوں کے نگاہ سے پوشیدہ رکھتے تھے آپ نے ایک طب کی کتاب طلب کر کے دیکھی اور ارشاد فرمایا کہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ لڑکا مرے کانہیں ہے۔ حاضرین کو تعجب ہوا کہ ایسا کیسی کتاب ہے جس سے ایسا معلوم ہو سکے تھوڑی دیر آپ خاموش رہے اُس کے بعد دیکھا گیا کہ لڑکا اصلی حال پر تندرست ہو گیا۔ جب حاضرین کو ثابت ہوا کہ آپ کی کرامت تھی۔ ایک بزرگ خواجہ برہان جو ایک حد تک سلوک طے کئے ہوئے تھے آپ کی خدمت مبارک میں حصول فیضان کے غرض سے حاضر ہوئے تو آپ نے اپنے تصور سے لے کر ارشاد فرمایا چونکہ یہ ارشاد ابتدائی تعلیم سے متعلق تھا اور وہ صاحب منتھی تھے اسلئے انکو

کہ ”جناب مدوح کے آستانہ مبارک سے اس فقیر کو بھی بقدر استعداد و ظرف نفعات نیا نمود ہوئے۔“

اس کے بعد آپ پر عینیت معہودہ حضرات خواجگان علیہم الرضوان جلوہ گر ہوئی اور ان کے ارواح طیبات بشارت فیض اشارت دینے اور تلقینات فرماتے لکین اور انکی توجہات اور برکات کی امداد سے آپ پر دائرہ عینیت زیادہ وسیع ہو گیا اور راہ سلوک اچھی طرح کشادہ اور روشن اور جمعیت مزید حاصل ہوئی۔

بعض بعض بزرگوں کی روح پر فتوح سے بطریق انیسیت بھی آپ کو فیضان حاصل ہوا ہے جن کے ناموں کی تفصیل آپ نے اپنی مثنوی شریف میں فرمائی ہے۔ حضرت خواجہ بزرگ خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند رحمہ اور حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی اہلسنت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رحمہ اور حضرت رسول خدا صلعم۔ روح پر فتوح حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کو بدرجہ غایت انسبتی خصوصیت حاصل تھی جیسا کہ منقول ہے کہ آپ ایک روز نماز پڑھا رہے تھے اور انہی طرح سے روبرو تھے پیچھے سے نمازیوں نے دیکھا کہ آپ ہلکے بھی اچھی طرح دیکھ رہے ہیں جس سے ان کے بدن پر عرشہ پیدا ہو گیا جیوں تیوں کر کے نماز کو پورا کیا اور نماز کے بعد آپ کی خدمت میں یہ ماجرا عرض کیا تو ارشاد فرمایا کہ اس کو ہرگز ہرگز کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ آپ کی کیفیت بالکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ سے مطابق ہے۔ یوں تو آپ سے بے شمار خوارق عادات اور کرامات ظہور میں آ رہی ہیں جن کا احصا ناممکن ہے۔ مگر مشتمل نمونہ از خروارے بعض بعض واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ایک شخص نے ایک بار کہ عورت سے نکاح کیا۔ کئی سال گزر گئے تھے کہ وہ اس سے

اس پر اطلاع نہ ہو۔

آپ حیوانات پر بھی شفقت فرمایا کرتے تھے ایک روز آپ نماز تہجد کیلئے اٹھے اور جلی آپ کی لحاف میں سو گئی آپ صبح تک سروی کی تکلیف برداشت کرتے رہے لیکن جلی کو لحاف سے نہ نکالا۔

ایک روز آپ لاہور کی کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے اثناء نماز میں ایک ہسیب آواز آپ کے سینہ فیض کھینچنے سے ظاہر ہوئی کہ نمازی حیران و ششدر ہو گئے۔ آپ نماز سے فارغ ہوتے ہی مکان کو تشریف لے گئے اور کئی روز تک مکان میں ہی نماز پڑھا کئے ۵۰ این نماز غیب بودہ بیگمان + گرچہ از حلقوم او گشتہ ایمان با وجود حصول کمالات و مقامات عالیہ آپ ہندو شاہ و برہمن پند نہیں فرماتے تھے بلکہ اکثر امصار و دیار کشمیر و لاہور بلخ و بخارا ماوراء النہر و بدشان کا سفر کرتے رہتے تھے۔

ابتداء کے زمانہ میں آپ لاہور میں ایک مجذوب درویش کی خدمت میں تشریف لیجا یا کرتے تھے مگر وہ اصلاً آپ کی طرف توجہ نہ کرتا تھا اگر کبھی آپ اوس کا تعاقب فرماتے تو وہ آپ کو گالیان دیتا تھا پتھر مارتا تھا یا متنفر ہو کر بھاگ جاتا تھا مگر آپ نے استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا اور اوس کی خدمت میں برابر حاضر ہوتے رہے اتفاق سے ایک روز اوس کو خیال آگیا آپ کو اپنے قریب بلا کر آپ کے حصول مدعا کے لئے بہت دعا کی اور آپ وہاں سے رخصت ہوئے۔

پھر آپ مولانا شیر غالی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لے گئے اور ان سے ملکر راہی سمرقند ہوئے اثناء سفر میں بعض دوستوں کے نام آپ سے ملے

سخت تعجب ہوا اور انہوں نے لوگوں سے اسکا ذکر کیا کہ اگر آپ مراقبہ مقامات عالیہ تعلیم فرماتے تو مناسب تھا۔ سب نے کہا کہ آپ کو حضرت کے ارشاد کے تعمیل کرنا چاہیئے ان خیالات کی ضرورت نہیں ہو پس انھوں نے نیک عقیدہ کے ساتھ اس ارشاد کی تعمیل کی اور تصورہ درجہ اتم نحویت کے ساتھ کیا چند ہی زمیں نسبت عظیم حاصل ہو گئی اور بڑے بابے میں ایسا جذبہ پیدا ہوا کہ کئی جوان انکو نہیں سنبھال سکتے تھے۔

ایک سپاہی نے خلاف شیوہ مروت آپکے بعض ہمایوں پر جو روظلم کیا آپ اسکی تیرکت دیکھ کر سخت بے چین ہو گئے اور اُس سپاہی کو نصیحت کی لیکن بوجہ کمال مذہبیت کے اُس نے آپکی نصیحت قبول نہ کی مظلوم کے حال پر کمال شفقت و رحم دلی کرنے کے باعث آپ نہایت متغیر کمال ہو گئے اور ظالم سے فرمایا یہ لوگ فقراے خواجگان بزرگوار کے قرب و جوار میں رہتے ہیں جو نہایت غیور ہیں۔ خبردار رہنا۔ چنانچہ وہ تین روز کے درمیان میں چوری کی تہمت میں گرفتار ہوا۔ اور مارا گیا۔

آپ کی شفقت و رحمت کی کیفیت یہ تھی کہ ایک وقت شہر لاہور میں قحط سالی ہوئی آپ بھی وہیں تشریف رکھتے تھے کئی روز تک آپ نے کھانا نہیں کھایا۔ جب آپکے سامنے کھانا لایا جاتا تھا تو فرماتے انصاف سے بعید ہے کہ کوئی بھوکا پیاسا گلی کو چون میں اپنی جان دے۔ اور ہم کھانا کھائیں آپ کھانا بھوکوں کے لئے بھجوا دیجئے اور خود قوت روحانی پر جو بمصداق اَنْلِیْسْتُ عِنْدَ سَبِّیْ مِیْرَاثِ اُولِیَاہِے بسر کرتے تھے بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ آپ سواری پر سوار ہوتے اور کسی غریب مسکین کو پیدل چلتے ہوئے دیکھتے آپ سواری سے اتر پڑتے اور سواری پر اسکو سوار کرتے اور خود پیادہ پا ختم منزل تک جاتے اور سر پر چادر یا رومال ڈال لیتے تاکہ کسی دہشت



عجز و انکساری اپنے نقص و قصور کا اعتراف کر کے معافی چاہی اور بہت کچھ معذرت کی لیکن جناب مولانا نے استخارہ لیا اور موافق آیا تو بہت اصرار فرمایا اور آپ کو خلافت تمام عنایت فرما کر دہلی کی طرف نصرت کیا آپ ہی جناب مولانا کے خلیفہ اکبر مشہور ہوئے۔

بہ تعمیل ارشاد فیض بنیا جب آپ راجہ شہر دہلی ہوئے تو یہ شعر در زبان نکلا  
شکر شکن شوند ہمہ طوطیان ہند + زین قنبر پارسی کہ بہ بنگالہ میرود + آپ کے نصرت ہو چکنے کے بعد جناب مولانا کے قدیم دوستوں کو آپ کے اس قدر جلد خلیفہ ہو کر رہا ہو جانے پر بہت رشک آیا اور غیبت آئی اور جناب مدوح کی خدمت میں یہ معاملہ پیش ہوا تو ارشاد ہوا کہ آپ صاحبون کو امر واقعی کی کچھ خبر نہیں ہے حقیقت اس نوجوان کا سنا تربیت درجہ کمال کو پہنچا کر ہمارے پاس بھیجا گیا تھا اس نے ہمارے پاس آکر صرف تصحیح حال فرمائی ہے بے شک جو شخص اس طرح آئیگا وہ اسی طرح جائیگا۔

آپ ہندوستان میں داخل ہوئے اور ایک سال تک لاہور میں مقیم رہے وہاں کے اکثر علماء اور صوفیہ کرام آپ کی خدمت میں مستفید ہوئے۔ پھر آپ شہر دہلی میں تشریف فرما ہوئے (جو اس زمانہ میں دارالاولیاء اور بیت الفقرا تھا) اور قلعہ فیروزی میں مقیم ہوئے۔ جوں دریا کے جمن واقع اور نہایت ہی دلکش مقام ہے۔ وہاں بکثرت آپ کی طرف خلق اللہ کے جموعات ہوئی اور تمھارے ہی عرصہ میں مرجع خلافت ہو گئے۔ ہزار ہا آدمی آپ کا معتقد تھا مگر آپ بہت ہی کم لوگوں کو مرید کرتے تھے بعض بعض صاحبون کو حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ کی درگاہ سے آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے لئے ارشاد ہوا اور حاضر خدمت ہوئے مگر آپ نے معذرت فرمائی

کہے ہیں اونکی پیشانی پر شیخہ تحریر فرمایا **۵** من از محیط محبت نشان ہی دیدم +  
 کہ استخوانِ عزیزان بہ ساحلِ افتادست + اس سفر میں آپ نے بعض واقعات میں  
 حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ مولانا  
 خواجہ امکنلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت  
 مولانا مدوح کو خواب میں دیکھا وہ خود یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اُمی فرزند ہماری آنکھ تہا  
 راہ پر لگی ہوئی ہے جلد آؤ“ اس بشارت سے آپ کو کمال خوشی و خرمی حاصل ہوئی  
 اور اس بیت کو روزِ زبان فرمایا **۵** میگذ شتم ز غم آسودہ کہ ناگہ ز کین + عالم آستو  
 نگا ہے سرا ہے گرفت + مقام در مقام اور منزل بہ منزل آپ سفر کرتے ہوئے  
 آستانہ عالیہ حضرت مولانا خواجہ محمد آو مکنلی عرٹ مولانا خواجگی رحمۃ اللہ علیہ  
 پہنچے آپ شہرِ ہمنہ کے ایک مدرسہ بزرگ اور سربراہ آوردہ مشائخ سے تجھے آپ کو  
 اپنے والد بزرگوار خواجہ درویش محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ مولف لب لباب شنی  
 معنومی سے خرقہ و خلافت پہنچی تھی اونکو اون کے مامون حضرت خواجہ محمد زاہد  
 رحمۃ اللہ علیہ سے اونکو زبدۃ الانبیاء حضرت خواجہ محمد عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ  
 آپ نے مولانا مدوح کی دست مبارک پر بیعت کی مولانا آپ کے حال اور مقام  
 عالی سے مطلع ہوئے اور آپ پر وفور عنایات اور توجہات خاص مبذول فرمائیں  
 تین شبانہ روز آپ سے تخلیہ فرمایا اور اسرارِ خاص سے سرفراز می بخشی اور یہ ارشاد ہوا  
 کہ آپ کا معاملہ بہ برکت اکابرِ سلسلہ علیہ انجام کو پہنچ چکا ہے اب آپ ہندوستان  
 تشریف لیجائے اور خلق اللہ کو فیض پہنچائے کہ آپ سے اس سلسلہ کو بہت فو  
 اور رونق حاصل ہوگی۔ اور طالبانِ خدا مستفید ہوں گے۔ ہر چند کہ آپ نے برا

بڑے بڑے قدم رکھتے شروع کئے اس شخص نے دوڑ کر اونکا دامن پکڑ لیا اور عرض حال کیا۔ اونھوں نے منہ پھیر کر اس کے طرف کو دیکھا تو وہ خود حضرت خواجہ صاحب ہی تھے یہیبت زدہ ہو کر بیہوش ہو گیا اور وہ چلے گئے جب اسکو ہوش آیا تو اس نے اور ونکو اسکی اطلاع کی آپ اس نام سے مشہور ہو گئے مزار شریف آپ کا دہلی میں بیرون اجمیری دروازہ قریب درگاہ قدم رسول زیارت گاہ خاص عام ہے۔

## قصیدہ مولف

کہ ہوں مستِ اُکست اول سیوین جانا نکاد یوان  
ازل سے ہر خارا و سکا کہ اب تک ہوں میں مینا  
یہ فیضِ ذاتِ مطلق ہے کہ ہونہ جبہ کا یہ سخا  
اونہیں سے بزم ہے روشن انہیں کا ہونہ کسا  
شہ دیجاہ ہین خواجہ میرے کہو اس رندانہ  
ہوے فانی ز خود باقی بالمشہ شانِ مردانہ  
کسی کو دلتِ عرفان دی کسی کو تاجِ شادانہ  
جو کفرستانِ باطل تھا بنا حق کا وہ کاشانہ

لبالب بمرورے اے ساتی مئے باقی ہونہ  
ملا ہے ساغرِ وحدتِ خرم باقی بالمشہ سے  
رہے مخمور تا محشر جو پی لے کوئی ایک جرعم  
شبستانِ ولایت کے وہی شمعِ ہایت ہین  
نہیں ممکن کہ صوفِ خواجہ ہووے کچر تم  
تمہارا نام ہے سید رضی الدین شاہ خواجہ  
تمہارے فیض سے ہوئے بچے گدا و شاہِ مقصد کو  
قدوم فیض کی برکت سے ہندوستان ہوا

بہت مشتاق ہے احمد بھی مدت سے تجلی کا

دکھا دو دلین اے خواجہ کرو آ باد ویرانہ

لفظ سلوک نقشبندی میں توحید و جود کی تعلیم ابتداءً واقع ہوتی ہے بعدہ درجہ شہودی کا ہونہ خوشی شہر و ونکو

اور ارشاد کیا کہ وہ کوئی دوسرے بزرگ ہوں گے جن کے لئے ارشاد ہوا ہے میں نہیں  
 کجا اور یہ ارشاد کجا۔

آپ کے خلفا کی تحصیل یہ ہے شیخ تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ خواجہ حسام الدین  
 رحمۃ اللہ علیہ شیخ الہ واد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد  
 فاروقی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ بعض شجرون میں حضرت امیر سید ابوالعلا اکبر آبادی  
 رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ کے خلفا میں لکھا ہے اور اکثر میں ان کے مرشد کا نام  
 سید عبد اللہ مرقوم ہے جو بواسطہ خواجہ بکھی و خواجہ عبدالحق حضرت خواجہ عبید اللہ احرا  
 رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتے ہیں۔

جناب خواجہ علیہ الرحمہ کا عرف خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ تہہ ہونے کی وجہ  
 عامہ ظلال میں یہ مشہور ہے کہ آپ سے کسی شخص نے بقا باللہ کے معنی دریافت کئے  
 تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ایمان زبانی سمجھانی کی بات نہیں ہے اس نے عرض کیا کہ  
 حضرت جس طرح ممکن ہو ارشاد فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری وفات کے وقت ہم  
 دریافت کرنا جب آپ کو بعمر چالیس سال وسط جمادی الثانی ۱۰۱۳ھ میں مرض الموت  
 لاحق ہوا تو اس شخص نے حاضر خدمت فیصد جت ہو کر عرض کیا کہ اب وعدہ ایفا فرما  
 جائے تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے جنازہ کی نماز پڑھائے تم اس سے یہہ دریافت  
 کر لیںا جب آپ نے بتایا ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۳ھ روز شنبہ وصال  
 فرمایا تو یہ شخص نماز جنازہ کے وقت حاضر تھا کہین سے ایک شخص برقع پوش آیا۔  
 سب نے اس کو آگے بڑھایا اس نے نماز پڑھائی اور نماز پڑھا کر وہ چلا یہ صاحب  
 اس کے پیچھے پیچھے ہوئے یہاں تک کہ وہ آبادی سے باہر نکل گیا اور جگہ لگیا اور اسے

کجا آن غمزه بجز بر لب  
وجودش موج آلهی بیابد  
به بیند موج حُسنِ عشقِ کیدست  
ز یک بجز است چه نفس چه آفاق  
عجب بجز است خود در خوشنوا  
اگر علمی است از علم خدا نیست  
درین معموره کثرت راجه کار است

کہ سر بچپد ز امواج کواکب  
 ز اصل موج آگاہی بیابد  
 شود باموج عالمگیر مست  
 چرخ و عشق چه قید و چا اطلاق  
 تعالی شانہ اللہ اکبر  
 خودی کو برائی باو شامست  
 ہمین کیدات و دیگر اعتبارست  
 بظاہرستی چندا و فتادہ است  
 زہر نیست کہ میدانی بروت  
 ز جوئے لطف او آدم مسمومے  
 خدایش جملہ از آب آفریده  
 شدہ ظاہر زہر و نشیط  
 نہ آن عکسے کہ از اصلست خالی  
 چه نور است اینہمہ سبحان فی التور  
 ز بحر شطرہ بیرون نیست خست

ببین دامن که خود خواص خود بود  
چو من در میج در یاره نودم  
چو گویم زیر جوگان در جم گری  
بشارت باز بختم را سادت  
نیایم به کادقانی الحاحات  
خداوند اورم

کشفه از فی الیسیس جسد نفی ناسخ جان نازنین را  
شجد خانه پر مار و کژدم  
فنی جلالت گیر دلاسم عزیزان  
طلسم حیرت و زندان تر فید

بگوشت و فودوی خوش در آید ز  
 کدو پخته و گندار بر خیز  
 ۶ دمان طالب این گوشت را درند  
 و خود خواص خود بنوشند  
 صدق بنی برنگ صدق بنی  
 کدو پخته و گندار بر خیز  
 بگوشت و فودوی خوش در آید ز

چهل پر دیگ از نیاب و باک است  
 چه فزیر دیگ بیرون است  
 طلب بسیارند وقت قبول است  
 بگویم که چه یسدام فخر است  
 از حق فخر است که اندر

۲۳۸

بسم الله الرحمن الرحيم

خداوند بفرم راه بنام که از ناکامی خود کامیابم غنا و فقر و فقر اندر غنا ام شوم فقر دریای الهی ز آشوب و بلای پرتی گم زین هر دو بالاتر گزینم بخشش آیم از مبع تفکر بگیرم کربت از در شاهوای ز جوش سین چون گردم سبکی	فری زان ره سوے درگاه بکشا در افساسی کل آرام یابم بشویم دست ازین شویده قلم امانت دار در پائے الهی گم خود را صدق بنیم گم صفات بجز در خود مبینم کنم دامن کوه و دشت پرور هم از خود بر خود افشا نم نکش بیند از مبنای این کهن دیر
--	---

در بیم رخسار  
 توحید باری تعالی عباد  
 بنام آنکه دریای وجود است  
 نیک جوشن وصال است  
 نودی فاغ از تنگ جانی  
 فروخت بجزا شنائی

چرخ بزم پرده اظفار برده  
 و گنجینه ازین اظفار  
 فروخته اند در جیب  
 جواد و در جیب  
 جواد و در جیب

با ستاد و نوبت تسلیم کردی  
 نسیم غمزه پروازی بباغش  
 عنای عقل بگرفتنی بر دستش  
 طریق تشبازی را نمودی  
 خود از هر سبب تیرانشان سیدی  
 لباس مختلف پوشیده مسرت  
 بجماد الله که مسجد دم که بودی  
 اگر در زیر و گرد کعب بودی  
 تو بودی حل چنین مشکل من  
 همین سرگرم سوادے تو بودی  
 اگر چه این سخن مانده گفتم  
 دور و زاندرین تجنانه بودی  
 و لے هر یک برآورده و کالے  
 در توجیه بر رویش کشانده  
 وجود رسته بر میگشت سوزان

بجز مستکارش تو تسلیم کردی  
 در طغیان می روی دور و ما غلش  
 بشیرین عشق داد شکست  
 دل ناکرده کارش را ربودی  
 باینکه که بایست دیدی  
 ربودی سبزش از دل کارش از  
 در ربودی و نابودی تو بودی  
 بتو یکفتم از تو ای ششودم  
 تو بودی راحت جان و دل من  
 بجز جانی تنای تو بودم  
 غبار شرک چسبیدین ساله رفتم  
 بسان سجده صد دان بودم  
 بجز جانی و هر سوئالت  
 شعورم در دل ریشم نداشت  
 بزد و زخمین صد رنگ بپوشان

۲۴۱

این دوست یار و ده نوال  
 پیر و دردی عبادت کرده نوال  
 در عشق بازی افکند و سوا  
 هموار و بستان غنیمت  
 دل اندر دست نظاره دادن  
 در غفلت و غفلت مجنون  
 برآمد و در دین از دست  
 دامن دارم و با گداز قامت  
 بر زمین نشسته ز خاک و قامت  
 بر زمین نشسته ز خاک و قامت

ز شیطان گوے رسوائی بوده  
 خطابش قره العین عزرا زیل  
 باتش بارگی عالم از و تنگ  
 درون چاه او بارش نگویم  
 میان آب و آتش درم این کا  
 در ایوان سیه بختان ز بندخت  
 یقیسم رابت تاریکی گزارد  
 دهنفتم بتاراج خیالات  
 پے جذب قلوب آرد ارادت  
 ز علم و شعور خواند دستانی  
 شود اهل ارادت از تصو  
 برون از خلق در عین شهود است  
 ز فکر آخرت گردیده کیو  
 ز سر لذت فوسه مدارم  
 بهر ورده فساد کار دین را

قبولی گر چه از شیطان شنو  
 همه البیس اندر بند و قیل  
 ز آتش زاده دیو آدمی تنگ  
 من بچاره از دستش زبونم  
 گمے در چشم و گمے در آرزو خوا  
 گمے در خلوت شیطان کشد  
 گمے در روے کار مرده آرد  
 گمے ناز و پے کسب کمالات  
 گمے این با قبول از بدعت  
 ز درویشی کند شرح و بیانی  
 که آمد در سکوت و در تفکر  
 که جانش غرق در دیاے وجود است  
 زبانه در مناجات آور دروے  
 که از بحر چه غم زهد کارم  
 ازین غافل که دنیایه بعین را

۲۴۰  
 بنجامان خلعت و مجتبی  
 شود افسانه روح و دشت  
 در سر و پیغمبر و ز جبار  
 در سر و پیغمبر و ز جبار  
 در سر و پیغمبر و ز جبار  
 در سر و پیغمبر و ز جبار  
 در سر و پیغمبر و ز جبار  
 در سر و پیغمبر و ز جبار  
 در سر و پیغمبر و ز جبار  
 در سر و پیغمبر و ز جبار

این دوست یار و ده نوال  
 پیر و دردی عبادت کرده نوال  
 در عشق بازی افکند و سوا  
 هموار و بستان غنیمت  
 دل اندر دست نظاره دادن  
 در غفلت و غفلت مجنون  
 برآمد و در دین از دست  
 دامن دارم و با گداز قامت  
 بر زمین نشسته ز خاک و قامت  
 بر زمین نشسته ز خاک و قامت







سخت از روی مجوش زبانه  
 تر حسم را شفیع خویش کردند  
 شب مجنون و بیداریش کردند  
 همان کا هیدن و خواری نمودن  
 از آن سربسته غم تعبیر کردند  
 دل مجنون در آن مجمع گزشت  
 و گردن را ز عسم خورم ندارم  
 سخن قصه در گرمی در آمد  
 بمیدان مروت خوش آمدند  
 که ما نیست نقیصه کردین بآ  
 کتم اینک رخ لیلای محبت  
 خود آن بیچاره سداب خویش است  
 برآمد پیشه از باد دل تنگ  
 سلیمان با و را احضار فرمود  
 وزان پیشه اگر چه ظلمه داشت

فرستادند نخته ارمغانے  
سرِ چو فقیرِ سری پیش کردند  
سر شک خون و خو خوارِ شکر کردند  
همان زار می و بزار می نمودند  
بصد سنگین دلی آتش کردند  
دران صد پرده خود آهنگ داشت  
حدیث عشق از جیسم ندادم  
عزیزانِ صنم را در خور آمد  
بِتسلیم و رضا گوهر فشانند  
ولیکن تا بیداید کجتاب  
و لے موشی ز مجنون باندایِ بجا  
خود افسونِ خود و خود خواب خوش  
بدانانِ لیامانی بزد چنگ  
حضور با و بود پشیر پر بود  
و لے از غیر از بخت سیه داشت

۲۴۵

معاذ الله من هذا  
تفنگه که در زبان بند است و دل پر از  
بهر سوختن این وجه عذر است  
منویش که چندین بارم خود است  
بهر جا جلوه گر اصل وجود است  
در بنصورت بقصد که در آینه

[illegible]

یک شعله در میان مرا  
 ز نور کوی دامن نابود گشتن  
 دلم دارم که غیبی در گشتن  
 باندک بکوه کارش تمام است  
 چو در یکساعت بر زنده شود

خود غشوی تو جان فزای  
کہ اصر من کہ پا رہا ہے باہم

...

حکایہ  
چو سوز عشق در مخبون انوار کرد  
تہائے صدفان دیوانہ سر کرد  
دل از بند خودی کی کیا بردا  
یاز راحت نہ از کاشش خبر کرد  
گر کہ  
تنش

درین بستان اگر خارے شود کم  
ازین گلشن اگر برگے شود وزر و  
چه خواهد شد اگر دریا بچو شد  
فلک گرتند بادیر اگمار و  
بیا اسی نوح طوفانے براغیز  
اشارت کن بموج پر طلائم  
فرو آئے کلیم استرا زین کوه  
عصائر اثر دما صورت سبحان  
ناما می خواجہ ابروے ہلالی  
بلغت آوز زبان گوہر افشان  
یکھوئے جهان اندوز دنیا  
بتے را گرے بازار بشکن  
بکن دکان این شیطان شوش  
سرگردن کشی و سجدہ آور  
گرفتہ ناکس و گرتہ ز با ہم

علم برادران را و خوششان را بخیر کرد  
مهرش کرد و در دلها آتش  
همه بکمال بیدار شد  
ز روی و زبان و چهره و اندام

جهان فانی است بر فانی مندل  
 چو بگسستی ز خود بند جهان را  
 شدی در پرده تصدیق و تسلیم  
 سبق از علم الوحش برگزستی  
 چو در کسری یقین خود را سپردی  
 دلت زان بے نشان آگاه گردد  
 ز راهی که نظر افتد گزندت  
 گمے ماند نجوم و داغ بردل  
 گمے نکت بتعطیل انگشت گوی  
 ز سپهر نور یقین دانای کاش  
 دل اندر مخبر صادق نهان  
 ز تاثیر محبت مست گشتن  
 ازین صدق و محبت نیز رستن  
 و گره سر بر آوردن زوریا  
 با حکام شریعت سر نهادن

ازین شست مذدب بند گسل  
 اگر فتنی پرده نور لامکان را  
 برون از فکر استدلال و تسلیم  
 ز دست موصبت ایمان گزستی  
 ز هر صحنه بصانع راه بروی  
 محبت مقتدای راه گردد  
 شود و در تسلسل پای بندت  
 شوی گاه از طبائع پامی رگل  
 چو جسمانی در وهم آوری رو  
 همان بر سادہ لوحیها مدارش  
 بران صدق مجر و استاد  
 ز طور عقل خود بین در گذشتن  
 بسان فطره در دریای شکستن  
 حباب آسا و لیکن پای بر جا  
 زمین استقامت بوسه دادن

نکته از مادی خود بریدن  
 عقول و ایمان را به برون  
 بایمان کار ایمانی  
 عجز از ایمان و چار و  
 نندن از ایمان  
 چنانچه از ایمان  
 عجز از ایمان  
 عجز از ایمان  
 عجز از ایمان

سجده به راه و انجاء  
 محبت گشتن و تفویض  
 بای دل خست ازین بستان  
 رجا کت شستن آن و آدم  
 زانکه در تحب لالان  
 زانکه از فکر و استدلال  
 برون از فکر و استدلال  
 که از غلب سلیم آمد سادات

۲۴۷

سجده به راه و انجاء  
 زانکه از فکر و استدلال  
 برون از فکر و استدلال  
 که از غلب سلیم آمد سادات

الفصاد  
 در آید یک دم در خواب  
 در آید یک دم در خواب  
 در آید یک دم در خواب  
 در آید یک دم در خواب

درین پیغام دم میخواند بود  
 درین پیغام دم میخواند بود  
 درین پیغام دم میخواند بود  
 درین پیغام دم میخواند بود



دران بیت به افشرد می بود  
 زلف خاوه چون مرده می بود  
 دل از جانان نشان داد و بیست  
 دین سوز که از آنجا میشت  
 بیوسف که کشتا کشتا میشت  
 چنان که کشتا کشتا میشت  
 چنان که کشتا کشتا میشت  
 چنان که کشتا کشتا میشت

<p>مرا از خود لبوسه خوشی ری          ز چندین آن کشتش لطیف آید          جز آن معنی که صاحب ستراف          مرا خود میست پندارم فریاد          یک از اوج عزت خور فرو داد          بخاک پایت لست فرخنده دید          فرو افتاد غم از لب غریبی است          نید انغم که اسه سویر آیم          ازین غم که چنان از کیم</p>	<p>بنور غیب دیدی آنچه دیدی          نشاندهی در دلم شکسته ز تجرید          فرو ناید دوسه بر هر دکانی          کز آن معنی بیایم دلنوازی          گره با بسته دارم جمله بجا          بستی محتاج و بسیارم طلب گار          شکسته تو از غماریه نصیبی است          بجا این بار محنت را کشایم          سلیمان زبان دان از کیم پرسم</p>
---	---

حکایت

<p>ز لیغا را چو در خواب سید          نمیدانست کان مه را چنان است          و لے در بند غم کا هیده میداد          همین درو و زمین سوز و همیش          خبر نایافته جان در تها ضا</p>	<p>جمال یوسفی آمد جگر سوز          مقام خاطر افروزش که است          و مانع در هوا شوریده میشد          ناز معشوق آگاه می نه از خویش          برون از شمشبخت دل در تها ضا</p>
---	--

۲۴۹

مناجات

ندادند مرا ازین برون  
 دران فقرم که میس رانی فزون  
 نمودن کرد و پوشش و جود است  
 زبان بند و دود و صد گفت و صد نوا  
 بجز از نور هدایت بال و پر یافت  
 نیست از اسم المومنین از بیافت  
 بکلمت گاه ایمان ارادت  
 ازین بهمان غیبی نور ایمان  
 در خفا نشد و بقیس از بیدان  
 بنود از اوج بیت بیست  
 سلطان العادت بیست  
 بکلمت یافت در جبین مزین  
 علم مکن از انوار واجب

هنوزم از دامن بازار راه است  
 هنوزم دل گرفتار نگاه است  
 هنوزم از دامن بازار راه است  
 هنوزم دل گرفتار نگاه است  
 هنوزم از دامن بازار راه است  
 هنوزم دل گرفتار نگاه است

بیسایه سعادت دید و شناخت چه خواجہ مخبر از اسرار دید سخن از پی نشانیها نشان شد که دلم در بهشت آمد سر انداز بجان عشق از آن حمله آمد سغی گرد و از وی گرم بازار برون از جان و تن در خود فرو پی من مقصود خود از خود بیرون ز چشم غیر چمن است این است ظلمی از آن نامور است بهم برزد و دکان و هم و تیر امانت بالانت خواه سپرد که بنده بی صفت بیکار باشد مقید خود بنا چینی می آید چو کبر است این مبر از خیانت	نظر چون از تحیر باز پرده است گرامی خواجہ اسرار را دید لب اندر معرفت گوهر نشان شد بگفت ای شاه خدو ملک راز گوی از حسن صورت سر بر آرد که از صورت طبع آمد نمودار و لے آنرا که در جانش اثر کرد و تار جان شعاری تن میزد خست به تحقیق آنکه انسان است این است پیغمبر چون ز سرش پرده برداشت جو در انوار کل شد موحنا چیز ز خود بگذشت و گوے مردمی برد که امین ظلم ازین بسیار باشد تکبر نیز وصف ناگزیر است نهایت رفت و آمد بے نهایت
--	---

۴۴۸  
 دران دریا است ترش  
 دران نابود با استقامت  
 وجود خواجہ مانند استقامت  
 شود یکبار از پندار خود  
 بدون ناید چنین ناست  
 چو در شتم که اشتغال دیر است  
 غایت این قدر باز و دیر است

مرا یکبار اندر راه اندازی  
 باین خواری که می بیند  
 که افدام ز راه استقامت  
 باین خواری که می بیند  
 که افدام ز راه استقامت  
 باین خواری که می بیند



چهارم از خود خبر می یابد  
دران دریده ها امید می  
موس میباش که این هم در  
برون از بر در میند در  
لبه جز در مشتاق چال است  
در سر از در اتصال است  
چون در مشتاق چال است

ہولے حوصلہ خواب و ہم آغوش  
 بلا از یک طرف چندان فرو نشد  
 سلوکش از محبت منفعل ساخت  
 ز باغ آرزو نگذاشت بیگے  
 نشانِ عشرت از عالم برآید  
 بخمن گاہ شادی دست بکشا  
 خست افتاد و چشمش آتش انگیز  
 بتاریکی در آمد چشم جادوش  
 نظر افتاد بر خود ناگہانش  
 دلش شد بے الفت از نشان  
 بے نظر از چشم دیگر آورد  
 ز قلم شہادت چسبید بکشت  
 سر و کش غیب کرد ایسہ و آتش  
 بآون بود و مگر خرسند بود  
 دران در دید کو بہا وہ بودند

۲۵۱  
 زکتمانی باو کتانی بد شد  
 چو ملک معز نو شد گم باو  
 ز کتانی گشت این معزنی خیر دار  
 بعد بمان در خریداری درآمد  
 بلاء در طلب گاری درآمد  
 شد از سر سوز آه آشوب درآمد  
 بقصد دس در گری درآمد

خود را می درسم تا زنی  
زبان گری و آید بی  
بیبید و پیوسته  
و می باشد که اسرار  
چو شمع آلوده  
نظر باطله در نیک و بد  
بیبید و پیوسته  
و می باشد که اسرار  
چو شمع آلوده  
نظر باطله در نیک و بد







ہشامؑ حجت و تاسی کے غا  
 بجورے کز قریش و اقربا دید  
 بدار گوید بر و حرب خندق  
 بآن شب کز سر اسے آتھانی  
 بہیر زن رفتن از آواز این وہ  
 بدیدے آنکھ می بایست بدین  
 بفقرے کز خودش مرویش میداد  
 بآن قسم کاورد روز شفاعت  
 کہ این غافل کشاید چشم از رخ آ  
 نہد در سرن اول آشیانہ  
 ز آسیب زمانہ فاغ ابہال  
 من ارچہ دورم از بخت سیزل  
 کنارے نیست دریائے قدم را  
 مرا گرچہ سراسر کار غام است

بآن خوش عکسبو تے عنبرین کجا  
 باشو بے کہ و شرت کر بلا وید  
 بروز فتح و نور و خصوص الحوش  
 سید و در مقام الامکان  
 بسجنان الذی انکسری بعد  
 به یجن و غفلت و یجن و شنید  
 سیر الفقر و فقر می کشید  
 کند تیر شرت بے بضاعت  
 دران حجره عنایت پر و شرت یاب  
 اولیس نمانش خواند زمانه  
 به نیم ماضی و مستقبل حال  
 تو حال کردی داری چه شکل  
 ید طوفی است باز و کس عدم  
 تمام دان که این سودا بستم

## مناجات

200





درین حالت که فخرش توانست  
 با کرم باز نشست ازین بزرگوار  
 خستین افتد ازین بزرگوار  
 که نه کار بر خیزد و نه کار  
 بودایش هر دو کار است ما را  
 بدون از خواب رفتاریست ما را

برآرم در چهارش تیغ بنیاد  
شوم در انتظار دولت خویش  
دل مشتاق انوار بقایت  
وزیر خسر بندگی آزاد بشم  
بر اندازم ز خود دنیا و خود را  
همان انگار من هرگز نیوم  
ز مردن پیشه خود را سپردم  
رساقم اندر الله گوش جان را  
در آیم در سماع عاشقانه  
فتد در کشور دانش تزلزل  
برآرم دست در کار نگهداشت  
بر اندازم سخا است از مظا  
نگهدارنده خود را کنم یاد  
بسخرنا مراد من است غرض  
عجبتش تمنائے ندارم

وگر انفس مرا وے را کنت ریا و  
 دے بر دین ز حول و قوۃ خلش  
 سر مست غرق بحر سیر هوایت  
 بقدر یار الهی شاد باشم  
 تسلیم بینم نیک و بد را  
 چون بیرون کشد از بند وجود  
 بر کس اختیار نیست را و بر دم  
 دے در آید گرد آید زبان را  
 بسیر کردی آن سیر بین مراد  
 و ما غم بر فرد و جیب تحمل  
 شعور و آفتاب را طوار کج شد  
 بانی فیکر و تئید و خواطر  
 زبانی از حضور غیب سیر آزاد  
 پس انگه در پی تحقیق اعلا  
 دلم و دیکه سودا سست ندارم

[illegible]



چون از خود و خلق و شایسته نشد  
 که دارد دوست را از خود دور کند  
 چو صفات دوست را از خود دور کند  
 چو صفات دوست را از خود دور کند

شود نور یقین مست نظاره یقینے تاحد حق یقینش یقینے اسم آگوش نقابش یقینے اصل دیگران جہانے درین وطن مجال آگوش نیست که برهان وجودش هم وجود است	دل و چشم و خیال افتد کناره یقینے مقصد و معراج پیش زهر و هم و گمان بیرون حسابش یقینے نیز گرد و لا مکانه مشاعر درین خلوت ریش شهو و دش را دیش هم شهو است
--	--

در بیان تجلی ذاتی و تجلی معنوی و تجلی صومی و علم صومی

حضور ذات اگر در خلوت جان و گر علمی بود علم حضور است و لے علمی حصولی است در مقام اگر در صورتی مزمی کند رو و و جالیکن ظهور این جمالت	بود بے پرده کشف ذاتی است آن و لے در پرده کان امر ضرورت تجلی معنوی دانست دانش تجلی صورتش خواند سخن گو یکے در حسن و دیگر در مخالفت
--	--

در بیان تحقیق علم یقین و حد یقین و حق یقین و مراتب آن

دل و دوشینه در فکر یقین بود که یارب شاهد عین یقین چیست	در اطلوای ظهورش نیز بین بود دران عین یقین مقصود این چیست
---	---

چون از خود و خلق و شایسته نشد  
 که دارد دوست را از خود دور کند  
 چو صفات دوست را از خود دور کند  
 چو صفات دوست را از خود دور کند

۲۵۹

چون از خود و خلق و شایسته نشد  
 که دارد دوست را از خود دور کند  
 چو صفات دوست را از خود دور کند  
 چو صفات دوست را از خود دور کند

ازین معنی است باقی ازین معنی  
 ازین معنی است باقی ازین معنی  
 ازین معنی است باقی ازین معنی  
 ازین معنی است باقی ازین معنی

در میان بی غمی و غم و در میان غم و غم  
 در میان غم و غم و در میان غم و غم  
 در میان غم و غم و در میان غم و غم  
 در میان غم و غم و در میان غم و غم

نه در صحرای غیب و نه شهادت  
 علی التحقیق این قسم اتصال است  
 ز رنگ حیرت و اشکال خالی  
 چه بسی چه مثالی جملعوریت  
 بر دل زمین چشمم سر به بیند  
 خلاف آید که دیده یا نه دیده  
 بجز چشم یقین اورا که دید است  
 بود چون جرم خور و چشمه خور  
 وجودش لیک پوشیدن نیازی  
 شهو و شش در پس نور صفات است  
 مشاهد نیست جز قلب شناسا  
 بچشم سرده دغل و دین گاه  
 بروی روز انوار ضمائر  
 بجز رخساره جان آگاه نبود  
 که دیدار خواص آن جهان است

مقتد نیست این قسم اسعاد  
 چو در صورت بود که در مثال است  
 همان در کسوت نور مثالی  
 بے مرئی چه ظلمانی چه نوریت  
 کسی زین جلوده بالا تر نبیند  
 شب معراج سلطان گزیده  
 که ذات حق بنای نه ناپدید است  
 ظهور ذات حق در قلب انور  
 اگر چه جرم خور دیدن نیازی  
 تجلی بیگمان نسبت بذات است  
 همه در پرده انوار اسما  
 ولی در آخرت سلطان مختار  
 فخر در موطن ثبلی الشرائر  
 بجنت آفتاب و ماه نبود  
 مرا با جمله تحقیق اسبجنان است

در ازوان و معارف بهر سو باید  
 پیوند دست را در کسوت علم  
 شود شهنشاه از کسوت علم  
 در ازوان و معارف بهر سو باید  
 پیوند دست را در کسوت علم  
 شود شهنشاه از کسوت علم

در میان غم و غم و در میان غم و غم  
 در میان غم و غم و در میان غم و غم  
 در میان غم و غم و در میان غم و غم  
 در میان غم و غم و در میان غم و غم

در میان غم و غم و در میان غم و غم  
 در میان غم و غم و در میان غم و غم  
 در میان غم و غم و در میان غم و غم  
 در میان غم و غم و در میان غم و غم

حضوی ساده رخنانشست اینجا  
 در آید چون در استیلا توجه  
 دل از غور شید وحدت نور گیرد  
 درش از نور خود علمی و هلدوست  
 درین ره هر که انوار خدا یافت  
 برون از صورت معنی نگارست  
 تماشا کن بکار علم امروز  
 سعادت بخش ایمان محقق  
 باسانی درین ره میتوان دید  
 طریق مستدیر است اینکه گفتم  
 ز خود بیرون بروکز توجه است  
 شمر دم آنچه می باید بشنود

توجه عین وجدان است اینجا  
شود چون ذکر ناپیدا توجه  
وجودش جلگی مذکور گرد  
چلویم الله الله روئے نیکو  
به تحقیق انتقاد ابتدایست  
مجرد از تماشا انتظار نیست  
بیاب این انتظار آدمی سوز  
اگر علمست در عین است و در حق  
ز به برگشته بخت آنکس نشنید  
بیکسانی مشیر است اینک غم  
خود می بگذار کاین از خود است  
تو دانی و تسبیل راه برین  
چه محمد بنی الله که یک سال است

در باغ طراوت جوانی  
هرگز نشمید، بوسے فرزند

بے برگ گذشت زندگانی  
بودم سرو و بیا این خور

241

خودشید گزید و با کلاه  
کلانک شب در دوشی ماه من  
انگشت مال زر دهن بود  
زین سفت دیو یکمان شد  
نظاره گیان دریا ستادند  
خویش بر شوق شد گریان  
بنا و هم خیمه زن  
مناظر افروز

در بیان حقیقت بیگمات و در بیان حقیقت بیگمات و در بیان حقیقت بیگمات

۲۶۰

دین را که کشید  
اگر خواهی شود کشوف این  
چنان هستی از جانت برانداز  
و گو خواهی بمیرد در تو ایستد  
بزدن از پرده شود اندر علم زبان  
بیکدیگر دست محل مخصوصه چشم جان  
علامت دیگر آن از یاد آید از آینه  
بوجدهان مجرب در جاکه دارد  
نخستین گره در خواطر از نظر دور

در هر روز الله را شوم نیست  
 در چشم من آن الف عظیم است  
 من یکدم سر و نام دارم  
 از شکر کفایت این کار  
 چون در نگر می عرض تمام است  
 که بگر رسد به نشئه کلام  
 نه غلط مقام در ویش  
 دریا از بے شکست است  
 اتی گیس گیش نقابت  
 من خفته عاقبتی دریدم  
 از قیید تفکرم چه حاصل  
 پس هیچچنان هم گمانم  
 هر چند که خلق ناشناسا  
 استادم و دانشم کتابم  
 طفلکم که نخورد و شیر مادر

عاجت به سراج اکبرم نیست  
 دانم که مرا ط مستقیم است  
 یک سرش به جیات کا دارم  
 چون من بر دم چه کم چه بسیار  
 سرشته رخسار هم به جام است  
 سیرابی اوست هم ز جامی  
 عالی است ز حرف اندک و بیش  
 بختانک ثبت این چه حرف است  
 سرشته عقل سداب است  
 ایمان محسوس گزیدم  
 آن خواجیه هست عقل کامل  
 تحقیق روحیه کیم نام  
 گویند که عاقلست و دانا  
 دانی که من از ک اسم یابم  
 افتاده همان بختاک و خون در

در هر روز الله را شوم نیست  
 در چشم من آن الف عظیم است  
 من یکدم سر و نام دارم  
 از شکر کفایت این کار  
 چون در نگر می عرض تمام است  
 که بگر رسد به نشئه کلام  
 نه غلط مقام در ویش  
 دریا از بے شکست است  
 اتی گیس گیش نقابت  
 من خفته عاقبتی دریدم  
 از قیید تفکرم چه حاصل  
 پس هیچچنان هم گمانم  
 هر چند که خلق ناشناسا  
 استادم و دانشم کتابم  
 طفلکم که نخورد و شیر مادر

عاجت به سراج اکبرم نیست  
 دانم که مرا ط مستقیم است  
 یک سرش به جیات کا دارم  
 چون من بر دم چه کم چه بسیار  
 سرشته رخسار هم به جام است  
 سیرابی اوست هم ز جامی  
 عالی است ز حرف اندک و بیش  
 بختانک ثبت این چه حرف است  
 سرشته عقل سداب است  
 ایمان محسوس گزیدم  
 آن خواجیه هست عقل کامل  
 تحقیق روحیه کیم نام  
 گویند که عاقلست و دانا  
 دانی که من از ک اسم یابم  
 افتاده همان بختاک و خون در

باز من به سراج اکبرم نیست  
 دانم که مرا ط مستقیم است  
 یک سرش به جیات کا دارم  
 چون من بر دم چه کم چه بسیار  
 سرشته رخسار هم به جام است  
 سیرابی اوست هم ز جامی  
 عالی است ز حرف اندک و بیش  
 بختانک ثبت این چه حرف است  
 سرشته عقل سداب است  
 ایمان محسوس گزیدم  
 آن خواجیه هست عقل کامل  
 تحقیق روحیه کیم نام  
 گویند که عاقلست و دانا  
 دانی که من از ک اسم یابم  
 افتاده همان بختاک و خون در

این مردی که در این عالم  
 در غایت کمال و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال

<p>در خانه کتیرین غلامی                  این نام خجسته و ملک زاد                  بر درگاه خواجه امیر ساند                  گوید که ز سر کارم آگاه                  کارش همه گهر و من قنیدن                  من بودم و نقد خسته او                  بیچاره قلندر به تهیدست                  چون باغ طبعش بر آورد                  چشم ملک شمانت زادش                  القاص دران گذشتن روز                  کردند و زنان اسلام                  تا قطره او ثبات یابد                  بر خیزد بلا موزن غیب                  این خسته بے نیاز مند است                  گر کیدم الله از تو گیرم</p>	<p>شد بنده یک بزرگ نامی                  انشاء الله شفیع من باد                  گوید ز من آن سخن که داند                  او غفلت من خستینه شاه                  آنش بسنجالم آری من                  سرگرمی استانه او                  می بود خستینه دار پوست                  در میوه جمال من اثر کرد                  زانرو بے من لقب نهاده                  آمد بزین چو باد و نور روز                  تکبیر اذان بگوشتش اعلام                  دین الهی در نسا بد                  در گوش من آری ملک لاریب                  یک شخصه از لیت پسند است                  و الله که همان زمان بسم</p>
---	---

این مردی که در این عالم  
 در غایت کمال و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال

این مردی که در این عالم  
 در غایت کمال و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال  
 در این عالم و کمال

<p>این صورتو عرش آشیانت نه بایر کفن ذقیب رقتار ایمان بر منسه بادو تو دوزخ صفیته که از تو دور است من گرچه که آتشین دماغم امی زاهد خام طبع بیکار در پائے طبیعت خرم است</p>	<p>اسرار عجب در و نهان است اول قدمشش مقام دیدار فردوس دے کشتادو تو سبحان الله عجیب صور است از نگاہت تو شگفتہ باغم خود را گرد و دوجب بعد میدار لیکطره زرد دے تمام است</p>
--	--

## قصیدہ

قصیدہ منقبت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی خواجہ شیخ احمد فاروقی  
سیرت مدنی خلیفہ اکبر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ مصنفہ حبیب  
مولانا مرشد ناموای احمد حسین خان صاحب قادری نقشبندی  
مجددی مظهری نعیم اللہی حکیم بادشاہی مرہومی و موصیہ

<p>دکھادے او خدا و صمدی مقلدنی کا امام علم ربانی علیم سیر نیانی</p>	<p>کہ ہون مدت سوسین شیدا مجد الف ثانی کا بیان کس منہ سے ہر تہجد مجد الف ثانی کا</p>
---	---

نہیں کہ ممکن ہے کہ یہ سب چیزیں جو خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیں ہیں وہ سب کچھ خداوند تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی طرف سے ہیں۔ اور جو چیزیں خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیں ہیں وہ سب کچھ خداوند تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی طرف سے ہیں۔ اور جو چیزیں خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیں ہیں وہ سب کچھ خداوند تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی طرف سے ہیں۔

خود کی کر نشہ کو کرنا اور کیا یاد دہانی کا  
جب زنی بیا بیار مجد الف ثانی کا  
نہایت اس میں کامل ہے طریقت میں  
طریق احمدی ہے جو کامل ہے طریقت میں  
انسان حق کہہ دے طریقت میں  
انسان حق کہہ دے طریقت میں  
انسان حق کہہ دے طریقت میں

نہیں کہ ممکن ہے کہ یہ سب چیزیں جو خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیں ہیں وہ سب کچھ خداوند تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی طرف سے ہیں۔ اور جو چیزیں خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیں ہیں وہ سب کچھ خداوند تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی طرف سے ہیں۔ اور جو چیزیں خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیں ہیں وہ سب کچھ خداوند تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی طرف سے ہیں۔

نہیں کہ ممکن ہے کہ یہ سب چیزیں جو خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیں ہیں وہ سب کچھ خداوند تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی طرف سے ہیں۔ اور جو چیزیں خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیں ہیں وہ سب کچھ خداوند تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی طرف سے ہیں۔ اور جو چیزیں خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیں ہیں وہ سب کچھ خداوند تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی طرف سے ہیں۔

انفوان چنگیز خوار  
نہ جبر و نہ بوسے جبر عداوت

ایضاً ساقی نامہ

این یکدیگر را با جان پاکست  
 ساقی همه خون من خورده است  
 این باده و معنم زان پاکست  
 ساقی همه خون من خورده است  
 این باده و معنم زان پاکست  
 ساقی همه خون من خورده است



دینے چاہیے کہ جو نشانہ ہوتا ہے وہی ہے  
 عین الہیہ کہ انہی میں سے ہے جو خدا کا  
 عین ہے اور نہ انہی میں سے ہے جو خدا کا  
 عین ہے اور نہ انہی میں سے ہے جو خدا کا

سر سر ہند اور تے ہن لئے نور مطہر تقدسی  
 دم مرگ اور حیدرین پھر قیامت کی ہن میں  
 بہا لیا تا ہے اک نام لینے سے فقط اوی

جو نشان مجتہد کو مانا نہیں ہے  
 اولے مجتہد وہ دل بچکا ہوں  
 رہا غریب انسان کی حد سے وہ قاصر  
 نظر میں سما یا ہے کوئے مجتہد

کہان بندی چھوڑ کر اوسکی جائوں  
 اسی در کا سگ ہوں نہ چھوڑوں نہ چھوڑ  
 خبر دور کی لینا مشکل بنی میں

ہند مو او کہ سرکار مجتہد دیکھیں  
 دیکھنا ہووے اگر قبۃ قصر حیرت  
 دیکھنے ہووین اگر شوق سے اللہ والے  
 آئندہ دیکھنا ہو جس کو جمال حق کا  
 ہے اگر نقد ادا ت تو خرید و کوئین

نزداد دل بھانکر تو دیکھو  
 غلہ میں دلی ملک دروین  
 بیانی غری کوئی کوئی دیکھو  
 بیانی غری کوئی کوئی دیکھو

میں صاحب اجازت حضرت  
 ذرا طہارت اور شاکر تو دیکھو  
 یہ حالات بیان کے ہیں  
 یہ حالات بیان کے ہیں

میں صاحب غوری کے اور اب اس کے  
 یہ تعلیم ہے غلام و باطن کی  
 یہ تعلیم ہے غلام و باطن کی  
 یہ تعلیم ہے غلام و باطن کی

۱۔ امامت کا مجدد الف

کہ ہوں مشتاق میں کسیر مجتہد العِ ثانی کا  
 رہوں مجھ کو رہتا محشر مجتہد العِ ثانی کا  
 ہے باقی رُخِ انور مجتہد العِ ثانی کا  
 جہان میں نور ہے کھر کھر مجتہد العِ ثانی کا  
 یہ ہر مخصوص ایک ہے مجتہد العِ ثانی کا  
 بنانا قلم مغوشا کثر مجتہد العِ ثانی کا  
 نہ ہو گا کوئی بھی ہمسر مجتہد العِ ثانی کا  
 طریقہ سب میں ہے بہتر مجتہد العِ ثانی کا

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوتُوْنَ

الحمد لله

کتاب الاجاب جامع صراحت مقامات عشره صوفیه بمضمون فیض

ایسنی

# مشوی معدن فیض

مصنف

پیشواں عرفان از منقبول نا بگاہ رب المنج حضرت سید شاہ محمد حسن اشرف قادری ہمدانی الہ آبادی

معہ

تذکرہ حالات جناب مصنف علیہ الرحمۃ

جسین

ضمناً حالات برادر مصنف سدا قطاب مرشد اولی الالباب قدوہ اولیاء کرام پیشوا  
عرفان عظام عمدۃ الفضلاء والمتکلمین قدوہ الفقہاء والمحدثین حضرت قاری حافظ حاجی  
مولانا حکیم ابوالفتح سید شاہ فخر الدین احمد المعروف حضرت حکیم بادشاہ قادری ہمدانی  
نقشبندی مجددی لغیر اللہ آبادی قدس سرہما العزیز

مولف

مولانا درمندی حضرت مولانا شاہ احمد حسین خان صاحب موبہوی علم حید آبادی است فیہم

شمس الدین شاکر بن سید حیدر ابا قید طبع ہونی

مجموعہ خلاقیت اور حسین  
مباحثہ اشتقاقی احمد حسین  
سازگار اور سادہ من کے مینا اور  
شعور و خلاقیت

ہے احمد حسین شاہ پیر طریقت جو دران کا پایا وہ پایا خدا کو یہ حقلو بھی اک خادم کترن ہے

نظران پاپنی جساکر تو دیکھو چلو بھائی درانکا پا کر تو دیکھو غلامی میں احمد کی اگر تو دیکھو

وله ايضا

مزہ من رائنی کا پا کر تو دیکھو  
 بہت سی سنے ہو گئے تم لکن ترائی  
 نہو اُمید حق کی حرمت سے گزرنے  
 پستش لکھیو کبھی غیبر حق کی  
 بھٹکتے ہو چو طرف کیا دھونڈتے ہو  
 اگر چاہتے تم ہو سیر الی اللہ  
 ہو ظلمات غفلت میں کیوں تہمت  
 دل اشیا ہے حجر یاویس کن  
 سب آفاق و انفس ہیں تیغ حق  
 بھولا دو جمعی غیر حق لا الہ  
 خدا وادگر و اللہ کہا ہے عزیزو

باجع اشتاق ہیں احمد حسین  
شہر آفاق ہیں احمد حسین  
کھلا سجا پے خواجه احمد حسین  
نصیرت اور وقت میں احمد حسین

جو نفوس ہوا اگر سپاہ شیطانند | چور و برادر دم و دھار پرست | بجز خون و حکایات بنہاں | جیہاں تکہ بریں نہ تھاں گشت

ہند اضر و رہو اگر مختصر نہ کرہ بھی حضرت صنف علیہ الرحمہ کا پیشکش ناظرین کیا جائے واضح ہو کہ مصنف  
شمسوی شریف علیہ الرحمہ کا نام نامی واسم گرامی حضرت سید شاہ محمد حسن المتخلص بہ اشرف احسنی احمینی القادری  
الاکبرامی رحمۃ اللہ علیہ ہے آپ اپنے والد ماجد قطب الاقطاب حضرت سید شاہ محمد زمان قادری علیہ الرحمۃ  
کے خلیفہ عظم تھے آپ کے خاندانی حالات منشی محمد علی المتخلص بہ الفت مرحوم نے جو منظوم کئے ہیں یہ ہیں نظر

پس دل از انام دی راہ دیں	کہ از زندہ جاوید کردین میں	دریں شہر طرح اقامت نہاد	در فیض بہرہاں برکشاد
چو برسی ز من نام شہر و دیار	کنم بر تو باطن خوش آسنا	دیارے کہ آبادیش از دست	ز بس شہر دیش بہر شہر باست
بستہ جانفش کجائے خلیل	روانہ چوں چشمہ سبیل	بنام اداست آبادیش	ز وادی این مین بدیش
مکانات میں شہر منو سواد	برفت ز کیوں دل بردہ	خصوصاً دوار کرا ز کلاں	بنایافتہ چون فضاے خیال
کہ ہر یک بلند از عروج است	تو گوئی یکے از بروج است	ز برج فلک ز تابیش بیت	کہ ہر دائرہ مرکز اولیاست
دریں شہر فتح بہمت جو بہ	نہیں بسو زندہ و جانے تو	دریں خاک پاک از لایست	بنا کر کیوں نشان خانقاہ
بچو نشو چاہل کیوں و مرہ	بسے قریب ہند ز راس خانقہ	باوان اکبر بوجہ کفایت	بنام ہیں شاہ دیں مبدعات
اگر چلش رشونی چو استکا	بدان شانزدہ الف اندر شا	چیز و ہست این خانقہ را بنا	ہند بنا مش کنم ابتدا
چو سازنی ہدایت با لہضم	شود اسم پاکش عیا ج علم	طریقت تاج فضیلت پناہ	ہدایت کن خلق سوئے الہ
از ان بعد ان منور عارفان	مقبت شاہ بدیع الزمان	کہ در عہد سلطان فرخ سیر	رسید آن معانی با این امور
سوم آنکہ بر فتنش آسمان	برورش شک یغور رفع الزمان	کہ معیت دلی بود ز خال خوش	از و رونق خانقہ گشتش
بجذریہ شہرت بنامش گرفت	ہمہ شہر فیضان عا مش گرفت	سر ہدایت و اشرف گفت	ازیں بعد آنرا بنا پندہفت

### قطعہ تاریخ

نکارم من آنرا پیئے یادگار	رفیع الزمان شاہ عالم مقام	میدان الزمان و سر آمدید	از خجاند عشق در جامہ دوق	چو او کس نے وصل مکر کشید	کر باشد سن جلتش را شمار
بہر دیدہ از بہر دیدار حق	چو او عارفی چشم گیتی ندید	گذشت از جہاں تہنا کھل	بہر دیدہ از بہر دیدار حق	بہر دیدہ از بہر دیدار حق	بہر دیدہ از بہر دیدار حق
بتاریخ آل کرد اشرف چو فکر	بہر دیدہ از بہر دیدار حق	بہر دیدہ از بہر دیدار حق	بہر دیدہ از بہر دیدار حق	بہر دیدہ از بہر دیدار حق	بہر دیدہ از بہر دیدار حق



مراعتھا دے قوی شد شہبا	کنونم بحال خود مکن سہا	غرض کردہ از بیل سلطان با	تر خود کرد عبد قناعت فنا
چو زین ارفانی بسوے ارم	سفر کرداں شاہ عالی ہم	سن حلت آن ملاک شیم	رقم کردہ شد با شیخ عجم
مرا ورا بسیر بود قائم بنام	محمد بفرش گرفتہ قیام	بفرش محمد تعلبش خدا	درون و بر ولس دنیا جلا
	یکے فاضلے بود صاحب جمال	شہ بیومی را ہاں بودال	

بالآخر بعد سرحلقہ عارفان حضرت سید شاہ رفیع الزماں قادری قدس سرہ العزیز آپ کے صاحبزادہ قطب المظاہر حضرت سید شاہ محمد زماں قادری رحمۃ اللہ علیہ حجاہ نشین خانقاہ شریعت ہوئے آپ کے کھالات کا میت آوازہ چار دانگ عالم میں مشہر ہوا اور آپ کی ذات بابرکات مرجع عالم و عالمیاری ہو گئی۔ ہزار ہا آدمی اور آں آفتاب عالم تاب کے فیضان سے کامیاب ہوئے اور بیشمار خوارق اور کرامات آپ سے ظہور میں آئیں۔ ایک دفعہ بطور شتہ نمونہ از خود اریہ ہے کہ بروز عاشورہ حضرت کے یہاں فاتحہ کیلئے شربت تیار ہوا تھا اور سپر فاتحہ پڑھی گئی لیکن آپ کے ہائے مبارک کی ٹھوکر سے کسی قدر شربت گر گیا لوگوں نے خدمت مبارک میں قصہ لہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو ٹھہلیا شربت سے بھری ہوئی ہو دیکھا گیا تو واقعی ٹھہلیا باللب پڑ تھی۔ بتایا کہ آں سوال المکرّم ۱۵۲ ہجری وصال فرمایا مزار اقدس الہ آباد میں ہے۔ **نظم**

کہ بود او تھی شہر سلاں	فدائے محمد محمد نیاں	از بہر صاحب حق عادات بنا	خداوند کشف و کرامات بود
اگرچہ بے ہمت از کشف او	ولیکن منہم بسکہ ایجا زگو	بہر نمونہ از اں اندکے	ز بسیا کہ یعنی از صد کے
بطوریکہ خورست در گوشل	بلاکاست و کم نمایم رقم	بعاشورہ شہر اندوہ را	بیوم بکاؤ بروز عزرا
کز بس بانو شاہ عایعجا	کہ بس یا سیا بو عفت ما	سبوحا شربت پر از را	برو خواندہ از صدق اف
نگہداشتہ بود از بہر آں	کچھ سیراب ساز و لٹنگاں	رساند بروج شہدایاں ثواب	کرایزدینیش کند کامیا
زہر آنہ سالی و ضعیف بصر	بناگہ ز پائے شہ نامور	چو واژوں سہوشت شہر نامور	با ستاد خاموش ان خوش نبا
انیں ماجرا بانوے نیک	برسے کہ گویند باشوے زن	بد و گفست خندہ زبان کیں شہ	بہ شہر تو اں امکان میں چہ شد
کہ شہ شربت پر ایں قسم فنا	جو ایش بفرمودہ با تپاک	عبث شور کردن ترا عادت	ہیں پس بچو شہ شربت است
بکیر و بہر کس کہ خواہی بدہ	بن عیب کو تہ نگاہے منہ	نظر حویں فکندہ شہ سبوح	خوداں بچو شہ شربت است

حضرت مولانا سید محمد قائم رحمۃ اللہ خلیفہ وجانشین اپنے پدر بزرگوار قطب الاقطاب حضرت سید شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ عرف نواب عبداللطیف خان بابر تھے نواب صاحب بہمد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی ممالک مشرقی ہند صوبجات بنگال وغیرہ کے خدمت صوبہ داری پر ممتاز اور خطاب نوابی سے سرفراز تھے یکایک جاذبہ عشق الہی آپ کے قلب طہر میں شعلہ زین ہوا۔ یکبارگی منصب صوبہ داری وجاہ جلال دنیاوی کو شل بادشاہ ابراہیم بن ادھم بلخی ترک کر کے شہر خیوپور میں شیخ وقت حضرت شاہ راجو محمد تھانیہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو (۴۰) واسطوں سے حضرت شیخ ابراہیم قوام الدین فاروقی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت محمد دوم جہانیاں جہاں گشت تک پہنچتے ہیں اور ان کے دست مبارک پر بیعت مانی آپ ہی کے آستانہ عالیہ پر قیام اختیار کیا جی کہ خلافت تادمہ عطا ہوئی اور کلاہ و خرقة سے سرفرازی بخشی پس سب حکم مخص ہو کر شہر الہ آباد میں یہ محلیہ بحلی پور رونق افروز ہوئے۔ جب بادشاہ کو اطلاع ہوئی تو آپکس کنارہ کشی فرمانے سے بہت رنج و صدمہ ہوا۔ بالآخر مصارف خانقاہ و فقر و خدام کے واسطے بہت سے دیہات جاگیر آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ گزرائے اپنے اس سند پر بعد دعا کے یہ تحریر فرمایا کہ اے ظل سبحانی مجھ کو آیۃ شریفہ **وَفِي السَّمَاءِ دَرَجَاتُكُمْ وَمَا تُوَعَّدُونَ** پر یقین کامل ہے۔ لہذا اس سے مجھ کو عاف فرمایا جا اور اسکو واپس فرما دیا۔ اپنے ۳۹ سال میں وصال فرمایا مزار شریف الہ آباد میں ہی نظر

نرسادات و فرزندان شریف	الطیف النشہاد عبداللطیف	بہمد جلال و فر اکبری	سرافراز بود دست بر سروری
قوی باز و دست چنگال بڑ	مرفدا صوبات بنگال بود	کہ و غبت صوبات ہندو	نیز رویہ ہم بک انک آں
یہ آخر جیخوت خدا بر فرود	یکبارگی ترک منصب نمود	چو شاہ بلخی ترک شاہی نمود	توکل بفضل الہی نمود
بچشمان کم و دیان جاہ	پسندیدہ انیس ترک لہ	لباس فقہانہ و بر گرفت	یکے تاج مردانہ بر گرفت
بپائے طلب بادل بریز نو	از آنجا گرفتہ رو چون پو	بر شاہ راجو محمد بر فیت	از ایشان علامہ خلافت گرفت
از اس میں تعمیل شاہان	رسیدہ بایں تہر منوستان	بر آن زندہ جاگہ ذکر ش گشت	بیاد خدا بر تو عمل شست
دمی کا سر قانع با کبر رسید	نخے گشت چوں چاکہ خود	بنام مکوش یہ بہر کفایت	بے کالک و وہ نمودہ معاف
مشائش فرستاد و منت نمود	تسلیمش اور چو دولت نمود	پیش باز پس او بعد از دعا	نوشتش کبر ز کلم فی السما



تحقیق قدم زده بودند. علمائے ظاهر اکثر با جناب موصوف بعلم توحید که از والد ماجد خود اکتساب کرده بودند  
 مناظره میکردند و مغلوب میشدند. فقیر بعد ان فراغ تحصیل علوم تامدت ده سال خدمت حضرت ایشاں  
 استفاده علوم باطنیه نموده ام و مباحثه بسیار میکردم و مطلب فایز میشدم. جناب ایشاں بفتاوی  
 مشرف گشته بمشاهده حق استغراقی داشتند. و در نسبت باطن و از دایه جمعیت باطن فی افی خواطر  
 از دل و دماغ ترقیات میکردند. تصفیه و تزکیه از ردائل نقد حال ایشاں بود. لذت و حلاوت  
 بطاعت و نفرت از بدعت و معصیت داشتند. آداب ظاهر و باطن و انوار و برکات که در دست  
 جناب مرحوم حاصل بود و بآن تهذیب نفوس سالکان میشد غالب است که چنین حوادث بنمیدگان  
 سلف طالبان را دست میداد. و به تزکیه قلب و تصفیه باطن و صفائی نیست و پاک طینت کرم  
 جبلی و مروت فطری و سایر خصال رضیه و شمائل مرضیه نظیر داشتند. و مرید کم میگرفتند اجل خلفه  
 و مرید حضرت ایشاں شیخ هدایت الله اوقامی برادرزاده شاه نذر محمد ثم الکافوری هستند و جناب  
 مغفور را حیات چندان و فائز و بمرجهل سالکی برض تیب دق و سل مبتلا شده در سن یکپنجاه  
 و دو صد و شصت و پنج هجری داعی اهل رالبتیک اجابت گفتند و شربت وصال چشیدند.  
 و جناب مدوح را فرزند لیست ارحم بنده متصف بصفات حمیده اند المسمی سید شاه حمید رخصت الله  
 من آفات الزمن و ایشاں هم صاحب اولاد اند فقط لیکن کمی سال کا عرصه بود که آپ کا انتقال ہو گیا۔

از نسخہ شجره العارفین مصنفه مفتی محمد علی الفت الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

چهارم از ان نفی گردون جناب	محمد حسن شاه اشرف خطاب	لطیف و بدیع و زلفیخاں	چراغ سستی بنی زمان
سر سالکان انسر عارفان	شہ زیب بخش سر رجاں	خداوند دیوان حمد خدا	شما خوان ایشاں امام الہدی
مراں تصانیف فیضانی است	کہ آن معدن فیض و کیدانی است	و اگر احریفاں و تصنیف چند	بعلم تصوف ز شکر بلند
ز لطف ضایعین بیاخته	بے شہرہ و خلق انداخته	برادر رنگ و شاہ آزادہ بود	خداوند تسبیح و سجادہ بود
دیغا بعرسن ابیسن	سوسہ خلہ گردید جلالت گویا	ہم این شاہ را ہست نہ زادہ	بلغ سخاسر و آزادہ
شجاع جہان دلیر زمن	کہ نامش علم گشت حید حسن	کہ او از نزاد دل خیر ہست	ہمہ سیرتش سیرت حید ہست

بدین گم نہ اکثر کراماتیں نویسم کنوں قطع تانج آں چو گنج ثقب آمد صد اجزی قلب عالم دی یقہ وہ اہل صفا گفت لبیک عاجب جس بداعی	بازند مردم بے برزبان کہ آنرا نوشت اشرف خمین جست بن قفس داس موبی زین تن کی بروج منزل علیا زود در و سحر دخت لما و ابر	لہذا بریں میکسم الکفا آن محمد کو لقب ہو دیا شاہ زما نیز حسن اب با عالم بیضا لاسکا آفتابی کرد و خوشی روشن جان سال تارین خجند گفت اشرف دین	کوشته نمونہ ز خروار بار نقل فرمود از جهان طار علی از بے دیدار جانان دل شد بار و ازیر تودہ خاکی ز فرق با شرف ہائے وادایا جلیع عصر از دنیا بر
--	---	--	---

ایکے سات صاحبزادے بدین تفصیل (۱) حضرت سید شاہ طہور حسن قادری (۲) حضرت سید نور الحسن قادری (۳) حضرت سید شاہ علی حسن قادری (۴) حضرت سید شاہ محمد حسن اشرف قادری مصنف شہنوی معدن فیض و غیر (۵) مرشدی و مولائی حضرت مولانا حکیم سید شاہ فخر الدین احمد قادری نقشبندی عرف حضرت حکیم بادشاہ قبیل (۶) مولوی حضرت حکیم سید علی حیدر قادری (۷) حضرت سید شاہ محمد عباس قادری قدس سرہ اسرارہم اضافہ انوار اس محل پر صرف فرزند چارم رحمۃ اللہ علیہ صنف شہنوی معدن فیض کے کیفیت تحریر کی ضرورت ہوا ایک حالات جو ایک برادر حقیقی حضرت پیر و مرشد حکیم ایشاہ قدس سرہ العزیز نے اپنے خاندانی حالات کے تذکرہ کے ضمن میں فرمائے ہیں یہ ہیں کہ جناب اشرف الاولیاء سر حلقہ صوفیہ صافیہ مقبول بارگاہ ذوالمنن حضرت سید شاہ محمد حسن صاحب اشرف فرزند چارمی حضرت قطب القطاب دوران بانیہ و ان برگزیدہ یزدان حضرت سید شاہ محمد زماں قدس سرہ الرحمن کہ قبل سجادہ نشینی فقیر مرید و خلیفہ اجل و جانشین بودہ اند۔ و از صرف و نحو و ضروریات دین آگاہی میداشتند و کتب درسیہ تصوف و جو کمال مایستند و ملازمت احدی اختیار نفرمودند۔ کثیر الصوم و الصلوٰۃ بودند۔ و گاہے صوم ایام بعض ترک کردند۔ و ستہ شوال و دیگر صوم کہ در سنت واقع شدہ بموجب آن عمل می آوردند و عن عارفان میگفتند و شہنوی مولوی روم قدس سرہ العزیز اکثر در مطالعہ میداشتند۔ و غوامض آن بوجہ احسن میکشودند۔ و محیط بین و معارف از منبع طبعش جوش میزد۔ و در ہائے مضامین عرفان از صدق و دانش بیرون می آمد تصنیف و تہذیب شہنوی معدن فیض مضامین منظومہ کہیدانی بفقہ و دیوان اشرف و کلام اشرف یافت و ماہر لغات اشرف تبصوت و ترانہ عشق و غیرہ از جناب مدوح بر صفحہ روزگار یادگار است۔ و آنحضرت بمقام

مولانا اخوند شیر محمد ولایتی و مولانا مولوی حسین احمد و حضرت سید عبد الرحمن مدنی۔

(۱) مولانا مولوی محمد نعمت اللہ بن ملا نور اللہ بن ملا محمد ولی بن قاضی غلام مصطفیٰ بن ملا محمد اسعد بن ملا قطب الشہید جلیل القدر علما و فرنگی محل لکھنؤ سے تھے اپنے کل علوم و درسیہ اپنے والد اور چچا مفتی محمد طہور سے تحصیل کئے تھے علوم معقولات بالخصوص فن ریاضی میں آپ کو یدِ طولیٰ حاصل تھا عرصہ دراز تک بلدہ لکھنؤ اور شہر فیض آباد میں آپ مفتی رہے پھر دہلی بڑودہ نئے آپ کو بلا کر نہایت اعزاز و احترام کے ساتھ خدمتِ بزرگانہ سے سرفراز کیا علماء کے سوا طبقہ امراء و رؤسا میں بھی آپ کا کمال احترام تھا۔  
سنہ ۱۲۹۹ میں مقام بنارس آپنے وفات فرمائی اب لکھنؤ میں آپ کے بنیرگان مولوی برکت اللہ مترجم تذکرہ الاولیاء وغیرہ اور مولوی غطمت اللہ موجود ہیں۔

(۲) مولانا مولوی ملا محمد حسین بن ملا حسین بن ملا محب اللہ بن ملا احمد عبدالحق بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الشہید مستند علما و فرنگی محل سے تھے اپنے اکثر علوم و درسیہ اپنے والد بزرگوار سے اور بعض اپنے برادران بزرگ ملا محمد حیدر اور ملا محمد صفدر سے حاصل کئے تھے۔ اکثر کتب و درسیہ پر اپنے حاشیے بھی تحریر کئے اب کی تصانیف کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ترجمہ اصحاب الرموز حصین۔ غایۃ البیان فیما یحل و یحرم من الحجۃ ان حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمہ۔ تفسیر آیات المیراث۔ رسالہ القرۃ خلف الامام۔ المیعنیۃ فی تحریم المتعہ۔ مجموعہ الخطب و الفتاویٰ آپنے ۱۲۵۰ میں وفات فرمائی اب کی اولاد لکھنؤ میں موجود ہے۔

(۳) مولانا مفتی محمد اصغر بن مفتی احمد ابی الرحمٰن بن ملا محمد یعقوب بن ملا محمد عبد العزیز بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الشہید مشہور فاضل خاندانِ علما و فرنگی محل سے تھے اپنے بعد حفظ کر لینے کلام اللہ شریف کتب و درسیہ کی تحصیل اپنے والد بزرگوار اور ملا محمد مبین رح کے خدمت میں فرمائی اور عالمِ تحریر جامع معقول و منقول ہوئے۔ منقول میں خاصۃً علم فقہ و اصول میں آپ کو کمال حاصل تھا خدمتِ افتاء آپکے تفویض ہوئی۔ کئی درسیہ کتابوں پر اپنے حاشیے تحریر فرمائے۔ چنانچہ مصنف کتاب خیر العمل نے آپکی فقاہت اور لطافت ظاہری و باطن کی تعریف فرمائی ہے۔ ۱۹۰۱ء جب ۱۲۵۰ میں آپنے وفات فرمائی آپکے پوتے مفتی محمد یوسف داماد مولانا مولوی محمد عبدالحق مرحوم زینت افزائے لکھنؤ موجود ہیں۔

تیار سچ مہترم ربیع نخست	دیں باغ اس سرور عنایت	جو دیدند روشن ہیں ازین	خطابش نمودند منظر حسن
ز فکر شہ میردیں نام جو	شد اس سیمایں میلادو	جو اس درز کا جگہ گہراست	خطابش بندہ حید است
کہ یعنی تعین لفظ غلام	بہ جید رتیاں بخش گشت نام	بفضل خود ای قادر بنیاد	بمرو باقبال اس سرور باز
بسیارے برکات الانہا	غزل الفت در مدح حضرت اشرف قدس سرہ		لطیف شہ اشرف الاولیا
سعادت خانہ زادی گوہر	سیادت زیب فریق انوار	بچشم اہل نیش بزرگسیر	نمای جلوه با خاک دراد
ز سر داران نرم شعر اورد	منی بینم کہ را ہمسار	ہمانا نامہ زول کہ دانش را	شدہ عشق حقیقی رہبر اور
با و شادی کے لڑائی بجز	کہ بودہ خضر معنی رہبر اور	بس الفت مقام نمود گہدا	کجائی تو کجا شان فراد
باج وصف اگر مرغ فکر	حالات حضرت حکیم با و شادہ قدس سرہ مصنف مذکورہ		پروافتد ز خود بال پر اور

جناب سحاب مرحلقہ کمالان مخیر علماء ہندوستان جامع الفضائل کامل انحصار فاضل اجل عالم باعلی ملائک شہ صاحب جو دو کرم ہستی رو رخنواں جو پیشوائے ارباب صدق و صفا مقتداے اصحاب حلم و دیا فصیح الفصحی المصنوع البیضاء اختر تابندہ فلک سخنمندان رشک نوری در روشن بیانی افتخار فخر رازی ہم نوائے سعدی شیرازی طلع انور طریقت منبع اسرار حقیقت نائب مناب شریعت مصطفیٰ قائم مقام طہری علی مرتضیٰ مقرب حضرت ایزد تعالیٰ حاج بیت اللہ حافظ کلام اللہ سلامی فہامی نادر کلامی فضل الفضلاء و اکرم الحکماء عالی نساب علو انتساب سید الاقطاب مرشد اولی الالباب صاحب المقامات العلویہ قصہ علوم عقلیہ و نقلیہ بام حرم ریاضت ساقی سیکدہ افاصت امام المتوہین سند الفقہاء والحدیث سید و مرشد مولانا ابو محمد حضرت سید شاہ فخر الدین احمد المعروف بحکیم بابا شاہ آل نبی رفیع القادری الشہرہ الیقشبندی المجددی قدس سرہ العزیز۔ ابتداء آپ نے علوم ظاہریہ معقول و منقول کی تحصیل شہر ہنومیں بعد حکومت نصیر الدین حیدر جنت منزل بادشاہ وقت بچل سر مولوی محمد حیدر مرحوم دس سال تک مقیم ہر علماء و فرنگی محل و دیگر متعدد فضلاء نامی و گرامی کی خدمت میں فرمایا اور علم حدیث اور فن قرأت وغیرہ دوسرے علماء مابہرین فن سے تفصیل فرمایا آپ کے اساتذہ کی تفصیل یہ ہے مولانا مولوی محمد نعمت اللہ و مولانا مولوی محمد معین و مولانا محمد اصغر و مولانا مفتی محمد ولی اللہ

اجازت میبائی۔ اور خرد اور خلافت سے مشرف ہوے۔ سدا جازت دلائل اخیرات و قصیدہ بردہ  
 شیخ الدلائل سید علی بن یوسف ملک الباشلی المدنی اور سدا جازت عزب البحر و طریق نماز تہجد و دیگر  
 اشیا مخصوص طریق نقشبندی حضرت شاہ احمد سعید احمدی مجددی زمانہ حج بیت اللہ تھک لایس  
 حاصل فرمائے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے کمالات اور حالات کا عالمگیر شہرہ اور آواز بلند ہو  
 ہر طرف سے عاشقانِ خدا و طالبانِ راہ معفا جوق جوق آنے لگے صد ہا ہزار آدمی آپ کے فیوضات  
 ظاہری و باطنی کے برکات سے مستفید ہو کر کامل و مکمل ہو گئے۔ **نظم**

از ان مہبت خور نیز بنجیں	کہ بر نام او سیکند مخزوں	جنیش پر از نور فضل و کمال	ہی سوزانہ جو یا جلال
طریقت مآب شریعت پناہ	بلک فضیلت یکے بادشاہ	رہ معرفت راشہ سالکان	سمند افکن عرصہ لامکان
مفسر محدث فقیہ و کلیم	ادیب طبیب و لہجہ حکیم	نوریں ناب سید المرسلین	حسینی نسب سالکِ دہیں
طبیب مریضان در دلی	دش گنج ترخنی و جلی	چو با فخر رازی واز بوعلی	دہم بستش باشند از جالی
کہ بودند آنہا و طبیب	یکے رانہ بر علم معنی نصیب	نمازم کہ حکمت ناپسی کند	کہ در فقر خود باد تا ہی کند
و قارش فزونی قطب نما	پس خیمہ دین از اداست	ستون شریعت مستش بیا	محل سلوک ز رخس پر ضیا
ز قلم فزونت فیضان	کہ تشہ لبان از رہ چارو	چہ ڈھاکھی چہ بنگالی و بنگلے	چہ چند بھی چہ کشمیری کابلے
چہ مدراس مرہٹ چہ بنگالہ	چہ از وسط ہند و چہ سیوانا	چہ بیال و لاہور و ملتانیاں	چہ بہت چہ بلوچ و کمرانیاں
بسی غرنوی خراسانیاں	بسی مشہدی صفایانیاں	ارادت بدیں حشمتہ آور اند	بدخواہ خود فیض ہار و اند
باتیام جہاں شاہ آزاوہ نہ	در ایدوں خداوند سجادہ نہ	مراہیں شاہ راہم کے شہر یا	چو دہیم آمدہ یا دگار
کہ طبعش بلین و کلاش فصیح	نخ ارمیست نامش مسیح	خداقت چو بد از جنش علان	ملقب شدہ با سح الزان
فضیلت پناہ ست حکمت مآب	ازیں ویجاست اور خطا	جوا با و ابدال صاحب لیت	بفضل و علوم ست بحر حقیق
طفی شد علامہ روزگار	ہمدانی اش بر بہار تکار	شہ صوفیاں دسر سخویاں	امام ادیان نادریاں
بعلوم معانی و فن بیان	سبق برد بر زمین شنییاں	بہ بقول و بقول و فقہ اصول	تہ تفسیر قرآن و حکم حول
بعلوم فرائض و فقہ دہی	بیش از شباب مدش آگہی	در آیدوں بفضل خدا کریم	جواں ست در دلی راہم

(۴) مولانا مفتی محمد ولی اللہ بن ملا حبیب اللہ بن ملا محمد عبدالحق بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الشہید جلیل الشان فاضل خاندان علماء و فرنگی محل سے تھے۔ آپ نے کل علوم و فنون و درسی کی تحصیل اپنے والد بزرگوار اور چچا مولانا محمد حسین و مفتی محمد ظہور اللہ اور مولانا عبد القدوس سے فرمائی تھی مختلف علوم میں کثیر التعداد کتب آپ کے تصانیف سے محفوظ ہستی پر یادگار موجود ہیں جنکی تفصیل یہ ہے۔ حاشیہ بر (حاشیہ سید زاہد رسالہ قطبیہ) حاشیہ بر (حاشیہ زاہد تہذیب الجلالیہ) حاشیہ بر (شرح ہدایہ الحکیمہ صدری) حاشیہ بر (شرح عقائد الجلالی) رسالہ ایقانہات فی ثبوت العلم شرح ایقانہات۔ رسالہ فرسئلہ تشکیک۔ رسالہ بحث کلامی ہذا کاذب۔ شرح سلم العلوم شرح سلم النبوت رسالہ فارسی متعلق انتظام ریاست و سلطنت۔ رسالہ فارسی عمدۃ الوسائل۔ رسالہ فارسی غصان الاربعۃ الشجرۃ الطیبہ۔ تفسیر قرآن مجیدہ جلدیں۔ حاشیہ بر (حاشیہ سید زاہد شرح مواقف) وغیرہ وغیرہ آپ اپنے معاصر علماء و احرار کی نگاہ میں نہایت ہی محترم اور محترم تھے بیشک آپ نے اپنے وفات پائی۔

(۵) مولانا اخوند شیر محمد ولایتی رحمۃ اللہ علیہ شاگرد رشید مولانا مولوی رشید الدین خان صاحب دہلوی و مولانا مولوی مفتی محمد ظہور اللہ فرنگی محل مشہور و معروف فضلاء سے تھے۔

(۶) مولانا مولوی حسین احمد مرحوم ارشد تلامذہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی سے تھے۔

(۷) مولانا مولوی حافظ سید عبدالرحمن مدنی قطب وقت محی اللیل ساکن متصل جدار حرم شریف مسجد نبوی جلیل القدر محدث علماء حجاز عرب سے تھے قرأت اور علم تجوید میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا فرکیفیت آپکی دریافت نہیں ہو سکتی۔ بعد تحصیل کتب متداولہ و تکمیل علوم و درسیہ و لاحضرت قبلہ نے اکتساب باطنی حسب سلسلہ قادریہ سہروردیہ اپنے والد بزرگوار قطب الاقطاب حضرت سید شاہ محمد زمان القادری قدس سرہ کے خدمت میں فرمائی بعد وصال پدر بزرگوار امیر اور معظم مصنف ثنوی شریف ہذا آپ سجادہ نشین خانقاہ شریف ہوئے بعد تکمیل سلسلہ ہذا آپ نے اپنے خسر حضرت مولانا مولوی سید محمد عاشق عرف میر فرخ علی میاں سے جو سادات محترمہ کڑھ سے تھے اور انکا سلسلہ نسب ب سید محمد فرزند حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ تک منہدی ہوا ہے بعد بیعت طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ



بگوئید اور احکیم ہمام	کہ برزاتِ اوگت حکمت نام	بہ شخصیں دے سکنا زود ووا	کہ بروست اوکر دے بیت شفا
خدا یا تویشہ و شہزادہ را	اگر زینتے ہست سجادہ را	بفضلت کہ بر فرق تشریف	بے سہا ہا نکل گستر ہاں

### حضرت قبلہ کے شہید تلامذہ کی تفصیل یہ ہے

(۱) حضرت مولانا و مرشدنا مولوی سید شاہ حکیم مسیح الدین احمد صاحب صاحبزادہ و جانشین مولانا

(۲) جناب مولانا مولوی محمد عبد الباقی صاحب مرحوم (۳) جناب مولانا مولوی سید شاہ امیر الدین صاحب

برادرزادہ حضرت قبلہ و امست فیوضہم (۴) جناب مولانا مولوی سید شاہ حافظ احمد صاحب مرحوم

برادرزادہ حضرت قبلہ (۵) مولوی اشرف علی صاحب اور خلفاء کی تفصیل یہ ہے (۱) مولانا

و مرشدنا حضرت صاحبزادہ صاحب امست فیوضہم آگے زمانہ کم سنی کی کیفیت اشعارِ ماسبق واضح

ہوتی ہوئی زمانہ آگے علم و فضل کمالاتِ ظاہری و باطنی کی شہرت تام ہے و ذواتِ باریکات مرجع

خاص و عام ہے۔ بہت سے تلامذہ علومِ ظاہری علم فقہ و اصول اور حدیث و تفسیر و علم ادب معانی حکمت

و فلسفہ ہیئت و ریاضی سے مستفید ہیں باخصوص فن طبابت سے جس میں آپ سم باطنی سچ وقت ہیں

صد ہا بلکہ ہزار ہا آدمی آپ کے فیضان سے منتفع ہو رہے ہیں اور کمالاتِ علم باطنی و دعوتِ الہی بطور تکرار

آگے جتنے آپ کی ذاتِ حشر شہداء آجیات تک پہنچاؤں سے بھی ایک عالم بہرہ یاب ہوا اور خادمی

مریدی سے مفتخر ہے ادام اللہ ظہرہم العالی ما دام الایام واللیالی۔

آپ کی اولاد کی تفصیل یہ ہے کہ بڑی صاحبزادی صاحبہ ہیں ان کے صاحبزادہ جناب سید شاہ حکیم انوار احمد صاحب بہت ہی

اور باغ صاحبزادہ تھے۔ بڑے صاحبزادہ جناب فط مولوی حکیم شاہ سید حسن صاحب مرحوم تھے جو باوجود

کم سنی کے علومِ درسیہ اور کتب متداولہ سے فارغ التحصیل ہو کر فن طبابت میں شہرہ آفاق تھے کیوں نہ

کہ سوائے کمالاتِ علمی اور زہد و تقویٰ کے اللہ تعالیٰ نے دستِ شفا بخش عطا فرمایا تھا کوئی مرض ایسا

نہ ہو گا کہ اس سے آپ کی خدمت میں رجوع کیا ہوا اور اسکو شفا حاصل نہ ہوئی ہو اکثر صحت یاب ہو جاتے تھے

اور اسوجہ سے آپ کا آوازہ تمام شہر الہ آباد و مدگرہ و نواح میں بلکہ دور و دراز کے اصناف و دیار میں

ایسا کچھ ہو گیا تھا کہ دوسرے طبیبوں کے مطب بند اور ڈاکٹری علاج کی بقدری ہو گئی تھی بقضا الہی





حاضر ہو کر مرید ہوئے۔ اور ایک عرصہ تک آپ کے آستانہ عالیہ پر مقیم رہے حتیٰ کہ شرفِ خلافت تامہ اور  
 خرقہ سر فراز ہو کر مخلص و مامور بقیامِ اقلیم و ملن ہوئے۔ ۵۲ سال کامل مندرِ ارشاد پر منکمن رہیں صیبا  
 ہزار ہا آدمی آپ کے مرید ممالک مغرب و شمال ہند و پنجاب اور اطرافِ کابل میں موجود ہیں دونوں طرف  
 یعنی قاعدہ یہ و نقشبند کی سلوک کی کامل تعلیم دیتے تھے۔ اور مسائلِ مشککہ مقصود و وحدت الوجود وغیرہ  
 اور شہودی بہلولت اور بصارتِ منکشف فرماتے تھے۔ آپ نسبتِ صحیحہ مکملہ شیخ متقدمین متصف تھے  
 کشف و کرامات تو کوئی چیز قابلِ تذکرہ نہیں ہیں سند سے زیادہ ہونگے اکثر روزِ مذہب و مہر میں آتی  
 رہتی تھیں البتہ مایہ افتخار آپ کے پیرو مشد کا یہ ارشاد ہو جو آپ اکثر فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُ تَعَالٰی بِرُوحِ  
 مجھے سے فرمایا کہ ہمارے واسطے کیا لائے ہو تو میں اپنے حافظ جی کو پیش کر دینا کہ یا رب العزت میں نے  
 تحفہ تیرے لئے لایا ہوں آپ سے مستعد و خلفاء ہوئے بعض کے اسماریہ ہیں (۱) سید راحت علی امر وہی  
 المتوفی بتاریخ ۲۔ محرم ۱۲۸۰ (۲) مولوی محمد غلام الدین بکھراپوٹی (۳) مولوی سلیم احمد جہاں آبادی  
 اگرچہ انھوں نے من بعد سلسلہ اربعہ شیعہ میں دوسرے شیوخ سے بھی استفادہ کیا ہے مگر حکیم کنایت  
 احراری لب لباب گدہی مرحوم المتوفی ۱۲۔ جب سن ۱۲۸۰ بروزِ دوشنبہ (۵) حافظ عبد اللطیف خان امپوٹی  
 (۶) مولوی سید رحمت علی سنبھلی المتوفی ۲۰۔ صفر ۱۲۸۰ (۷) حافظ سید ارشاد علی مراد آبادی (۸) حافظ  
 محمد اکبر شاہ امر وہی (۹) شاہزادہ محمد امیر الملک عرف مرزا بلانی دہوی (۱۰) حافظ محمد میت امر وہی  
 اور (۱۱) خادم درگاہ شریف راقمِ اہداف و غیثی منہ۔

حضرت حافظ صاحب قلم سلخ شعبان ۱۲۸۰ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ علیل ہوئے اور بتاریخ ۶۔  
 رمضان المبارک روزِ پنجشنبہ ۱۲۸۰ بعد نمازِ ظہر وصال فرمایا اور اسی شب میں باغِ روضہ نواب محمد  
 درویش علیخان میں مدفون ہوئے۔ قطعہ تاریخ وصال از شاہزادہ محمد امیر الملک تیموری عرف مرزا بلانی دہوی

حافظ عباس علی شاہ امام اقطا	ہوئے طبعی آثار و انوار	سال وصال نوشت این احقر	مرشد عارف و کامل شیک
-----------------------------	------------------------	------------------------	----------------------

حضرت مرزا ظہر جان جانان شامہ رحمت نے بھی جناب قاضی ثناء اللہ بانی تہ جمعۃ اللہ علیہ کے شانِ شریف  
 ارشاد فرمایا تھا کہ اگر خدا سے تعالیٰ برودتِ شریفہ ارشاد فرمایا تھا کہ دنیا سے ہمارے واسطے کیا لائے ہو تو  
 میں قاضی صاحب کو با محاکہ الہی میں پیش کر دینا ۱۲





مدح مداحان و وصف واصفان  
 آنچه از کلام قدر کردی قسم  
 بهتر از و می نماید از کس زینهار  
 نیست در صحن تو نقصان و زیان  
 از سر بر عرش تافش بسط  
 نیست محبوب از تو چو یک کوزه جهان  
 هر چه هست اندر زمین و آسمان  
 کفر و ایمان برنج و رحمت خیر و شر  
 اندک و بسیار از خور و وکلان  
 کی پدید آید بحسن تقدر تو  
 جمع گیر آیند از جن و بشر  
 به قضا و حکم تو در دوسرا  
 نیست بے تو اختیار هیچکس  
 تو سمیع تو خبیری تو بصیر  
 هر چه باشد در جهان بعد و قریب

در جنابت هست یک سر به نشان  
 نیست خالی از ره عدل و حکم  
 که کند نقشه به از و آتشکار  
 آنچه میبایست کردی آنچه نمان  
 علم تو باشد بحسب سله شی محیط  
 نمر و تو یکسانست پیدا و نهان  
 جمله از تقدر تو گرد و حیان  
 صحت و بیماری و نفع و ضرر  
 طاعت و عصیان و از سود و زیان  
 زانکه باشد جمله در تخم تو  
 و ز شیطین و ملائک سر بسر  
 ذره را کس نخبند ز جا  
 که زند جز خواهش تو بخت نفس  
 تو علیی تو کلیبی تو نصیب  
 بشنوی بے گوش ای رب محیب

تو بی از فضل و جود  
 تو بی از عدل و حکمت و جود  
 تو در آن سازی با و بی  
 تو باغ و نار بر چرخ  
 تو در آری روح را در ملک  
 تو در بی در جهان و دل  
 تو در در حرم می آوری

یکنی در وی چنان صفت کردی  
 که شود مثل عجب و خوشنام  
 با هزاران خوبی و لطف و صف  
 قطره را در صد گوی و صف  
 ذره را در جهان انسانی  
 جسم آدم ساختی از مشت خاک  
 باز از قدرت دیدی روح پاک  
 از او قیافت زدن ملوک و پادشاهان

و ز با بیان  
 شد لاک از بخت  
 شد در راه بغاوت  
 شد از جهان بیت  
 شد از نام تو  
 شد از نام تو  
 شد از نام تو  
 شد از نام تو



۱۸۴  
وزخیالات دو عالم دور دار  
آینچان کن جو ذکر خوبین  
تا مانند حسن چاکر باد  
قطع کن عقیقہ ستره از خود  
سوی تو مرده ام و نه زنده  
مکن بر حال من اسے کار ساز  
لفظ جان کن برادره خوش  
دعا نشین خویش بر قدم گذار  
م دار از غم خود منسک  
بیت خود متوب





خوشه چین از نرعدا و مسکین چین  
 و در میان از نرعدا و مسکین چین  
 و در میان از نرعدا و مسکین چین  
 و در میان از نرعدا و مسکین چین

صد چو اسکن در غلام و گرش  
 و او بر عالم پناه و کوه سلم  
 افضل و اشرف ز هر خلق خدا  
 مرجع کل معدن جسم و فرد  
 روشن از نورش زمین و آسمان  
 صدر بدر اقلین و آخرین  
 ترجیح این مستندس و انوار قدم  
 سرور و خیل بزم صفیاء  
 قزو و دستان حدیث مسکین  
 شاهد اسرار اسرار ازل  
 مشرق و محرم سیم و الفتح  
 خازن نجیب نه اخلاص ب  
 نه ملک از ترس او پای  
 عالمی و سایه او شاه کام  
 از قدر عناش کس سایه ندید

صد سلیمان بنده خاک برش  
 مالک گردون شکوه بشهر علم  
 مهتر و بهتر عزیز دوسرا  
 مقبل درگاه الله القصد  
 امی و تعلیم سرای جهان  
 فیض بخش هر کھین و هر چین  
 منبع احسان و هر علم و حکم  
 مرشد و مادی جمع اقیان  
 مہبط اسرار رب العالمین  
 منظر انوار نور لم یزل  
 آفتاب آسمان طسا وها  
 زیب بخش مسند بزم ادب  
 هفت کوب از رخ او سایه  
 یافت ملک دین ز جہدش نظام  
 عالمی را لیک در سایه

حکمت ز رخ البصر نور  
 دست ناخ و ز جیب خاص  
 حرم خدای خاص  
 حرم خدای خاص  
 حرم خدای خاص  
 حرم خدای خاص

در شای آن رسول انس و جان  
 نیست حق یافت بود  
 آن چهار صاحب دین کل دین  
 قدر ایشان بزرگتر از جبر  
 پیوسته صدق و درین عالم  
 مقتدر عدل و مہربان  
 از دایره علم و سلطان و غایت

عالم از نورش  
 عالم از نورش  
 عالم از نورش  
 عالم از نورش

صاحب ولایت سلطان جهان  
 اولی خلق و دیده هر دو  
 دوستی چشم من آن خلیف  
 من در وقتید المصلین  
 کن مرا بمانش فضل خود قبول  
 کن در وقتید المصلین

۲۹۰

۲۹۰

حبت غیر از خاطر مگردان بدر  
 غیرت ده تانہ بسیم سوئی غیر  
 پر وہ غفلت ز چشم دل کشا  
 یارب از قید خودی آزاد کن  
 آتش عشق از دل من بر فروز  
 در مکانِ قبر و تکلیف رسان  
 در جهان تازندہ باشم اے آکہ  
 وقت جان کنن چو آید بر سرم  
 خاتمہ با تخیر کن از فضل خویش  
 چون سوال از من کند مکنگیر  
 مرقد من روضہ جنت بکن  
 روز محشر چون بنخیزم از مزار  
 مصطفیٰ را کن شفاعت خواہ ما  
 حشر ما کن در گردہ سارکان  
 ہم در آنجا اشرف و خستہ را

وہ مرا از دستِ پنجانی بخشہ  
 چشم نکشایم گئے ہر رخ غیر  
 تا بہر شے بسیم انوار ترا  
 وز تجلیہائے خود و شکاکن  
 چشم جان از ما سوائے خود بدوز  
 بادہ وصلت بکام دل چکان  
 ہم بایمان دار وہم با عز و جاہ  
 خلعت تصدیق نہ اندر برم  
 لطف کن بر عالم از اعلاہ شیش  
 برز بانم وہ جواب دلپذیر  
 خاک مارا مورد رحمت بکن  
 مشکلم آسان بکن لے کر دگار  
 تا بر آید مطلب و سخاوت ما  
 بعد از ان جاہر سوے دار بکنا  
 از رہ الطاف و مدارت بنا

صنعت می  
هر چه باشد از نوری تالایست  
از طفیل نام و گزیده  
کی بدون دست نامحکم شسته  
اولین نقش است دو عالم از یک قضا  
مردی و دای و خاکی و جان  
باز و خاکی و خاکی و خاکی  
باز و خاکی و خاکی و خاکی

جای غفلت نیست این را الفتا  
 دل من بر زندگی مستما  
 ناگهان بر سر سپیکل جل  
 ترک دنیا کن اگر مردانه  
 چیست دنیا پیرالی نابکا  
 جلوه خود می نماید در جهان  
 می فرید مرد را در سوی خوش  
 چون کند مستون خود با خود  
 پس بخونریس او بند دگر  
 حضرت عیسی کشف خویش تن  
 گفت دارم چند شهر در جهان  
 گفت بستند از جهان خست سفر  
 گفت نه شتم همه را از فوتر  
 گفت بس باشد عجب زین احقان  
 وان زمان دارد غبت سوی تو

ساز و برگ خود کین ای باصفا  
 فکر مرگ خویش تن بسیار دا  
 همچنان پائی تو ماند در وحل  
 سه طلاقش ده اگر فزانه  
 می رود همواره از یاری بیایا  
 می برود صبر از دل پیر و جوان  
 می کند دیوانه از جادوی خوش  
 پرده ناموس او را بر درو  
 عاقبت ساز و هلاکت می بر  
 وید دنیا را بشکل پیرزن  
 گفت ناپدید در عدد و عدل  
 یا که دادند طلاق ای بی وفای  
 با هزاران سحر و جادو زور  
 که ترا بیند در کار چنان  
 عجب تر نازد بر خود اندرو

میں دنیا کی نسبت سے کچھ باصفا  
 دل من بر زندگی مستما  
 ناگهان بر سر سپیکل جل  
 ترک دنیا کن اگر مردانه  
 چیست دنیا پیرالی نابکا  
 جلوه خود می نماید در جهان  
 می فرید مرد را در سوی خوش  
 چون کند مستون خود با خود  
 پس بخونریس او بند دگر  
 حضرت عیسی کشف خویش تن  
 گفت دارم چند شهر در جهان  
 گفت بستند از جهان خست سفر  
 گفت نه شتم همه را از فوتر  
 گفت بس باشد عجب زین احقان  
 وان زمان دارد غبت سوی تو

ساز و برگ خود کین ای باصفا  
 فکر مرگ خویش تن بسیار دا  
 همچنان پائی تو ماند در وحل  
 سه طلاقش ده اگر فزانه  
 می رود همواره از یاری بیایا  
 می برود صبر از دل پیر و جوان  
 می کند دیوانه از جادوی خوش  
 پرده ناموس او را بر درو  
 عاقبت ساز و هلاکت می بر  
 وید دنیا را بشکل پیرزن  
 گفت ناپدید در عدد و عدل  
 یا که دادند طلاق ای بی وفای  
 با هزاران سحر و جادو زور  
 که ترا بیند در کار چنان  
 عجب تر نازد بر خود اندرو

چون کند مستون خود با خود  
 پس بخونریس او بند دگر  
 حضرت عیسی کشف خویش تن  
 گفت دارم چند شهر در جهان  
 گفت بستند از جهان خست سفر  
 گفت نه شتم همه را از فوتر  
 گفت بس باشد عجب زین احقان  
 وان زمان دارد غبت سوی تو

ساز و برگ خود کین ای باصفا  
 فکر مرگ خویش تن بسیار دا  
 همچنان پائی تو ماند در وحل  
 سه طلاقش ده اگر فزانه  
 می رود همواره از یاری بیایا  
 می برود صبر از دل پیر و جوان  
 می کند دیوانه از جادوی خوش  
 پرده ناموس او را بر درو  
 عاقبت ساز و هلاکت می بر  
 وید دنیا را بشکل پیرزن  
 گفت ناپدید در عدد و عدل  
 یا که دادند طلاق ای بی وفای  
 با هزاران سحر و جادو زور  
 که ترا بیند در کار چنان  
 عجب تر نازد بر خود اندرو

کن قبول اندر دل هر خاص تمام  
 فیض این دادار جاری برودم  
 در میان من و دنیا کار شوم  
 سب جوان اسفند غفلت برین کن  
 راه دنیا است پس با دل جهان گمش کن  
 اندر خط درویش از راه دین  
 هست دنیا منتهی عالم سبب  
 کاروان عالمی در راه  
 کاروان عالمی در راه  
 کاروان عالمی در راه

<p>                         داشت می باید ز جمله عفت و                          بنض با ایشان طریقی کفر و کین                          در کلام پاک خود با صد صفا                          خیم در توصیف ایشان با بگل                          بر همه حجاب و یاران و اسلام                          و ز پس نعت رسول مجتبی                          کردم آغازین کتاب فیض بار                          که نیکی سر زلفا عدل                          بر کلام کبریا و مصطفی                          کارا و گرد و مصون از هر خلل                          و ز همه آفات ماند بے گزند                          هم باید عاقبت نیکو بجزا                          بود کین پرورشده مانند گنج                          فیض مامل کن ازوای کامیاب                          و در و لاج اندر جهان بهر دوا                     </p>	<p>                         هر یک بودند از راه و داد                          امن با ایشان ره اسلام و دین                          حق تعالی کرد بر ایشان شستا                          عقل در تعریف ایشان منفصل                          رحمت حق با و برایشان مدام                          بعد حمد پاک رب و دوسرا                          از سر توصیف رب کردگار                          هست لازم بر توای اهل قبول                          شد بنائے این کتاب با صفا                          هر که بر این پسند هاساز عمل                          در دو عالم باشد آنگس بهر همد                          هم خدا خوشنود و هم مصطفی                          یک هزار و د و صد و پنجاه و پنج                          معدن فیض است نام این کتاب                          یارب از لطف و کرم این نقش را                     </p>	<p>                         ۲۹۲                          یاسینی حاصل کمال خیر                          پس ترا باید از هر یک                          چندی را از قدیان دخی                          خوش خود حاصل غدا می                          شغلته دل شناسائی رب                          ز بد و بد و علم و ملکات                          فن جلداری ز جمله ملکات                          دار بجای بربند ملکات                          دل مندر طریقی بربند ملکات                          در میان من و دنیا کار شوم                     </p>
--	---	---

در میان من و دنیا کار شوم  
 سب جوان اسفند غفلت برین کن  
 راه دنیا است پس با دل جهان گمش کن  
 اندر خط درویش از راه دین  
 هست دنیا منتهی عالم سبب  
 کاروان عالمی در راه  
 کاروان عالمی در راه  
 کاروان عالمی در راه

دزد و کرم و فساداری نند  
بگویم در دنیا که چویند  
از دزد و کرم و فساداری نند  
بگویم در دنیا که چویند  
از دزد و کرم و فساداری نند  
بگویم در دنیا که چویند

قابل است و نیست دنیا ای قیامی  
 چون بخیر از دنیا برون  
 از صلا و صوم و نیکی ای عرب  
 قلب نوما فی خاک و خاک  
 نهانی از خاک و خاک  
 نفی از خاک و خاک  
 بگوئی که نیست و نیست

دوست دارد که باشد و در خفا  
 این چنین است دنیا ای قیامی  
 در غیبت عقیقی اگر خود را ز راه  
 دینی بیاوردی بهر  
 کی یک دین و دین از دین  
 که در دین است که در دین

۲۹۴

نور خلقت کی یک است  
 جلیع و دود آمد از محال  
 آتش سجا با بد وصال  
 آتش سجا با بد وصال  
 چون سجا با بد وصال  
 این دنیا را بود و دنیا را بود

این عقیقی را بود و دنیا را بود  
 تا بود و دنیا را بود و دنیا را بود  
 دنیا را بود و دنیا را بود و دنیا را بود

هر قدر باشد تسلی در جهان  
 لذت دنیا چو یابی در جهان  
 کار دنیا را نباشد اختصار  
 عیسی مریم گفت ای با سکون  
 حال او چون تشنه باشد که آن  
 پنجوسته بنوشد هر قدر  
 شمره او عاقبت باشد هلاک  
 گفت پنبه که خلاق مجید  
 تا که دنیا آفتاب است از حکم  
 که سفند موده ویدا منصطف  
 خوار تر افتاده است اینچا چو  
 با خداوندی که جان مصطفی  
 که بود دنیا بنزد و کار  
 حق تعالی هر چه دارد و خوار تر  
 خست دنیا هست اصل خطا

وقت مردن آنقدر رنج روان  
 رنج و رسوائی بود آنجا آن  
 گر کسی باشد شو چپین بنر آن  
 هر که باشد طالب دنیا می توان  
 آب نوشده است از بحر روان  
 عطش او هر دم سزا پذیر  
 سینه و تان آید زیر خاک  
 هیچ دشمن تر از دنیا تا فرید  
 ننگ است او را از انظار کریم  
 گفت می نیاید این مردار را  
 که کسی این را بگوید و در جهان  
 همدیگر اندر حکم او با صد رضا  
 خوار تر زمین گوشت ای دنیا  
 حیث چون داری عزیزش ای دنیا  
 خیز و از او صد هزاران شانه

دنیا را بود و دنیا را بود و دنیا را بود  
 دنیا را بود و دنیا را بود و دنیا را بود  
 دنیا را بود و دنیا را بود و دنیا را بود



بہارِ اربابِ شہسبازی  
تعلیمِ نوابخانہ انجمنی بالکلاں  
ناقصہ

در لعل بی بخت پیا فستاده اند  
منزل و آرا مگاه شان خراب  
به برکتی نخوا سفر کرد و از جهان  
مناقت در حسرتش جان داده اند  
بر همه شد تنگ راه عاقبت  
سوز چشم خویش کحل خواب را  
فکر رفتن کن بجال خود به بین  
مسکن و ما و امی تو زیر زمین  
تا بکے مانی دلا در تار و پود  
بوالفضولی را روا هرگز و آرا  
کاندین دنیا چه دید از مال و زر  
پس چرا سر گشته بهر دم  
کی بیا بد در جهان نور کمال  
گر تو خواهی تا شوی ز اهل تمیز  
او درین عالم ز اهل در و شد

هر چه داری را به من بده تا من تو را از این درد نجات دهم



کز کفایت با شمار او بیشتر  
 هر چه باشد ز ایدان قدر کفایت  
 هر که از حُجَّت دنیا بنگری  
 ز آنکه نبود راست گفتار خویش  
 که نباشد خالی از زرق وریا  
 اقتدای او مکن اے باطل  
 در دل هر کس که تخم زهد است  
 در جهان دیوانه غفلت مشو  
 جهم کن تا از جوانمندان شوی  
 عمر خود در حُجَّت دنیا گاستی  
 حرص دنیا هست پس ندم مژ  
 اے پسر برادر دل از حُجَّت مال  
 تا توانی توشه رستن بساز  
 دین مکن ضائع پئے نیای ده  
 مگذر از اندازده راه ادب

در پلاک خویش هست او بخیر  
 آنهمه دنیا بود لے مرد صاف  
 گفته او را بخاطر ناوری  
 جوید از وی گرمی بازار خویش  
 نسبتش باشد کجا با کبریا  
 سماند افتد در ره دینت خلل  
 گفتن مومن سزاوار است  
 تا توانی در روشیه طمان مد  
 بهر نان تا کی تو سرگردان شوی  
 که نه پیروی تو را راه راستی  
 مرد را سازد ذلیل و بے وقار  
 تا نیاید محضر ایمان زوال  
 وز تغافل و اساکن حست  
 پامنه بیرون ز حد خود بیرون  
 لایحِبُّ الْمُعْتَدِلِينَ فمورد ب

بسیار از دنیا و دنیا پرستی  
 و از دنیا و دنیا پرستی  
 و از دنیا و دنیا پرستی  
 و از دنیا و دنیا پرستی

و از دنیا و دنیا پرستی  
 و از دنیا و دنیا پرستی  
 و از دنیا و دنیا پرستی  
 و از دنیا و دنیا پرستی

و از دنیا و دنیا پرستی  
 و از دنیا و دنیا پرستی  
 و از دنیا و دنیا پرستی  
 و از دنیا و دنیا پرستی

و از دنیا و دنیا پرستی  
 و از دنیا و دنیا پرستی  
 و از دنیا و دنیا پرستی  
 و از دنیا و دنیا پرستی





دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا  
 دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا  
 دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا

جان و دل را با خستی و دُشمنی آن  
 که نه سنجی، هیچ شئی هم سنگ او  
 گوهر مقصود و انگیزی نکفت  
 خیر نماند ترا سبب حیا  
 من ندانم عاقبتی یا ابلهی  
 کین چه عقل است ز چه فهم است  
 از خدا نازل شود بر و غضب  
 گردا و چندین هزاران از سگان  
 و ز حد بر یکدگر غوغای عفت  
 همچنان ماند سبب این نابکا  
 که ساز می ترک و داری حُب  
 ترک دنیا قوت پیغمبر  
 ترک دنیا فرق هر فعل ضا  
 ترک دنیا چشمه ز حد و ورع  
 ترک دنیا نور عین و وجهان

حیف تو غافل ازین اند جهان  
 آنچه منان دیوانه بر رنگ او  
 دین خود کردی پیء دنیا تلف  
 بهر دنیا غافل از کبریا  
 دولت باقی به فانی میدهی  
 خود گیر انصاف خود از خویشستن  
 هر که مغضوب خدا دارد احب  
 هجوم در است این دار جهان  
 ریزه آومی بر ندان هر طرف  
 عاقبت سازندان یکیک کنار  
 صد عجب باشد ز تو ای نیکو  
 حُب دنیا نمره گاه خوش  
 حُب دنیا را س هر جرم و خطا  
 حُب دنیا منجی هر طمع  
 حُب دنیا تیرگی چشم جان

دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا  
 دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا  
 دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا  
 دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا دُنیا

دست بکشادست از فضل  
 دست بکشادست از فضل  
 دست بکشادست از فضل  
 دست بکشادست از فضل



[illegible][illegible]

از دروس و افتاد و از خصمه و از سواران  
از زمین و از بار و از خطا

از خدا ان شاء الله تعالی  
از خدا ان شاء الله تعالی  
از خدا ان شاء الله تعالی  
از خدا ان شاء الله تعالی  
از خدا ان شاء الله تعالی

دست خود در جگر عصیان  
 شرمی دارم ز غفلت ز من  
 تو نباشد با من  
 گفت عابد از روی غم و غصیب  
 دست تو بر خود ازین  
 بر کشیده بخور خود ازین  
 خون آدم ریخت مصلحت نام

این عذر را بآن پیشانی  
 که در دهن او نهاده و فغان  
 از آن بگریه و فغان  
 از آن بگریه و فغان  
 از آن بگریه و فغان  
 از آن بگریه و فغان  
 از آن بگریه و فغان  
 از آن بگریه و فغان

بنده باشد که از فضل عصا  
 گرد و از بهر کرامت مستحق  
 کان چگونه باشد که عالمی حاصل  
 او بدل هر دم پیشانی کشد  
 تا رسد در جنت دار السلام  
 ظلمت از هر گند در و برسد  
 ظلمت عصیان شود زو و مصل  
 ظلمت هر روز آئینه مد  
 جوهر دل زو گردد قیصر گون  
 کوشش پیوده لاهل بود  
 وز رخ او نور را یکسر برود  
 در کند او را نباشد هیچ سود  
 قلب او آنگه نگرود و یکس زبان  
 آن گند در حقی او گردد و کبیر  
 تا بیابی انس طاعت است پیر

کا پنجان گفت آن رسول کبریا  
 داخل جنت شود از فضل حق  
 گردید آن چنین از وی سوال  
 گفت از و چون گنجه نهند  
 و آن گند پریش او باشد دم  
 قلب بر من همچو آئینه بود  
 و عبادت میرسد نوس بدل  
 اگر تو خواهی نور ذات کردگار  
 گر کنی اصرار بر کار زبون  
 آن زمان تیسرا و مشکل بود  
 همچو آئینه که ز نگارش بخورد  
 این چنین کس توبه نتواند نمود  
 زانکه نبود توبه او جز زبان  
 هر که جرم خور در این بند حقیر  
 و جنت عصیان بکن از دل بد

این چنین است که در جنت  
 که بیاید از کار زبان  
 من بچشم از فضل و عطا  
 عفو گردد و آنست که این چنین  
 خداوند عادل خواهد بود  
 از هر که را در عفو است او را  
 از هر که را در عفو است او را  
 از هر که را در عفو است او را  
 از هر که را در عفو است او را

در بیان توبه  
 ۳۰۳

این چنین است که در جنت  
 از هر که را در عفو است او را  
 از هر که را در عفو است او را  
 از هر که را در عفو است او را  
 از هر که را در عفو است او را





در این دوزخ بود جانم  
 اصل تو خدای سبحان  
 در این دوزخ بود جانم  
 اصل تو خدای سبحان  
 در این دوزخ بود جانم  
 اصل تو خدای سبحان

فیت و از و س هم نموده این سوال  
 یک زیجا فیت بجهت شود  
 رونما بنجا اسه جوان یکخو  
 باشد آنجا بهر تور و فلاح  
 از دامت روسه خود آنسو نه  
 یک قدم برداشتن طاعت ندید  
 تا از آنجا نماند گند خود را به پیش  
 یک سو سحر حمت دگر سومی الم  
 هر یک گرفت کان در جاسه تا  
 وان زمین را در مساحت آوردند  
 مستحق حمت است دهم فلاح  
 لایق تعذیب باشد آنعباد  
 یافته شبر سبجای صحاح  
 جان او بر دند با عرو و قار  
 یک نفس غافل باش اسه محراب

پس بنویس که نیکو خصال  
 گفته است اول مرتب توبه بود  
 هست این جاسه کفنا و از بهر تو  
 کان زمین هست از پنهان اصلاح  
 چون جواب آن گبوش او نتا در  
 در میان راه من رانش رسید  
 میل کرده آن طرف از صدر خوش  
 قدسیان را کشمکش آمد بهم  
 چون مخالف در میان شان سخا  
 حق تعالی گفت کاسخادر روند  
 که قرین باشند از ان اهل صلاح  
 در بود نزدیک با اهل فساد  
 چون به پیوندند او را قدسیان  
 قدسیان حمت پرور و گار  
 که تو میخوانی همی مکان تا لبان

در این دوزخ بود جانم  
 اصل تو خدای سبحان  
 در این دوزخ بود جانم  
 اصل تو خدای سبحان  
 در این دوزخ بود جانم  
 اصل تو خدای سبحان  
 در این دوزخ بود جانم  
 اصل تو خدای سبحان

هم زمین و آسمان و قدسیان  
 وقت مردن مشوه باید از ملک  
 نوزاد بهر اوازند فلک  
 در قیامت روسه او درین  
 گویا که در این دوزخ بود  
 اصل تو خدای سبحان

پس بہر کار سیکہ پیش آئی کہ نون  
ہر کہ او صابر نہ باشد در جهان  
انجو نخل کو مار بر تنہا  
گر نہ باشد چخ صبرا اندکیان  
اگر کسی در صفت جانین ہفت چیز  
ہر کہ ابرایں ہمہ باشد نظر  
انچہ حق نہ بود و صابر نہ  
نعمت دنیا و عزت خود بسین  
انچنین گفت از رسول نیک خو  
با ملک گوید بر و سوشش کنون  
بغض دارم نہ دوز آواز تن ہمین  
و خدا چون دوست وار دہند  
دوست میدارم و را اندر جهان  
تو ملان کنون کہ این سبب جان  
کار خصمان نیست جز رنج و تعب

نیست تدبیر بجز نصیر سکون  
پیش روی قدرے نیابز بیکان  
باد صحر چون وز داشت درجا  
شغل ایمان هم جفت همچنان  
بیکمان پیش خدا گری عزیز  
و حقیقت عابد است ای سپر  
راست آید در حق او آزمان  
ریح و محنت هست آب منمن  
که خدا چون بند مراد و عدو  
نعمت من ساز بهر او فرو  
همچنین لذت خواندنش سلف یقین  
بالک گوید رسان سکوشن بلا  
خواندن و آواز او را همچنان  
از کراماتم بود ای دین پناه  
بر مصائب صبر کن ای باداب

هَذَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالتَّصَابُرِينَ يَا أَيُّهَا سَادَةُ الْقُرْآنِ وَحِينَئِذٍ يَا مَنْ أُولَئِكَ الَّذِينَ ضَعُفُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝

۲۰۹

صبر و شجاعت از دینا و مایه نفس بود  
 که خدای الهی د جهان گوید بدین چنین  
 یابنین یا ولد و بیامال و دهر  
 و به هم نیک و بد بد به پیش

دست خود را بر کتبی زین  
 یابی زان بلا با ایستی  
 مر ج کل یون بسو سبک  
 دل فوی داری که جمعا از غمت  
 که با تانل کس نیست قیل  
 در دهن غمت خلسه انس جهان  
 زائل از آن کس بناد در جهان  
 چون بدانی این چنین اسباب صفا

<p>دوم آن باشد که از هر نیات          اگر قرینان بدت بروی شوند          اندر اسخا خوش را داری صبور          سوم آن باشد که از رخ و بلا          از کس هرگز سخا صهی یا وری          این چنین اندیشه سازی آن زمان          چون در آید وقت از من بگذرد          زمین دو محنی یک پیش آید مرا          همچنین قسم چهارم را بدان          نفس و شیطان و هوا و یارب          جمله گرد آیند تا از حق ترا          تو در اسخا صبر گیری ای جوان          تلای ایشان نگر دی زین غار          زانکه حق فرمود در قرآن چنین          هم تو با او دشمنی گیری بجا</p>	<p>باز داری دست خود را نیکذا          تا ترا در کار عصیان افکنند          گفته کس انیاری و حضور          آنچه آید بر تو از حکم خدا          التجا و حست بر حق آوری          کین بلا را وقت باشد سکیان          یا قضا آید مرا زینجا برود          کی کنی این هر دورا جز کبر یا          که گناه می پیش آید ناگهان          شهوت و پندار و غفلت جارب          اندران عصیان در آید از قضا          خوش را داری نگه زین دشمنان          بلکه بایشان مناسی کارزار          هست دشمن با شما دیو لعین          سر نیاری زیر سربان هوا</p>
---	---

در بیان صبر  
 صبر گری ای جوان  
 قسم دوم آن بود که  
 که صبر چون دل زین غمت  
 اندر اندم دل زین غمت  
 که اگر گردا و جسم زین  
 انچه حق بین فرستاد این  
 که سخا و صبر گری

و غم در اسخا صبر گری  
 از فغان و ناله و آه و  
 بر صبر و صبر گری  
 چون تی

مہربانی سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی رحمت و کرم سے ہمیشہ محفوظ رکھے اور ان کے دل و جان کو اپنی رضا و رغبت سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین۔  
 یہ سب کتبیں اور دیوانے جو ابھی تک دنیا میں نہ آئے تھے ان کو ابھی تک دنیا میں نہ آئے تھے۔

اگر بود راضی و صابر اندر ان حق تعالیٰ از کرم آن بندہ را گرتو هستی راست در دعویٰ خویش تا ہمہ گفت و شنودت حق بود	آن بلا تبار باست بہر آن میکند از مقببلان با صفا اینہمہ آوری بجای سے پلک کیش مردی و چالاکیت باور شود
---	--

در بیان شکر حق سبحانہ

اسے پسہ بخوش فضل حق شناس نعمتش بر بندگان بسیار دان ہر دو عالم ہست عرق نعمتش گر نہائی نعمت اور اشمار در جہان پیسہ کہ نہ توانی شمرد یک دانستی چو جملہ از خدا گفت موتی در مناجات اکرم نعمت ہر گونہ با او خدا عطا گفت دانست آنہمہ از حضرت حق ہر چیز ہست از حق ہمہ نعمت بود	باش دائم بر رہ شکر و پاس رہ دنیا بچہ کس بر جد آن کس نباشد سبب نصیب از شکرش در حد و اندازہ ناید زینہار کے بشکر او توانی راہ برد شکر آن محفل ہمیکہ رمی ادا کا فریدی آدم از صنم قہیم او پاس توجہ سان کردہ ادا علم او بودہ سپاس نعمتم بر ہمہ شکر سے ترا وجب شود
---	--

در ذکر و شکر حق تعالیٰ

از مقام شایستگی در جہان  
 در دل از شکر حق تعالیٰ  
 جہاں با توئی کردی عطا  
 مردمان را خازن حق در شمار  
 کی بود عجب و تعجب از حق  
 از ہر حال و قضیہ  
 تا توانی شکر کن اندر جہان  
 شکر و سپاس دارد مقام ارجمند  
 در جہاں از ہمہ باطن  
 ساختہ بکار حق تعالیٰ  
 شکر باشد طاعت حق تعالیٰ  
 در جہاں از ہمہ باطن  
 ساختہ بکار حق تعالیٰ  
 شکر باشد طاعت حق تعالیٰ

در جہاں از ہمہ باطن  
 ساختہ بکار حق تعالیٰ  
 شکر باشد طاعت حق تعالیٰ  
 در جہاں از ہمہ باطن  
 ساختہ بکار حق تعالیٰ  
 شکر باشد طاعت حق تعالیٰ



نعمت جان بود که بر سر عالم برآید  
چون غنیمت این را بداند و بداند  
و این را بداند و بداند و بداند  
و این را بداند و بداند و بداند

نیمت از محبوب مکر و هست نم  
هر که سازد در جهان شکر نعم  
و کند که نعمت و در جهان  
شکر نعمت هم از تو فیتش بلان  
گرچه پایا تو نذر نعم او  
هر چه از حق دور گرداند ترا  
نعمت آن باشد که اندر کار تو  
آفریده هر چه حق اندر جهان  
اول آن باشد که در هر دو عالم  
همچو علم و خلق نیکو در جهان  
و دوم آن باشد که در دنیا و دین  
همچو نوا وانی و بد خوئی ز بس  
سوم آن باشد که در دنیا و دین  
زان در آن عالم بود رنج و بلا  
هست این نعمت بنزد اهل بحان

چون کنی شکر خدای داوگر  
نعمتش افزون کند رب کریم  
و عذاب سخت افتد بگیان  
که شود ب فضل او کار جهان  
شکر آن لازم بود که نیک خو  
نعمتش هرگز مدان ای با وفا  
دل فراغت باشد استی باین  
چار قسم آمد بحق مردمان  
سود دار و از بس خلق خدا  
و حقیقت نعمت اینست ای جوان  
جز زبانی هرگز نباشد بالیقین  
و حقیقت هم طلب نیست و بس  
جست است ای مؤمن اهل درو  
همچو نعمت خدای دنیا ای فتا  
شد با عارفان و عاقلان

چون کنی شکر خدای داوگر  
نعمتش افزون کند رب کریم  
و عذاب سخت افتد بگیان  
که شود ب فضل او کار جهان  
شکر آن لازم بود که نیک خو  
نعمتش هرگز مدان ای با وفا  
دل فراغت باشد استی باین  
چار قسم آمد بحق مردمان  
سود دار و از بس خلق خدا  
و حقیقت نعمت اینست ای جوان  
جز زبانی هرگز نباشد بالیقین  
و حقیقت هم طلب نیست و بس  
جست است ای مؤمن اهل درو  
همچو نعمت خدای دنیا ای فتا  
شد با عارفان و عاقلان

نعمت جان بود که بر سر عالم برآید

نعمت جان بود که بر سر عالم برآید  
چون غنیمت این را بداند و بداند  
و این را بداند و بداند و بداند  
و این را بداند و بداند و بداند

نعمت جان بود که بر سر عالم برآید  
چون غنیمت این را بداند و بداند  
و این را بداند و بداند و بداند  
و این را بداند و بداند و بداند





راوندی قضا پر تو نکرده  
 که در باغ رضا پویان نشود  
 رختی این باشد که بر در مسجود  
 هر چه سازد خالق زوید بر در جهان  
 جمیع بند از سر عیش و سرور  
 جز او شمعین بود و در

پس تھیدستی و ذل و رنجها  
 درجه شکر از صبور می فاضل است  
 زانکه خیر و شکر از کان رضا  
 صبر از رنج و محن ظاہر شود  
 گفت پیغمبر امام سلیمان  
 هر که بپند گردن خود بر قضا  
 بر نعیم شکر گوید در جهان  
 ہم بر انگیزم بصدیقان و را  
 ہم نباشد در بلائے مرجع بود  
 پس بدہ اورا خبر تو ای پندین  
 شاکران و راضیان ہر دو یک اند  
 شکر باشد کے سلم بی رضا  
 در بیان رضا کہ عبارت از خشنودی نفس  
 باشد ایم در رضا کے کردگار  
 ہر چه آید بر سر توا از قضا

ہر کیے این نعمت است ای صفا  
 رتبہ شاکر ز صابر کامل است  
 سر زند صبر از گریبان بلا  
 شکر از انظار ہر منعم بود  
 کاین چنین فرمود رب العالمین  
 وز صبور می پیشم آید در بلا  
 من نویسم نام او با صداقان  
 و انکہ ندید بر قضاے مرجع صفا  
 بر نعیم من نکرود ہر شکوہ  
 کہ خداے خویش جز من برگزین  
 تا رضا نہ ہند شاکر کے شوند  
 ہم رضا بے شکر کے باشد روا  
 ہر چه آید بر سر توا از قضا  
 ہر کیے این نعمت است ای صفا  
 رتبہ شاکر ز صابر کامل است  
 سر زند صبر از گریبان بلا  
 شکر از انظار ہر منعم بود  
 کاین چنین فرمود رب العالمین  
 وز صبور می پیشم آید در بلا  
 من نویسم نام او با صداقان  
 و انکہ ندید بر قضاے مرجع صفا  
 بر نعیم من نکرود ہر شکوہ  
 کہ خداے خویش جز من برگزین  
 تا رضا نہ ہند شاکر کے شوند  
 ہم رضا بے شکر کے باشد روا  
 ہر چه آید بر سر توا از قضا

خارج آید از قضا  
 جز رضاے حق نبیند هیچ  
 بلکہ شکر این اداس از دجیان  
 نہ کے باید در ان کے کلام  
 در رضا شکر ہر کہ مستغرق نشود  
 ۱۵  
 ہر کہ بپند رضاے حق نشود  
 ہم قضا می بود اسے کبریا  
 ہم رضا کا نذران باشد ہوا  
 واجب آید بر رضا ارضی شدن  
 و نہ تو ای نفس با بیرون شدن  
 خشم گری یک نفس خویش را  
 تا شود مہرور تو حرمش و ہوا  
 زانکہ مضی نفس کہ باشد از خدا  
 ہر چه آید بر سر توا از قضا  
 ہر کیے این نعمت است ای صفا  
 رتبہ شاکر ز صابر کامل است  
 سر زند صبر از گریبان بلا  
 شکر از انظار ہر منعم بود  
 کاین چنین فرمود رب العالمین  
 وز صبور می پیشم آید در بلا  
 من نویسم نام او با صداقان  
 و انکہ ندید بر قضاے مرجع صفا  
 بر نعیم من نکرود ہر شکوہ  
 کہ خداے خویش جز من برگزین  
 تا رضا نہ ہند شاکر کے شوند  
 ہم رضا بے شکر کے باشد روا  
 ہر چه آید بر سر توا از قضا

تا شود مہرور تو حرمش و ہوا  
 زانکہ مضی نفس کہ باشد از خدا  
 ہر چه آید بر سر توا از قضا  
 ہر کیے این نعمت است ای صفا  
 رتبہ شاکر ز صابر کامل است  
 سر زند صبر از گریبان بلا  
 شکر از انظار ہر منعم بود  
 کاین چنین فرمود رب العالمین  
 وز صبور می پیشم آید در بلا  
 من نویسم نام او با صداقان  
 و انکہ ندید بر قضاے مرجع صفا  
 بر نعیم من نکرود ہر شکوہ  
 کہ خداے خویش جز من برگزین  
 تا رضا نہ ہند شاکر کے شوند  
 ہم رضا بے شکر کے باشد روا  
 ہر چه آید بر سر توا از قضا

دولت از دنیا آید و در دنیا بماند  
 حال او را بداند و در دنیا بماند  
 هر کس که در دنیا بماند  
 تا روز قیامت در دنیا بماند  
 هر کس که در دنیا بماند  
 تا روز قیامت در دنیا بماند  
 هر کس که در دنیا بماند  
 تا روز قیامت در دنیا بماند

<p>بر بلا هم شکر کن ای باخبر                  هر که باشد مستحق چوب دست                  از بزرگ گفت شخصی این سخن                  گفت شکر کن که شیطان بعین                  هم بلا که کندین نویا بود                  هر چه یابی در جهان رنج و عقاب                  گرفتاری رنج تو دور روز دین                  اگر بلا می حق بفرق تو گماشت                  که هر عضو جو چسپین بودی بلا                  حق تعالی چون نکرده این چنین                  هر چه از محبوب رنج و محنت است                  اصل نعمت این بودای با صفا                  جنت عدن است جای شاکرین                  شاکر را هر کجا افتد گذر                  که عزیز نه از عزیزان خدا</p>	<p>که بلا که هم بود زان صعب تر                  گردنند از مشت جامی شکر هست                  که بر زدی شد همه کالای من                  خست ایانت نبر دای اهل دین                  بیگمان کفار و عصیان شود                  اجرا باشد بهر تور و حساب                  سخت تر بودی ترا ای یقین                  از هزاران در امان خود بداشت                  تو چه کردی ای جوان با وفا                  پس سپاس او کن ای اهل دین                  در حق خاصان مثال نعمت است                  که خدا هرگز نخواهی حسرت خدا                  سافلین باشد مکان کافران                  آن زمین سازد قافله خردگر                  ساخته بر من گذر با صد صفا</p>
---	--

این بیت از کتاب...

دین  
 هر کس که در دنیا بماند  
 تا روز قیامت در دنیا بماند  
 هر کس که در دنیا بماند  
 تا روز قیامت در دنیا بماند  
 هر کس که در دنیا بماند  
 تا روز قیامت در دنیا بماند  
 هر کس که در دنیا بماند  
 تا روز قیامت در دنیا بماند

دین  
 هر کس که در دنیا بماند  
 تا روز قیامت در دنیا بماند  
 هر کس که در دنیا بماند  
 تا روز قیامت در دنیا بماند  
 هر کس که در دنیا بماند  
 تا روز قیامت در دنیا بماند  
 هر کس که در دنیا بماند  
 تا روز قیامت در دنیا بماند

ایہیچین دولت و فضل میں سب  
کے شہزادوں کے سب راہیں  
تاوانی کوں اے جان پیر  
دیوان تو

دیوان قاضی

و ز غایت کوشش از غایت  
و ز غایت کوشش از غایت

مرضی حق انصاف و محبت سر بدان  
از رخصت حق اگر خواهی نشان  
آنچه آید از قضاے ذوالمنن  
هم که بهت ساز می از قضا  
پارسا گو گفت روزی یخنین  
گفت هاتف یخنین در گوش او  
هر چه پیدا کرد رب ذوالمنن  
بر رخصت حق هر آنکس سر نهاد  
آن رضا باشد که رب دوسرا  
هم تو سازی بر ربوبیت پسند  
که پسندد از تو حق صد سال کا  
کاسخه او سازد بحقیقت ایحوان  
در خبر آمد رضینا بالقضا  
آن بود اصل رضا ای جان من  
هر زمان مستغرق نورش شوی

طالب او باش و ایم در جهان  
 و م مزن در کاف خستاق جهان  
 ترک آری خست یار خویشین  
 هم بود نیجان الفت در بلا  
 کت باران نیک بار و بر زمین  
 کے زبون باریہ است ای نیکنجو  
 بہتر است اندر مقام خویشین  
 باب جنت را بروے خود کشاد  
 در عبودیت پسند و مر ترا  
 شادمان باشی از واسع جہند  
 مثل آن ساعت نباشد زنجار  
 تو پسندی زو بصد جان و روان  
 پامنہ بیرون ز تسلیم و رضا  
 کہ نہ بینی جز خدائے ذوالکفن  
 و ز صفات خویشین بیرون و کما

بودن  
که در آنست قضا  
حق است او صد که هست بکنند  
چشم عالم را بود رخ طلب  
مردان را بود رخ طلب  
بجو و خوشی زیاده بود  
مرا طمع را بود رخ طلب  
و مرا طمع بود صدمه ای دل

وقتی که

از احوال مع بهر دین که در آن  
 غیب باشد بهر دین که در آن  
 با هم اسباب و بیاخت را  
 صد یک و بیاخت را  
 یک و بیاخت را  
 در آن دین که در آن  
 در آن دین که در آن  
 در آن دین که در آن  
 در آن دین که در آن

دربار حضرت دجهان خیز زنی  
قلب فانی در غنیمت بود  
بلند شد کس نادان عالم جان  
او اندوختی باطن و جمع او بد

در رضا ابدان را با شاد مدام  
گفته اند که رضا ابدان را با شاد مدام  
هم چنین معنی است که رضا ابدان را با شاد مدام  
که گفته اند معنی است که رضا ابدان را با شاد مدام  
از رضا ابدان را با شاد مدام  
پس چنین معنی است که رضا ابدان را با شاد مدام  
در رضا ابدان را با شاد مدام  
۳۱۶

میکند میگوید همسخن  
 کفر خود خفی نماید اندران  
 کرد این را چنین قوم پلید  
 هر که عقل و تمییز کرد در سر است  
 تا ترا حاصل بود عقل تمییز  
 هیچکس کامل نبوده در رضا  
 امر و نهی حق جز ایشان بر نخواست  
 اگر تو خواهی تانیفتی در هوا  
 شد رضا ایدل مقام پس رزین  
 هر که بر دین فضل حق باشد تمام  
 هر که آرد استقامت بر رضا  
 در میان بندگی و خواجگی  
 آنکسافی را مگر باشد خیر  
 داور می هرگز نکند بر این سخن  
 گوش کن از گوش جان نه نیکو

بہر برزخ نامہ  
 چون بر عالم شک شد چنانکہ  
 پس نباشد جز رضا و سوسه و گر  
 در جهان تا چہن در از حصہ میں  
 بر طاعت بزرگان شوی مانند  
 بر رضا کے دوست جان خود  
 در رضا کے کہ کجا در شایان  
 و در محرم منہو جان آزار و پادشاه  
 در رضا کے جان تو صافی شود

خواستن چنین مردمان ای  
 و رسوال هر کس که بکشد زبان  
 هر که بکشد لب خود رسوال  
 اگر تو هستی صاحب عقل و ادب  
 فقر و فاقه پیشه مردان بود  
 تان ساز می رنج دنیا است یار  
 تلخی خود ای سزیز باطل  
 نان جو خوردن بسد شکر و طرب  
 هر که را پست قناعت محکم است  
 اگر ثمنای خنای پستی  
 گفت موسی اے خدا که اهل داد  
 گفت باشد آنکه قانع اندران  
 اگر غنا جوی بجنگ نقد و مال  
 مال و زر چیست دانه گرو و بیشمار  
 پس قناعت از پست تو بهتر است

پیش مردانست از مردان بهتر  
 بتلا و رفت و ماند جا و دان  
 نهر تکریش قست داند زوال  
 بهر حاجت پیش کس نکشای لب  
 عیش و عشرت کار بکیشان بود  
 است عجبی نیایی ز بخار  
 بهر از شیرینی اصل و دل  
 به که پیش کس ستاون از ادب  
 بیگمان از حلقه صافی و دست  
 جز قناعت نیست تدبیری نگر  
 که تو نگر تر که باشد از عباد  
 آنچه من اورا دهم اندر جهان  
 حاصلت چنین که نگر و جز طاعت  
 احتیاج تو زیگ گرد و دهن  
 سه خط و کثرت سیم و در را

فقر و فاقه پیشه مردان بود  
 تان ساز می رنج دنیا است یار  
 تلخی خود ای سزیز باطل  
 نان جو خوردن بسد شکر و طرب  
 هر که را پست قناعت محکم است  
 اگر ثمنای خنای پستی  
 گفت موسی اے خدا که اهل داد  
 گفت باشد آنکه قانع اندران  
 اگر غنا جوی بجنگ نقد و مال  
 مال و زر چیست دانه گرو و بیشمار  
 پس قناعت از پست تو بهتر است

۱۹ سپهری

بهر از شیرینی اصل و دل  
 به که پیش کس ستاون از ادب  
 بیگمان از حلقه صافی و دست  
 جز قناعت نیست تدبیری نگر  
 که تو نگر تر که باشد از عباد  
 آنچه من اورا دهم اندر جهان  
 حاصلت چنین که نگر و جز طاعت  
 احتیاج تو زیگ گرد و دهن  
 سه خط و کثرت سیم و در را

بهر از شیرینی اصل و دل  
 به که پیش کس ستاون از ادب  
 بیگمان از حلقه صافی و دست  
 جز قناعت نیست تدبیری نگر  
 که تو نگر تر که باشد از عباد  
 آنچه من اورا دهم اندر جهان  
 حاصلت چنین که نگر و جز طاعت  
 احتیاج تو زیگ گرد و دهن  
 سه خط و کثرت سیم و در را

گشت رخسار من در غایت بخت  
چون بر لب تو ایستد بخت  
که روزی بختی بدهد که  
بند و بالایش که منم در کم  
چون بختی بدهد که  
بخت جانم از آن با بخت  
گشت رخسار من در غایت بخت  
چون بر لب تو ایستد بخت  
که روزی بختی بدهد که  
بند و بالایش که منم در کم  
چون بختی بدهد که  
بخت جانم از آن با بخت

[illegible]

لا تضيع التذكار  
ما نباشي در قاف مست  
که بیایی در جهان  
که از احص و هوای  
سجده آرزو به بنیاد  
که از احص و هوای

چشم طالع پیکر و زنجار  
نمانه چشم اخرو و خاک  
و زنجار پیکر و زنجار

قلب قانع فی طمطیض نیست  
پس قناعت کن بجا عالم ایست  
هرگز انور قناعت در دل است  
گر شود صبر و قناعت عیالت  
ریزه خوان قناعت هر کجید  
قلب قانع هرگز آنجشد خدا  
در نهند تاج سعادت بر سرش  
بازدار و از بلا کس و دوجیان  
از خداوند کرامت سازش  
فارغ از نس که جهان سازد و را  
ظاهر و باطن سرگس حق کند  
جاودان حق را بهترین عبید  
در جهان هرگز از انطب را که  
هر دلی که غیر فارغ باشد آن  
از خجسته نکسین عالی مقام

گنجی از گنجی سخای کبریاست  
کز قناعت نیست کارے خو  
نعت دنیا و دینش غافل است  
چشمه حکمت بچش د از دولت  
بر سر در استراحت آرمید  
دولت هر دو جهان ساز و عطا  
افکند زست ولایت در بشر  
رحمت و رحمت فرستد سومی آن  
در محبت خویش متن بشمار و شن  
مقصود او جمله گرداندر  
وزیر همه چند جهان مطاع است  
کار باشد به همه گفت و شنید  
قلب او خالی نباشد از چو کا  
از خدا خالی نباشد بیکبار  
ز انکه او را هر چه حق و از انفا

چشمه طامع میگردد و در نیلوار  
دلن با رینیبو پیش قافیان  
مهر است از فروزیای سرکنندون  
چو جامه ساخت از خورشید بکیران  
نیلمه شش اخرو دخال  
دلن با رینیبو پیش قافیان  
مهر است از فروزیای سرکنندون  
چو جامه ساخت از خورشید بکیران

گریه پرده کرده و صفاست  
 گشت پیغمبر رسالت  
 حجت نورین تک گفتن خست  
 گفت ای کجاست سینه مردمان  
 طهر و القلب بالجووع و انظار  
 گشت پیغمبر که قسرب از شا  
 آنکه جوع و فکر او در راه دین  
 در حدیث دیده ام ای باخبر  
 فکر یک نیمه عبادت آمده  
 سیر گرد و هر که در دایره جهان  
 وقت سیری در نمازای دین پناه  
 گرسنه باشی اگر اندر جهان  
 جز به خیر و ز سیری اسیر  
 نفس کافر را بجز بمشیر جوع  
 چون ز کحل و شرب پر گرد و شکم

نور عیان گشته گرد و در دست  
 مویش تاریکی دل شد سرچیز  
 اسخدر زین هر سال سالار قوم  
 از غلیل ضحک و نوم اندر جهان  
 عظمت الله تعالی مین خضو  
 هست با من بالیقین روز جزا  
 بیشتر باشد و را اندر زمین  
 جوع آمد مغر طاعت سر لب  
 خوردن کم جمله طاعت آمده  
 گرسنه باشد بعقبه بگمان  
 در ساجات خدایت مخواه  
 باب جنت را بگوئی ای جوان  
 تا تو این ساز از سیر حذر  
 کی توانی گشت ای اهل شعوع  
 کاهلی و غفلت آید لایب سرم

جهان را در پیشگاه حق  
 بزرگوار است در پیشگاه حق  
 بزرگوار است در پیشگاه حق  
 بزرگوار است در پیشگاه حق

جنتینا و در جنت  
 کسب انقدر از باب تو عازم است  
 جنتش در جنت  
 جنتش در جنت  
 جنتش در جنت

لاجرم اندر زمین آرد  
 حق تعالی که ندانست نقش و رسم  
 خالی از حکمت بدان فضل حکیم  
 مومن از اگر نداده مال و زر  
 این از بے قدری ایشان گو  
 داشت از ایشان نه دینار اعدا  
 بلکه ایشان را ز دنیا دور  
 نفی عقی براس مومن  
 نفی عقی براس مومن  
 نفی عقی براس مومن

گشت پیغمبر رسالت  
 گشت پیغمبر رسالت  
 گشت پیغمبر رسالت  
 گشت پیغمبر رسالت





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

عالم خود بود ز نیکوین  
 جزو خزان گریه تا آسمان  
 رگش آموخه این در جهان  
 که کند عاقل بین طر حسان  
 بخت از بهر خود آورد دست  
 به یکایک این در جهان

عالم خود را بود نزدیکی  
 جز خدای که بری تمام آسمان  
 را بگذرد آید چو این در جهان  
 که کند عاقل برین طر حسان  
 بپای آید ترا سر و دست  
 که برین دینیا با در عشق  
 و خدای اندک گفت چه زور و بیم  
 از پس خود را در راه  
 بپناه

پس نشین از بهر خود در گورده جان و ملک  
بدرست بآید و بدین باشد که در

تار و آید قناعت با یک دل کار جهان را  
 در این دنیا که در این دنیا که در این دنیا که  
 در این دنیا که در این دنیا که در این دنیا که  
 در این دنیا که در این دنیا که در این دنیا که

تا نباشد چهار او اسرار کار  
 دور میبارد در میان سحر  
 یک پر شیشه بدی است با سحر  
 شربت آبی که نوست سید تو جهان  
 فاش میگردم از شکر شکران الرحمن  
 تا بکسی از حرص گری در بدر  
 مرغ را در بند صحت یار آورد  
 انگشت در اندر دین حنظل  
 خنجرنگی را به جو گل از هر سیم در می  
 که شود از خلق و عالم به نیاید  
 که بود و دین تو در دین جهان  
 وزر و صبر و قناعت گذر می  
 که قناعت می کنی بهر چه را  
 تو در دنیا چون بی ساری جان  
 نه خور و مال هر اهل از جهان

خوف سازد که نباید ز بخار  
 به چنان دنیای دون آن کریم  
 قیمت دنیا اگر بیش خس است  
 هیچ کافر اندامی در جهان  
 پس مباش ایدل بصری رویم  
 حرص سازد آدمی را به فقر  
 حرص مردم را بچاه غم برود  
 حرص دنیا بس بود موم تر  
 گر بگذارد قناعت بگذری  
 عشرت مومن آن بود اسرار از  
 گفت پیغمبر که بسگر سوی آن  
 ناسپاس نعمت حق آوری  
 واکما ابلیس میگوید ترا  
 که فلان بسیار دار مال و زر  
 هم فلان عالم فلان را صد فلان

در این دنیا که در این دنیا که در این دنیا که  
 در این دنیا که در این دنیا که در این دنیا که  
 در این دنیا که در این دنیا که در این دنیا که  
 در این دنیا که در این دنیا که در این دنیا که

در این دنیا که در این دنیا که در این دنیا که  
 در این دنیا که در این دنیا که در این دنیا که  
 در این دنیا که در این دنیا که در این دنیا که  
 در این دنیا که در این دنیا که در این دنیا که

شد توکل مع اخلاص لے این  
 بهر مومن لازم است این هر چه چیز  
 هر که را احسان بود و جهان  
 گر عباد دین نباشد لے پس  
 نیست اگر چه یقین لے ذوالکرم  
 بهر که متوکل نباشد در جهان  
 بهر سر لے کاندان رخنه شود  
 خست ایمان را اگر داری عزت  
 شد توکل منرض بهر مومنین  
 که توکل آوردی لے مردمان  
 هر که در راه توکل پانصد  
 گر توکل آوری بر کس یا  
 بگذارد اسباب و اسباب جهان  
 رزق تو موقوف بر اسباب نیست  
 بر هر مہا لے خدا کن عتقاد

هم عباد دین و هم جسم یقین  
 مگذر از راه توکل لے عزیز  
 بیگمان بوی نفاق آید از ان  
 دین تو باشد همیشه در خط  
 بر سبیل فتنه باشی لاجرم  
 دارد و ایمانش سه رخنه بیگمان  
 بیم زردان لاجرم در وی بود  
 رخنه ایمان به بند لے بر تیز  
 کابنجان فرمود حق لے یقین  
 گر شما هستید از گردندگان  
 عاقبت یزدان بد مقصد بود  
 بحساب آئی بخت اسی فتا  
 باش متوکل برت انس و جان  
 روزت معطوف بر اسباب نیست  
 تارهی او هر بلا و هم فریاد

توکل مع اخلاص لے این  
 بهر مومن لازم است این هر چه چیز  
 هر که را احسان بود و جهان  
 گر عباد دین نباشد لے پس  
 نیست اگر چه یقین لے ذوالکرم  
 بهر که متوکل نباشد در جهان  
 بهر سر لے کاندان رخنه شود  
 خست ایمان را اگر داری عزت  
 شد توکل منرض بهر مومنین  
 که توکل آوردی لے مردمان  
 هر که در راه توکل پانصد  
 گر توکل آوری بر کس یا  
 بگذارد اسباب و اسباب جهان  
 رزق تو موقوف بر اسباب نیست  
 بر هر مہا لے خدا کن عتقاد

هم عباد دین و هم جسم یقین  
 مگذر از راه توکل لے عزیز  
 بیگمان بوی نفاق آید از ان  
 دین تو باشد همیشه در خط  
 بر سبیل فتنه باشی لاجرم  
 دارد و ایمانش سه رخنه بیگمان  
 بیم زردان لاجرم در وی بود  
 رخنه ایمان به بند لے بر تیز  
 کابنجان فرمود حق لے یقین  
 گر شما هستید از گردندگان  
 عاقبت یزدان بد مقصد بود  
 بحساب آئی بخت اسی فتا  
 باش متوکل برت انس و جان  
 روزت معطوف بر اسباب نیست  
 تارهی او هر بلا و هم فریاد

هم عباد دین و هم جسم یقین  
 مگذر از راه توکل لے عزیز  
 بیگمان بوی نفاق آید از ان  
 دین تو باشد همیشه در خط  
 بر سبیل فتنه باشی لاجرم  
 دارد و ایمانش سه رخنه بیگمان  
 بیم زردان لاجرم در وی بود  
 رخنه ایمان به بند لے بر تیز  
 کابنجان فرمود حق لے یقین  
 گر شما هستید از گردندگان  
 عاقبت یزدان بد مقصد بود  
 بحساب آئی بخت اسی فتا  
 باش متوکل برت انس و جان  
 روزت معطوف بر اسباب نیست  
 تارهی او هر بلا و هم فریاد

هم عباد دین و هم جسم یقین  
 مگذر از راه توکل لے عزیز  
 بیگمان بوی نفاق آید از ان  
 دین تو باشد همیشه در خط  
 بر سبیل فتنه باشی لاجرم  
 دارد و ایمانش سه رخنه بیگمان  
 بیم زردان لاجرم در وی بود  
 رخنه ایمان به بند لے بر تیز  
 کابنجان فرمود حق لے یقین  
 گر شما هستید از گردندگان  
 عاقبت یزدان بد مقصد بود  
 بحساب آئی بخت اسی فتا  
 باش متوکل برت انس و جان  
 روزت معطوف بر اسباب نیست  
 تارهی او هر بلا و هم فریاد

دل نهادن بر بسبب باغ و بستان  
 چون بسبب را چای آمد بر  
 دل نهادن بر بسبب باغ و بستان  
 چون بسبب را چای آمد بر  
 دل نهادن بر بسبب باغ و بستان  
 چون بسبب را چای آمد بر

پس چه کار آید ترا سیم و زرت یک زبان غافل مباش از زانویش عاقبت بے بهره از دنیا رود در دلش گنج قناعت در نهد کردل و جان فارغ آید از سوا وز همه فکر جهان فارغ شود کاهلی دان در ره دنیا و دین باش فارغ از در شاه و امیر خال بر فرق ہو او نفس پاش دیگر ایمان از دل و جوش کرد	گر سازی ز او را و آخرت صبر کن به هر چه واری خوش و نیش آنکه هر دم از سبب دنیا رود هر که امیر است پیغمبر نهند فایده آن باشد به پیش کسب رای ظاهر و باطن بکار حق بود گر نباشد متصف بر جود این پند شرف بشنود عزت پذیر در عبادت خدا مصروف باش هر که این گفتار شنود گوش کرد
---	---

در میان تو کل عباد از تو می آید مگذر از تو بهر نفس بد که خویش را مگذر و آزارها باش فارغ ز آختیار خوشن از میان بردار خود را ای قفا	بر تو کل باش از میان پدر کن توکل بر همه که دارا دار چشم دل بر فردا حول و قوت جمله باشد از خدا
---	--

دل نهادن بر بسبب باغ و بستان  
 چون بسبب را چای آمد بر  
 دل نهادن بر بسبب باغ و بستان  
 چون بسبب را چای آمد بر  
 دل نهادن بر بسبب باغ و بستان  
 چون بسبب را چای آمد بر

دل نهادن بر بسبب باغ و بستان  
 چون بسبب را چای آمد بر  
 دل نهادن بر بسبب باغ و بستان  
 چون بسبب را چای آمد بر  
 دل نهادن بر بسبب باغ و بستان  
 چون بسبب را چای آمد بر

معنی تسلیم است اهل صف  
 هست در تکریم صدر رخ و عنا  
 شید و پیغمبر ان تسلیم بود  
 به لاله سر بر تکیه تسلیم بود  
 در جبه تسلیم باشد بس عظیم  
 تا شهادت خود دوران نبوی یقین  
 که روا باشد مغضوب از جهان  
 یکبار اگر از ارم و نبی حق بود  
 و آنچه باشد از ان شکست نجات  
 که تو پیری اصل تن و نفس ای سپهر  
 سوی خود هرگز بسین در پیچ شسته  
 دست را بر گشتن ز جمله حیلها  
 از تصرف دست خود کوتاه کن  
 باش فایز در جهان از طلب  
 پا بند بر سر تسلیم ای مسخر

هست اطمینان دل را که با  
 هست در تسلیم صد عیش و عشا  
 حق چپا از بهر شان هست خود  
 بر سر هر فرازی جامه نو  
 و امن اگریه بر سر تسلیم  
 از خدا هرگز نخواه است انین  
 که صلی نفس جوید در حیران  
 خواستن از بهر تو بهتر شود  
 دست گیری از طلب ای نیکو است  
 آنچه پیش آید ترا از خیر و شر  
 جمله میدان از درد و گناه حق  
 کار خود بگذار سوی کعبه یا  
 تخم خود بردر است کن  
 بر در لغویض نشین از ادب  
 تاجه می آید زورگاه سحرین

چون از کعبه بیرون آید  
 و در میان کعبه بماند  
 و در میان کعبه بماند  
 و در میان کعبه بماند  
 و در میان کعبه بماند

چون از کعبه بیرون آید  
 و در میان کعبه بماند  
 و در میان کعبه بماند  
 و در میان کعبه بماند  
 و در میان کعبه بماند

چون از کعبه بیرون آید  
 و در میان کعبه بماند  
 و در میان کعبه بماند  
 و در میان کعبه بماند  
 و در میان کعبه بماند

چون از کعبه بیرون آید  
 و در میان کعبه بماند  
 و در میان کعبه بماند  
 و در میان کعبه بماند  
 و در میان کعبه بماند



آسان سازی قوت خود را از حلال  
 تقویه تو گرد نباشد از حلال  
 اگر بخوابی در خوابی ای پسر  
 و ترا اکل حلال آید بدست  
 هر زمان یابی ز حق تو نسبی خیر  
 سر نهی بر طاعت ریت جهان  
 پس و رع باشد پیوسته تو کمیا  
 تا نهی حقی سرز شبها و حرام  
 لوث شبست هر چه بینی اندران  
 هر که چل روز از روزه بهت خورد  
 حضرت صدیق از دست غلام  
 بعد از آن آگاه شد از وجه  
 بیم آن بوده که از رنج و عنا  
 خواست استظهار در درگاه  
 در ومان تو نفس خرمون

رهنمایی در هر چه بود و حلال  
 هفت اندام تو افتد در ومان  
 لا جرم و حصیت افنی بر  
 خود بخود قلب تو گردد حق پرست  
 میل تو هرگز نباشد سوی غیر  
 خالی از ذکرش نباشی یک زمان  
 که مستی قلب تو سازد جدا  
 کار دین از تو نیا بد نصم  
 اگر تو مردی باش از وی بر کران  
 قلب او تاریکی و رنگ آورد  
 کاسه شیرین سرور برده بکام  
 که وقتی انگشت کرده در دهان  
 روح او از قابضش گردد جدا  
 هر چه بیرون نامد از رگهای وی  
 نه لگامی از وی با سکون

این دو بیت از کتب معتبره است  
 و این دو بیت از کتب معتبره است  
 و این دو بیت از کتب معتبره است  
 و این دو بیت از کتب معتبره است

این دو بیت از کتب معتبره است  
 و این دو بیت از کتب معتبره است  
 و این دو بیت از کتب معتبره است  
 و این دو بیت از کتب معتبره است

در ومان تو نفس خرمون  
 و این دو بیت از کتب معتبره است  
 و این دو بیت از کتب معتبره است  
 و این دو بیت از کتب معتبره است

و این دو بیت از کتب معتبره است  
 و این دو بیت از کتب معتبره است  
 و این دو بیت از کتب معتبره است  
 و این دو بیت از کتب معتبره است







پرتو گدی سو بوی چون گلزار  
دولت نام کی کنم از قفس  
نیستی در ۶ دای بود الفضل  
در حب آم داشت بود دولت پیا  
دست از دولت بهشت پاک دار  
نمیکنی دعوت بهشت پاک دار  
این گمان هر کس که دلدار  
از حق میسر است

از سر ظلمات و مکر حیلها  
و غط گوی خود کنی بر عکس آن  
لقمهای چرب میجوی مدام  
خزانه تزدیر را بر تن کشته  
از بر اے لذت حلوائی تر  
نیست وقت اذلال از حرام  
میکنی و جدا ز ریاضه شکم  
میزنی حلقه باب اغنیا  
کی بود قدر تو است بسج و دلوق  
خود بد انصاف خود ای بر طمع  
از بر اے لقمهای چرب و تر  
نان خشک از دست ریخ خود بکام  
جامه خود از پلاس شوخین  
تایع لذات انسانی مباش  
مجبنت شو از در شاه و امیر

۳۳  
 که به مال جهان بایند حرام  
 تا نیامد حلت و حرمت بود  
 اندرین انکار از عادت بود  
 بیک بیخیزی ترایا بدنام  
 تا مالی که در آنست حق بی خبر  
 در نواز صل و رع بی نصیب  
 نبیند از حق حق چشم  
 در معجزه شش و شش چشم  
 دیدن بگماند بر دگر  
 چه از صل و رع بی نصیب

دین کیلئے ہر شے حرام ہے۔

بکسی از حق پستی را غلبه  
از غلبه پستی بر حق و بر حق  
بکسی از حق پستی را غلبه  
از غلبه پستی بر حق و بر حق

گر گنی عمر سز خرد و بلند کام نبرد و ساز امر و آمو قبل حلت ساز کن خست سفر گویم رواند رو بطلس مشو یکم از رو کر رب انس و جان یک نفس ضایع گردان ز خیار مهر ما نیمی می رسد سوت مدام باش هر دم هم ذکر خفی بهر ضاعت حق ترا چون آفرید در عبادت همت نور بر گمار بعبادت کوش اکنون ای جوان کوش اکنون و عمل ای جان پاک بعبادت نوحش از سر خود و در دار در شرمین باش که بر تقصیر مست باش از باد طاعت مدام	روز و از سر ست بانی هر دو چون رسد غم و آرزو خست نیت حق در بلا صبر در دم تو با خود مداخل مشو بهر دست از غصه کون و مکان بشیر بر پس نشین میل و نهال ای جان سست آمد احترام خاطر غیر از دست گردان نفی بهر غفلت ز طاعت اکمید رویش از هر طرف سوسیس بیا که به پیش زنده مانی در جهان نور آمد کم که شبی پنهان خاک تا سحر بنور سحر از انقار رو نگار خود کن ضایع چنین تا شوی روز قیامت شاد کام
---	--

جمله عالم را بکسی از حق پستی  
از غلبه پستی بر حق و بر حق  
بکسی از حق پستی را غلبه  
از غلبه پستی بر حق و بر حق

عالم فانی را بکسی از حق پستی  
از غلبه پستی بر حق و بر حق  
بکسی از حق پستی را غلبه  
از غلبه پستی بر حق و بر حق

چون سفر در پیش سیدار علی خاں  
زود رسید به ناز و نوا  
تا خان بابا رسید از کجا  
باز دارد مرید را از اسب  
ازین سخن خود را در خود باز

دعوت و احکام عیدین این زمان  
چهارم است از غلامی باشد که  
جهنم دارم او باقی بود  
کردن از بند بر او مطلق شود

[illegible]

کہ برائے من نکر وہ این عمل  
گر تو خواہی نورِ خلاص لے فتا  
ایخنین بگفته اند اہل دلاں  
از پی آن تخم کشت آمد عمل  
گر نباشد آبِ خلاص ابے سپر  
جز خلوص از طاعت مقصود نیست  
کردارِ شاہان رسولِ نیک خو  
زاکم نیت بے عمل طاعت بو  
مردم از قوم اسرائیلیان  
اندران ایام بودہ قحط سال  
گفت اگر گندم بدی کوہ رمل  
وچی آمد بر رسولِ آن زمن  
صدقہ توازیہ افضل خویش  
شد ثواب از در گہ من آن فقہ در  
رہت کرد آن نیت خود با خدا

نیتش ہووے باغِ غرض و علل  
پاک شواز شبہتِ مشترکِ ریا  
کہ مثالِ علم را چون تخمِ دان  
آبِ آن باشد خلوصِ لم یزل  
کے شود کشتِ عملِ سببِ جزا  
اگر خلوصت نیست ہیچتِ نمودیت  
نیتِ مومن بہ از کردارِ او  
کارِ بے نیتِ جہادت کے شود  
سوئے کوہِ ریگ آمد ناگھان  
مروان را بود پس رنج و لال  
کردے جذبہٴ محتاجانِ پہل  
کہ بگو اور کہ رب ذوالمنن  
اگر مقبول دے آپا کشتش  
کانِ ہمہ را صدقہ سید اے گھر  
نفسِ اخیل مدہ اے باصفا

نیز خالص چو در دل زاریست  
صد سزایان بکشت افق آید  
گفت شیطان جملید از کج روی  
آنگاه که از راه آلا از کج روی  
زاد که در دست خود چنین داشت  
بسیار از شما دفع روزیست  
گفت با اخصا من کار خدای  
تا از اول کنگایت پاشد  
از حق محمد و آلش باشد  
که بجه جاپا

[illegible][illegible]





اقبال کرد و اندک شرم امتحان  
 قطعه طلق خدا باشد دم  
 که تو انصاع را دوست خود دینی  
 که باشد با تو انصاع در جهان  
 که تو انصاع سربلین بپوشد  
 هر که در راه تو انصاع پانهاد  
 در تو انصاع است عز و محترمی  
 آنکه ناسک شرف واری بجایان  
 که در شرف دارد تو انصاع در شرف  
 که در شرف تو انصاع آورد  
 باش تو انصاع مع انصاع ضعیف  
 گفت پیغمبر که با متواضعان  
 و انکه از متکبران بینی و را  
 حدقه باشد کبر با متکبران  
 از تو انصاع دست حد و شان گنج

کہ تو وضع کردی و کلامان  
 مردمان سازند و احترام  
 که نهایی و جهان روزی  
 جاسکے با شکست بیگان  
 در و عالم جست دریا شود  
 حتی بروی او در وقت کشاد  
 به تو وضع کسے بیابی سرور  
 پیشه خود کن تو وضع در جهان  
 آرا به نقسہ گرانی رکعت  
 حق حمله نما انتزاع شود  
 کہ در خوت کن مع التکلیف  
 کن تو وضع اسے عزیز ترین  
 کبر و نخوت کن از و اسے با صفا  
 شد تو وضع صدق با شواهدین  
 تا بگیه دست تو بر قدرت

کز تو اضع مرد گرد و کامران  
 مردان سازند و را احترام  
 که نه بینی در جهان روزی  
 جاسکاه باشد بجست بیگمان  
 در و عالم چیست دریا شود  
 حق بر و سعاد و رفعت کشاد  
 به تو اضع کس بیایی سردی  
 پیشه خود کن تو اضع در جهان  
 آرا این بقصد گردانی رکعت  
 حق حمله ملت ها نشین شد  
 کبر و نخوت کن مع المتکبرین  
 کن تو اضع اسع عزیزین  
 کبر و نخوت کن از و اسع با صفا  
 شد تو اضع صدقه با متواضعین  
 تا بگیر دست تو بر توبت  
 از تو اضع دست هدویشان بگیر

غنای رسول شافع روزگار  
 بود صاعقه انبیا سوخت  
 بپوش او بود علم چون او چرخ  
 در آن جلالت از ندان خویش  
 گفت از من چه بپوشد این  
 گفتش در کوه و در شیب  
 پست و بالا از کف آب  
 در آن روزگار

چرخ از نو ساخته شود  
گفت من چرخ را میگردانم  
یک کس پیش پادشاه جهان  
پادشاه را تو وضع در جهان  
پادشاه را خدایست من جهان  
پادشاه را خدایست من جهان  
پادشاه را خدایست من جهان  
پادشاه را خدایست من جهان  
پادشاه را خدایست من جهان  
پادشاه را خدایست من جهان

در بیان تو احوال کمال یافت و دنیا و آخرت

و انچه بر او واجب  
حق کند او را بخوا  
و انچه سازد بخشد او را بخوا  
بچه بنیاد می بخشد او را بخوا

و انکه ذکر حق نماید حق بافت کبریا  
از تو خلع گردد و از دگر کبریا  
صدرا بانی در مقام کبریا

گفت در این کتب العالیه  
 که خرمه در جهان از کم و نامان  
 چنانکه او بر زمین باشد و زان  
 از خودی بود و زمین



از کبر لاف در عالم مری  
گشت من عود از کبر غریب  
هر که ز فرعونیت در سر بود  
خود پسندی هست ایدل ناپسند  
بر کشتن نه از خور از غرور  
سهمی از سر بدر کن ای جوان  
کبر را سه درجه دان که با کمال  
هست این درجه زهر و سخت تر  
و آنکه کردند همسری با کبر  
درجه دوم بود اے با وفا  
کاچنجان گفتند آن اهل قریش  
از چه مرد محتشم نامد بما  
رتبه پیغمبری نشناختند  
و آنکه دانستند از راه غرور  
درجه سوم بود با بندگان

گرچه هستی ای جوان شکر شکن  
دیو هم از کبر شه خوار و ذلیل  
شمر که او حسن طاقت کشته شود  
گر نیایی بازیابی زان گزند  
از رو پندار و ایم باش دور  
عاقبت قدر تو باشد چون کمان  
درجه اول بود با ذوالجمال  
تا چو کبر دیو و فرعون اے پسر  
نگ کردند از عبادات خدا  
با محمد شافع رو تر بسزا  
که فرو ناریم سر مانند خویش  
وز ملک نامد بسو بے ما چرا  
بیر غفلت برخ انداختند  
منکدش شستند با خود بالضرر  
که نه بینی از تجارت سوخته

دو تن آن دو درجه باشند که با یقین  
کبر باشند عین عین عین عین عین  
که بپشت خود اندازد و در آنجا  
که بپشت خود اندازد و در آنجا

چنین باشند مثل  
چند می تاج نشینند  
چند می تاج نشینند  
چند می تاج نشینند

چند می تاج نشینند  
چند می تاج نشینند  
چند می تاج نشینند  
چند می تاج نشینند

آن فانی فانی فانی فانی فانی  
آن فانی فانی فانی فانی فانی  
آن فانی فانی فانی فانی فانی  
آن فانی فانی فانی فانی فانی



بیچ کار سے تو بدست تو کرد  
 گر بیندیشی ز خود ناچسب ز تر  
 گاہ گردی تنگ دل از جزو برد  
 از میانہ کار خود آگہ شدی  
 آخرین کار خود ایدل ہم بدان  
 نے سمع ماندہ قوت نے بصر  
 بلکہ مرد اسے شومی اسے بانیانہ  
 کرم حشرات زمین اندر مزار  
 عاقبت انکے شومی خاک کے حقیر  
 ہم بدان خواری نباشد بستر  
 آوزدت از براے احتساب  
 آسمان بيشگافہ بینی عیسان  
 ہم زمین بینی بسترل باوگر  
 سخت دوزخ را بغرض بنگری  
 ہرچہ باشد از فضیلت ہا رستم

تیاست ناسی عجزِ خود اسے نیکو  
در جهان کس را نیابی لے سپر  
گر گنی آه و فغان از بچ و درد  
بر فلک از فرق خود تاج خودی  
که به بندی خستِ هشتین جهان  
لے جہاں قالبِ عضوے در  
کہ ہمہ بینی ز تو گیسو سربد باز  
کحم عضوے تو خور و کسے  
کس بدان خوار می تو نبود نظیر  
بلکہ انکس ز دور روز جزا  
ور مقام خوف و جاک التبا  
ہم فروریزیدہ بینی خستہ ان  
شعلہ کو رخ بردن آورده  
نامہ اعمال در کف آوری  
خوانی یک یک اتمش ویر و دم

پہنچ کار سے تو بدست تو نکرد  
 گر میندیشی ز خود چسب ز تر  
 گاہ گردی تنگ دل از حر و برد  
 از میانہ کار خود آگہ شری  
 آخرین کار خود ایدل ہم بدان  
 نے سمع ماندہ قوت نے بصر  
 بلکہ مرد ارے شوی اسے بانیان  
 اکرم و شہادت زمین اندر مزار  
 عاقبت آگہ شوی خاک کے حقیر  
 ہم بدن خواری نباشد بستر  
 آوزدت از برائے احتساب  
 آسمان بشکافہ بینی عیان  
 ہم زمین بینی تبدیل باوگر  
 سخت دوزخ را بخرش بگری  
 ہر صبح باشد از قضیہ تبارتسم

تاشناسی عجز خود اسے نیکم  
 در جهان کس را نیانی اسے بہم  
 گہ گنی آہ و فغان از رخ و درد  
 بر فغان از فرق خود تاج خودی  
 کہ بہندی خیرت ہشتی نین جهان  
 نے جمال قالب و عضوے نگر  
 کہ ہمہ بینی ز تو گیسو رند باز  
 کھم عضوے تو خوروا کے لیے  
 کس بدان خواری تو نبود نظیر  
 بلکہ انگیزند در روز جزا  
 در مقام خوف و جائے التباہ  
 ہم فروریزیدہ بینی خست لرن  
 شعلہ دوزخ برون آورده  
 نامہ اعمال و کف آوری  
 خوانی یک یک اتیشویر و دم





اگر ترا کبر است بر حسن عیان  
 در مشا نہ در گ بوی سنی و گوش  
 زین بجاستہا سے خود اے نیکو  
 گر نشوئی چند رونے خویش را  
 آن زمان حسن تو کے باتو بود  
 پس روانہ ہو کب بر جمال  
 یا بیک بیماری گرد و تباہ  
 گر بود بر زور و قوت کبر تو  
 کہ اگر اندر رگے دردے شود  
 گر و دمو سے بہ بینی یا گوش  
 شرہ نہ ہو کب ز عجز و ہلاک  
 و درون پائے تو خار خلد  
 اگر چہ بس باشد توانائی ترا  
 کہ بے گاہ و خرو شیر و سگان  
 گفت پیغمبر کہ آن قوت نہ است

بین چه قازورات واری در دنیا  
در شکم در ناف فرج لے تیر ہو  
میکسی خبر روز خود را شست شو  
پاک باشد از تو مبسر ز خا  
تا بدان **فخ** که ترا پیدر شود  
که رود در هفت و یا ماه و سال  
زشت ترا نگه شومی بے شتاب  
ایخچین اندیشه کن لے نیکن  
بایچ کس از تو بعا جز تر شود  
عاجز آئی ایچوان تیر هوش  
همچو بسمل در طبعی بروے خاک  
قوت بر جانماندے و اند  
فخر چه بود اے جوان با صفا  
از تو مید از مد سبقت در توان  
کافانی کس او سازی زیر دست

فوت آن باشد که نفس و هوا  
غالب آنی است بر ذرات و مواد  
باین تمام و غلامی باشد  
باین شیوه معزول از ملک و  
دین و مملکت و دنیا و دین  
این همه را غایت آن از خود  
مستجاب

[illegible]

از آنکه عاقل است بهتر از خود شمار می آید  
 باشد و او را فضل برین است  
 کوی از من بیگانه است  
 که من در حرم گم کرده است  
 او هنوز از حرم گم کرده است  
 بلکه ندیده چوینی است  
 از او گفت بسوی او بین

این علاج از روی علم است ایچون  
 کز روی کبر و غما پر هیسز کن  
 در همه احوال و احوال اے فتا  
 کہ تو اضع پیشہ بوجے مریان  
 اینچنین فرمودے آتشاچون  
 دست بادرویش داد۔ ستانہ آ  
 از تو اضع آن رسول حق پرست  
 خانہ رفتے گا و دادے علف  
 ہر کر بیماری بودے چنان  
 مصطفیٰ با او ہم خوردے طعام  
 مہر خواندے انہیے دعوت و را  
 ہر کسے را ابتدا کر دے سلام  
 برگرفتے ہو پیرے مصطفیٰ  
 خواہست شخصے تاکہ برگیرد زو  
 اینچنین فرمود زو آن حق پرست

لیکن از راہ عمل بشنو چنان  
 خوشیتن را در تو اضع تیز کن  
 قبلہ خود ساز جنت مصطفیٰ  
 نان خوردے بر زمین چون بندگا  
 کہ منم بندہ شینم بچینین  
 برگر فخر دست بود۔ ہمچنان  
 جملہ کار خانہ خود کر دے دست  
 ہر زمان از کبر بودے بر طرف  
 کہ از و پر ہیسز کر دے جہا  
 بود زمینسان حال آن خیر لانا م  
 بے تکلف میشدے آن با صفا  
 نان میخوردے بخدام و غلام  
 کہ بر در خانہ خود بے ریا  
 زینہار او را نداؤ آن نیکایے  
 کہ اہل کالا بہر او اولیٰ شہست

این علاج از روی علم است ایچون  
 کز روی کبر و غما پر ہیسز کن  
 در همه احوال و احوال اے فتا  
 کہ تو اضع پیشہ بوجے مریان  
 اینچنین فرمودے آتشاچون  
 دست بادرویش داد۔ ستانہ آ  
 از تو اضع آن رسول حق پرست  
 خانہ رفتے گا و دادے علف  
 ہر کر بیماری بودے چنان  
 مصطفیٰ با او ہم خوردے طعام  
 مہر خواندے انہیے دعوت و را  
 ہر کسے را ابتدا کر دے سلام  
 برگرفتے ہو پیرے مصطفیٰ  
 خواہست شخصے تاکہ برگیرد زو  
 اینچنین فرمود زو آن حق پرست

این علاج از روی علم است ایچون  
 کز روی کبر و غما پر ہیسز کن  
 در همه احوال و احوال اے فتا  
 کہ تو اضع پیشہ بوجے مریان  
 اینچنین فرمودے آتشاچون  
 دست بادرویش داد۔ ستانہ آ  
 از تو اضع آن رسول حق پرست  
 خانہ رفتے گا و دادے علف  
 ہر کر بیماری بودے چنان  
 مصطفیٰ با او ہم خوردے طعام  
 مہر خواندے انہیے دعوت و را  
 ہر کسے را ابتدا کر دے سلام  
 برگرفتے ہو پیرے مصطفیٰ  
 خواہست شخصے تاکہ برگیرد زو  
 اینچنین فرمود زو آن حق پرست

این علاج از روی علم است ایچون  
 کز روی کبر و غما پر ہیسز کن  
 در همه احوال و احوال اے فتا  
 کہ تو اضع پیشہ بوجے مریان  
 اینچنین فرمودے آتشاچون  
 دست بادرویش داد۔ ستانہ آ  
 از تو اضع آن رسول حق پرست  
 خانہ رفتے گا و دادے علف  
 ہر کر بیماری بودے چنان  
 مصطفیٰ با او ہم خوردے طعام  
 مہر خواندے انہیے دعوت و را  
 ہر کسے را ابتدا کر دے سلام  
 برگرفتے ہو پیرے مصطفیٰ  
 خواہست شخصے تاکہ برگیرد زو  
 اینچنین فرمود زو آن حق پرست

در سخاوت هست لب فضل و ثواب  
گر بهر انگشت داری حسد مہنر  
صد کرہت هست در جود و عطا  
تا توانی کار در رویتان برآر  
گر تو داری قوتے اندر جہان  
تا توانی در جہان احسان کن  
ہم جو حاتم در جہان مشہور باش  
لطف کن تا ہجو حاتم در جہان  
روسیج از سالکان آدین شعار  
بمزلفش ہرگز مکن با سالکان  
نعمت عقیبے اگر باید ترا  
گر بدست آری دے رایحوان  
گردوی از دست محنت انے نے  
ہر کہ یک نیکی کند اندر جہان  
کز تو ہستی طالبِ راہ خدا

تا تو انی رو سے خوار و مست  
کے۔ یا بی بی خجاعت و ہمت  
منج شیریں نباش از سخا  
تآبر آرد کار تو پروردگار  
از کرم گریست دست عاجزان  
مرغ دل را تا بن مسکن کن  
در وجود و کرم مسرور باش  
نام نیک تو بماند جاودان  
تا نہ پیچد رو سے از تو کردگار  
مردمی کن آنچه باشد از آب نان  
نعم دنیا صفت کن بہر خدا  
صد مفاخریابی از رب جهان  
نزد حق بہتر بود از حسن  
حق تعالی و دہ بخشد مثل آن  
ہر زمان کن خدمت اہل صفا

[illegible]

در سخاوت هست بس فضل و ثواب  
 گر بهر انگشت داری حسد مہر  
 صدمہ کز است هست در جود و عطا  
 تا توانی کار درویشان برآر  
 اگر تو داری قوت اندر جهان  
 تا توانی در جهان احسان مکن  
 تا توانی روئے خوراز و مستی  
 کہ یابی بے سخاوت و ہمت  
 منبع شیرین نباش از سخا  
 تا بر آرد کار تو پروردگار  
 از کرم گریست دست عاجزان  
 مرغ دل را تا بن مسکن کن  
 یک بود لطف و عنایت را سزا  
 یک باشند سزا و کجا  
 یک باشند با کن اندر جهان  
 یک باشند در داری اہل دلان  
 یک باشند در جود و عطا  
 یک باشند در خصیانت خدا  
 یک باشند در احسان کجا

دولت دارین بیانی از دود و  
بچشم روان اگر کشائی داشت بود  
حق به بند و پیر آتشین باب ارم  
هر که بنزد و در جهان باب ارم  
حسرت بر دل پی رفته جزو  
از تویشائی گنود دست عظم  
که بود دست دیار تاب  
لطف کن ارم

[illegible]





گفتند که در خلعت بود  
 که در پیشانی آن دو روی بر نشوید  
 و آن را بر بندگان بپوشانند  
 و آن را بر بندگان بپوشانند

گفتند که در خلعت بود  
 که در پیشانی آن دو روی بر نشوید  
 و آن را بر بندگان بپوشانند  
 و آن را بر بندگان بپوشانند

آن بود ایشان را که مرو خدا  
 با وجود احتیاج خود در آن  
 چون سخا آید بحسب خوشنیت  
 اصل ایشان آن بود ای با کمال  
 از ثواب و نام نیکو بگذری  
 مال و زر را اگر دهمی به ثواب  
 مگذر از ایشان را که اهل نعیم  
 گفت موسی با جناب سروری  
 گفت یا ایش نمیداری رول  
 چون نمود او را یک از توبش  
 گفت یارب الحمد خیر البشر  
 یافت از چه این مقام ارتقا  
 لے پس برگشته من کار بند  
 زاهدان را کار طاعت کرنست  
 گر ترا حق داد ایمان ای جوان

کامچہ باشد احتیاج آن ترا  
 صرف کردانی بکار دیگران  
 نام او ایشان را گرد بے سخن  
 که خدا باشی سخن از جان مال  
 جز رضا و او خیال ناوری  
 نزد خاصان مسکی لے کاسیاب  
 فضل ایشان است نزد حق عظیم  
 که مرا بنما مقام اسدی  
 با تو بنمایم از انجمله کھے  
 رفت هوش از من ز نور عظمتش  
 صدمه بدید و جهان نیکو سیر  
 گفت حق از فیض ایشان روخا  
 که فتوت نیست کار نئے از  
 کار مردان دل بدست آورد  
 راسته بانبندگان حق رسان

گفتند که در خلعت بود  
 که در پیشانی آن دو روی بر نشوید  
 و آن را بر بندگان بپوشانند  
 و آن را بر بندگان بپوشانند

گفتند که در خلعت بود  
 که در پیشانی آن دو روی بر نشوید  
 و آن را بر بندگان بپوشانند  
 و آن را بر بندگان بپوشانند

گفتند که در خلعت بود  
 که در پیشانی آن دو روی بر نشوید  
 و آن را بر بندگان بپوشانند  
 و آن را بر بندگان بپوشانند





دور باش از صحبت این ناکسان  
 مسکی از بدترین علت است  
 اگر تو میخواهی علاج بخل خویش  
 حب مال از حب شهوتها بود  
 صبر بر شهوت طلب از دل و جمال  
 اعتبار ز زندگی گستر کنی  
 درنگه میدارد ایم مرگ  
 که جز حسرت نبردند از جهان  
 اگر ترا بر مرگ خود باشد خبر  
 در سر فرزندان در دل بود  
 بخل نگو تر بود آندم ترا  
 بیم فقرشان چو در دل آیدت  
 کافریده هر که اریست جهان  
 گر به تقدیرش تویی دستی بود  
 و غنی از بهر او باشد نصیب

ورنه باشد بهر تو خسرو زیا  
 بهر مسک صد هزاران منت است  
 بگذر از شهوت قناعت آر پیش  
 چون رود شهوت سخا پیدا شود  
 تا شوی ستغنی از مال و مال  
 تا راهی یابی از بخل اسغنی  
 یا کون پیشینیان ای قناعت  
 مال و زر سوسه نکرده بهر شان  
 سهل گردد بر تو خرج مال و زر  
 که بقای تو بقای شان شود  
 کن علاج او بدینسان ای قناعت  
 اینچنین اندیشه آندم بایدت  
 روزیش تقدیر کرده بیگمان  
 پس ز بخل تو تو نگر که شود  
 بیگمان سامان او گردد نصیب

در این دنیا هر چه باشد  
 همه چیز در عالم بوش  
 چنانچه در عالم بوش  
 در این دنیا هر چه باشد  
 همه چیز در عالم بوش

تا در این دنیا  
 همه چیز در عالم بوش  
 چنانچه در عالم بوش  
 در این دنیا هر چه باشد  
 همه چیز در عالم بوش

در این دنیا هر چه باشد  
 همه چیز در عالم بوش  
 چنانچه در عالم بوش  
 در این دنیا هر چه باشد  
 همه چیز در عالم بوش

در این دنیا هر چه باشد  
 همه چیز در عالم بوش  
 چنانچه در عالم بوش  
 در این دنیا هر چه باشد  
 همه چیز در عالم بوش



گفت آن زمان چنان  
که چنانچه گفت از آن زمان  
که چنانچه گفت از آن زمان

<p>آنچه داری در گلبه با یقین انتظار حاجت باشد در آن گر برین جمله منون داری نظر بهره یابی ز تریاق آن زمان بهر این گفت آن امیر المؤمنین زاهدست آن نزد خلاق جهان ور کند ترک همه نهی بهر حق پس نمائی قبله دل لای عمود نست بر نیت مدار جمله کار هر که را چون نباشد زین خبر گر بود بروی عمل مشکل شود کز فرون مال زر گیری کنار کز نیار و مال وز غفلت ترا یافت چون فرمان حق آن حق گفت بعضی از صحابه این چنین</p>	<p>که نهی باشدت در راه دین تاما نائی خرج دروے یکوان مال هر تو نمیدارد و سر نتیج تاثیر نیار و هر آن که اگر دار و هر مال زمین گر چه نبود کس تو نگر ترازان نیست زاهد گیر از من این حق زا در راه طاعت پ و دود کار بے نیت مدار و اعتبار هم نباشد زین عزیمت بهر دور نزد اهل عقل هست آن بود تا نگر دواز پئے تو ناگوار درجه تو کم کند پیش خدا مال و زربا ما نداے اهل خوف که بر و زربا زین مال پسین</p>
--	--

که چنانچه گفت از آن زمان  
که چنانچه گفت از آن زمان  
که چنانچه گفت از آن زمان

در میان  
دوستان

که چنانچه گفت از آن زمان  
که چنانچه گفت از آن زمان  
که چنانچه گفت از آن زمان

که چنانچه گفت از آن زمان  
که چنانچه گفت از آن زمان  
که چنانچه گفت از آن زمان

مهر گدوانی بجای خود کسب حلال از ان ای بیکمال در تمامی عمل و صیحت با خدا  
نخستین و شوی قانع جلی



گویدش باشد که با سبب و کلام  
 گویدش باشد که با سبب و کلام  
 گویدش باشد که با سبب و کلام  
 گویدش باشد که با سبب و کلام

گرچه با وے از جماعت گندم  
 مردمان گفتند از وے چون بود  
 کما می فلان ابن فلان این مال را  
 من ندارم هیچ یارائے جواب  
 آمده از محاسب صیاد و چنین  
 کرده باشد مال را جمع از حرام  
 جانب دوزخ فرستند آن زمان  
 که سحرست جمع کردم مال و زر  
 هم سوئے دوزخ برندش قدسیان  
 کرده باشد کسب از وجه حلال  
 از جناب کبریا منکران شود  
 که قصورے کرده باشد و طلب  
 در رکوع و در سجود و در قعود  
 گوید اے خلاق من رت تعال  
 خراج کردم هم بحت اے بے نیاز

سر نهیم بر حکم رت ذوالکرم  
 گفت در موقف سوال از شیخ  
 از کجا آوردی حسن حبت کجا  
 تا حساب آن دهم روز حساب  
 که بیا پدرم در روز دین  
 هم سحرست کرده خراج و اہتمام  
 هم بکجے دیگر بیا بدیچچسان  
 در علالش صرف کرده سرسبر  
 وان سوم کس ابیا رند آن زمان  
 نفقه کرده و حلال ذوالجلال  
 که نگه دارید این را تا بود  
 در طهارت در صلوة و در ادب  
 یا بوقتش یا بنظرش اے عمود  
 جمع کردم مال از کسب حلال  
 هیچ نقصیرے نکردم در نماز

گویدش باشد که با سبب و کلام  
 گویدش باشد که با سبب و کلام  
 گویدش باشد که با سبب و کلام  
 گویدش باشد که با سبب و کلام

گویدش باشد که با سبب و کلام  
 گویدش باشد که با سبب و کلام  
 گویدش باشد که با سبب و کلام  
 گویدش باشد که با سبب و کلام

سر آمدی در این خورشید  
 که از آفتاب است و از این  
 که از آفتاب است و از این  
 که از آفتاب است و از این

<p> سخت گرداند همه رخت ادب  تا توانی بر کنی خشمه مبار  که از آن در کس نیاید لیک آن  در جهان را ند بخشای کبریا  دور تر از رحمت مومن بود  صبر در وقت طمع خوشتر بود  تا بخشم حق نیفتی تا گهسان  واری میسر از خشم کبریا  یا د باید کردا س نیکو شربت  چیت درستی ز جمله صعب  که از آن د و نغ نمی لرزد و جا  گفت ترک خشم خود اندر جهان  هست مردی در گنجیب می  در گرد و دام و دود اخل کند  دوستی هرگز نیابی از خدا </p>	<p> سر کشد چون شعله نار غضب  بر خلاف عقل شرع و دین شعاع  گفت در د و نغ و د با شد چنان  که خلاف شرع خشم خویش را  تا غضب اندر دل مومن شود  حلم در وقت غضب بهتر بود  رخ میفرود از غضب اندر جهان  گر خوری خشم خود دام دزاسے فنا  مولوی در شمشیری خود نوشت  گفت عیسی ای سبک هوشیار سر  گفت ای جان صعب تر خشم خدا  گفت از خشم خدا چه بود امان  ترک خشم و شهوت و حرص آوری  خشم عقل مرد را زائل کند  تا ساز خشم را از خود جدا </p>
---	--

دوست و بار و کمر و لب جهان  
 که از نور بیان قلب آن  
 که از نور بیان قلب آن  
 که از نور بیان قلب آن

خشم از آن آید که دشمن گریز  
 تا صلح شود و آید کردگار  
 تا بود در هر چه نقصان و زیان  
 دفع او از خود نشستن سازی از آن  
 تا که گدازد که تو اسے فرید  
 کاینکه باشد از پیوسته سعید  
 جانب خود در کشی اسے از جند  
 چهاره نمود ترا زین هر دو جیم  
 یک چون از ارباب شای عین  
 یک از آن که از ارباب شای عین  
 یک از آن که از ارباب شای عین

دو در آن د و نغ و د با شد چنان  
 که از آفتاب است و از این  
 که از آفتاب است و از این  
 که از آفتاب است و از این







قیام مردم در روز دین  
 از کسب و کار و دنیا  
 و از کسب و کار و دنیا  
 و از کسب و کار و دنیا

اسپنجان سازد و راتار یک تر  
 وین بود مذموم زان اہل دلائل  
 اگر بود خشم تو ضعف است پس  
 کہ حیا در راہ دین با کافران  
 حق تعالیٰ بار سول محتسب  
 باشند این از شر ہوشم و غضب  
 کہ نباشد قوت خشم اسپنجان  
 بکہ باید ستدل با عقل و دین  
 آدمی تازند و ماند است پس  
 خوردنش لیکن مہم است امی فتا  
 خشم چون آید ترا سے پاک کش  
 تا خلاف شیع نماید از تو کار  
 از ریاضت خشم را مغلوب کن  
 غرق شود در بحر توحید و خدا  
 چون قلم آمد مسخر است پس

کہ نیا بدیہیچ جاندر نظر  
 خشم را گفت مند غول عقل دان  
 بد بود این هم برابر نظر  
 خیزد از خشم غضب اندر جهان  
 جاید و الکفار فرمود اے فتا  
 پس چنین باید ترا اے بادب  
 کہ بود افراط و تفریط اندر لہ  
 نے ز راه حرص و کبر و ظلم کن  
 اصل خشم از قلب او ناید بدر  
 یاد کن اَلْکَاظِمِیْنَ الْعِظْمَ را  
 اختیار خود دہ از دست خویش  
 بر زبان جز حق نیاری زینہار  
 جملہ عالم را بحق مفسد کن  
 خلق را معذور و ارا اے باصفا  
 جملہ حرکت را ز کاتب برنگر

کیست از اهل جہان و اهل دین  
 کہ از او بیرونند و درین  
 توید ہا از او و لطف اورا احاطہ  
 و انکہ بر نظام کرد آداب  
 و تقصیرش را کہ از کرم  
 و نقصان را کہ از کرم  
 و نقصان را کہ از کرم

ابراهیم با خود صادق الوعد بود  
 حق تعالی در دنیا و آخرت او پادشاه  
 کرد که هر که او را شنود در پرتو  
 رحمت حق تعالی در بهشت حیات

۱۰

تا فراغت کرده از کردار خویش  
عهد از تو گشت منش با خود بپست  
مرد چون رفت اندرون بپست خود  
گشت چون در کار و بارت منتقل  
خانہ اش را بود ہم بابے در  
بعد از سه روز آمد آن سنجوان  
دید اسمعیل را با صد صفا  
گفت آسر حلقه اہل یقین  
کز جہ ہنگامے دیجا جلودگر  
انتظارِ مقدست بود مرا  
گفت من چون نامدم اے دین  
گفت با تو بود پیمانے مرا  
نامدی گر عمر ہا اے باوقار  
لاجرم حق در کتاب خویشتن  
کہ بعہد خویشتن کوشد بجان

ازین غلامی که ازین  
مجلس است

سازم آزاد و بیاد  
 صحتش بخاک سپید است  
 خواجه را دل بر غلامت  
 اندر آفتاب خود  
 چون نکرده از او بعد از پندگاه  
 باز شد بکار  
 غلام خویشین شد در سخن

کبر و انون طیب آورین  
 رفت و آمد در زمان از علم  
 گفت میگوید طیب است  
 که سازم من عایشان  
 کو ندارد عهد خود را  
 و عهد خود را استغفار  
 چنگ در

از تو بیگانه طیب است این نام  
 شد علام از تو بعد ازین در کلام  
 که چون من از تو بودم جدا  
 و تو که در بعد ازین از حق جدا  
 که مخالف با تو دیدم بهر  
 که طیب از من چنین بود  
 تو که من از تو دیدم بهر  
 من تو را در حال عهد و وفا  
 بشنید و فایده

گفت با او که خودم ز کز اندازان  
گشت نامزد و زلف و دستان

در میان افغان و غلامان  
نمودن است و تخلص و نامان

روایت اید ز اهل کسب و کار  
ز آنکه حق و سب و کسب و کار

حسن عهد از خطبیت پیغمبر  
حسن عهد از خطبیت پیغمبر

حسن عهد از دین پروردگار  
حسن عهد از دین پروردگار

جائے گل گل دار و جائے خفا  
نگذری از حکم پست و ذوالکرم  
که بدان گوشت گویم با حقین  
ناقص از صدقه نگر و دیگران  
عفو تقصیر نکر و از مردوزن  
حق تعالی داد از رفو فضل و عطا  
در جهان نکشاد کان رب تعالی  
صدق الله و رسول پاک زاد  
خنگین شود بر خوشتر باش ز رود  
تا نه بینی در قفس رنج و تعب  
نیست مومن کینه و پیش خدا  
از حسد هم صد بلا برپا شود  
ترک خشم است از خواص اعیان  
گفت پیغمبر رسول با حقین  
بهره خود یافت در هر دوسرا

انتقام عفو جائے خود بدار  
تار مائی یا بی از بیش سی و کم  
گفت پیغمبر سر چیز آجندین  
اول آن باشد که ناله در جهان  
دوم آن که هیچکس جان من  
که حق آن بنده را روز جزا  
سوم آنکه هیچکس پاسب سوال  
باب درویشی نه بر رویش کشاد  
پس بکن عفو گنه بهر دود  
فرض مان برخویش تیغ غضب  
خشم کینه آور و در دل ترا  
چون بود کینه حسد پیدا شود  
ترک خشم است از صفات صفیا  
رفق کن با مردمان لے اهلین  
بهره و گرداند از رفق هر کرا

حسن عهد از دین پروردگار  
حسن عهد از دین پروردگار  
حسن عهد از دین پروردگار  
حسن عهد از دین پروردگار  
حسن عهد از دین پروردگار  
حسن عهد از دین پروردگار  
حسن عهد از دین پروردگار  
حسن عهد از دین پروردگار  
حسن عهد از دین پروردگار  
حسن عهد از دین پروردگار

الحق  
مصدق  
۳۶۲

حکایت  
روایت اید ز اهل کسب و کار  
ز آنکه حق و سب و کسب و کار  
روایت اید ز اهل کسب و کار  
ز آنکه حق و سب و کسب و کار  
روایت اید ز اهل کسب و کار  
ز آنکه حق و سب و کسب و کار  
روایت اید ز اهل کسب و کار  
ز آنکه حق و سب و کسب و کار  
روایت اید ز اهل کسب و کار  
ز آنکه حق و سب و کسب و کار

دست بازی کار صاحب دل بود  
دست بازی پیشه کامل بود  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار

صدق بخنجی کذب نیک است یاد  
با خدا اخلاص کے گرد تمام  
بچنین صدق ایچوان با ادب  
چون رسد اخلاص بر حد تمام  
گفت پیغمبر کہ ہر س در جہان  
پیش حق آمدور اکبر و بیان  
از جناب کبریا لے یقین  
ہر کہ با ما رہت باشد در نہان  
ظاهر و باطن بحق گردان درست  
گفت پیغمبر چنین اسے کبریا  
ظاہر ہم را از سطر عظیم  
خصلت از صدق بالاتر کجاست  
ہر کہ گرد و از رو صدق صفا  
صدق باشد موجب عز و ثواب

کے شوی بے صدق ایچوان ننگ  
تا نباشد صدق دروے لغت نام  
کے شود کامل حجب اخلاص  
صدق باشد نام او اسے نیک نام  
دامن صدق آرد کہنا ہی حکیم  
راستی و زور دہر وقت و زمان  
مینویسند از گرد و صدا و قان  
وحی بردا و آمد آہن پسین  
رست گردانم لظاہر در جہان  
بلکہ از ظاہر بہ باطن باشی جست  
سرمین ہر از علانیست نما  
نیک گردان آئیند از نیک  
گو پسند خالق ارض و سماست  
کے شود حاصل دل اور اضیا  
کذب باشد باعث ذل و عقاب

دست بازی کار صاحب دل بود  
دست بازی پیشه کامل بود  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار

دست بازی کار صاحب دل بود  
دست بازی پیشه کامل بود  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار

دست بازی کار صاحب دل بود  
دست بازی پیشه کامل بود  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار

دست بازی کار صاحب دل بود  
دست بازی پیشه کامل بود  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار  
دست بازی پیشه سازد اختیار



کتاب هر نويسند  
گفت اگر فانيانند  
گفت خدایا کجاست  
گفت تو چه خواهی  
در سر ایام بودم  
لغز و غزل می خوانم  
سکه می شنیدم  
کوید عبد الرحمن  
زانکه بیانی از حق  
بر روی بندگان

صديق بچو آن بود اندر جهان  
که کند جنگ جان خود خدا  
چون رسد وقتش نهی ای جوان  
که باشد باطلت از عسکر  
چون رسد وقتش نهی ای جوان  
که باشد باطلت از عسکر  
چون رسد وقتش نهی ای جوان  
که باشد باطلت از عسکر

غلام بود ظاهر و باطن تو یکسان شود  
 کلامی که از ظاهر تو بیان شود  
 کلامی که از باطن تو بیان شود  
 صدق و راستی در این دو عالم  
 در مقام دین و دنیا

۲۶۸

چون جلا بوزید و تقوی حاصل  
 تحقیق طلب از غیبت  
 در خواست بر سر آید  
 کمالی نباشد زین مقام  
 اندک تر بود از کمال  
 که چه اندک باشد از کمال  
 یک باشد از کمال  
 ضعف دارد کم بود چنانچه  
 هر که قوت حق باشد  
 نام او صدیق باشد

تا ہوا کے مال و زربا شد ترا  
تا نہ آدائی از دنیا کے دلو  
این تمام آزادیت آنگہ شود  
تا نہ اندھیج خواہش و میان  
انچہ حق با تو کند از خیر و شر  
ہر کہ جزوید از حق جو یان بود  
کے بیابی لذت صدق و صفا  
ہر کہ ادا وقف نکر دوزین سبق  
قسم سوم صدق و ریت بدان  
سیج شے کمینستہ با حق مکن  
ہر کہ از حق سیر دیگر شود  
قسم سوم صدق اندر عزم دان  
کہ اگر کلمہ بچشتہ کرد و نگار  
در بدست من فتد مال و دم  
لیک باشند در تزلزل اندران

بندہ سیم وزری اے باوفا  
بندہ حق کے شوی اے باسکون  
کز خود آزادی ترا حاصل بود  
جز خدا ہرگز سخا ہی در جہان  
راضی و شاکر بانی اے پسر  
صادقی اور مسلم کے شود  
تا نگر وی پاک از غیر خدا  
نام او صدیق نبود پیش حق  
اکہ تقرب با خدا جوئی از ان  
بدوہ اخلاص خود را شق مکن  
نزد و بار باری صفا کاذب بود  
کہ گیسے عز سے کند از جہان  
پیشہ نصف نہا ختم تیار  
صرف کہ دانم بصدقہ لاجرم  
کہ قومی کہ نسبت باشد نہا

نام او صدیقی باشد بیگیان  
در بیان دوست صدیقی است  
و در بیان دوست است  
تا شوی آتش زبانی خود بیند  
میکند تار یک دل کذب دروغ  
ضعف دارد و در حق باشد و دران  
هر که قوت حق باشد بیگیان



خائفان را وعده غفران بود  
 علم و عرفان باعث خوف حق  
 تانہ بینی در خود اسباب ہلاک  
 گر بجای آخرت داری نظر  
 ہرچہ باشد برخلاف کبریا  
 آنکہ بنیاد بعبیہ خویش تن  
 ہر کہ ترسد از خدائے انس و جان  
 وانکہ ایمن باشد از دغا و حی  
 ہر کہ در دنیا بہر سدا از خدا  
 وانکہ در دنیا بود ایمن از ان  
 خانہ دل زود تر ویران شود  
 گفت آن صدرا لقمہ و رانیہ  
 گفت عاقل تر جملہ مردمان  
 کہ تو میخوای سجات خود زرب  
 ہر کہ بر باد گنہ گریان بود

صد ہزار ان جست رضوان بود  
 زانکہ خوف از علم و عرفان مشتوق  
 کے دران زہار باشتی ترسناک  
 از ہلاک خود ترس سہاے خیر  
 جملہ اسباب ہلاک است کفایت  
 لا جرم ترسد ز ربت و ولہمن  
 ترسد از وسعہ جملہ شے اندر جہا  
 حق ہر ساند و را از جملہ شے  
 ایمنش سازد بعقبے کبریا  
 خائفش دارد بعقبے بیگمان  
 گر نہ خوف حق دران پنهان بود  
 را حکمت ہست ترس کبریا  
 ہست ترسندہ تر از حق در جہا  
 گر یہ کن بر کردہ خود روز شب  
 بحساب اندر جان داخل شود

بسم اللہ

خائفان را وعده غفران بود علم و عرفان باعث خوف حق تانہ بینی در خود اسباب ہلاک گر بجای آخرت داری نظر ہرچہ باشد برخلاف کبریا آنکہ بنیاد بعبیہ خویش تن ہر کہ ترسد از خدائے انس و جان وانکہ ایمن باشد از دغا و حی ہر کہ در دنیا بہر سدا از خدا وانکہ در دنیا بود ایمن از ان خانہ دل زود تر ویران شود گفت آن صدرا لقمہ و رانیہ گفت عاقل تر جملہ مردمان کہ تو میخوای سجات خود زرب ہر کہ بر باد گنہ گریان بود

صد ہزار ان جست رضوان بود زانکہ خوف از علم و عرفان مشتوق کے دران زہار باشتی ترسناک از ہلاک خود ترس سہاے خیر جملہ اسباب ہلاک است کفایت لا جرم ترسد ز ربت و ولہمن ترسد از وسعہ جملہ شے اندر جہا حق ہر ساند و را از جملہ شے ایمنش سازد بعقبے کبریا خائفش دارد بعقبے بیگمان گر نہ خوف حق دران پنهان بود را حکمت ہست ترس کبریا ہست ترسندہ تر از حق در جہا گر یہ کن بر کردہ خود روز شب بحساب اندر جان داخل شود

بسم اللہ



خوف مصباح دل مد لے سپر  
گر نباشد نور خوف کبریا  
خوف باشد از شعاعِ عالمان  
پس مشو این درین دار فنا  
عرشِ میلرزد از ترسِ کبریا  
خائف و خاشع ز بق ہر شب و  
گفت پیغمبر رسولِ جببر  
پس بدیدم من دران نارِ طپان  
کہ برائے گریہ بود در عذاب  
پس ندادش بہر خوردن و پیچش  
از خُشائش ارض و حشراتِ بین  
تا کہ مرد آن گریہ مسکین ز جوع  
پس مشو غافل چہین ز خوردن و خواب  
کہ برائے گریہ آ نزلن چہ دید  
چون تو صد چندان از دوار گناہ

کہ بدان بنیاشوی بر خیم و شر  
کے تمیز خیم و شر باشد ترا  
ایسی آمد ز وصف جاہلان  
باش خالف از عذاب کبریا  
آسمان می گرد از خوف خدا  
ایمنی بہر تو شایان کہ بود  
عرض کردہ شد بن ناسقم  
یک نئے از قوم اسرائیلیان  
زانکہ بستہ داشت اورا در طناب  
ہم فرنگ داشت اورا تاکہ وہ  
بر خور دآن گریہ اندوہ گین  
صدق اللہ و رسول باخشوع  
دار از ہر جرم و عصیان جہت تاب  
لا جرم خود را بدو نیک در شید  
از چہ خوف نیست از قہر الہ

بنیاد عودات و احوال  
عزت از دست رفتن و حال  
گداز و رخ آورد و جگه جهان  
کسب و کسب از دست افتادن  
مست و باغی تا کسب و عذاب  
گداز و رخ آورد و جگه جهان  
کسب و کسب از دست افتادن  
مست و باغی تا کسب و عذاب

[illegible]

از چرخ دل چرخ می بندی دیدن دار فنا  
یک زن خالی زاده و غم منته  
عاشق از درخت خالیک دم منته  
باش در غم و خیال بر منته  
ز نایب این غم منته

خوف بابتدایا بانه اے  
خوف چندی از جنود حق بود  
بزدل کسی که در دشمنی  
شتر ایمان است خوف چنان  
میرسیح از خوف حق  
بزرگ است از خوف خدا

از غرور و ایمنی پیرسز کن  
ایمنی کس انباشد جز خدا  
ترس کاری هر که در دل بود  
خوف باشد باعث فضل آله  
تا نگیرد خوف حق در دل قرار  
ایمن از طاعت مشغول بدار  
فاستے را که نماید مستقی  
چون نمیدانی شقی را از سعید  
هیچکس آگه نباشد ز نیما  
بے نیازی هست و صف کبریا  
آن بود ایمن ز مکر کردگار  
ایمنی از مکر حق باس خطا  
گریه میکردند جبریل و رسول  
که چرا در گریه آید دوستان  
اینچنین گفتند با صد انبیا

جام دل از خوف حق لبریز کن  
هر که ایمن شد فتا و اندر بلا  
و در جهان از لطف حق داخل شود  
خوف باشد موجب ترک گناه  
لذت ایمان نیایی زینهار  
خوف کن از مکر خیس الماکرین  
مستی را که نماید از شقی  
حیف چون خائف ز لایع ابد  
که چه خواهد کرد با او کردگار  
ایمنی از و س کجایید ترا  
که بود از خاسرین روزگار  
بلکه باید داشت ز چشم عطا  
وحی برایشان شده از حق نفل  
کرده ام ایمن شمارا بیگمان  
که ایم ایمن ز مکر است آله

گفت حق با پادشاهان و پادشاهان  
ایمنی در دنیا و آخرت  
خوف حق را در دنیا و آخرت  
ایمنی در دنیا و آخرت  
خوف حق را در دنیا و آخرت

خاتمہ امیر احمد  
پس اس خاست  
خاتمہ امیر احمد  
پس اس خاست  
خاتمہ امیر احمد  
پس اس خاست

۳۵  
ب

گرم کرده بود و دیگر  
یکم نموده بود و دیگر  
یکم نموده بود و دیگر  
یکم نموده بود و دیگر  
یکم نموده بود و دیگر  
یکم نموده بود و دیگر

در نماز و دعا  
در نماز و دعا  
در نماز و دعا  
در نماز و دعا  
در نماز و دعا  
در نماز و دعا

کس نباشد اندر این محبت با شد چنان  
 که نماند بوی خوش از بوی آن  
 که نماند بوی خوش از بوی آن  
 که نماند بوی خوش از بوی آن

<p>نیست کس اندرین عالم قیام          یک بیک از میان بر داشته          یار غار تو نباشد جز عمل          عاقبت گروی نهان در زیر گل          چون دل خود را نداری چاک چاک          حیف قلبت چون نگر و لغت لغت          هر زمان از درد دل بس یار کن          که خموشی میان ز گوهر خود بدید          نامه اعمال خود را بن گری          زار باشد حال تو از سوز آن          همچو مس حنن زمین تفتت شود          کرده باشی آنچه پا داشت داشت          جانب جنت فرستند آن زمان          جائے تو دوزخ شود بقال قیل          یا بصد اندوه و یا با صد سرور</p>	<p>شغل بهیو ده کن ای نیک نام          مرگ کس اور جهان نگذاشته          عاقبت کار تو افتد با اهل          چون بسجده حق نیاری بے دل          اگر تو داری قصد رفتن زیر خاک          هست پیش تو چگونہ روز سخت          از نهیب روز محشر یاد کن          یاد کن صورت سر فیل ای سپهر          رخ بمیدان قیامت آوری          مهر بر یک سیخه تا بد آن زمان          غرق در آب عرق هر سحر          جمله اعمال تو بر میزان نهند          پلہ نیکی اگر باشد گران          کله عصیان اگر باشد قلیل          رفتنت بر پل صراط افتد ضرور</p>
--	--

کس نباشد اندر این محبت با شد چنان  
 که نماند بوی خوش از بوی آن  
 که نماند بوی خوش از بوی آن  
 که نماند بوی خوش از بوی آن

در مقامی درین دار جهان  
 در مقامی درین دار جهان  
 در مقامی درین دار جهان  
 در مقامی درین دار جهان

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

در مشام تو رسد بوست طرب  
فصل و حرمت هست بهر عاصیا  
هست بیرون از حد فهم و شمار  
هم پستی ارض ان فضل آله  
بخشد از توبه اگر داری رجا  
که بود مادر بفرزند لے قتا  
حق کند زاید در اتا مقصد  
که نویسد زاید از یک فضل او  
لطف حق باشد عصیان پیش  
بهر مومن وعده غفران بود  
وعده حق را یقین ان سفتا  
که دلش از نور ایمان شد سفید  
آیه لا تقطعوا من رب  
توبه کن امید آمرزش بداد  
هر که گوید در رود اندر نسیم

تا نوید سے آید از در گاہ رب  
بر گناہ خود چہ لرزی ہر زمان  
بخشش و بخشایش پروردگار  
گر پڑی ارض میساری گناہ  
از شرمی گر جرم باشد تا سما  
حق محض بان تر از ان باشد ترا  
گر شود یک نیکی از تو اے ولد  
ورگنا ہے در وجود آید ز تو  
نا امید از حق مشور جرم خویش  
نا امید از لطف حق شیطان بود  
سر متاب ہرگز ز امید خدا  
ہر کہ شد از وعدہ حق نا امید  
دل قوی دارے عزیز باد  
اگرچہ داری جرم عصیان بشنا  
کلمہ طیب چنان لایحہ کی ہم

گفت فصل بن یادش آن پنهان  
گفت دوست سازم بندگانت پنهان  
گفت دوست کن با بندگان من  
گفت دوست کن با بندگان من

و آنکه ایمن دارد از حق در جهان  
 با تو ای باش از دوستی که بر کران  
 هر که از خوف و خشیت دور شد  
 از دور و معرفت دور شد  
 اینک نام تو که در عالم خطاب  
 نام کنی و الله علم بالصواب

### در بیان دعا

### در بیان دعا

۲۴۱

میگردد بسکه در روز و شبان  
 اینچنین گفته ز ترس کبریا  
 عا کشته گفته ز بیم حق چنان  
 از حسن بصری گفتند اینچنین  
 گفت باشد حال آن مردم چنان  
 بشکند گشتی بیکایک از قضا  
 همچنین حال من است اند جهان  
 بود بس حال بزرگان اینچنین  
 بر سرست بیک جل بستم  
 باش در خوف خدا زار و زار  
 خوف صافی آن زمان گرد و ترا  
 چون ز حق باشد همه نفع و ضرر  
 در حقیقت مومن آن باشد که آن  
 در حق خاصان در گاه کریم  
 التفات دل اگر باشد در آن

و خط اسود بر رخ و خوش عیان  
 که نزا و سکا شکے مادر مرا  
 کاشکے نامم نبودے در جهان  
 که چسان حال تو هست ای دین  
 که بود گشتی بحسب روان  
 هر یکے بخت ماند جدا  
 من چه گویم از شماے مردمان  
 خوف ناید چون ترا ای اهل دین  
 حیف تو ایمن چنین ایے بخبر  
 خطر خوف از کسے دیگر میار  
 که ترسی جز خداے دوسرا  
 که موجد جز خدا دار و خطر  
 جز خدا خائف نباشد در جهان  
 از صفات نقص ان مهیدیم  
 باشد از جمله حجاب از بهر شان

این قصه خود را که در این کتاب  
 بود که در قالب حجاب آن شود  
 جان تو در قالب حجاب آن شود  
 این قصه خود را که در این کتاب  
 بود که در قالب حجاب آن شود  
 جان تو در قالب حجاب آن شود



سید باکے نو بواشا تخت  
موت و زور و قوت و فضل و نور  
روزگار و دنیا و آخرت  
بازار و بستان و عطا

<p>بوده یک قطره ناپس نر از عنایه صواب تو آفرید پس ترا سمع و بصر شمع کرد پیدا بعد از ان با صبحال نور ایمان در دلت تابان نمود هر چه پیدا کرد در پرت و دوسرا داد بر جمله شرف از فضل خویش طینت تو بر ره اسلام کرد صاحب انوار ایمانیت خست قدسیان را کرد بر تو پاسبان میل طاعت در دل و جانیت نهاد آب و پیل و شتر و گاو و خران آسمان بهر تو در گردش مدام ابر را از بهر تو گریان نمود خوان الوان نعم کرده عیان</p>	<p>لے خبر از پا وئے هوش نر روح پاک خویش اور وئے حسن و حسن خویش و درک و توان دایم عقل و فهم و عرفان کمال صد و حکمت بروے تو کشود برگزید از جمله عالم ترا لطف بر تو کرد از اندازه پیش نام تو در مومنان ارقام کرد واقف اسرار پنهانیت خست تا نگه دارند ز آفات جهان مژده لا تقطوا بابت بداد جمله را در حکم تو کرده روان مهر و مہ بہر تو در تابش مدام برق را از بہر تو خندان نمود تا غدا کے خود کسی اندر جهان</p>
--	--

روزگار و دنیا و آخرت  
بازار و بستان و عطا  
صدناران و چنن  
روزگار و دنیا و آخرت  
بازار و بستان و عطا

۳۴۹  
بازار و بستان و عطا  
صدناران و چنن  
روزگار و دنیا و آخرت  
بازار و بستان و عطا

لکنت کوین نیکی از زمان  
کمال بر پایش  
کمال بر پایش  
کمال بر پایش

کون نام غلام من بر بندگان  
 سو یادگار من بر بندگان  
 کون نام غلام من بر بندگان  
 سو یادگار من بر بندگان  
 کون نام غلام من بر بندگان  
 سو یادگار من بر بندگان

بگمان نزدیک او باشد خدا از برکتش بجزدستی بر گمان عهد خود باشد خدا دید و پرسیدش که ای عالجباب گفت بودم با گنا و بے شمار که بحق می بودم از حسن ظن تا به صد سال در یابست اسم یا حنّان و منّان از زبان که بیار آمد در ابا من قرین جاس خود چون یافتی اندر رحیم باز فرمان سقر گردد و را حق به بنیای او پرسان شود بود حسن ظن بفضل تو مرا باز پس دروے نگردانی مقیم برگمانی که نموده آن زمان	هر که دار حسن ظن با کبریا آنکه دارد و سوزن با لطف حق گذارد حسن گمان بے با صفا مالک دینار را بخشه بخواب لطف حق با تو چه کرده آشکار پاک گردانیده شد عصیان بن در خیر آمد که مدعی دستر پس گوید از سراسر راه و فغان حق تعالی گوید از روح الامین بدست از بند چنین رب کریم گوید ای رب بدترین جایها چون بر ندا و را پس نگران شود گوید ای پروردگار دوسرا که برون آری چو از نار سجیم حق کند از بهر او حکم جهان
---	--

بگمان نزدیک او باشد خدا  
 از برکتش بجزدستی  
 بر گمان عهد خود باشد خدا  
 دید و پرسیدش که ای عالجباب  
 گفت بودم با گنا و بے شمار  
 که بحق می بودم از حسن ظن  
 تا به صد سال در یابست  
 اسم یا حنّان و منّان از زبان  
 که بیار آمد در ابا من قرین  
 جاس خود چون یافتی اندر رحیم  
 باز فرمان سقر گردد و را  
 حق به بنیای او پرسان شود  
 بود حسن ظن بفضل تو مرا  
 باز پس دروے نگردانی مقیم  
 برگمانی که نموده آن زمان

کون نام غلام من بر بندگان  
 سو یادگار من بر بندگان  
 کون نام غلام من بر بندگان  
 سو یادگار من بر بندگان  
 کون نام غلام من بر بندگان  
 سو یادگار من بر بندگان

تا شود ایسان تو کامل از ان  
حکم آن نو میدی آمد سر بر  
کان بود خالی زایقان کریم  
پاک تر داری نه چون کبر جسد  
از حماقت دان بران چشم رجا  
هر که باشد تا بچ نفوس هوا  
بیگمان احمق بود اندر جهان  
شمر او جز حماقت کے شود  
چون کنی سامان آن اے دشمن  
باشد این حکم رجا از ذولهن  
احتمی باشد در آن چشم رجا  
چشم حمت از خدا باشد غرور  
سرفرو نارد بطاعت خدا  
رنست ناید کار دین پر آرزو  
دار امید قبول از کبریا

از تعهد نگذری اندر جهان  
 اگر گشتی دست از تعهد لے هر  
 اگر نباشد چشم یا منت سلیم  
 که فضا لے سینہ از خلایق به  
 هم پاشی آب طاعات خدا  
 کا پنچان فرموده شترم انبیا  
 چشم رحمت دار و از حق اندر  
 این همه آثار نو میدی بود  
 پس ترا در هر چه باشد خستیا  
 چشم خود بر شتره آن و شتر  
 ورنه سازی بهیچ سامان لے  
 چنان ز امر حق دلت باشد نفور  
 ابد است آن کو بامید عطا  
 زان سبب گفت آن رسول نیکو  
 اگر تو سازی توبه از راه خطا

تا شود ایمان تو کامل از ان  
 حکم آن نو میدی آمد سر بر  
 کمان بود خالی زایقان کریم  
 پاک تر داری نه چون کبر جسد  
 از حماقت وان بران چشم رجا  
 هر که باشد تالیع نفس و هوا  
 بیگمان احمق بود اندر جهان  
 شتره او جز حماقت کے شود  
 چون کنی سامان آن لے دینار  
 باشند این حکم رجا از ذوالهن  
 احمق باشد در آن چشم رجا  
 چشم رحمت از خدا باشد غرور  
 سر فرو نارد و بطاعات خدا  
 رست ناید کار دین پر آرزو  
 دار امید قبول از کبریا

است لازم هم یک باشد که در عالم دور  
 یک باشد در اول از فضل حق میدواید  
 در جهان این دارا میسر عسل  
 عفو غصیان و تو را به باله دور  
 در جیب اقدس این غفور  
 شایسته و مستحق این مبین لغا

ایجو شاوروز کے کہ مینی سوئے حق  
درسی بر اصل مقصود دولت  
کے شود و شوار از فضل خدا  
اینہم آسان بود از لطف رب  
ہر چہ نبود اندران وہم و گمان  
ہر کہ آن کو بد در اصل کرم  
آنکہ ہر دم میکند لطف و عطا  
حلقہ زن بر باب امیدے غلطو  
غایت امید قرب کبریاست  
تا رجاصادق نباشد دولت  
بر کہ دار چشم سوے کبریا  
بد گمان از حق ضوا امیدوار  
تا در آرد در گلستان جنان  
چون سازد حق چنین ایستہ بان  
وزرہ خیر سر کر اور دل بود

چشم جان تو فدا بر روی حق  
فرحت جاوید گردد و صلت  
کز شب حرمان و صبح رجا  
کار بے سامان تو یا بسبب  
ناگهان از غیب می آرد عیان  
بہر اوستوح باشد لا جرم  
نا امید سی کے از و شاید ترا  
باش خوانان قرب و دیدار و رف  
دیدن دیدار رب دوست  
کے لقاء دوست گرد و صلت  
حق بجز خورشید گیسو را  
باش حشمش روان لیل و نہار  
بر خوری از نخل طوبی بیگان  
ذات پاکش است خیر الزحمین  
از جہنم بیگان بیژن شود

ازین از کار می پند  
بسی سانی انهم غار و گاه  
آب بیانی اندران با نوبه  
پس دران با نوبه کتی ایستاده  
مانشود هم نیز وارد برگ و بار  
انهم آفت ماند بر کران

**در بیان خا**

و صواعق هم بود اندر آن  
این بود اصل رجا که با  
و زنی یکس این باشد چندی  
از حافت کے بود بهر لہجی  
ما مین باشند بنده سلیم  
چنین کہ پنجم این حکم  
رفضا سے سینگی بونی  
از بهر اخلاق بون

در فضائے پاک و از بدرون و اندرون  
سین تعبید از درون و اندرون  
چشمک و از فضل و انوار  
بزر نمدها و دان بآفتاب  
دین را آند نشان آن بدن  
که پیشقبل نسازد یک حکم  
کلان بود بر کجای

پیش شود نگاه چون در چین  
 بایستاد و مکرر در زمین  
 شمرم که سوال چنان کند در جهان  
 و بسیار از اینها در جهان  
 و بسیار از اینها در جهان

هر که شمرش نیست از خلق خدا  
 چون رسد نزد یک تر و وزنا  
 بزرگیزند از کس شمرم و حیا  
 گفت پیغمبر که در آخر زمان  
 که بفرزدان این شان شکر کند  
 مجتمع سازد بنون خویش را  
 عرض کردند که رسول مهربان  
 کردار شاد آن رسول محترم  
 اولادش نندارد در جهان  
 سنت پیغمبران با صفا  
 چون هلاک کس بخواد کبریا  
 چون شود بے شمرم گرد خشمگین  
 رحم کمتر آورد بر مردمان  
 هیچ از دست و زبانش خلق را  
 چون بدینسان قلب او قاسمی شود

شمرم که دار و زربت دوسرا  
 اولین گیرند شمرم از مردمان  
 یک از حیضی و از اولادنا  
 دیو با مردم بود شکر است کمان  
 شکر است خود را بصلب شایع برد  
 با بنون مردم از روسه و غا  
 که شناسد دیو را از مردمان  
 و علامت باشد او را دریم  
 ثانیاً جسمه نیار و بکسان  
 عطر و مسواک و کلج است میا  
 پاک بستاند از شمرم و حیا  
 بتلا باشد بفسق و ظلم و کین  
 و زخیانت نگذرد اند جهان  
 عافیت نبود درین دار غما  
 جبهه اسلام از قمشش کش

و بسیار از اینها در جهان  
 و بسیار از اینها در جهان  
 و بسیار از اینها در جهان

تا توانی کوشش در علم و دین  
 در دو عالم تا شود کاست چو در  
 که بخواهد علم دین از هر چه  
 خود را از شمس و چرخ و اجرام  
 جن و انس و ملک و عالم  
 مغفرت خواست بنده بر سر  
 ستایش از آن رسول پاک  
 علم دین فرض است بر هر دوزن

۳۸۳  
 علم دین

علم را چون نگردد باشد بپایین  
 آن علم دین را همچوین شود  
 عوین چون دین را عیسان شود  
 دین تقافل پس تراستی نزد  
 تا توانی دست بپایستد علم  
 علم را چون نگردد باشد بپایین  
 علم را چون نگردد باشد بپایین

علم را چون نگردد باشد بپایین  
 علم را چون نگردد باشد بپایین  
 علم را چون نگردد باشد بپایین

کجای صفت احسن  
 باز دار دل طلب بهشت  
 آنقدر در دل جفا رفت  
 چنان آینه اگر در جفا  
 نیست از نزدیک باز  
 ایمنه ایمنه و امانت  
 چنانچه ایمنه بودم

ورمنا دی گرو از حق اینچنان  
 نگذری از راه حزم و احتیاط  
 نسبت به خود و بسوی خود کنی  
 بهر مومن نسبت خوف و رجا  
 چون شود خوف و رجا یکجا بهم  
 هر که را خوف خدا حاصل بود  
 هر که باشد رجا با فضل حق  
 و خطر امید و رایسیدیم  
 لطف اندر تیر و قهر اندر کرم  
 وصل اندر فصل و فصل اندر وصا  
 شغل اندر سرائع عمل اندر نصب  
 از موز خوف و رجا و اسرار رجا  
 قهر و کرم بقدری هم خوشتن  
 هر زمان نیایش در امید و بیم

گفت پنجه سواران و جاسوسان  
 پیران و دوزخین هر دو یک  
 گریه کردند و در دوش  
 از زمین بگریختند  
 پس جاسوسان را فرستادند  
 به جستجوی او  
 و او را یافتند و  
 به نزد پادشاه بردند

پس چنانچه از این مقام برآید و در میان  
بست این شود که از جرم دنیا  
و می نازم خود را در فریب  
بزدارد و دست از هر چه  
دگر باز کند تا آنکه کاری  
نامردود افکار و نشویند



[illegible]



حرمت حق گردل داری نهان  
 هر چه در آوند دل باشد درون  
 چون شود شاه دلت حرمت طلب  
 محفل آوان گنج ستر کبریا  
 هست عرفان سترت و لغت  
 بر در دل باش و ایم پاسبان  
 در همه کردار با اخلاص رب  
 گرداب و جمله شے داری نگاه  
 هر چه فرماید ترا شیخ رسول

ظاهر است آراسته گرد عیان  
 لاجرم آرد ترشح از برون  
 جمله عضو تو در آید با ادب  
 ستر اوان گنج عرفان خدا  
 گر تو خواهی ستر حق ایجان من  
 تا نیا خطره غمیر اندران  
 استقامت دار در راه ادب  
 بیگمان گردوی ز خاصان آت  
 یکسر موزان نمی باید عدول

## در بیان خاتمه کتاب

اشترفا خاموش کنون زین سخن  
تا بکے پیچی درین گفتار با  
تا ردیف و قافیہ جو یان شوی  
کن تو فکر خود چه حاصل زین کلام  
عاقلاں را این نصیحت بس بود

منفعت خواہ از خدا کے دون  
تا بکے باشی درین آزار با  
تا حدیث این و آن گویان شوی  
دہ برین اوراق سمست اختتام  
بر کہ نارد در عمل ناکس ہوؤ

اے خداے من گناہم درگزار بیہوش تو نبو کس مرا آمرزگار

فصل فی بیان

صفت کن فکرم زنگی م  
کن مرا از واصلان را در خویش  
از طفیل حضرت ختم  
م از جانب جبرئیل

باز اینک فیض این غنایم  
در مقام اصل خودیم مسکون  
دزد و دزدان و دزدان  
ما شوم خانه ز غفلت دامن  
دزد طفیل جمله مختص  
کتاب باغیام

در بیان در سخنانی از عظم  
بزرگوار و بیست لاجپاسد ما

ما جز به بخت و فضل و کرم و بخشش تو رسیده ایم  
و ز غفرت باک و عصیان و موبه

هر چه در آوند دل باشد درون  
چون شود شاه دلت حرمت طلب

محقق را دان گنج ستر کبریا  
هست عرفان ستر رب ذوالنمن

برد در دل باش و ایمر پاسبان

ظاهرت آراسته گرد عیان  
لاجرم آورد ترشح از برون

جمله عضو تو در آید با ادب  
ستر اوان گنج عرفان خدا

گر تو خواهی ستر حق ای جان من  
تا نیا بد خطره غیر اندران



بہارِ ناز و چہ شادان بہین بہین  
 نغمہ بجانِ حریفان بہین بہین  
 دیو چون کہ از کعبہ کعبہ کعبہ  
 سر و ازاد چہ او چہ او چہ او

ہمیشہ ایسا ہی باید ترا چون شیر حق  
 نہ مہ ایست ہرگز خصمہ بر پیکان  
 وقف مہ آن سہا پیش لبت کن لہ شرفا  
 الہیست کہ مرا فرخ دہر بانیست  
 اندر طلب کعبہ وصل تو نگارا  
 نزدیک تر بجان از حباب ریدت  
 نہ نیست نہ آفت و صدمہ گونہ بلا با  
 آن نایف ہایون بسر مہ سایہ فکین شد  
 یارے طلب شرف کہ باند تو جاوید  
 ذکر تو شب روز مہ اور د زبان است  
 رسم کہ جہان غرق بیکبار رنگ و د  
 قاتل جیہ و رنگ است پیے گشتن شرف  
 دلم پیوستہ در شوق جالشی ذکر ہوا  
 بجزا و جہان شرف بسو گردیدہ ام لاکن  
 ناقاب از رخ آن دلبر عناق و

خلق نیکو چون سول کہ بایمی بادت  
 اعتقاد حسن ظن با اولیایمی بادت  
 اگر بسطل لوے مصطفیٰ امی بادت  
 جان نیست کہ جا در گن جلوہ نہایت  
 جان من دختہ کم از قبلہ نہایت  
 افسوس کہ کس محرم این تہر فانیست  
 در راہ نمست ہر من سجاد جہا نیست  
 ہرگز بدل من مونس ظن ہا نیست  
 حاشا کہ کس را بچہاں مہر وفا نیست  
 وزیر تہاشاے تو چشم نگران است  
 کز ہر مژدہ آہ چشمہ خواب رون است  
 موجود ہرست تو کنون تیر و کمان است  
 بلوح خوشنم ہر دم خیالش رو بردار و  
 بہا گلشن جانان عجب نگاہے ہر وار و  
 عالمے و سپے او بہر تہاشا افتاد

عراق شہر در آن چین  
 لے سنان چہ در آن چین  
 زانکہ کاہے شہرین ملک شادان چین  
 تا غنیمت من غنیمت ملک شادان چین  
 سکتہ و مالطہ طوطی ملک شادان چین  
 سکتہ و مالطہ طوطی ملک شادان چین  
 شہر شادان چین ملک شادان چین  
 شہر شادان چین ملک شادان چین

دین توئی خود ہر دن اگر خدا مدد  
 گنہ گار کون کون کون کون  
 گنہ گار کون کون کون کون  
 گنہ گار کون کون کون کون  
 گنہ گار کون کون کون کون  
 گنہ گار کون کون کون کون  
 گنہ گار کون کون کون کون  
 گنہ گار کون کون کون کون

بہارِ ناز و چہ شادان بہین بہین  
 نغمہ بجانِ حریفان بہین بہین  
 دیو چون کہ از کعبہ کعبہ کعبہ  
 سر و ازاد چہ او چہ او چہ او

این غزل را در مجلسی که در آنجا بود  
 در آن مجلس که در آنجا بود  
 در آن مجلس که در آنجا بود  
 در آن مجلس که در آنجا بود

**انتخاب غنایات از دیوان جنید وقت بازید من حضرت**  
**سید شاه محمد حسن شرف قاری السیاحی علیه الرحمه صنف غنای من**  
 در خیال قامت اسرار و جمال  
 طبعی از طبیعتی که ماکوش  
 سگان کوهی که نم بسکه نرفته دارند  
 از مظهر گذر کن سوئے کاشانه ما  
 سیر رنگ خلق گردد و گلزار ارم  
 اگر مستراح در جهان با من یک سخن شنند  
 منم آن بلبل سودا زده گزده زازل  
 اگر وقت سحر آید منم از جوش درون  
 اشرف از ناله من کشته آید به فنا  
 و شب چو آمد آن مهتابان بچو  
 وز لعل تیره آرخ تابان نهفته  
 و منم بعشق او زده و عالم فشانده ایم  
 تا که کنیم گریه و زاری که از غمت

این غزل را در مجلسی که در آنجا بود  
 در آن مجلس که در آنجا بود  
 در آن مجلس که در آنجا بود  
 در آن مجلس که در آنجا بود

این غزل را در مجلسی که در آنجا بود  
 در آن مجلس که در آنجا بود  
 در آن مجلس که در آنجا بود  
 در آن مجلس که در آنجا بود

إِنِّي لَإِلَهُ الَّذِي نَزَلَ الْكِتَابُ بِهِ عَلَى الصَّالِحِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نسخه معرفت شمس

یعنی

# مشوئی غریب نامہ

مصنف

حضرت شاہ غلام احمد قادری مدد فرزند شیخ حافظ شیخ محمد الجبجہ نظیری القادری ہاشمی  
خلیفہ اشد مشد و شدن حضرت سید شاہ بلاتی قادری سہواری شہ لاؤ آبادی اولاد خاص  
حضرت قطب عالم غوث عظیم سیدنا ابو محمد شیخ عبدالقادر الحسنی الحسینی البجلائی قدس سرہ العزیز

تصحیح

جانب الای و رشدی مولوی احمد حسین خان قاضی قادری نقشبندی امرہی ثم العبد ابوباسمہ

محمد بن یونس بن ابی طیب طبع ہو کر ایضاً



در بیان حق سچا و نیکوئی

کابل را دور کن اے ہوشیار  
خویش را اگر کینفس بینی عیان  
صحبت مردان اگر کر بی بدل  
در در اوران بود اے مرد کا  
رتبه خود را اگر بشناختی  
اے پسر بر دین خود ہشیار باش  
عاقل آن باشد کہ خاموشی کند  
مرد عاقل آن بود نزد خدا  
بے تعلق باش اے جان پر  
خویش خود اے پسر کن زود گم  
نامرادی جو اگر خواہی مراد  
یکدم از شکر خدا غافل شو  
روح و ذم کیسان نماید گرترا  
ہر کہ از مدح کسان سرور شد  
حرص را بگذار نفست را بسوز

۲۹۲

در بیان حق سبحانه و تعالی

بسم الله الرحمن الرحیم

کافی را دور کن ای هوشیار  
خویش را اگر گینفس بینی عیان  
صحبت مردان اگر کردی بدل  
دور درازمان بوداے مودکا  
رتبه خود را اگر بشناختی  
ای پسر بدین خود بهشیار باش  
عاقل آن باشد که خاموشی کند  
مرد عاقل آن بود نزد خدا  
بے تعلق باش ای جان پر  
خواهش خود بپس کن زودگم  
ماطاردی جو اگر خواهی مرا د  
یکدم از شکر خدا غافل مشو  
ح وزم یکسان نماید گر ترا  
که از مدح کسان سرور شد  
حرص را بگذر نفوست را بسوز

تا پستی نور دل اندر کنار  
حق تعالی را بین در هر زمان  
روح در جوش آید و نفس تجمل  
هر که رادرو کشند درمان چکار  
غیر ذکر حق زول انداختی  
تا توانی قاتل تقارب باش  
ماسوی الله را فراموشی کند  
کز کشتن فتنها کند خود را جدا  
تا نه بینی در جهان خوف و خطر  
گر تو خوانی امر حق شرکم  
نامراد می ماند بر مراد  
بعده انسزونی نمت بجو  
تو یقین میدان که شد فضل خدا  
اور راه پارسیان دور شد  
بعد شمع شوق رادر دل فروز

جان بیدار و دل خوش

تفویضی و تحریری  
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

۳۹۲  
فصل حص و موابا پورده ام  
پیکه و مخط

من زامروني و پيروي  
ابراهيم لطيف عامت خايع  
درايو نورين

فلسفہ شریعتی  
و احکام از نورانی  
و احکام از نورانی  
و احکام از نورانی

نور محمد فرمودی مرزا

وہی ہے جو کہ

بسم الله الرحمن الرحيم

وصف او ہرگز نمونہ در زبان  
وصفات ذات او حیران سازند  
بے پر پیدا کنند زند را

نام پاک او علاج عاشقان  
زنده شد از او همه خورد و کلان  
نام او دارو که در دود و رومند  
در مریض از نام او خوشدل شوند  
سرستان از او که در دود خاکریز  
در مریض از نام او خوشدل شوند

دینعت حضرت سرور کائنات  
بعد حمد حق بگوئیست نبی  
ز انکه زو شد بر دو عالم رخساری

خداوند سبحان و تعالیٰ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



درود او در پیش رو و بار او بر  
اوینند میسر که در راهش  
بیم باشد در روی او  
که رود بسیار  
معاذ الله علی ما یسألون  
نمی دانم از خداوندی غافل باشم



در عوالم مشیت خالک مخدم بران  
 نام که گوی باقداسه مبین  
 که تو دانی نیست دنیا جاودن  
 پس چرا برایش کنی پلچین خزان  
 قدر دنیا نیست نزد مبعطلان  
 از غلبایند و سر خدا زین  
 دل دین دنیا به بسن تو نیست  
 دنیا نزد حق موقوف نیست

شد دزد نگ آئینه قلبت سیاه  
 زنگ بهتی را برون کن ای پسر  
 رود و شب اندر خیال یار باش  
 چغتای از حبیب خویش دور  
 ای پسر ادر بندہ معبود نشو  
 در خیال یار خود در باش  
 کے نظر آید ترا نور آہ  
 غیر حق را انچو شیر نہ بدہ  
 در پست و صلتش خود نیز ارباش  
 ہستی شد موجب فزع و سرور  
 در پستے حرص ہوا ہرگز مرو  
 گر تو خواہی حاصل از خود و در باش

در بیان مذمت و نیا

ز هر قاتل هست دنیا کے پسر  
 نیست حاصل هیچ از دنیا کے دگر  
 هست دنیا برهن راه خدا  
 کار دنیا کے پسر بے حاصل است  
 کے پسر در کار دنیا دل بسند  
 ظاهرش گرمی نماید خوب  
 اہل دنیا بارکش مثل خسرو  
 بتلا در کار دنیا بسند مانند

مست در راه خدا  
چیزی که نیست  
از این که نیست  
در این که نیست  
از این که نیست  
در این که نیست

از چینی از  
برادران چون جوانان  
از دست من  
بیان در این  
یافتند

# در بیان استقامت

استقامت است که بر اول کردن	از درخت وصل بعدش میوه چمن
مرد باید در ره حق مستقیم	تا رسد او بر مراد خود و سلیم
استقامت است که پس آید بکار	استقامت میسر سازد نزدیکار
استقامت هر که را بخشد خدا	بیشک او وصل شود و بادلریا
استقامت اولای که مرد جو	وروی در راه حق از خود گلو
استقامت هر که را حاصل نشد	نیچ با مقصود خود و وصل نشد
استقامت میدد به قرب خدا	استقامت میشود خود و درینما
استقامت فتح باب مقصدت	استقامت ینماید رحمت

## در بیان نهض چهار چیز

طالب حق را نباید چهار چیز	بشنوا زن تا گویم ای عزیز
اولا شو از هوا و حرص دور	باز کن پر چیز از عجب و غرور
از هوا و حرص بوی خود تباب	ورنه رسوای کشی روز حساب
دوم خود از حرص بگری تافتی	نعمت از قرب منعم نیستی
هر که دارد عیب مغروری بدل	او شود شیطان صفت خوار و بدل

۲۹۸  
 دینو چو معرفت عشق خداست  
 بدش از نور او روشن است  
 بیفت شوازه ای تو مگر  
 که نواز عشق خدا دار  
 عشق حق در قلب تو ایجا  
 که بی نواز وجود خود  
 به غیرش ایجا

صبر می بخشد مرا و خویش را گر چه بکس تلخ بنماید تو هر که در را خد اگر در صبور	صبر کرد و هم رسم دل ریش را لیک یابی عاقبت رحمت از تو عاقبت گردد دل او پیر ز نور
--	---

در بیان نضاح متفرق

رتبہ خود پیش کس ظلم ہر گز  
بے ریا در را حق منوایے بود  
مرد رہ را از ظلمت گنج نیست  
گردت پر ذوق حق کامل بود  
تابہ کے باشی تو در حرص ہوا  
ہر کہ در حرص و ہوا ماندے پس  
اے برادر تہا کے خوش باب  
نیت شلزار زوایے جہان  
چشم باطن روشن گرداگر  
گردت فلان شود از ماسوا  
زود کن تجریا سے مرز میل

[illegible]



آن کے تصور سے یکساں ہو گیا  
 شخص را افس فلان ہو گیا  
 ناظر و منظور ہو گیا ہو گیا  
 سمجھنے ہی دیکھنے کا ہو گیا  
 دیکھنے ہی دیکھنے کا ہو گیا  
 راہ راہ ہو گیا ہو گیا  
 سفر بھی ایک ہو گیا ہو گیا  
 نظر موت سے ہو گیا ہو گیا  
 بے نیاز جن کا تھا ہو گیا ہو گیا  
 بے نیاز جن کا تھا ہو گیا ہو گیا  
 بے نیاز جن کا تھا ہو گیا ہو گیا  
 بے نیاز جن کا تھا ہو گیا ہو گیا

و	عین حق کلابتہ نہیں ملتا
ہر دو عالم میں کیا نہیں ملتا	

[illegible]





جس کتاب پر مولف کی محروم ہو دوسرے

## اعلان

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

(۱) مجموعہ منتخبات احمدیہ موسوم باسم تاریخی گرانمایہ تنوایات تصوف سے تذکرات مصنفین کے تمام حقوق ذریعہ حبشہ شری محفوظ ہیں یہ مجموعہ دوسرے کاغذ پر طبع ہوا اور سول جلد تقسیمت (سے) (قسم دوم بکھرا دیا) اور دس جلد کثرت خریدار کو ایک جلد مفت دی جائے گی۔

(۲) غواطل تھمدیہ یہ عربی علم نحو کے متعلق اردو زبان میں نہایت ہی سلیس اور نہایت جامع مختصر ۲۴ صفحہ کا رسالہ ہے گویا دریا کو زہ میں بلکہ تھمدیہ میں ہی تقسیمت فی جلد ۲۔

(۳) سنن احمدیہ معروف فتاویٰ مجبوتہ شملہ اعمال صوفیہ عبادات نافذ میں نہایت ہی جامع فتاویٰ ہے جو حدیث فقہ و صوفیہ کرام کے مصنف (۴) کتابوں سے ماخوذ کیا گیا ہے ۱۳۱۷ھ میں ایک مرتبہ طبع ہوا تھا کئی سو جلدیں مالک محمد و سید کو ساجد کراموں کو دیات کئی سو جلدیں کتب دار الہام سے کار مالی تقسیم کئی تھیں ہاتوں ہاتھ فروخت ہو گیا تھا۔ اب دوبارہ نہایت تمام کے ساتھ ذریعہ طبع پر تقسیمت فہرست اول (ع) (قسم دوم) (دیکھ)۔

(۴) مجموعہ وظائف احمدیہ تقریباً ۲۰۰ و وظائف مشروطہ الامارت مثل دلائل الخیرات و دلائل القادریہ و اوراد و جہارات اسماء اہل بیت رضی اللہ عنہم و عارفی و تہذیب القرآن وغیرہ کا مجموعہ ہر اسکی ایک ہزار جلدوں کی دلاور حسین صاحب احمدی امین کو رگری سرکار عالی طبع کر کے نادار مریدین سلسلہ کے لئے وقف کر دئے ہیں۔ تقسیمت (دعا)

(۵) معارف احمدیہ شملہ لوک صوفیہ ابھی غیر مطبوع ہے۔

ان کتابوں کے ملنے کا پتہ

۲۳۳۰

محمد وزیر علی قادری نقشبندی احمدی حیدر آباد دکن بیرون دبیر پور پھل مرکزی دارالکائنات